U 5076 . Date 2-10-0[illegible]

Title – MEEZANUL-HAQ.

Author – C. G. PFANDER.

Publisher – W. M. Watts (London).

Date – 1862.

Pages – 239.

Subject – ~~Mat~~ Mazahib – Eisaiyat; Mazahib – Tuqaabli Mataleâ; Munazireh.

کتاب

میزان الحق

حکمت جواہرات سے بہتر ہی اور کوئی مرغوب چیز اسکی برابر نہیں ہو سکتی

قول سلیمان

ٹریٹائزز اون دا کنٹروورسیز
بٹوین کرسچین اینڈ مسلمن

MIZAN-UL-HAQQ.

A

TREATISE ON THE CONTROVERSY

BETWEEN

CHRISTIANS AND MUHAMMEDANS.

BY THE

REV. C. G. PFANDER, D.D.

THIRD EDITION.

LONDON:
W. M. WATTS, CROWN COURT, TEMPLE BAR.

1862.

کتاب

میزان الحق

حکمت جواهرات سے بهتر هی اور کوئي
مرغوب چیز اُسکي برابر نهیں هوسکتي
قول سلیمان

تیسری دفعه چهاپي گئي

---

b

شکر اور تعریف بیحد خداے واحد و قدیم اور مقدس و عادل و رحیم
کو واجب و لائق هی جسکي ذات پاک کي روشني متغیر هونے سے معرا
اور اُسکي بزرگي کا جلال بدل جانے سے مبرّا اور حقیقت و معرفت کا
سرچشمه اور هدایت و رحمت کا منبع وهي هی اور بیحد و بیشمار بخشش
و کرامات اُسکي رحمت بیکران سے ظاهر و آشکار اور سچي پهچان کا حق
اُسکي مهرباني کے پرده میں پوشیده و برقرار اور اُس حق کو اُن ڈهوند
هنے والوں پر جو اِس مرتبه کا رتبه راستي سے ڈهونڈهیں اور اُن چلنے والونکو
جو اِس منزل کي راه درستي سے چلیں بخشنے والا اور عطا کرنے والا هی *
بعد * پوشیده نرهے که علم حقیقت کے جاننے والوں اور مرتبه معرفت کے

پہنچنے والوں پر ظاہر اور روشن ہی کہ وہ علم جو آدمي کو پیدایش کے مکتب خانہ میں پہلے پہل واجب و لازم ہی سو اپني پہچان کا علم ہی کیونکہ وہ ایک ایسي کنجي ہی جس سے خدا کي پہچان کا دروازہ بھي کھل جائیگا یعني جو کوئي اپني روحاني و باطني آرزوؤنکي طرف متوجہ نہوا اور اُنہیں نہ پہچانا اور جسنے اپنے دلکي ہوس اور خواہشونکي تلاش نکي تو وہ اپنے باطني احوال کے پہچاننے سے بیگانہ و محروم ہی اور خدا کي پہچان سے بھي آشنا نہیں سو ایسے شخص پر خدا کي پہچان کا دروازہ بند ہي اور جب تک وہ اپنے باطني احوال دریافت کرنیکي خواہش نکرے اور دلي کامونکي طرف متوجہ نہووے خدا کي پہچان کا دروازہ اُسپر نہ کھلیگا اِس لیئے اپنے تئیں نہ پہچاننا اُس مرتبے تک خدا کے نہ پہچاننے کا سبب ہوا ہی کہ بہت لوگ خدا کے الہام کا یا انکار کرتے یا ذلیل جانتے ہیں اور جو کوئي اپني بابت فکر کرے اور اپني روح و دلکي آرزوؤں پر متوجہ ہووے جلد دریافت کرلیگا کہ اُن سب آرزوؤنکي اصل جو اسے شوق دلاتي اور عمل پر لاتي ہیں ایک آرزو ہی اور انسان کے سب عملونکا مطلب و مقصد اُسکے پورا کرنے میں ہی اور یہہ عمدہ و اصل آرزو جو سب آدمیونکے دل میں یہاں تک کہ جنگل کے رہنے والوں میں بھي پائي جاتي ہی دلکي اُس تمنّا اور خواہش سے مراد ہی جسکے سبب سے آدمي سدا کي خوشحالي کا طالب ہی اور جب تک آدمي اُسے نہیں پاتا اُسکے دل کو چین نہیں آتا اور کسیطرح آپ کو نیکبختي کي حالت میں نہیں دیکھتا اور اِسي سبب سے ہر کوئي اپنے گمان کے موافق کوشش کرتا ہی کہ اپنے دل اور روح کي آرزو پوري کرے اور اِسي راہ سے نیکبختي و خوشحالي کي منزل پر پہنچ جاے اور بعضے یہہ فکر کرتے ہیں کہ اُس خوشحالي کو طرح طرح اور قسم قسم کے عیش و عشرت میں پاوینگے اور اِسي وسیلے سے اپني روح کي آرزوئیں بر لاوینگے پس عیش و عشرت میں مشغول ہوتے اور آپ کو کھیل کود میں ڈالکر اُس میں زیادتي کرتے ہیں اور باوجودیکہ مقدور بھر

جسماني حرص و خواهش پوري کرکے دنیا کا خوب مزا اُتھا لیتے هیں پر
آخر کو اِسکي عوض که اپني جان و روح کے لیئے کچھ چین پاویں اور
تقاضاے دلي پورا کریں اپنے دلکي بیقراري اوٗر زیادہ بڑھاتے اور ابدي خوشحالي
کي جگهه روح کا رنج حاصل کرکے آگے سے بھي زیادہ نا اُمید اور بدبخت
هوتے هیں اور بعضے لوگ اپني خوشحالي کو دنیا کے مال کي بہتایت میں
سمجھکر خزانه پر خزانه جمع کرتے اور هرچند که مالدار هیں تو بھي اور
ڈھونڈھتے هیں اور کسي وقت کسي چیز پر قناعت نہیں کرتے آخر موت
اُنهیں کھینچ کھینچ کر انکے چاندي سونے سے جدا کرتي هی اور اُس خزانه
کو جس پر وے بھروسا رکھتے تھے که حقیقي خوشحالي اُنکي روح کو پہنچاویگا
چاهیئے که اُسے چھوڑکر اُس عالم کو کوچ کریں اور بعضے اِس اُمید میں
هیں که وہ خوشحالي علم اور اُسکي زیادتي میں پاوینگے پر جب تک یہہ علم
صرف علم انساني هي اور آدمي نے الهام رباني کے مکتب میں وہ علم نہیں
سیکھا تو یہہ علم عیش و عشرت مذکورہ کي مانند دنیاے فاني سے تحصیل
کیا گیا اور فاني و مجازي بنیاد پر رکھا گیا هی اِس صورت میں روح ابدي
جو حقیقي خوشحالي ڈھونڈھتي هی ایسے علم سے جو فنا کو قبول کرے
کیونکر تسلي پاویگي اور بعضے ایسا خیال کرتے هیں که اپني روح کي
خوشحالي دنیا کي عزت و حرمت اور بزرگي میں پاوینگے اور بعضے اوٗر اوٗر
چیزوں میں سوچتے هیں غرض که هر کوئي ایک ایک راہ سے ایک ایک
خوشي ڈھونڈھتا هی مگر هی یوں که اُنمیں سے کوئي وہ خوشحالي نپاویگا
جسے ڈھونڈھتا هی اور جسمیں اُسکي امید لگي هی آیا ممکن هی که آدمي
کي ابدي روح فاني اور جسماني غذا سے آسودہ هو اور یہہ بے قیام دنیا جو
اپني تمام شادي و خوشي اور مال و ملک سمیت گذري جاتي هی کیا هو
سکتا هی که آدمي کي ابدي روح کو تسلي بخشے اور خوش کرے ظاهر هی
که آدمي اپني روح کي خواهش اور تمنّا جو همیشه کي خوشي باني هی
دنیا اور اُسکي عزت اور مال و عیش میں نہیں حاصل کر سکتا بلکه چاهیئے

کہ اُسکو روحاني عالم اور حقیقي و بے زوال وجود میں جو خدا ھی ڈھونڈھے
کیونکہ اُس خوشحالي کو صرف اُسمیں اور اُسکي پہچان میں پا سکتا ھی
اور بس سو جو کوئي کہ اپني روح کي خواھش پانا اور حقیقي خوشي
حاصل کرنا چاھتا ھی اُسے لازم ھی کہ سب چیزوں سے پہلے اُس حقیقي
خوشي کے سرچشمے کو جو خدا ھی پاوے اور اُسکي رضامندي اپنے شامل
حال کرے اور آدمي کي پیدایش کا اصل مطلب بھي یہي ھی نہ کھانا پینا
اور دولت و مال جمع کرنا اور لوگونکے سامھنے عزت و حرمت ڈھونڈھنا بلکہ
آدمي بندگي اور ھمیشہ کي سعادت کے واسطے پیدا ھوا اور چاھیئے کہ
جب تک اس جہان میں ھی اِسي عبادت و سعادت ابدي کے لیئے
مستعد رھے الحاصل پہلا اور بڑا کام جو ھر کسي پر واجب ھی یہہ ھی کہ
اِس مطلب و مقصد کو پہنچے اور جب تک اُسنے خدا کو نپایا اور نہ
پہچانا ھو چین نلیوے پر جو کوئي اِس بات کو لحاظ نہیں کرتا اور اپنے
بیش قیمت وقت عزیز کو صرف دنیا کے مزے حاصل کرنے میں صرف
کرتا ایسا شخص خدا کے غضب کے لایق ھی *

مگر خداے مطلق اور بے انتہا کو جو نہ دریافت میں آتا اور نہ دیکھا
جاتا ھم کیونکر پاویں اور کسطرح خیال میں لاویں عقل تو صرف ایسي
چیزوں کو سمجھہ سکتي ھی جنکو ظاھري حواس کي طاقت سے اپنے
دخل و تصرف میں لاتي اور عقل کے دخل و حکم میں صرف یہہ عالم
ھي جو دیکھا جاتا نہ وہ عالم جو دیکھنے میں نہیں آتا پس آدمي عقل
کے وسیلے سے خدا کي بابت صرف اِتنا ھي سمجھہ سکتا ھي کہ اللہ تعالی
نے جہان کے پیدا کرنے کے سبب اپني اَن دیکھي ذات کو بیان کیا ھی
اِس باعث سے آدمي قدرت رکھتا کہ مخلوقات سے خالق کا اور بنائي
ھوئي سے بنانیوالے کا سراغ لگا لیوے اور جہان کا موجود ھونا اور برقرار
رھنا آدمي کو اِس خیال کي طرف کھینچ لیجا سکتا ھی کہ اُسکا ایک
پیدا کرنیوالا ھی اور وہ مخلوقات سے بالا اور اختیار والا اور مطلق ھی اور

اُن قدرتوں سے جو موجودات کي جنبش کا سبب اور اُس ھر جنس کي مدد سے ایک دوسري جنس کو جو مخلوقات میں ظاھر ھي اور ھر چیز کو ایک خاص اوزار کے ساتھہ پیدا کیئے جانے سے جیسے کہ آنکھہ دیکھنے کو اور کان سننے کو اور بہت اشیا سے آدمي سمجھہ سکتا کہ خدا قادر و قدیم اور علیم و حکیم و کریم ھي اور جب آدمي بھلے بُرے کا فرق اور عدل و ظلم اور خدا کي پسند اور ناپسند کي تمیز اور جزا و سزا کا علم اپنے دل اور عقل میں دریافت کر سکتا ھي تو اِنکے جاننے سے معلوم کر سکتا کہ دنیا اور آدمي کا پیدا کرنیوالا چاھیئے کہ خداے عادل اور مقدس اور نیکوں کا دوستدار اور اجر دینیوالا اور بدوں سے نفرت کرنیوالا اور سزا دینیوالا ھو مگر جب تک آدمي نے خدا کے کلام سے کچھہ علم حاصل نہیں کیا خالق کو مخلوقات کے نشان و اشارہ سے اِتنے زیادہ نہیں پہچان سکتا اور اگرچہ آدمي خدا کو اوصاف مذکورہ کے ساتھہ پہچان لے پھر بھي ایسي تھوڑي پہچان میں پوري یقین کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا چنانچہ بت پرستوں کے فرقے اِس مطلب کے گواہ ھیں کہ باوجود عقل و دانائي اور علم و ھوشیاري کے جو اُن میں سے بہتوں نے اگلے وقتوں میں حاصل کي تھي ابتک اپنے ھي طور کي عبادت میں رھے اور بت‌پرستي کي قید سے نچھوٹے اور ایمان کے اُس مرتبے کو بھي نہ پہنچ سکے کہ خدا کو یقین کے ساتھہ واحد و قدیم اور قادر و علیم اور حکیم و رحیم اور عادل و مقدس اور آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا جانیں پوشیدہ نرھے کہ ایسا نہیں ھي کہ آدمي کي سرشت اور اُسکو جنبش دینیوالي صرف عقل ھو اور بس بلکہ وہ نفس بھي رکھتا ھي اور اُسکي نفساني ھوسیں اِتني قوي ھو گئي ھیں کہ اکثر اوقات اسکي بصیرت کي آنکھہ تاریک بلکہ اندھي کرکے اُسپر غالب ھو جاتي ھیں اِسي لیئے آدمي کو ممکن نہیں اور کسي وقت نہیں ھو سکتا کہ وہ صرف اپني عقل کے زور سے خدا شناسي کے اُس مذکورہ درجے کو پہنچے اور یہہ بھي ھوني نہیں کہ آدمي اپني

طرف سے ایسي طاقت حاصل کرے جسّے نفس کو زیر کرے اور جس
چیز کو نیک اور فائدہمند جانے ھر حال اور ھر وقت عمل میں لاوے اور
اگر ھم ایسا بھي خیال کریں کہ گو آدمي اپني عقل سے خدا شناسي کے اُس
مرتبے کو پہنچا ھو تو بھي اپني روح کي خواھش و تمنا پوري نہیں
کرسکتا کیونکہ آدمي اپني عقل سے خدا کي اُن مذکورہ صفتوں کي
بابت پورا یقین حاصل نہیں کرتا اور نہ آپ سے آپ دریافت کرسکتا
کہ خدا کا ارادہ آدمي کے حق میں کیا ھی اور اُسکے حکم کیا ھونگے اور
آدمي اُسکي مرضي کیونکر حاصل کریگا چنانچہ اِن عمدہ مطلبوں کي
بابت علماے یونان نے بھي جو بت‌پرستوں کے مشہور عالموں سے ھیں
اپني ناسمجھي اور کم‌عقلي اور کم‌فہمي کا اقرار و اعتراف کیا ھی پر ظاھر
ھی کہ جب‌تک آدمي اُن مذکورہ مطلبوں سے خبردار نہووے خدا کے ارادہ
کو بجا نہیں لا سکتا اور جب‌تک خدا کے ارادہ کو نہیں بجا لایا خدا کي
رضامندي بھي اُسکے شامل نہیں ھوگي اور خدا کي رضامندي جسکے شامل
حال نہیں ھوئي وہ حقیقي و ابدي خوشي کو کس طرح سے پاویگا پس
ضرور ھی کہ آدمي کي روح کي خواھش و تمنّا پوري کرنیکے لیئے کہ
ھمیشہ کي خوشي کا پانا ھی خدا اپنا ارادہ جو انسان کے حق میں رکھتا
ھی اُن وسیلوں کے ساتھ جن سے مطلب کو پہنچنا ھو ظاھر و بیان کرے
اور شک نہیں کہ خداے تعالیٰ نے ھمیشہ کي خوشحالي کي طلب ھر ایک
آدمي کے دل میں صرف اِس لیئے لکھہ دي اور نقش کي ھی کہ آدمي
اُس خوشي کو جسے ڈھونڈھتا ھی پہنچے اور جب ثابت ھوا کہ آدمي
خدا کے الہام بغیر اُس خوشحالي کو نہیں پہنچ سکتا تو ظاھر ھی کہ خدا
کا الہام آدمي کو خواہ نخواہ ضرور ھی پس جو شخص گمان کرے کہ الہام
کچھہ ضرور نہیں اور ایسا سوچے کہ آدمي صرف عقل کي رھنمائي سے
خدا اور اُسکے ارادہ کو پہچان سکتا ھی اور اُس راہ کو معلوم کریگا جسمیں
خدا کي رضامندي اپنے شامل حال اور ھمیشہ کي خوشي اپني روح کے

لیئے حاصل کرے ایسا شخص جھوٹھے خیال اور گمراھي کي راہ میں ھی یہاں تک کہ یہہ بھي بھول گیا کہ اُس سے پہلے اب تک بہتوں نے ایسي ایسي فکروں کے دریا میں غوطہ لگایا مگر انمیں سے گوھر مراد کسیکے ھاتہہ نہ آیا کیونکہ عقل کي دھندھلي اور تاریکي آمیز روشني آدمي کو منزل مقصود تک ھرگز نہیں پہنچا سکتي بلکہ صرف کلام اللہ کے آفتاب کي روشني سے انسان وھاں تک پہنچ سکتا ھی اور خدا نے بھي آدمي کو ایسا خاص الہام مرحمت و عنایت کیا ھی جسکے وسیلے سے وہ ایسي چیزیں سمجھہ اور سیکھہ سکتا جنکے دریافت میں عقل عاجز ھی اور جسمیں خدا نے اپنے اُس ارادہ کو جو آدمي کے حق میں رکھتا ھی بیان فرمایا ھی اُس خداے کریم کو جسنے اِتني بڑي بخشش جو سب بخششوں سے بہتر ھی انسان پر کي ابدالاباد تک شکر اور حمد ھوجیو *

لیکن درحالیکہ دنیا میں طرح طرح کے مذھب ھیں اور ھر قوم اپنے مذھب کو سچا جانتي تو اس صورت میں نہیں ھو سکتا کہ وے سب سچے اور خدا کي طرف سے ھوں بلکہ اُن سب میں سے صرف ایک مذھب سچا اور خدا کي طرف کا ھوگا اور بس اِس حال میں سوال لازم آتا ھی کہ حق مذھب کي نشانیاں کیا ھیں * جواب * حقیقي الہام اور طریق حق کي نشانیاں پانا مشکل نہیں کیونکہ جس حال میں کہ آدمي کي روحاني تمنا اور اُسکے دلي انصاف کي مرغوب و مطبوع چیزوں اور خدا کي صفتوں پر جو موجودات سے سمجھي جاتي ھیں اگر اِن سب پر غور کیا جاے تو وے نشانیاں جلد پائي جاتي ھیں یعني درحالیکہ خدا قدیم اور اُسکي ذات بدلنے اور متغیر ھونے سے پاک ھی تو چاھیئے کہ جس طور پر کہ خدا نے عالم کي پیدایش اور جہان کي حفاظت اور آدمي کے دلي انصاف میں اپنے تئیں بیان و ظاھر کیا ھی اپنے کلام میں بھي آپکو اُسي طور پر ظاھر و بیان کرے پس حقیقي الہام اِن پانچ شرطوں سے پہچانا جاتا ھی *

پہلي شرط یہہ هی که الهام حقیقي آدمي کي روح کي خواهش اور تمنا کو جو همیشه کي خوشي کا پانا هی پورا کرے اور روح کي یہہ خواهش کئي قسم پرهی *

پہلي قسم یہہ که آدمي اپني نسبت اور خدا کي نسبت حق بات جاننے کا محتاج هی یعني آدمي کو لازم هی که معتبر خبریں خدا کي صفتوں کي بابت جانے اور خدا کے اراده و احکام اور اپنے پیدا هونے کے مطلب سے خبردار اور اسکے انجام کرنیکے علاج سے آگاه هووے کیونکه اگر آدمي اِن مطلبوں سے واقف نهو اور اِنکو خوب نجانے تو حقیقي خوشي کو کیونکر پہنچ سکیگا *

دوسري قسم یہہ که آدمي اپنے گناهوں اور تقصیروں کي معافي حاصل کرنیکا محتاج هی یعنے آدمي کا دل اُسے جتلاتا هی که اپنے پروردگار کے سامہنے تقصیروار و گنهگار هی کیونکه اُس کا دلي انصاف اُسپر ظاهر کرتا که جو فکریں اور باتیں اور چال چلن اُسکو لازم هیں عمل میں نه لایا بلکه اکثر دفعه برعکس اُنکے کیا پس خدا کے سامہنے گنهگار هی اور جو کوئي اپنے باطن کے احوال سے خبردار اور اپنے تئیں فریب دینے کے ارادے میں نهووے وه بالضرور اپني تقصیروں پر اقرار کریگا پهر ظاهر هی که آدمي بهر صورت طرح طرح کے گناهوں سے خدا کے سامہنے تقصیروار اور قرضدار هی اس حال میں لازم هی که آدمي اپني تقصیرونکي سزا سے نجات پاوے اور اپنا قرض ادا کرے نہیں تو اُس خوشحالي کو جو صرف خدا میں هی نه پہنچ سکیگا کیونکه تقصیروار اور گنهگار کس طرح اپنے پروردگار کا مقبول هوگا *

تیسري قسم یہہ که گناهونکي معافي کے سوا آدمي کي روح نیک اور پاک هونے کي بهي محتاج هی یعني آدمي کو لازم هی که روز بروز خوبي و پاکي میں ترقي کرے اور کمال کو بہم پہنچاکر خدا کا مقرّب هو جاے کیونکه جب تک روح کي یہہ خواهش حاصل اور باطن پاک و صاف نهووے

خداے پاک و مقدس کي رضامندي بهي اُسکو نه مليگي اور اِس سبب
سے که آدمي کي حقيقي خوشحالي اِسي باطني پاکي پر موقوف هی تو
بغير اُسکے وه حقيقي خوشحالي حاصل نکر سکيگا اور آدمي کي رُوح کي
يے تينوں خواهشيں اُس عمده آرزو کے اندر جو هميشه کي خوشحالي
کا پانا هي صاف پائي جاتي هيں اُس صورت ميں جبتک آدمي حقيقت
کو نپاوے اور اُسکے گناه سب معاف نہوں اور اپنے دلکي صفائي کو نه
پہنچے اُس ابدي و حقيقي خوشحالي کا مزا جو صرف خدا هي ميں
هی نچکهيگا اور اِس خواهش کے حاصل کرنيکي آرزو بت‌پرستوں ميں
بهي معلوم ديتي هی چنانچه وے بهي آپ کو حقيقت کا محتاج جانتے
اور اپنے گمان کے موافق گويا هميشه حق کے طالب هيں اور اُنکي قربانياں
وغيره يقيني دليل هيں که اپنے تئيں گنهگار اور معافي کا محتاج جانتے
هيں کيونکه چاهتے هيں که اُنکے وسيلے سے معافي حاصل کريں اور اُنکي
طرح طرح کي رياضتيں اور نذريں اِس بات کي گواه هيں که پاک هونيکي
خواهش و آرزو اُنکو بهي هی اور اِنهيں سببوں سے يقين هي که بت‌پرستوں
پر بهي حقيقي خوشحالي کي تمنا و خواهش ظاهر هوئي هی پهر جبتک
وے خواهشيں جو خدا نے آدمي کي روح ميں بٹها دي هيں پوري نهوويں
آدمي خوشحال اور سعادتمند نهو سکيگا اور ذکر هو چکا که کوئي آدمي اپني
روح کي خواهش و تمنّا کو نفس کي لذت اور عقل کي قوت سے رفع
نهيں کر سکتا اور حال آنکه خدا نے اُس خواهش کو صرف اِسيواسطے روح
ميں نقش کر ديا هی که پوري هووے اور آدمي اِسي طرح هميشه کي
خوشحالي حاصل کرے پس چاهيئے که الهامي کتاب ميں ايسي راه بتائي
جاے جسّے آدمي کي روح کي وه خواهش و تمنا پوري هو کيونکه خدا کے
الهام کا مطلب يهي هی که اُنکو حاصل کردے اور آدمي کو نيکبخت بناوے
ورنه الهام بيفائده هوگا سو يهه غير ممکن هی که الهام الهي بيفائده هو
پس هر ايک مذهب کي کتابيں اگر روح کي خواهش و تمنا پوري

نکریں یہي بڑي دلیل هی که وے کتاب و مذهب خدا کي طرف سے نہیں *

دوسري شرط یہه که چاهیئے که الہام حقیقي اُس شریعت اورانصاف کے ساتهه جو خدا نے آدمي کے دل میں نقش کیا هی میل رکہتا هو اور انصاف وہ باطني قوت هي جو خدا نے هرایک کے دل میں ایسي نقش کر دي هی که هرگز نہیں مٹتي اور آدمي اُسے بهلے بُرے ظلم و عدل خدا کي پسند ناپسند هوني کي تمیز اورسزا جزا کے لایق هونے کو دریافت کرتا هی اور اگرچه انصاف کي قوت نفس کے قوي هونے سے اکثر آدمیوں میں بہت ضعیف هو گئي یہاں تک که بعضوں میں نہونے کے برابر هی تسپر بهي سب آدمیوں میں قوت انصاف اِس بات میں معلوم دیتي هی که بهلے برے اور ظلم و عدل اور خدا کے پسند ناپسند اور اجر و سزا کے لایق هونے میں تفاوت جانتے هیں اور اکثر قوموں میں انصاف کا تشخیص و تمیز کرنا یہاں تک مطابق پڑتا هی که جهوٹهه بولنے فریب دینے زناکاري چوري رهزني قتل وغیرہ کو بُرا سمجهکے سزا کے لایق جانتے اور راستي اور بیریائي اور مہرباني اور رحمدلي کو اچها اوراجر کے سزاوار گنتے هیں پس چاهیئے که الہام حقیقي اِس اِنصاف کي قوت و شریعت سے موافقت و مطابقت رکہے ایسا که جس چیز کو دلي انصاف بُرا اور ناحق اورخدا کے ناپسند اور سزا کے لایق سمجهاوے الہام حقیقي بهي اُسکو ویسا هي بتاوے اور جو چیز که انصاف کے رو سے اچهي اورخدا کي پسندیدہ هو الہام بهي اُسکو اسي طرح بیان کرے کیونکه نہیں هوسکتا که خدا کا الہامي کلام انصافي شریعت کے برخلاف بیان کرے و حالآنکه شریعت انصافي خود خدا نے آدمي کے دل میں ثبت کر دي هی مگر یہه هوسکتا بلکه ضرور هی که اُسکو اوربهي سمجهاوے اور زیادہ‌تر بیان و عیان کرے *

تیسري شرط یہه هی که جب خدا نے آدمي کے دلي انصاف میں اپنے تئیں مقدس اور عادل بیان کیا هی اور اِن صفتونکے مطابق خداي تعالی

دوست رکھنیوالا اور اجر دینیوالا نیک کارون کا اور نفرت کرنیوالا اور سزا دینیوالا بدکاروں کا هی پس چاهیئے که الهام حقیقي بهي خدا کو اِنهیں صفتوں میں بیان کرے اور جس طرح که دلي انصاف نیکي اور پاکیزگي حاصل کرنیکے لیئے آدمي کو اُبھارتا هی اسي طرح چاهیئے که الهامي کتاب بهي آدمیون کي فکر اور مقصد کو اِسي عمدہ مطلب کي طرف کهینچے اور اِسکے حاصل کرنے میں آدمي کو اُبھارے یہاں تک که آدمي صرف ظاهراً نهیں بلکه باطناً بهي پاک هووے جیسا که خدا پاک هی *

چوتھي شرط یهه که جب خدا قدیم اور مطلق اور اپني ذات و صفات میں تغیر و تبدیل سے دور اور پاک هی پس لازم هی که الهام حقیقي بهي اُسے ویسا هي بیان کرے جیسا خدا نے آپ کو موجودات سے بیان کیا هی یعني جس وقت عقل کي نظر سے موجودات پر ملاحظه هوتا تو سمجها جاتا هی که چاهیئے خدا واحد و قدیم اور قادر و عالم و حکیم و رحیم اور آسمان زمین کا پیدا کرنیوالا هووے پھر لازم هی که الهام حقیقي بهي خدا کو ویسا هي بیان کرے *

پانچویں شرط یهه هی که الهام حقیقي میں معاني کا اختلاف نہووے یعني لازم هی که خدا کي الهامي کتابوں میں سب عمدہ مطلب اور تعلیمیں آپس میں موافق و مطابق هوں کیونکه غیر ممکن هی که مطلب اور تعلیم آپس کے برخلاف هوتے هوئے دونوں سچ هوویں اور کلام کا اختلاف نامضبوطي و نقص کو ظاهر کرتا هی اور اِس لیئے که خدا میں جو کامل اور تغیر سے پاک هی اِن ناقص صفتوں کا هونا ممکن نهیں پس یونہیں خدا کے کلام میں بهي ایسي بات کا هونا محال هی *

لیکن یهه هو سکتا هی که وہ کلام جسمیں اوپر کي شرطیں سب پائي جاتي هوں اور اُنهیں کي رو سے الهام حقیقي اور خدا کا کلام هی ایسے مطلبوں اور حقیقتوں کو بیان کرتا هو جو الله تعالی کے بهید هیں اور انسان کي عقل کے احاطه و حکم سے دور اور باهر هوویں اسطرح پر که آدمي اپني

ضعیف عقل سے خدا کي بیان کي هوئي باتوں کے عالي مضمون کو نه پہنچ سکے کیونکه خالق کا علم و حکمت آدمي کے علم و حکمت سے نہایت زیادہ هی هاں ایسے بہید جو عقل کے درک سے باهر هوں الهامي کتاب میں هو سکتے هیں کیونکه خدا کا بیان موجودات کے ساتهه بهي ایسے بهیدوں سے بهرا هی که آدمي کي عقل اُنہیں دریافت نہیں کرسکتي اور هرچند که آدمي موجودات کي قوتوں کو همیشه کام میں دیکهتا اور نت اُنسے فائدہ اُتهاتا هی تو بهي اُنکي باطني کیفیت و سبب کو نہیں دریافت کرسکتا اور سواے اِسکے ممکن هی که خداے تعالیٰ اپني الهامي کتاب میں بهي اپني ذات پاک کي ایسي صفتیں ظاهر و بیان کرے که کسي موجودات میں اُن صفتوں کي مثل و مانند نہوں اور انسان کي عقل کے دخل سے باهر هوں کیونکه ممکن بلکه واجب هی که خدا کي ذات پاک میں ایسي صفتیں هوں که خاص خدا هي میں هوں اور کسي مخلوقات میں ویسي نہوں تاکه خدا اُنکے سبب ساري موجودات سے اعلیٰ اور بري هو نہیں تو خالق و مخلوق اور عابد و معبود میں کچهه فرق نہوتا پس اِس حال میں کسکو جرات اور طاقت هی که خدا کي ذات پاک کو اپني عقل ناقص اور فکر کوتاہ سے تولے اور بے انتہا و لایدرک کے واسطے حد و انتہا تهہراوے یا ایسا مقرر کرے که خدا کي ذات پاک میں صرف فلاني فلاني صفتوں کا پایا جانا چاهیئے یا که وہ عارف اور قادر و حکیم کے ساتهه بحث پیش کرے که چاهیئے تها که فلاني صفتوں کو فلانے مرتبه تک ظاهر و بیان کرتا حالآنکه ایسے خیال کفر فاحش هیں کیونکه آدمي آپ کو اُن باتوں سے خدائي کے دعوي کو پہنچاتا هی خلاصه الهامي کتاب کي لازم صفتوں کے بیان میں اِتنے هي پر کفایت کرکے سچے پیغمبر کي صفتیں اِس کتاب کے آخر باب کے شروع میں بیان کرینگے *

اب اگر کوئي بت پرستوں کے مذهب کي کتابوں کو دیکهکر اور شروط مذکورہ کے ساتهه مقابله کرکے تمیز دیوے تو اُسے بخوبي معلوم هو جائیگا که

هو هي نہيں سکتا کہ أنکي عبادت کے طور اور أنکي کتابوں کي باتيں الہام حقيقي سے نکلي هوں کيونکہ روح کي خواهش و تمنا کو جو حقيقت پانے اور پاکيزگي و خوشحالي حاصل کرنے سے مراد هی پورا نہيں کرتے بلکہ خدا کي ذات و صفات اور ارادے کي بابت أنسے نالايق اور ناقص گمان پيدا هوتے هيں يہاں تک کہ آدمي کو بت‌پرستي کي راہ دکہلاتے هيں پس وے سب برخلاف و باطل اور اپنے تابعداروں کو گمراهی اور هلاکت کي طرف لے جاتے هيں اِسي واسطے محمدي شخص کو جو حقيقت کا طالب هی بت‌پرستوں کے مذهب کي تلاش لازم نہيں کيونکہ أنکي تلاش سے کچہہ حاصل نہيں هوتا مگر ايسے شخص کے ليئے ضروري سوال اور عمدہ تلاش يہہ هوگي کہ آيا حقيقت ميں قران جسکو وہ خدا سے جانتا خدا کا کلام هی يا انجيل و توريت جو مسيحيوں کي مقدس اورمروج کتابيں هيں يا قران و انجيل دونوں حقيقي الہام اور خدا کا کلام هيں ليکن درحاليکہ قران و انجيل کے مطالب آپس ميں نہيں ملتے جيسا کہ هرشخص پرجو أنکے معاني سے واقف هی ظاهر و آشکار هی اور اِس رسالہ ميں بهي اپني جگہہ پر ثابت هوگا اِس صورت ميں ممکن نہيں کہ وے دونوں خدا کے کلام هوں بلکہ صرف ايک اِن ميں سے سچا اور خدا کا کلام هو سکتا هی اب هم طرفداري و حجت کو کنارے رکهکر صاف دل اور بڑي تحقيق سے دريافت کريں کہ قران اور انجيل ميں سے کونسا خدا کا کلام هی أميد کہ الله تعالى حقيقت‌جوئي ميں مدد کرکے هدايت کا نور عنايت فرماوے کيونکہ يہہ امر ايسا بڑا کام هی کہ جو کوئي اپني هميشہ کي خوشي کا ڈهونڈهنے والا اور طالب هی پهر کبهي اِس امر ميں غفلت نہيں کرسکتا اِسواسطے کہ نجات و هلاک اِسي کے ساتهہ لگي هی کيونکہ جس کسي نے هدايت کي راہ نپائي هی پس گمراهي کي راہ اسکو خدا سے جدا کرکے هميشہ کي هلاکت ميں لے جاويگي اور راہ حق کے ڈهونڈهنيوالے کو لازم هی کہ خدا سے جو هادي اور هدايت کا نور بخشنيوالا هی دعا مانگکر بڑي کوشش سے تلاش کرے اور جب تک

راہ حق نپاوے دعا مانگنے سے ہاتھہ نہ اُٹھاوے اور اِس رسالہ سے ہمارا مطلب کچھہ حجت و بحث نہیں بلکہ صرف یہی ھی کہ ھم حقیقت کی راہ اُن محمدیوں سے جو حقیقت کے ڈھونڈھنیوالے ھیں بیان کرکے حقیقت کا پانا اُن پر آسان کریں پس ای اسلاموالے اِن باتوں پر کہ تیرے ایک دوست نے جو تیری ہمیشہ کی نیکبختی چاھتا ھی مہربانی کی راہ سے لکھیں دل سے اور بڑی غور سے متوجہ ھو اور اِس رسالہ کے پڑھنے میں کچھہ کمی نکر بلکہ بڑی سوچ اور فکر سے آخرتک بار بار مطالعہ کر اور حقیقت پانے کے لیئے اُس خدا سے جو اصل نور ھی دعا مانگ کہ تجھکو عالم بالا سے منور کرے اور جو اُسکا نور تجھے منور نکریگا تو حقیقت کے دیکھنے اور پانے کی طاقت تجھے نملیگی کیونکہ جس طرح آفتاب صرف آفتاب کے نور سے دیکھا جاتا ھی اِسی طرح خدا بھی خود اُسیکے نور سے پہچان میں آتا ھی لیکن جس وقت کہ خدا کی توفیق و عنایت سے تو نے حقیقت کو پایا پھر جس جگہہ اور جس کتاب میں پاوے اُس سے منہہ مت موڑ کیونکہ حقیقت کو حقیر و ناچیز سمجھنا خدا کو ناچیز سمجھنا ھی اور جو کوئی خدا کو ناچیز سمجھیگا خدا بھی اُسکو ناچیز سمجھیگا اور جہنم میں داخل کریگا *

یہہ رسالہ تین باب پر تقسیم کرکے اِس مطلب کو کہ خدا کا کلام انجیل یا قران ھی اُن تینوں باب میں تحقیق کرینگے اور اُن میں سے پہلے باب میں تفتیش کرینگے کہ انجیل و توریت کا منسوخ اور تحریف ھونا سچ ھی یا نہیں اور دوسرے باب میں عمدہ تعلیمیں انجیل اور توریت کی بیان کرکے دیکھینگے کہ آیا وے اُن شرطوں اور علامتوں کو جو الہام حقیقی کے اثبات کے لیئے ھمنے ذکر کیں پورا کرتی ھیں یا نہیں تیسرے باب میں محمد کی پیغمبری کے دعوے کو تفتیش اور تشخیص کرینگے *

پہلا باب

اس بات کے ثبوت میں کہ انجیل اور پُرانے عہد کي کتابیں منسوخ
وتحریف نہیں ہوئیں اور اس باب میں تین فصل ہیں

پہلي فصل اِس بات کے بیان میں کہ قران سے بهي ظاهر هوتا هی کہ اِنجیل اورعہد عتیق کي کتابیں جنکا مسیحیوں میں رواج هی خدا کي طرف سے هیں دوسري فصل اِس بات کے ثابت کرنے میں کہ کسي زمانے میں وے کتابیں منسوخ نہیں ہوئیں تیسري فصل اِس بات کے اِثبات میں کہ اُن مقدّس کتابوں نے تحریف اور تبدیل نہیں پائي *

پہلي فصل

اس بات کے بیان میں کہ قران سے بهي ظاهر هوتا هی
کہ انجیل و توریت خدا کي طرف سے هیں

پوشیدہ نرهے کہ هر محمدي کو جو اپنے مذهب کا منکر نہووے چاهیئے کہ مسیحیون کي کتابون کو جو انجیل و توریت سے مراد هی خدا کا کلام جانے اور اُنپر اعتقاد رکهے کیونکہ قران کي اکثر جگہوں میں اهل کتاب کے احوال کا ذکر هوا اور کہا هی کہ خداے تعالی نے وے کتابیں موسي و داؤد اور اَور پیغمبرونکي معرفت اور مسیح کے وسیلہ سے اهل کتاب کو دیں پس ضرور نہیں کہ هم اُن کتابونکے خدا کا کلام هونے کي بابت دلیل لاکر اُنکا برحق هونا محمد کي اُمت پر ثابت کریں کیونکہ خود محمدي اور قران اِس

بات کا اقرار کرتے هیں جیسا که ذکر هوگا اِس صورت میں همنے اُن
دلیلوں کے اظہار سے یہاں تامل کیا جنسے مسیحي اپني مقدس کتابوں کا حق
هونا ثابت کرتے هیں انشاء الله تعالیٰ اُن دلیلوں کے ظاهر کرني کے لیئے فرصت
پاکر دوسرے باب میں لکھینگے پر یہاں صرف قران کے وے مقام ذکر کرینگے
جنسے معلوم اور ثابت هو که قران آپ اقرار کرتا هی که مسیحي اور
یہودیوں کي مقدس و مروج کتابیں خدا کي طرف سے هیں جیسا که سورهٔ
شوري میں لکہا هی که * * و قل امنت بما انزل الله من کتاب و امرت
لاعدل بینکم الله ربنا و ربکم لنا اعمالنا و لکم اعمالکم لا حجة بیننا و بینکم * *
یعني ای محمد کہه که میں اُن کتابوں پر ایمان لایا جو اُتاریں الله نے اور
مجھکو حکم هی که انصاف کروں تمہارے بیچ الله رب هی همارا اور تمہارا
همارے لیئے همارے کام اور تمہارے لیئے تمہارے کام کچھه جھگڑا نہیں هم میں
اور تم میں * اور سورهٔ عنکبوت میں مرقوم هی که * * و لا تجادلوا اهل
الکتاب اِلا بالتي هي احسن الا اللذین ظلموا منهم و قولوا امنا بالذي انزل
الینا و انزل الیکم و الهنا و الهکم واحد و نحن له مسلمون * * یعني ای
محمدیو تم اهل کِتاب سے جھگڑا مت کرو مگر اسطرح پر جو بہتر هو اُن
کے سواے جو تم پر ظلم کرتے هیں اور یوں کہو که هم مانتے هیں جو اُترا
همکو اور اُترا تمکو همارا خدا اور تمہارا ایک هی اور هم اُسي کے حکم پر
هیں * اور سورهٔ مائدہ میں لکہا هی که * * الیوم احل لکم الطیبات و طعام
الذین اوتوا الکتاب حل لکم و طعامکم حل لهم * * یعني آج سے تم پر پاکیزہ
چیزیں حلال هوئیں اور کتاب والوں کا کہانا تم پر حلال هوا اور تمہارا کہانا
اُنکو حلال هوا * جاننا چاهیئے که هر ایک محمدي پر ظاهر هی که وے فرقے
جنکو کتاب ملي اور وے لوگ جو اهل کتاب کہلائے سو مسیحي اور یہودي
هیں چنانچه سورهٔ بقر میں یہود و نصاریٰ کي بابت کہا گیا هی * *
وهم یتلون الکتاب * * یعني یہود و نصاریٰ نے کتاب پڑهي هی * اور یهه
بات بهي قران سے معلوم اور ثابت هي که جو کتابیں یہودي اور مسیحیوں کو

ملیں توریت و انجیل ھیں کیونکہ سورۂ آل عمران میں مذکور ھی کہ * * و انزل التورية و الانجیل من قبل ھدی للناس * * یعني خدا نے توریت و انجیل آگے سے آتاري تھیں کہ لوگوں کي ھادي رھیں * اور لفظ توریت سے غرض یہہ ھی کہ جو کلام خدا سے یہودیوں کو ملا توریت کہلاتا ھی اور یہہ ایک لفظ ھی کہ عبراني سے نکلا کیونکہ عبراني یا یہودي لوگ قبل از زمان محمد تا حال اُن کتابوں کو جو خدا نے پیغمبروں کے وسیلہ سے اُنہیں بہیجیں توراہ کہتے ھیں کہ اِس لفظ سے مراد تعلیم یا شریعت ھی اور یہودیوں کي اُن کتابوں کو تین حصے کرکے ھر ایک کا جدا جدا نام رکہا چنانچہ پہلي قسم کو جو صرف موسیٰ کي پانچ کتابیں ھیں توریت اور دوسري قسم کو پیغمبروں کي کتابیں اور تیسري قسم کو رسائل یا زبور کہتے ھیں اور اُنکے زبور کہنے کا سبب یہہ تہا کہ تیسري قسم داؤد کي زبور سے شروع ھوتي ھی لیکن مسیحي اُن سب کتابوں کو کہ ھر وقت اُنمیں مروج تہیں عہد عتیق یعني پرانے عہد کي کتابیں کہتے ھیں اِس سبب سے کہ خدا نے اُن کتابوں کو مسیح سے پہلے دیا تہا اور انجیل کو عہد جدید یعني نئے عہد کي کتابیں کہتے ھیں اور یے دونوں مجموعہ کتب عہد عتیق و جدید اور خدا کا کلام اور مقدس کتابیں اور بیبل بہي کہي جاتي ھیں اور بیبل یوناني لفظ ھی بمعني کتاب اور جس وقت کہ اُن کتابوں کي بابت اِس رسالہ میں گفتگو ھوگي اُنکو اِن ناموں سے ذکر کرینگے *

خلاصہ قران کي مذکورہ آیتوں کے موافق ھو ھي نہیں سکتا کہ محمدي مقدس کتابوں کے حق میں جنکا مسیحیوں میں رواج ھی غفلت کرکے اُنکي طرف متوجہ نہوں کیونکہ قران کے مضمون کے مطابق چاھیئے کہ محمدي بہي اُن کتابوں کو خدا کا کلام جانیں لیکن یہہ بات کہ قران کو کس مرتبہ میں گنا چاھیئے ھم تیسرے باب میں ذکر کرینگے اور قران کي اِن آیتوں کے لانے کا سبب یہہ نہیں کہ گویا انجیل قران کي گواھي کي محتاج ھووے بلکہ اِس واسطے ھی کہ محمد کي اُمت جان لیں کہ قران جسے وے

حق جانتے ہیں اقرار کرتا ہی کہ وے مقدس کتابیں خدا کي طرف سے ہیں *

دوسری فصل

اس بیان میں کہ انجیل و عہد عتیق کي کتابیں کسي وقت میں منسوخ نہیں ہوئي ہیں

اِس باب میں محمدي دعوي کرتے ہیں کہ جسطرح زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئي اُسي طرح انجیل بھي قران کے ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئي اب لازم ہی کہ ہم بڑي دقت سے اِس دعوي کي حقیقت دریافت کریں کیونکہ اگر سچ ہو تو پرانے اور نئے عہد کي کتابیں اگرچہ خدا کي طرف سے ہوویں پر کسي کو ضرور نہیں کہ اُنکے حکموں کا تابع ہووے *

پوشیدہ نرہے کہ محمدیوں کے ایسے دعوي کا کوئي اَور سبب نہیں مگر یہہ کہ جیسا چاھیئے ویسا انجیل اور توریت کے مضمون و مطالب سے واقف نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئي فکر و دقت سے مقدس کتابوں کو مطالعہ کرے تو جلد دریافت کرلیگا کہ حقیقت میں اُنکے معني ایک دوسرے سے شامل اور مطالب و تعلیمات میں بڑي موافقت و مناسبت رکہتے ہیں اِس طرح کہ وے سب خدا کي پہچان اور اُسکي محبت کا ایک عجایب مکان و عمارت سے ہیں جسکي اصل و بنیاد توریت یعني موسیٰ کي کتابیں ہیں اور اَور کتب مقدسہ اُسکے کامل و تمام کرنیکے واسطے ہیں اس مضمون سے کہ توریت میں خدا کا وہ ارادہ جو آدمي کے حق میں رکہتا ہی اِس طرح پر بیان ہوا ہی کہ اُسکي مرضي یوں ٹھہري ہی کہ بني آدم اُسکے یعني خدا کي سچي پہچان اور حق عبادت کے وسیلہ سے روح کا تقاضا پورا کرکے

حقيقي اور همیشه کي خوشي کو پہنچيں اور موسى کے بعد نبیوں کي کتابوں
اور زبور میں بیان هوا هی که خدا نے اپني معرفت و محبت کے مطابق
طرح طرح کي راهوں سے آدمیوں کو خصوصاً بني اسرائیل کو روز بروز اپني
پہچان کے نزدیک پہنچا هی اور عبادت کے لیئے آماده اور طیار کیا آخر
کو انجیل بیان کرتي هی که خدا نے کس طرح اور کس طور پر اُس عمده
مطلب کو مسیح کے وسیله سے پورا کیا اور ایسي عبادت مقرر کي که ظاهري
آداب اور عبادتوں سے نہیں بلکه روح اور دل اور سچائي سے هی اور پهر یهه
بات بهي انجیل اور پیغمبروں کي کتابوں میں بیان هوئي هی که آخر کو
جہان کي سب قوم انجیل کي سچي عبادت کے فیض کو پہنچینگي اور یهه
بات که توریت کي ظاهري عبادت روحاني اور باطني عبادت سے بدل
جاویگي کچهه نئي بات نه تهي کیونکه پرانے عہد کي کتابوں میں ذکر هوا
تها که ایسے دن آوینگے که ظاهري عبادت کے بدلے روحاني عبادت مقرر هوگي
جیسا که * ارمیا نبي کي ۳۱ فصل کي ۳۱ آیت سے ۳۳ تک مذکور هی که
* دیکهه وے دن آتے هیں خداوند کہتا هی که میں اسرائیل کے گهرانے سے
اور یہوداه کے گهرانے سے نیا عہد باندهونگا اُس عہد کے موافق نہیں جو میں
نے اُنکے باپ دادوں سے باندها جس دن میں نے اُنکي دستگیري کي که
زمین مصر سے اُنہیں نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اِس عہد کو توڑا
باوجودیکه میں اُنکا شوهر تها خداوند کہتا هی بلکه یهه وه عہد هی جو میں
اسرائیل کے گهرانے سے باندهونگا بعد اُن دنوں کے خداوند فرماتا هی میں اپني
شریعت کو اُنکے اندر رکهونگا اور وے میرے لوگ هونگے * پس اِن آیتوں میں
صاف بیان هوا هی که ایسے دن آوینگے جنمیں خدا ایک نیا عہد مقرر
فرماویگا اور اپني شریعت لوگوں کے دل میں نقش کردیگا اور یهه اُس روحاني
و باطني عبادت سے مراد هی جو یسوع مسیح کے وسیله سے عمل میں آئي
چنانچه خود مسیح نے یوحنا کے ۴ باب کي ۲۳ و ۲۴ آیتوں میں فرمایا هی
که * اب وقت آتا هی بلکه اب هی که سچي پرستش کرنیوالے روح اور

راستي سے باپ کي پرستش کرينگے کيونکہ باپ ايسي پرستش کرنيوالوں کو چاهتا هي خدا روح هي اور وے جو اُسکي پرستش کرتے هيں ضرور هي که روح اور راستي سے پرستش کريں * اور يهه بات که وہ حقيقي و روحاني عبادت جسکي خبر و اشارہ توريت ميں هي مسيح کے وسيلے سے عمل ميں آئي انجيل ميں عبرانيوں کے مکتوب کے ۷ و۸ و۹ و۱۰ بابوں ميں بهي بتفصيل بيان هوئي هي جو چاهے سو ان بابوں کو ديکهه لے *

جاننا چاهيئے که توريت کے حکم دو قسم کے هيں يعني ظاهري احکام جو يہوديوں کي عبادت کے آداب اور اُنکي عادات و حکومت سے نسبت رکهتے تهے اور باطني احکام جو خدا شناسي اور دل کي پاکيزگي اور نيک چال سے منسوب هيں پہلي قسم کے احکام کا مطلب و مقصد دو طرح پر هي اول يهه که بني اسرائيل اُن حکموں کے سبب بت پرستوں اور اُنکي عادت و مذهب سے کنارا کريں دوسرے يهه که اُس روحاني عبادت کا اشارہ اور نمونه هووے جو مسيح کے وسيله سے مقرر هوئي هي پس ظاهري احکام مسيح کے ظهور سے پورے هوکر اِس طرح منسوخ هوئے که پهر انکي پاسداري ضرور نهوئي چنانچه توريت کي مذکورہ آيتوں ميں اِسي تغير و تبديل کا اِشارہ هوا هي ليکن توريت کي اِس ظاهري تبديل سے اُسکے باطني حکم جو اصل الاصول هيں مبدل اور منسوخ نهوئے بلکه مسيح نے انجيل ميں اُنکو تفصيلاً واضح و عيان کيا هي جيسا که آگے ذکر هوگا اور فروعات و ظاهرات کے بدل جانے سے پرانے عهد کي کتابيں يعني توريت نه رد هوئي اور نه منسوخ بلکه جو چيزيں که توريت ميں ظاهري اور نمونه کے طور پر تهيں اب انجيل ميں باطني اور روحاني هوکر کامل اور تمام هوئيں * اب هم کئي ايک نمونے ذکر کرکے اِس مطلب کي توضيح کرينگے مثلاً توريت ميں حکم هوا تها که گناهوں کي بخشش کے ليئے جانوروں کي قرباني کرو مگر ظاهر هي که ايسي قربانياں گناهوں کو نه چهپا سکينگي اور قربانيوں کا اصل مقصد بهي يهه نه تها بلکه اُس ايک قرباني کا نمونه تهيں جسے مسيح نے

اپني ذات میں پورا کیا جیسا کہ پرانے عہد میں وعدہ ہوا تھا کہ آنیوالا مسیح اپنا جسم آدمیوں کے گناھوں کے واسطے قربان کریگا چنانچہ ۴۰ زبور میں ۶ آیت سے ۸ تک اور اشعیا نبي کے ۵۳ باب میں اِس بات کا اشارہ ھوا ھی اور دوسرا مطلب جانوروں کي قرباني سے یہہ تھا کہ قرباني کرنیوالے اپنے گناہ مان لیویں اور اِس بڑي اور اصل قرباني کي طرف دل لگاکر اُسپر ایمان لاویں اور اُنکے گناھوں کي بخشش کا سبب صرف وھي بڑي قرباني تھي جو مسیح میں پوري ھونے کو تھي اور اب کہ مسیح آیا اور اپنے تئیں آدمیوں کو گناھوں کے واسطے قربان کیا اور یہي قرباني اُنکے لیئے جو اُسپر ایمان لاتے ھیں گناھوں کا کفارہ ھی اِس صورت میں وے نمونے کي قربانیاں پھر ضرور نہیں کیونکہ پوري ھوچکي ھیں چنانچہ یہہ مطلب انجیل میں عبرانیوں کے مکتوب کي ۹ و ۱۰ فصل میں صاف ذکر ھوا ھی اب مسیحي شخص کو واجب قرباني خدا کي حمد اور شکر کي قرباني ھی کہ اُسے صرف بات سے نہیں بلکہ چاھیئے کہ عمل سے بھي خدا کے حضور میں گذرانے جیسا کہ رومیوں کے مکتوب کي ۱۲ فصل کي پہلي آیت میں اور پہلے پطرس کي ۲ فصل کي ۵ آیت میں لکھا ھی * پھر توریت میں غسل و طہارت اور نہانے دھونے بدن پاک کرنے کے واسطے حکم ھوا تھا سو غرض اِس دھونے دھانے سے یہہ تھي کہ آدمي دریافت کرے کہ روح بدن سے زیادہ پاکیزگي کي محتاج ھی پھر یہہ دھونا اور جسم کي پاکیزگي اُس روحاني پاکیزگي کا نمونہ تھا جو انجیل کے وسیلے سے عمل میں آتي ھی اِس حالت میں پھر ویسا نہانا دھونا لازم و واجب نہیں بلکہ اب روحاني و باطني طور پر عمل میں آتا ھی جیسا کہ عبرانیوں کي ۱۰ فصل کي ۲۲ آیت میں اور طیطس کي ۳ فصل کي ۵ آیت میں ذکر ھی اور ظاھر ھی کہ وہ شخص جسکي روح گناہ کي ناپاکي سے پاک ھوئي ھو اپنے بدن کے پاک رکھنے میں قصور نکریگا مگر ظاھر کي پاکیزگي کو اُس درجہ میں نسمجھیگا کہ گویا نجات کے لیئے ایک چیز ھی ضروري اور فائدہ مند * پھر اورشلیم کا عبادت خانہ جو یہودیوں کي قربانگاہ

اور عبادت کي جگہہ تھي اور خداے تعالی اپنے تئيں وهاں ايسا ظاهر کرتا تھا گويا اُس جگہہ ميں رهتا تھا سو يہہ هيکل اِس بات کا نمونہ تھا کہ چاهيئے آدمي کا دل خدا کا گھر هووے پس جس صورت ميں مسيح پر ايمان لانے سے آدمي کا دل خدا کا گھر بنتا هی تو پتھر کا عبادت خانہ يعني ظاهري هيکل پھر ضرور نہيں کيونکہ وہ روحاني هيکل کہ پتھر کا گھر اُسکا نمونہ تھا اب ايمانداروں کے دلوں ميں بنا هی چنانچہ پہلے قرنتيوں کي ۳ فصل کي ۱۶ و ۱۷ آيت ميں لکھا هی * پھر وے عيد کے دن جو توريت ميں مقرر هوئے تھے جن ميں کسي کو پروانگي نہ تھي کہ کوئي دنيوي کام کرے بلکہ صرف خدا کي بندگي اور آخرت کي فکر ميں مشغول رهے سو يے عيد ظاهري دل کي اُن عيدوں کے نمونے تھيں جو قرب و محبت الهي سے مراد هی اور انجيل کا يہي مطلب و مقصد هی کہ آدمي کے تئيں معرفت الهي ميں اُسي درجہ کو پہنچاوے اور جو کوئي انجيل کے حکموں پر صدق دل سے عمل کريگا بيشک اُس مرتبہ کو پہنچيگا چنانچہ قلسيوں کي ۲ فصل کي ۱۶ و ۱۷ آيتوں ميں اور روميوں کي ۱۴ فصل کي ۱۷ آيت ميں اور پھر روميوں کے ۸ باب ميں ذکر هوا هی * پھر ختنہ جو بني اسرائيل کو امر هوا تھا پرانے عہد کي ايک ظاهري نشاني هونے کے سواے نفس کي خواهش کاٹ ڈالنے کا ايک نمونہ تھا جيسا کہ اب انجيل پر ايمان لانے کے سبب نفس کي خواهشوں کو کاٹ ڈالنا عمل ميں آتا هی کيونکہ اُس شخص کو جو حقيقت ميں مسيح پر ايمان لايا خدا سے ايسي فضل و قوت حاصل هوتي هی کہ اپنے نفس کي خواهشوں کو زير کرے اور خدا کے حکموں پر چلے اور نئے عہد ميں خدا کي قوم يعني روحاني اسرائيلي يا سچے مسيحي کا نشان يہي هی پس اِس صورت ميں ظاهر کا ختنہ پھر ضرور نہيں اِس سبب سے کہ اب دل ميں روحاني طور پر عمل ميں آتا هی چنانچہ روميوں کي ۲ فصل کي ۲۸ و ۲۹ آيتوں ميں اور قلسيوں کي ۲ فصل کي ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ آيت ميں لکھا هی اور هم ايسے نمونے اَور بھي لکھ سکتے هيں کيونکہ پرانے عہد کي عبادت کے

سب آداب اُس حقیقي و روحاني عبادت کے نمونے تہے جسے مسیح نے
نئے عہد میں مقرر کیا هی پس انجیل پرانے عہد کي کتابوں کو باطل نہیں
بلکه پورا کرتي هی اِسي طرح پر که جو چیزیں پرانے عہد کي مقدس کتابوں
میں ظاهري تہیں اب نئے عہد میں باطني سے بدل گئیں اور جو چیزیں
که وهاں نمونه کي طرح دیکہي جاتي تہیں یہاں حقیقتاً دیکہنے میں آتي هیں
اور جو وهاں شروع و تدبیر کے طور پر مقرر هوئي تہیں اِس جگہه پوري
هوئیں اور اِسي واسطے جس وقت یہودي ایسا خیال کرتے تہے که گویا وه
توریت کو اُلٹ پلٹ اور منسوخ کرنے کا اراده رکہتا هی خود مسیح نے
اُنکو کہا یہه خیال مت کرو که میں توریت یا نبیوں کي کتابیں منسوخ
کرنے آیا میں منسوخ کرنے نہیں بلکه پوري کرنے آیا چنانچه متي کي
پانچویں فصل کي ۱۷ آیت میں مذکور هی *

اور ظاهر هی که انجیل نے توریت کي کوئي بات جو خدا شناسي اور
دل کي پاکیزگي اور نیک چال چلن پر شامل هی باطل و منسوخ نہیں
کي چنانچه جو کوئي تامل و فکر سے دونوں کو مطالعه کرے اِس مطلب کو
جلد دریافت کر لیگا اور اِس امر کے ثابت کرنے کو دو تین بات یہاں
ذکر کرینگے صفات کي بابت ظاهر هی که وهي صفات جو توریت میں
بیان هوئي هیں انجیل میں بہي هیں اِس تفصیل سے که محبت و رحمت
اور تقدس و عدالت انجیل میں اور زیاده عیاں اور وحدت تثلیث کے
ساتهه بیان هوئي هی اور باطني احکام بهي توریت اور انجیل میں وهي
هیں مگر انجیل میں اَور بهي توضیح کے ساتهه مذکور هوئے هیں مثلاً توریت
میں قتل کرنا منع هی لیکن مسیح کہتا هی که خدا کے سامہنے قتل کي
سزا کے لائق صرف وه آدمي نہیں هی جسنے قتل کیا بلکه وه آدمي بهي
هی جو اپنے بهائي سے بغض رکہتا اور بدزباني عمل میں لاتا اور اُسکي بربادي
چاهتا هی پهر توریت میں منع هوا هی که زنا نه کرو لیکن مسیح کہتا هی
که وهي آدمي صرف زناکار نہیں جو اِس کام کو عمل میں لایا بلکه وه بهي

جو شہوت سے کسي عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھہ زنا کرچکا پھر بني اسرائیل کي سخت‌دلي کے سبب توریت میں طلاق کا حکم جاري ھوا تھا لیکن مسیح نے نکاح کے عمدہ معني واضح کرنے کے لیئے یہہ پروانگي صرف اُس وقت میں دي ھی کہ جورو خصم میں سے ایک نے زنا کرنے کے سبب نکاح کو باطل کیا ھو پھر توریت میں حکم ھوا ھی کہ اپني قسم کو اپنے خداوند سے پورا کر جب کہ یہودي تھوڑي سي وجہہ اور بےسبب اور نالائق کاموں کے واسطے قسم کھاتے تھے اِس لیئے مسیح نے فرمایا کہ جب تک کوئي بڑا کام نہ پڑے اور ضرور نہو قسم نکھاؤ بلکہ تمھاري بات‌چیت ھاں ھاں اور نہیں نہیں کے ساتھہ ھووے یعني چاھیئے کہ تمھارا ھاں اور نہیں کہنا ایسا سچ اور درست ھووے کہ بجاے قسم کے گنا جاوے پھر توریت میں حکم ھی کہ اپنے ھمسایہ کو آپ سا دوست رکھہ لیکن یہودیوں نے اِس طرح کي دوستي و محبت صرف اپني ھي قوم کے واسطے ٹھہرائي ھی مگر مسیح نے ایسا بیان کیا کہ دوست صرف نزدیکي اور ایک قوم والے نہیں بلکہ سب ھیں اور یہاں تک فرمایا ھی کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاھو اور جو تم سے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمھیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو پس صاف ظاھر ھی کہ انجیل پرانے عہد کي کتابوں کو باطل نہیں بلکہ پورا کرتي اور تکمیل کو پہنچاتي ھی لیکن یہہ نہیں کہ ایسے پورے ھونے کے سبب پرانے عہد کي کتابیں باطل و منسوخ ھو گئي ھوں ھرگز نہیں بلکہ پھر وے سب نئے عہد کي کتابوں کي بنیاد ھیں یعني پرانے عہد کي کتابوں کا مطلب یہہ تھا کہ بني اسرائیل اور سب پڑھنیوالوں کو حکم و نصیحت اور حکایتوں سے سمجھاویں کہ آدمي کا احوال کس طرح بُرا ھوا ھی اور وہ اپنے خداوند کے سامنے کیسا گنہگار ھی اور نجات دینیوالے کا محتاج ھونا اُنکو معلوم کرواکے اُنکے دل مسیح کي طرف جسکا وعدہ ھوا تھا پھیریں اور اعتقاد پر لاویں اور باوجودیکہ اب مسیح آچکا ھی پھر پرانے عہد کي کتابوں

الہام الہي عقل کو بھي روشن کرتا ھي پر عقل کا یہہ روشن ھونا خدا کے
حکموں کو عمل میں لانے کے ساتھہ ایسا میل رکھتا ھی کہ خدا اُس نور کو
اپنے کلام پر عمل کرنیوالوں کے تئیں صرف اُنکي کوشش کے موافق عنایت
کرتا ھی جیسا کہ یوحنا کي ۷ فصل کي ۱۷ آیت اور ۸ فصل کي ۳۱ و ۳۲
آیت اور ۱۴ فصل کي ۲۱ آیت میں لکھا ھی اور ھرچند کہ آدمي دانائي
و علم میں تفاوت رکھتے ھیں لیکن پھر دل کي خواھش و تقاضا ھر جگہہ
اور ھر وقت و ھر قوم میں وھي ھی جو ھی پس الہامي کتابیں جنکا
مطلب روح کي خواھش پوري کرنا ھی جس زمانہ میں کہ دي گئي ھوں
ضرور ھی کہ عمدہ تعلیموں اور مطلبوں میں موافقت رکھکر آدمي کو ھر
وقت اُنھیں وسیلوں کي طرف جن سے روحاني تقاضا پورا اور نجات حاصل
ھوتي ھی رجوع کریں اور اِسي سبب سے نہیں ھو سکتا کہ اُنکي تعلیم
اور عمدہ مطلب آپس میں برخلاف ھوں بلکہ یہہ ممکن ھی کہ یک دیگر کے
مطلب کو تفصیل کرکے زیادہ ظاھر و بیان کریں سو پرانے اور نئے عہد کي
کتابیں آپس میں موافق اور اِسي منوال پر ھیں جیسا کہ پہلے ذکر و ثابت
ھوا پس وہ دعوی کہ گویا ھر زمانے کے لیئے ایک خاص مذھب خدا سے
ملا ھو باطل ھی *

دوسري وجہہ اِس دعوی کے بطلان کي کہ انجیل اور پرانے عہد کي
کتابیں قران کے ظاھر ھونے سے منسوخ ھو گئیں یہہ ھی کہ کلام الہي کي
آیتوں میں صاف کہا ھی کہ پرانے اور نئے عہد کي کتابیں ھرگز منسوخ
نہونگي بلکہ جب تک زمین و آسمان برقرار ھیں اُنکے حکم بھي جاري
رھینگے جیسا کہ مسیح نے لوقا کي انجیل میں ۲۱ فصل کي ۳۳ آیت
میں فرمایا ھی * کہ آسمان و زمین ٹل جاوینگے پر میري باتیں کبھي نہ
ٹلینگي * اور پھر متي کي ۵ فصل کي ۱۸ آیت میں فرمایا ھی * کہ میں
تم سے سچ کہتا ھوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نجاے ایک نقطہ
یا ایک شوشہ توریت کا ھرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھہ پورا نہو *

اور پھر پہلے پطرس کي ۱ فصل ۲۳ و ۲۵ آیت میں لکھا ھی * کہ تم نہ تخم فاني سے بلکہ غیر فاني سے یعني خدا کے کلام سے جو ھمیشہ زندہ اور باقي ھی بسر نو پیدا ھوئے لیکن خداوند کا کلام ھمیشہ رھتا ھی یہہ وھي کلام ھی جسکي خوشخبري تمھیں دي گئي * اور پھر اشعیا کي ۴۰ فصل کي ۸ آیت میں لکھا ھی * کہ گھاس مرجھاتي ھی پھول کمہلاتے ھیں پر ھمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ھی * اور گلتیوں کے پہلے باب کي ۹ آیت میں مرقوم ھی کہ اگر کوئي تمھیں کسي دوسري انجیل کو سوا اُسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ھووے پس اِن آیتوں کے مضمون سے صاف معلوم و ثابت ھی کہ انجیل اور نبیوں کي کتابیں اور زبور و توریت کسي وقت میں منسوخ و باطل نہیں ھوئیں اور نہونگي بلکہ ضرور ھی کہ خدا کا کلام ھمیشہ رھے کیونکہ خدا نے ایسا ھي چاھا اور فرمایا ھی *

اور اگر بعضے لوگ ناداني کي راہ سے کہیں کہ انجیل آسمان پر اُٹھہ گئي تو ایسي بودي اور بے اصل بات کي طرف جو قران سے بھي موافقت نہیں رکھتي متوجہ ھونا اور رد کرنا کچھہ ضرور نہیں صرف اِتنے ھي پر کفایت کرتے ھیں کہ انجیل لوگوں کي ھدایت کے لیئے دي گئي ھی پس چاھیئے کہ زمین پر رھے نہ کہ آسمان پر اور درحالیکہ انجیل روز قیامت تک لوگوں کے لیئے ھادي و رھنما رھیگي تو ظاھر ھی کہ قیامت تک زمین ھي پر موجود رھیگي * غرض اِن دلیلوں سے معلوم و یقین ھی کہ پرانے اور نئے عہد کي کتابیں نہ منسوخ ھوئي ھیں اور نہ ھونگي لہذا اُنکے امر و نہي نہ صرف مسیحیوں کے حق میں بلکہ محمدیوں کے حق میں بھي حتی کہ عالم کي ساري قوموں کے حق میں جاري ھیں *

تيسري فصل

اِس بات کے ثبوت میں کہ محمدیوں کا یہہ دعویٰ کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل هوئیں باطل هی

علماء محمدي دعویٰ کرتے هیں کہ مسیحي اور یہودیوں نے اپني مقدس کتابیں تحریف کیں اور اُن آیتوں کو جو محمد کي طرف اشارہ تهیں نکالکر دوسرے لفظ اُنکے مقام پر رکهہ دیئے هیں اور اِس سبب سے مقدس کتابیں جو اب اُنکے یہاں موجود اور رائج هیں صحیح اور قابل اعتماد و اعتقاد نہیں هاں واجب اور ضرور هی کہ هم بڑي دقت سے اِس دعوي کي تحقیق پر متوجه هوویں *

جب کہ هم محمدیوں سے اِس دعوي کا ثبوت چاهتے هیں تو تعجب هی کہ اُنمیں سے کسي نے اب تک اِس دعوي کو معتبر دلیلوں سے ثابت نہیں کیا هی اور وے اِن چار سوالوں کے جواب دینے میں کہ آیا پرانے اور نئے عہد کي مقدس کتابیں کس وقت میں اور کن لوگوں کي معرفت اور کیونکر تحریف هوئیں اور پهیرے بدلے لفظ کونسے هیں اب تک مسیحیوں کے قرضدار رهتے هیں اور سب محمدي صرف دعویٰ بلا دلیل پیش لاکے حکومت کي راہ سے کہتے هیں کہ ایسا هي هی اور ضرور هی کہ ایسا هي هو کیونکہ انجیل اور پرانے عہد کي کتابیں قران کے موافق نہیں هیں اور قران میں بهي مسیحیوں اور یہودیوں کي مقدس کتابوں کي تحریف کا اِشارہ هوا هی لیکن جب تک کہ محمدي لوگ اپنے اِس دعوي کو معتبر دلیلوں سے ثابت نکریں اور اُن چار سوالوں کا جواب ندیویں مسیحیوں کو کچهہ ضرور نہیں کہ اُنکے اِس دعوي پر توجه کریں اور جواب دیں کیونکہ جس دعوي کے ثبوت کي معتبر دلیلیں نہوں وہ بیجا و بیفائدہ هی بلکہ بغیر دلیل دعویٰ کرنا عقلمندوں کا کام نہیں *

پوشیدہ نرہے کہ مسیحي لوگ بطریق اولی کہہ سکتے هیں کہ قران نے تحریف پائي هي اور یہہ قران جو اب محمدیوں میں مروج هي اصل قران نہیں هی کیونکہ پہلے تو اُسے ابوبکر نے اکٹھا اور مرتب کیا پھر عثمان نے دو بارہ ملاحظہ کرکے اصلاح دي هي حال آنکہ شیعي لوگ اِن اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے هیں کہ عثمان نے کئي سورتوں کو جو علي کي شان میں تھیں قران سے نکال ڈالا اور فاني کي کتاب دبستان میں یوں مسطور هی کہ کہتے هیں کہ عثمان نے قران کو جلاکر بعض سورتیں جو علي اور اُسکي اولاد کي شان میں تھیں نکال ڈالیں اور کتاب عین الحیات کے ۲۰۸ ورق کي ۲ صفحہ میں ایک حدیث مرقوم هی کہ امام جعفر نے فرمایا هی کہ سورہء احزاب میں قریش کے اکثر مرد و عورت کي برائیاں تھیں اور وہ سورت سورہء بقرسے بڑي تھیں لیکن کم کي گئي اور مشکاۃ المصابیح میں جو اهل سنت کي معتبر و مشہور کتاب هی کتاب فضائل القران کي پہلي فصل میں لکہا هی کہ * عن عمر بن الخطاب قال سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرء سورۃ الفرقان علي غیر ما اقرءها و کان رسول الله صلي الله علیه و سلم اقرانیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتي انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلي الله علیه و سلم فقلت یا رسول الله اني سمعت هذا یقرء سورۃ الفرقان علی غیر ما اقراتنیها فقال رسول الله صلي الله علیه و سلم ارسله اقراء فقراء القراءۃ التي سمعته یقراء فقال رسول الله صلي الله علیه و سلم هکذا انزلت ثم قال لي اقراء فقراءت فقال هکذا انزلت ان هذا القران انزل علی سبعة احرف فاقروءا ما تیسر منه متفق علیه و اللفظ لمسلم * یعني عمر ابن الخطاب کہتا هی کہ میں نے هشام ابن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورہء فرقان میري قراءت کے خلاف پڑھتا تھا حالانکہ مجھکو وہ سورۃ رسول الله صلي الله علیه و سلم نے پڑھائي تھي تس پیچھے میں نے چاھا کہ جلد اُسے منع کروں لیکن میں نے اُسے مہلت دي یہاں تک کہ وہ پڑھ چکا بعد اِسکے میں اُسکي چادر پکڑکر رسول الله صلي الله

عليه و سلم پاس ليگيا اور كہا يا رسول الله ميں نے اِس شخص كو سورة فرقان ايک اور قراءت سے پڑھتے سنا هي خلاف اُس قراءت كے جو آپ نے مجھے بتائي هي پس رسول الله صلي الله عليه و سلم نے مجھسے فرمايا كه اُسے چھوڑ دے اور اُسے كہا پڑھه پس اُسنے وهي قراءة پڑھي جو ميں نے اُسے پڑھتے سني تھي تب رسول الله صلي الله عليه و سلم نے فرمايا كه اِسي طرح نازل كي گئي هي پھر مجھسے فرمايا كه تو پڑھه پس ميں نے بھي پڑھي فرمايا كه اِسي طرح نازل كي گئي هي اور قران سات قراءت پر نازل هوا هي جس قراءت پر آسان هو اُسپر پڑھو يهه حديث متفق عليه هي اور عبارت مسلم كي هي * پھر تيسري فصل ميں مرقوم هي * * عن زيد بن ثابت قال ارسل الي ابوبكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استمر يوم اليمامه بقراء القران و اني اخشي ان استمر بالقتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القران و اني اري ان تامر بجمع القران قلت لعمر كيف يفعل شيئا لميفعله رسول الله صلي الله عليه و سلم فقال عمر هذا و الله خير فلميزل عمر يراجعني حتي شرح الله صدري لذلك و رايت في ذلك الذي راے عمر قال زيد قال ابوبكر انك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلي الله عليه و سلم فتتبع القران فاجمعه فوالله لوكلفوني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل عليّ مما امرني من جمع القران قال قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلي الله عليه و سلم قال هو و الله خيرٌ فلم يزل ابوبكر يراجعني حتي شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر و عمر فتتبعت القران اجمعه من العُسُبُ اللخاف و صدورالرجال حتي وجدت آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره * لقد جاءكم رسول من انفسكم * حتي خاتمة براءة فكانت الصحف عند ابي بكر حتي توفاه الله ثم عند عمر حيوته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري * * يعني زيد ابن ثابت كہتا هي كه ابوبكر نے مقتل اهل يمامه ميں آدمي بھيجكر مجھے بلوايا

میں گیا دیکھا تو عمر بھي اُسکے پاس تھا ابوبکر نے مجھہ سے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کي لڑائي کے دن قران کے قاري بہت مقتول ھوئے میں ڈرتا ھوں کہ اگر اؤر مقاموں میں بھي ایسا ھي مقاتلہ ھوگا تو قران میں سے بہت جاتا رھیگا میں ایسا بہتر جانتا ھوں کہ تم قران کے جمع کرنے کا حکم دو میں نے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تم کیونکر کروگے اُسنے کہا خدا کي قسم یہہ اچھا ھی پس عمر بتکرار یہي بات مجھہ سے کہتا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اُس امر پر آگاہ کیا اور وہ فائدہ جو قران کے جمع کرنے میں عمر کو معلوم ھوتا تھا مجھے بھي معلوم ھوا اب زید کہتا ھی کہ ابوبکر نے مجھہ سے کہا تم مرد جوان و عاقل ھو سہو اور تہمت سے مبرا ھو اور تم رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحي لکھا کرتے تھے پس تم قران کي تتبع کرکے اُسے جمع کرو خدا کي قسم اگر لوگ مجھے ایک پہاڑ اُٹھانے کي تکلیف دیتے تو مجھہ پر بھاري نہ پڑتا جیسا قران کا جمع کرنا بھاري پڑا میں نے اُنسے کہا کہ جس کام کو رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تم کیونکر کرتے ھو اُنھوں نے کہا واللہ یہہ بہتر ھی پس ابوبکر نے مجھہ سے بتکرار کہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو بھي اُس امر کے فائدہ پر آگاہ کردیا جس پر ابوبکر اور عمر کے دل کو آگاہ کیا تھا پس میں نے قران کي تتبع اور تلاش کي اور خرما کے پتوں اور پتھروں اور حافظ لوگوں کے دلوں سے لیکر اُسے جمع کیا حتیٰ کہ سورۃ التوبۃ کي آخر کي یہہ آیت * * لقد جاءکم رسول من انفسکم * * خاتمہ براءۃ تک ابي خزیمہ انصاري کے سوا کسي کے پاس لکھي ھوئي نپائي پس قران کے وہ اجزا ابوبکر کے پاس رھے جب اُنھوں نے وفات پائي تو عمر کے پاس رھے اُنکے بعد اُنکي بیٹي حفصہ کے پاس رھے یہہ بخاري کي روایت ھی * * و عن انس بن مالک ان حذیفۃ بن الیمان قدم علیٰ عثمان و کان یغازي اھل الشام في فتح ارمینۃ و آذر بیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافھم في

القراءة فقال حذيفة لعثمان يا اميرالمومنين ادرک هذه الامة قبل ان يختلفوا
في الكتاب اختلاف اليهود و النصارى فارسل عثمان الى حفصة ان ارسلي
الينا بالصحف ننسخها في المصاحف ثم نردها اليک فارسلت بها حفصة الى
عثمان فامر زيد بن ثابت و عبدالله بن الزبير و سعيد بن العاص و عبد
بن الحارث بن هشام فنسخوها في المصاحف و قال عثمان للرهط لقرشيين
الثلاث اذ اختلفتم انتم و زيد بن ثابت في شيئي من القران فاكتبوه بلسان
قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف في المصاحف رد
عثمان الصحف الى حفصة و ارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا و امر
بما سواه من القران في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال بن شهاب
فاخبرني خارجة بن زيد بن ثابت انه سمع زيد بن ثابت قال فقدت آية
من الاحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت اسمع رسول الله صلى الله
عليه و آله و سلم يقراء بها فالتمسنا ها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت
الانصاري * من المومنين رجال صدقوا ما عاهد وا الله عليه * فالحقناها في
سورتها في الصحف رواه البخاري * * يعني انس ابن مالک کہتا هی کہ
حذیفہ ابن یمان عثمان کے پاس ایا درحالیکہ وہ ارمینہ میں اهل شام
کے ساتھہ اور آذربیجان میں اهل عراق کے ساتھہ جہاد کررها تہا اور قاریوں کي
مختلف قراءت سے ڈرکر عثمان سے کہا کہ ای امیرالمومنین اِس اُمت
کي خبر لیجیئے قبل آنے کہ وے کتاب میں اختلاف کریں جیسے یہود
و نصاریٰ نے اختلاف کیا پس عثمان نے حفصہ کے پاس آدمي بہیجا کہ
تم اجزا همارے پاس بہیجدو تا کہ هم اُسکے متعدد نسخے لکہیں اور پہر تمہیں
دیدیں حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بہیجدیئے تب عثمان نے زید
ابن ثابت اور عبدالله ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبدالله ابن الحارث
ابن هشام کو مامور کیا اِنہوں نے اُسکو متعدد نسخوں میں لکہا اور عثمان
نے اِن تینوں شخصوں (یعني عبدالله ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبدالله
ابن حارث) سے جو قوم قریش تہے کہا کہ جس وقت تم تینوں شخص

اور زید قران کے کسي امرمیں اختلاف کرو تو اُسے قریش کے لہجہ پر لکہنا
کیونکہ قران اُنھیں کي زبان میں نازل ہوا ھی پس اُنھوں نے ایسا ھي کیا
جبکہ اجزا کو متعدد نسخوں میں لکہہ چکے تو عثمان نے اُسے حفصہ کے پاس
پھر بھیجا اور ھر طرف ایک ایک صحیفہ اُن نسخوں میں سے جنھیں اب
لکھا تھا بھیجدیا اور اُسکے ماسوا جتنے قران کے صحیفے تھے اُنکے جلادینے کا
حکم دیا ابن شہاب کہتا ھی کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجھے خبر
دي کہ اُسنے زید ابن ثابت یعني اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ
جس وقت قران کو ھم نے لکھا سورہء احزاب کي ایک آیۃ جو میں نے رسول
اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا مجھے لکھي ھوئي نہ ملي تب
ھم نے اُسے ڈھونڈھا تو خزیمہ ابن ثابت انصاري کے پاس پائي اوروہ آیت
یہہ ھی * * من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ * * پس ھمنے
اُسے سورہء احزاب میں لاحق کرکے کتاب میں داخل کیا یہہ بخاري کي
روایت ھی * اب مشکوۃ کي اِن حدیثوں سے کئي ایک باتیں ثابت ھوتي
ھیں پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت کو
ایسا اور دوسرے نے اُسي آیت کو ویسا پڑھا تھا دوسرے یہہ کہ قران محمد
کے وقت میں ایک جلد میں جمع نہیں ھوا تھا بلکہ ابوبکر نے آیات کو
جمع کرنے کا حکم دیا اگرچہ محمد سے اِس کام کے واسطے اُسکو حکم نہیں
ملا تھا بلکہ صرف مصلحت کي راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم ھوجاویں
تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت کے تخت پر بیٹھکر جب دیکھا کہ لوگ
پھر بھي قران کے پڑھنے میں فرق کرتے ھیں اور ڈرا کہ قران میں آگے اور زیادہ
خرابیاں تھوں تو زید وغیرہ کو حکم دیا کہ قران کو دوبارہ صحیح کریں اور
سب آیات قریش کي زبان میں لکھیں چوتھے اُس نے سب اگلے نسخے
جمع کرکے جلادیئے اور اُس نئے نسخہ سے اور نسخے لکھواکر سب جگہہ
بھیجدیئے اور اِسي طرح اُسکو مشہور کیا اب ھم پوچھتے ھیں کہ عثمان
نے کس واسطے اگلے سب نسخوں کو جلادیا اگر وہ نیا نسخہ جو اُسنے مشہور

کیا اور اب مستعمل هي اگلے نسخوں سے مضمون اور الفاظ میں بعینه برابر اور موافق تها اور اُسنے صرف آیات اور سورتوں هي کي ترتیب اور ترکیب اوْرطور پر کي تهي تو کیا سبب تها که اُنکو جلادیا بلکه لازم تها که اگر سب کو نہیں تو بعض کو تو ضرور هي رکهه چهوڑتا تا اگر کوئي کہے که تم نے قرآن کو تغیر دیا اور بدل ڈالا تو اُن اگلے نسخوں کو اُسکے سامنے رکہے اور کہے که لو یے اگلے نسخے هیں دیکهو اور مقابله کرو تاکه تمہیں معلوم هو که یهه قرآن مضمون اور الفاظ میں اگلے نسخوں سے موافق اور مطابق هي لیکن اِس بات سے که عثمان نے ایسا نہیں کیا بلکه سب اگلے نسخوں کو جلادیا تو کچهه اوْر گمان نہیں هوتا مگر یہي که اگلے نسخوں میں سے هرایک اوْرطرح کا تها یا یهه که جیسا شیعے کہتے هیں که اُسنے قرآن کو قصداً کم کیا اور بعض آیات میں تغیر و تبدیل کي هی اور اُس نسخه کو جو حفصه کے پاس تها اور عثمان نے اُسکو پهیر دیا اسکي خبر کسي کو پهر نملي اور نه کسي نے اُسکو پهر دیکها شاید عثمان نے من بعده اُسکے جلادینے کا بهي حکم دیا هوگا اگر کسي محمدي پاس هو تو اُسے ظاهر کرے تا اب کے قرآن کو اُس سے مقابله کریں اور معلوم هووے که یهه اُس سے مطابق هی که نہیں اب اس صورت میں که شیعے ایسا کہتے هیں اور سنیوں کي مشہور اور معتبر کتاب میں بهي ایسي باتیں لکهي هیں تو هر صاحب فہم و شعور کے دل میں قرآن کے صحیح اور اصل هونے کي بابت شک کا‌ي هوگي اگر محمدي ایسي باتیں توریت و انجیل کي بابت مسیحیوں کي مشہور اور معتبر کتابوں سے نکال لاسکتے تو البته اُنکا یهه ادعا که کتب مقدسه تحریف هوئي هیں بیجا نهوتا *

اب اگرچه کچهه لازم نہیں که محمدیوں کے اُس دعوي بلا دلیل پر توجه کریں پر اِس لیئے که یهودیوں اور مسیحیوں کي مقدس کتابوں کے تحریف هونے کا دعوی بہت مشہور هی پس هم اُن محمدیوں کي خاطر جو حق جو هیں اُس دعوي پر غور کرکے معلوم کرادیں که آیا مقدس کتابوں کي تحریف کسي وقت هوئي هي یا نہیں هاں ایسي تحریف کے زمانه کے لیئے قرآن

کي آیتوں میں کچھہ خبر هی چنانچه سورهٔ انبیا میں لکھا هی که * * و ما ارسلناک قبلک الا رجالا نوحي الیهم فسئلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون * * یعني هم نے تجھہ سے پہلے کسے کو نہیں بھیجا مگر اُن آدمیوں کو جنسے اپنے ارادے بیان کیئے پس اهل ذکر یعني اهل کتاب سے پوچھو اگر تم اُسے نہیں جانتے * اور پھر سورهٔ یونس میں لکھا هی که * * فان کنت في شک مما انزلنا الیک فسئال الذین یقرؤن الکتاب من قبلک * * یعني اگر تو اُن چیزوں کے حق میں جو هم نے تیرے لیئے نازل کیں شک رکھتا هي تو اُن لوگوں سے پوچھہ جنھوں نے تجھہ سے پہلے کتاب کو پڑها هی * پس قران کے اِن مقاموں سے ثابت هوتا هی که محمد کے زمانه تک اهل کتاب کي مقدس کتابیں تحریف نہیں هوئي تھیں نہیں تو اگر بالفرض قران سچا هو تو کیونکر هوسکتا هی که خدا اِن آیتوں میں حکم کرے که مسیحیوں اور یہودیوں کي کتاب پر متوجه هو اور شک کے وقت اُن سے پوچھو کیونکه نہیں هو سکتا که خدا کسي کو ایسي کتاب کي طرف جو تحریف هوئي رجوع کرے مگر اِس شرط پر که معلوم کیا هو که اِس کتاب کے کون کون سے لفظوں میں تحریف هوئي هی حال انکه قران میں کوئي بات ایسي نہیں جسّے معلوم هو که نئے اور پرانے عہد کي کتابوں کے کون مقام اور کون آیتیں تحریف هوئي هیں بلکه صرف یہه کہا هی که مسیحیوں خصوصا یہودیوں نے اپني مقدس کتابیں تحریف کیں چنانچه سورهٔ بقر میں لکھا هی که * * یا بني اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون * * یعني ای بني اسرائیل سچ کو جھوتھہ نکرو اور سچ کو نه چھپاؤ جس حال میں که اُسے جانتے هو * اور اسي سورة کي دوسري جگہه میں لکھا هی که * * افتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه و هم یعلمون * * یعني کیا چاهتے هو که وے لوگ یعني یہودي تم پر یقین لاویں اور حال آنکه اُنمیں سے ایک فرقه نے خدا کا کلام سنا بعد اُسکے تحریف کي اور یہه بھي سمجھنے اور جاننے کے بعد کیا هی *

اِن دونوں آیتوں میں تحریف بلا تعین وقت ایک عام معنی سے بیان ہوئی
ہی اب ہم اُن آیتوں کو لاتے ہیں جن میں تحریف کے زمانہ اور وقت کا
اشارہ ہوا ہی چنانچہ سورۂ بینہ میں لکہا ہی کہ * * لم یکن الذین کفروا
من اهل الکتاب و المشرکین منفکین حتی تاتیهم البینه رسول من الله یتلوا
صحفا مطهرة فیها کتب قیمه و ما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما
جاءتهم البینه * * یعنی اهل کتاب اور مشرکوں نے حق سے منہہ نہ پہیرا
جب تک کہ روشن دلیل یعنی قران اور پیغمبر یعنی محمد خدا کی طرف
سے اُن پاس نہ آئے کہ وے مقدس کتابوں کو جن میں مضبوط حکم آئے ہیں
اُن سے بیان کریں اور اُن لوگوں نے جنکو کتاب ملی تہی جدائی نہ کی مگر
اُسکے بعد کہ اُنہیں روشن دلیل پہنچی * پس اگر ہم بالفرض مان لیں کہ
قران کا یہہ دعویٰ سچا ہی تو اِس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ یہودی اور
مسیحیوں نے اپنی مروج کتابوں کو محمد کے ظاہر ہونے اور تعلیم کے شروع
کرنے کے بعد تحریف کیا ہی نہ پہلے مصنف کتاب استفسار نے بہی آیت
مذکورہ کا مضمون ۱۴۸ صفحہ میں اسطرح بیان کیا ہی کہ نبی سابق الانتظار
کے اعتقاد رکہنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکہنے میں مختلف و متفرق نہیں
ہوئے مگر جبکہ یہہ نبی آیا اِن معنوں کی راہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہی
کہ نبی آخر الزمان کی بشارتوں میں اُسکے ظہور کے زمانے تک کچہہ تحریف
و تبدیل نہیں واقع ہوئی ورنہ وے اُسکے منتظر نہوتے اِسطرح پر کہ جب
وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اُس پر ایمان لاوینگے سو اِسکا جواب یہہ ہی کہ
اس استدلال سے در صورتیکہ صحیح اور درست کیا جاے اِتنا ہی ثابت
ہوا کہ صرف نبی کے لیئے جو بشارتیں تہیں اُن میں تحریف و تبدیل
نہیں واقع ہوئی مگر بعد ظہور اُس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل بہر میں اَور کہیں
کسی طرح کی خرابی نہیں ڈالی گئی مگر بعد ظہور اُس نبی کے تمّ کلامہ
اب ہم کہتے ہیں کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا مطلب ہی
کیونکہ درحالیکہ اُن آیتوں میں جنہیں محمدی بشارتیں کہتے ہیں تحریف

و تبدیل واقع نہوئي تو اوٗر آیات میں کس لیئے هوئي اور یہہ بات که في الحقیقت کتب مقدسه میں کسي وقت تحریف واقع نہیں هوئي آگے چلکر بیان و مدلل هوگي اور محمدي اوٗر علما بهي کہتے هیں که مسیحي اور یہودي محمد کے ظاهر هونے کے منتظر تهے لیکن ظاهر هونیکے بعد عداوت کے سبب اُسے روگردان هوگئے اور اکثر اُن آیتوں کو جن میں محمد کے آنے کا اشارہ تها اپني مقدس کتابوں سے نکال ڈالا تا که وے اِس طرح اپني بے ایماني کے واسطے ایک عذر بناویں لیکن جب قران میں اِس دعوي کي کوئي دلیل مذکور نہیں هي اور بلحاظ اُن سببوں کے جو هم بعد ذکر کرینگے قران کو بے دلیل نہیں قبول کر سکتا تو نہیں هوسکتا که صرف قران کے دعوي پر اِس بات میں هم سکوت اختیار کریں بلکه لازم هي که جب قران میں اِس دعوي کے ثابت کرنے کے لیئے کوئي دلیل نہیں تو تلاش کریں اور دیکهیں که شاید هم اِس طرف سے اِس دعوي کے بیجا هونے کے واسطے کوئي معتبر دلیل پاویں اور اس طرح سے حقیقت کو دریافت کریں *

اس مطلب کي تحقیق کے وقت پہلا سوال یہہ هي که آیا مسیحي و یہودي ایسے کام کے لیئے کوئي جہت یا سبب رکهتے تهے یا نہیں کیا مقدس کتابوں کي تحریف کرنے سے اُنهیں کچهه فائدہ ملا یا محمد اور اُسکي اُمت کے آگے عزت‌دار تهہرتے یا دولت حاصل کرتے تهے یا خلیفوں اور اسلام کے بادشاهوں کے ملکوں میں چین سے گذران کرتے یا اِس کام کے باعث خدا کي رضامندي اُنکے شامل حال هوئي هرگز نہیں بلکه بالفرض اگر مقدس کتابوں کو تحریف کرتے تهے تو کیا اِس جہان میں اور کیا اُس جہان میں خلاف مطلب حاصل کرتے تهے چنانچه اِس جہان میں اِس سبب سے که محمدیوں نے مقدس کتابوں کے تحریف هونے کا گمان کیا اور اِس تحریف کو اُنکي بے ایماني کا باعث سمجها هي مسلمانوں کي عملداري کے هر ایک ملک میں جسمیں مسیحي اور یہودي رهتے هیں بہت سا ظلم اور بڑا هي عذاب مسلمانوں سے اُٹهایا اور اُٹهاتے هیں اور وہ جو قیامت کا عذاب هي

آسکي بابت مقدس کتابوں میں صاف خبر دي گئي هی که خدا کے کلام
میں کمي و بیشي کرنیوالے بڑے عذاب میں پڑینگے چنانچه موسیٰ کي پانچویں
کتاب کے ۴ باب کي ۲ آیت میں لکہا هی * که تم اِس بات میں جو میں
تمهیں کهتا هوں نه کچهه زیاده کیجیو نه کم تاکه تم خداوند اپنے خدا کے
حکموں کو جو میں نے تم تک پهنچائے حفظ کرو * پهر مکاشفات کي ۲۲ فصل
کي ۱۸ و ۱۹ آیت میں لکہا هی * که میں هرایک شخص کے لیئے جو اِس
کتاب کي نبوت کي باتیں سنتا هی یهه گواهي دیتا هوں که اگر کوئي اِن
باتوں میں کچهه بڑهاوے تو خدا اُن آفتوں کو جو اِس کتاب میں لکہي هیں
اُسپر بڑهاویگا اور اگر کوئي اِس نبوت کي کتاب کي باتوں میں سے کچهه
نکال ڈالے تو خدا اُسکا حصه کتاب حیات اور شهر مقدس اور اُن باتوں سے
جو اِس کتاب میں لکہي هیں نکال ڈالیگا * پس اِس حال میں کس طرح
خیال کیا جاے که مسیحي اور یهودیوں نے یکبارگي بے سبب و بے جهت
ایسا کام کیا هو باوجودیکه خوب جانتے تهے که اِس طرح کا کام اُنکو اِس
جهان میں مسلمانوں کے ظلم اور اُس جهان میں خدا کے غضب میں گرفتار
کریگا اور اِس کے برخلاف اگر محمد سے ضد نه کرتے اور اُسکا کها مان لیتے تو
محمدیوں کے ظلم سے بچ کر مسلمانوں کي ولایت میں آرام سے رهتے اور محمد
کے جهاد و غزوات میں عزت و اعتبار حاصل کرکے دشمنوں کي لوٹ کے مال
میں سے بهي حصه پاتے پس اگر في الحقیقت مسیحي اور یهودیوں کي مقدس
کتابوں میں محمد کي خبریں تهیں تو البته اِنهیں کوئي سبب نه تها که
محمد کا انکار کرکے اپني کتابوں میں تحریف کریں اور یهه جو مسیحي اور
یهودیوں نے محمد کو قبول نکیا اور اُسکے نه قبول کرنے کے سبب نهایت
سختیاں اُسکے اور اُسکے تابعداروں سے اٹهائیں اِسکا باعث صرف یهه تها که
انکي کتابوں میں اُسکي کچهه خبر نه تهي اور اُنهوں نے اُسکي تعلیم کو بهي
مقدس کتابوں کے موافق نپایا *

قطع نظر اِسکے که مقدس کتابوں کي تحریف هونے کا کوئي سبب نه تها

اگر کبھی کوئی ایسی نالایق فکر کرتا بھی تو اُسکا انجام ممکن نہ تہا کیونکہ محمد کے وقت میں بلکہ اُسّے کتنے برس آگے مسیحی دین اکثر ملکوں میں پھیلا تہا اِس طرح پر کہ اناتولی اور شام اور یونان اور مصر اور افریکہ کے اوپر طرف والے سب مسیحی تھے اور سواے اِسکے عرب اور عجم اور هندوستان میں بھی مسیحی رهتے تھے اور ایطلیہ اور فرنس اور هسپانہ اور انگلش کے ملک کے رهنیوالوں اور جرمنی کے ملک کے اکثر حصہ کے لوگوں نے دین مسیحی کو قبول کیا تہا پس یے هزاروں مسیحی جو دور اور نزدیک ملکوں کے چاروں طرف تھے کس طرح هو سکتا تہا کہ ایسے بُرے کام کے لیئے متفق هوں اور اُسکے سواے یہودی اور مسیحی همیشہ آپس میں ایسی عداوتیں رکھتے تھے کہ کبھی ممکن نہ تہا کہ وے ایسے کام میں سب یکدل هو جاویں اور بالفرض اگر متفق هوتے بھی تو دونوں طرف ایسے ایسے لوگ بھی تھے جو اِس بات کو ظاهر کرکے پردہ فاش کر دیتے *

اور اِسکے سوا محمد کے وقت میں اور اُسکے زمانے سے پیشتر خود مسیحی بھی ایسی غیرت اور آپس کی حجت اور نگہبانی میں پڑے تھے کہ جب کبھی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم میں کچھہ برخلافی پائی اُسی وقت بیان و ظاهر کر دیا پس ظاهر هی کہ ایسی کوشش و باریک بینی اور اِس قدر طرفداری کے ساتھہ کیونکر هو سکتا تہا کہ وے سب دور و نزدیک کے رهنیوالے اپنی مقدس کتابوں کی تحریف کرنے کے لیئے جمع اور متفق هوئے هوں اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحی مثلا وے جو عرب و شام میں رهتے تھے انجیل کی تحریف کرنے میں قدم بڑھاتے بھی تو دوسری ولایت کے مسیحی جلد اِس بات کو دریافت کرکے ظاهر کردیتے لیکن اگلوں کی تواریخ میں جن میں اگلے مسیحیوں کے سب احوال کی کیفیت اور اُنکی آپس کی حجب و تکرار جو بیجا و نا مناسب حرکتیں تھیں صاف بیان هوئی هیں ایسی تحریف کی کچھہ خبر نہیں انسے فقط اِتنا سمجھا جاتا هی کہ اُنکے جھگڑوں کا سارا سبب یہہ تہا کہ بعضے معلموں اور مفسروں نے کتب

مقدسہ کي بعض آيات کو اَوْر طرح اور بعض نے اَوْر طرح پر شرح کيا هي مگر
کتب مقدسہ کي تحريف هونے کي بابت کبهي کچهہ حجت اورجهگڑا نهيں
پڑا پس اِن باتوں سے ظاهر و يقين هى کہ ممکن نہ تہا کہ کوئي کتب مقدسہ
کو تحريف و تبديل کرے * جيسا کہ اب محمديوں کے ليئے غير ممکن هى کہ
اُس سب غيرت و تعصب کو جو اُنکے مختلف فرقوں ميں اب واقع هى
چهوڑ کر سارے قُرانوں کو جو نزديک اور دور کے ملکوں ميں محمديوں کے پاس
هيں تحريف کرنے کے واسطے جمع کريں اور تحريف کرکے اِسطرح پهر بهيجيں
کہ کچهہ معلوم نهووے اور مسيحي بهي اِس بات سے آگاہ نہوں پس جيسے
کہ يہہ بات نامکن هى اِسي طرح مسيحيوں کے واسطے بهي محمد کے وقت
اور اَوْر ايام ميں اپني مقدس کتابيں تحريف کرنا محال و غير ممکن تہا *

اور يہہ بات کہ نئے اور پرانے عہد کي مقدس کتابيں حقيقت ميں
تحريف و تبديل نهيں هوئيں اگلے نسخوں کي طرف رجوع کرنے سے صاف
ظاهر و ثابت هوتي هى کيونکہ اب مقدس کتابوں کے ايسے نسخے موجود هيں
جو محمد کے زمانہ سے بہت پہلے يوناني زبان ميں جو انجيل کي اصل زبان
هى قلم سے پوستين کے کاغذ پر مرقوم هوکر اب تک برقرار هيں کہ اُن ميں
سے بعضوں ميں پرانے اورنئے عہد کي سب کتابيں لکهي گئيں اور بعضوں ميں
صرف کئي حصے نئے اور پرانے عہد کي کتابوں کے لکہے گئے هيں چنانچہ اُن ميں
سے ايک جلد جو هجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکهي گئي اور همارے
وقت تک باقي اور اُسکا نام قدکس واطيکانوس هى شهر روم واقع ولايت
اطاليہ کے کتب خانہ ميں هى اور ايک اَوْر جلد جو هجرت سے دو سو برس
پہلے لکهي گئي شهر لندن ميں موسہ ام برطينہ کے کتب خانہ ميں موجود
هى اور اُسے قدکس الکسندرينوس کہتے هيں پهر ايک اَوْر جلد کہ اُسي کتاب
کي مانند پراني هى پارس شهر کے ايک کتب خانہ ميں موجود هى اور اُسے
قدکس افريمي کہتے هيں اور اِن نسخوں کے سوا اِس طرح کے اَوْر بہت
نسخے مسيحيوں کے پاس هيں کہ محمد سے پہلے اور بعضے اُسي وقت

میں اور بعضے اُسکے بعد یوناني و عبري زبان میں لکھے گئے تھے اور جو
کہ عبري زبان میں لکھے گئے پرانے عہد کي کتابیں ھیں اِس لیئے کہ
وے دراصل اُسي زبان میں لکھي گئیں اور اُن سب نوشتوں کا سارا احوال
یہاں بیان کرنا ضرور نجانکے ھم نے اِسي قدر ظاھر کرنے پر کفایت کي اور
اگر اُن نسخوں کو جو محمد سے پہلے لکھے گئے اُن نسخوں سے جو بعد لکھے گئے
اور کتب مقدسہ کے اِن نسخوں سے جو اب مسیحیوں میں رائج ھیں ملاویں
اور مقابلہ کریں تو ثابت ھوتا ھی کہ قدیم نسخے باھم موافق اور اِس زمانہ کہ
مروج نسخوں سے مطابق ھیں یعني سب میں وھي گذارشات و تعلیمات
و احکام و نصایح پائے جاتے ھیں مثلاً مسیح کا تولد اور اُسکے معجزات و تعلیمات
اور اُسکي موت اُسکا قیام و عروج اور اُسکي ابنیت و الوھیت اور تعلیم
تثلیث وغیرہ سب نسخوں میں اُسي مضمون و تفصیل پر مذکور و مسطور
ھیں چنانچہ اِس راہ سے بھي ظاھر اور روشن ھی کہ نئے اور پرانے عہد کي
مقدس کتابوں میں کبھي کچھہ تحریف نہیں ھوئي *

اوپر کا مطلب ثابت کرنے کے واسطے ایک اَور دلیل اُن معلموں اور دین
کے خادموں کي کتابوں سے جو حواریوں کے بعد تھے حاصل ھوتي ھی اور یے
مسیحیوں کے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ھوئے اور بہت سي
کتابیں لکھیں کہ اُن میں سے اکثر اب تک مسیحیوں کے درمیان موجود ھیں
اب اِس جگہہ ھم اُن میں سے کئي ایک اشخاص کا ذکر کرکے اُنکے زمانوں کو
بھي معین کرتے ھیں اِس طرح پر کہ سنہ مسیحي کي پہلي اور دوسري
صدي میں کلیمنس نامي اُسقف اور ایکناٹیوس اور یوسطینوس شہید اور
ایرنیوس اور کلیمنس الکسندریہ اور ترطولیانوس نے کتني کتابیں تصنیف
کیں کہ اب تک اُن میں سے بعضي تمام اور بعضي کسي قدر موجود ھیں
اور اِن معلموں میں سے بعض تو حواریوں کے شاگرد اور بعض حواریوں کے
شاگردوں کے شاگرد تھے غرض کہ صعود مسیح کے نوّہ برس بعد سے دو سو برس
تک یعني سنہ ھجري کے چار یا پانچ سو برس پہلے اُنھوں نے یے کتابیں

لکھیں اور پھر سنہ مسیحی کی تیسری صدی میں یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اوریگنس و کپریانوس نے بعضی کتابیں بنائیں جواب تک ہیں اور اِسی طرح یے اشخاص یعنی اینریبیوس و ایفرم شامی و امبروشیوس و باسیلیوس و خریسوسطموس و ہیرونیموس و اگوستنیوس بھی جو مسیحی قوم میں بڑے مشہور معلم تھے سنہ ۴۰۰ و ۵۰۰ مسیحی میں یعنی سنہ ہجری سے ۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابیں بناکر چھوڑ گئے جو اب تک باقی ہیں اور وے سب کتابیں مسیحی دین کے بیان میں لکھی گئیں اور اکثر اُن میں سے نئے اور پرانے عہد کی کتابوں کی شرح و تفسیر پر شامل ہیں اور اِسی سبب پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کے بہتیرے مقام اُن میں لکھے ہیں اور مقدس کتابوں کے وے مقام جو اُن میں ہیں اگر ہم اُنکو کتب مقدسہ کے اُن نسخوں سے جو اب مسیحیوں میں رائج ہیں مقابلہ کریں تو وے سب آیتیں جنکا ذکر اُن معلموں نے اپنی کتابوں میں کیا ہی ٹھیک ویسے ہی ہیں جیسے اب مسیحیوں کے مروج نسخوں میں لکھی ہیں پس اِس سے بھی بالیقین معلوم ہوتا ہی کہ انجیل کسی وقت میں تحریف نہیں ہوئی اور اِس انجیل کے سوا جو اب مسیحیوں کے پاس ہی کوئی اَور انجیل نہ تھی اور اصل انجیل یہی ہی *

اور اگر کوئی یہہ دعویٰ کرے کہ جب کہ محمد کے وقت میں کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا تو اُن معلموں کی کتابوں کو بھی تحریف کر ڈالا سو اِسکے واسطے ہمارا یہہ جواب ہی کہ پہلے تو اِس دعوی کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل نہیں محض دعویٰ ہی اور بس دوسرے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کرچکے ہیں کہ مسیحیوں کو کوئی سبب نہ تہا کہ محمد کے وقت میں پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کو تحریف کریں اِسی طرح اِن قدیم کتابوں کے تحریف کرنے کا بھی کوئی سبب نہ تہا تیسرے جس طرح محمد کے وقت میں کتب مقدسہ کے سارے نسخوں کا تحریف کرنا غیر ممکن تہا اِسی طرح یہہ دعویٰ بھی ہرگز واقع نہیں ہوسکتا اور جیسے کہ اب فی زماننا اُن سب

کتب دینیّہ کي جو محمدیوں کے پاس ہیں تحریف کرنا اور اُن مقاموں کا جن میں محمد کے واسطے اشارے ہیں نکال ڈالنا غیر ممکن ہی ایسے ہي محمد کے وقت میں مسیحیوں کي بیشمار کتابوں کي تحریف بھي ممکن نہ تھي *

قطع نظر اِن سب باتوں سے محمد کے مرنے کے بعد عمر خلیفہ نے اُس وقت کے مسیحیوں کے کئي ایک بڑے بڑے کتب خانے اپنے قبضہ میں کرلیئے اُن میں سے شام کي ولایت میں قیصریہ کا کتب خانہ اور مصر میں اسکندریہ کا کتب خانہ تھا اُن کتب خانوں میں کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور اکثر مسیحي معلموں کي کتابیں تھیں جیسا کہ اگلي تواریخ سے معلوم ہوتا ہی پس اِس صورت میں محمدیوں کو آسان تھا کہ مقدس کتابوں کے قدیم نسخے اور قدیم معلموں کي کتابیں ظاہر کرکے تحریف کا دعویٰ ثابت کرتے حال آنکہ اُن کتب خانوں کے چھین لینے کے بعد عمر نے اُنکے جلادینے کا حکم دیا اور اُس وقت کے اَور محمدیوں کا بھي یہہ حال تھا کہ جو پراني کتابیں پاتے تھے برباد کرتے سو اِس برباد کرنے میں یا تو پراني کتابوں کي قدر نہیں جانتے یا یہہ سمجھتے تھے کہ اُنکا مضمون قرآن کے خلاف ہونے پر گواہي دیتا ہی اور یہي قدیم کتابوں کا برباد کرنا محمدیوں کي ایسي بیخبري کا باعث ہوا ہی کہ وے مسیحیوں کے اگلے حالات اور اَور قوموں کي کیفیت و حقیقت سے جو محمد کے پہلے تھے اتني خبر و آگاہي نہیں رکھتے کہ ایسے ایسے دعوي کرتے ہیں مثل دعوي تحریف کتب مقدسہ و غیر ذالک اور اِس لیئے کہ محمدي قدیم کتابوں اور مسیحیوں کي تاریخوں سے کچھہ اطلاع نہیں رکہتے پہر اُنکے واسطے تواریخ سے دلیل لانا مشکل ہی اور سواے اِسکے محمدیوں نے اُن کتابوں کي بھي تلاش و جستجو اب تک نہیں کي جو فرنگستان کے مسیحیوں کے پاس ہیں لیکن اِس زمانہ کے محمدي اگر باپ دادوں کے تعصب کو کنارے رکھکر انصاف کي راہ سے ایام گذشتہ کا عوض کیا چاہیں تو فرنگستان میں جاکر وہاں کے کتب خانوں کو دیکھیں کہ اُن میں کتب مقدسہ کے وے

پرانے نسخے اور مسیحی معلموں کی وے کتابیں جو ہم نے ذکر کیں دیکھہ سکتے ہیں اور اگر اُن کتابوں کی زبان سیکھہ لیں تو اُنکا پڑھنا بھی اُن پر آسان ہو جائیگا اور اُن کتب خانوں میں ایسی کتابیں بھی بہت پاوینگے جن میں یہے مطالب جو ہم نے اِس فصل میں لکھے مفصل و مشرح مذکور ہیں اور کتب سابق الذکر کے قدیم ہونے کی اسناد بھی ان میں بتفصیل بیان ہوئی ہی *

جس حال میں ہم دلیل لا چکے کہ مقدس کتابیں نہ محمد کے وقت میں اور نہ اُسکے بعد تحریف و تبدیل ہوئیں پس ہم نے محمدیوں کے دعوی کے خلاف ہونے کو بجواب شافی ثابت کردیا اور اب ہوسکتا تھا کہ ہم بے تامل اِس مطلب کو چھوڑکر دوسرے باب کے مطالب بیان کرتے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبھی کبھی قران کے معنی نہ سمجھنے سے یا تعصب و کج بحثی کی راہ سے کہتے ہیں کہ کتب مقدسہ محمد کے وقت سے پہلے تحریف ہوئی ہیں اور حال آنکہ ایسی بات قران کے بھی برخلاف ہی مگر اب ہم اس حجت کا بھی مختصر جواب دینگے اِس طرح سے اوّلاً مخفی نرہے کہ جو کچھہ ہم نے اب تک پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کے تحریف نہونے کی بابت ذکر کیا اِس حجت کے رد میں بھی جواب کافی ہی کیونکہ ہم ذکر کرچکے کہ مسیحیوں میں کتب مقدسہ اور قدیم معلموں کی کتابوں کے ایسے نسخے ابتک موجود ہیں جو محمد کے زمانے سے کچھہ مدت آگے اور بعضے اُن میں سے خود حواریوں کے زمانے کے نزدیک لکھے گئے اور یہہ بھی ہم نے اُنہیں جگہوں میں بیان کیا ہی کہ کتب مقدسہ کے وے قدیم نسخے اُن نسخوں سے جو اب مسیحیوں کے درمیان ہیں خوب ملتے ہیں پس صاف معلوم ہوگیا کہ کتب مقدسہ محمد سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تھیں جیسی اب ہیں دوسرے یہہ کہ اگلے مسیحیوں نے حواریوں کے وقت سے تین سو برس تک مسیح پر ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیوں اور بت‌پرستوں سے بہت ظلم اور دکہہ سہے چنانچہ اوک

اُنسے دشمني رکھتے اور دکھہ دیتے اور اُنکا مال و متاع زبردستي سے چھین
لیتے تھے اور اُن رنجوں اور مصیبتوں میں صرف ایک اِتني تسلي اُنکے
لیئے باقي تھي کہ مسیح پر اعتقاد اور اِنجیل کے مضمون سے تسلي دلي اور
خوشحالي روحاني اُنھیں حاصل تھي پھول کي خاطر خلش خار کے متحمل
ہوتے اور خوش رہتے تھے لہذا اِس دنیا میں اُنکا بڑا خزانہ یہي اِنجیل
تھي اور بس سو اِسي سبب اپني دولت و مال اور ہرچیز خوشي سے
دیڈالتے تھے تا کہ اِس خزانہ کي نگہباني کریں یہاں تک کہ بعض اُنمیں
سے اپنا قتل ہونا اُس سے بہتر سمجھتے تھے کہ بت‌پرست اُنکي اِنجیل کو
جلا دیویں پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ ایسے مسیحي اپني کتب مقدسہ کي
تحریف و تبدیل پر راضي ہوئے ہوں اِس صورت میں ایسي حجت اور
بحث درمیان میں لانا بڑي بے خبري اور کم عقلي ہی پس بالیقین
معلوم ہوتا ہي کہ محمد سے پہلے بلکہ حواریوں کے زمانے تک بھي کبھي
مسیحیوں کي مقدس کتابوں کے تحریف ہونے کا اتفاق نہیں ہوا اور پرانے
اور نئے عہد کي کتابیں جیسي اصل میں تھیں اب تک ویسي ہي ہیں *

خلاصہ بعضے شخصوں کے اِس قول پر بھي ہم متوجہ ہوکر تحقیق کرتے
ہیں کہ گویا یہودیوں نے مسیح کے وقت میں دشمني کے سبب اُن مقاموں
کو جن میں مسیح کا اشارہ تھا پرانے عہد کي کتابوں سے نکال ڈالا اِسکا
جواب یہہ ہی کہ جس طرح محمدیوں کا وہ اگلا دعویٰ بے دلیل تھا اِسي
طرح یہہ دعویٰ بھي ثابت نہیں ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہی بے بنیاد
کیونکہ اگر یہودي مسیح کي خبریں اپني مقدس کتابوں سے نکالتے تو پہلے
اُن آیتوں کو نکالتے جو صریح اور صاف گواھي دیتي ہیں کہ مسیح جسکا
وعدہ یہودیوں کو دیا تھا یسوع ہی مثلاً اشعیا کي ۷ فصل کي ۱۴ آیت اور
اُسي کتاب کي تمام ۵۳ فصل اور دانیال کي ۹ فصل کي ۲۴ آیت سے ۲۷
تک اور موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۴۹ فصل کي ۹ آیت سے ۱۲ تک اور
میکا کي ۵ فصل کي ۱ و ۲ آیت اور زکریا کي ۱۲ فصل کي ۱۰ آیت اور

۲۲ زبور کي ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ آیت * سواے اِسکے درحالیکہ خدا نے یہودیوں کو
تاکید کے ساتھہ فرمایا تھا کہ اپني کتابوں میں کچھہ کمي بیشي نکریں جیسا
کہ موسیٰ کي ۵ کتاب کي ۱۲ فصل کي ۳۲ آیت میں لکھا ھی پس اِس
حکم کے بموجب یہودي کتب مقدسہ کي محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے
ھیں کہ اُنھوں نے پرانے عہد کي ھرایک کتاب کے تمام لفظ اور حرف گن گن
کر جمع کیئے ھیں کہ مبادا ایک لفظ یا ایک حرف کم و بیش ھوجاے اور
اگر پرانے عہد کي کتابوں کے وے نسخے جو مسیحیوں کے پاس موجود ھیں اُن
نسخوں سے جو یہودیوں میں رائج ھیں مقابلہ کیئے جائیں تو ثابت ھوتا
ھی کہ بلا کم و بیش ٹھیک ٹھیک آپس میں موافق ھیں * پھر پہلے
مسیحي اکثر یہودي تھے پس اگر یہود کے معلم مسیح کے زمانے میں یا اُس
سے پہلے پرانے عہد کي مقدس کتابوں کو تحریف کرتے تو وے البتہ اِس
بات سے آگاہ ھوکر مسیحي ھونے کے بعد اُسکو ظاھر کرتے حال آنکہ مسیحیوں
کي کتابوں میں کچھہ خبر نہیں ھی کہ یہودیوں نے مقدس کتابوں کي ان
پیشین گوئیوں کو جو مسیح کي طرف اشارہ تھیں نکال ڈالا ھو ھاں مگر
مسیحي دین کے پہلے معلم فقط یہي سچا دعوي کرتے ھیں کہ یہودیوں نے
اُن آیات کو جن میں یسوع مسیح کا اشارہ ھی نالایق اور نامناسب طور
پر تفسیر اور خلاف بیان کیا ھی سچ ھی کہ جستین نے جو قدماي مسیحیوں
میں سے تھا دعوي کیا تھا کہ یہودیوں نے توریت کي بعضے آیات تحریف
کي ھیں لیکن اُسنے سہو کیا وہ عبراني زبان سے واقف نہ تھا پس جب
اُسنے دریافت کیا کہ توریت کا یوناني ترجمہ کہ اُسکے پاس تھا اُس عبراني
نسخہ سے جو یہود کے پاس موجود ھی سب باتوں میں نہیں ملتا لہذا اُسنے
گمان کیا کہ یہودیوں نے اپنے نسخہ کو تبدیل و تحریف کیا مگر حقیقت
حال یہہ ھی کہ یوناني ترجمہ بعضے مقاموں میں غلط ھی نہ توریت کے
عبراني نسخہ * اور مسیح یا حواریوں نے بھي کسي جگہہ کوئي بات نہیں
کہي کہ یہودیوں نے اپني مقدس کتابیں تحریف کي ھوں بلکہ اُسکے برعکس

گواهي دي هی که عہد عتیق کي مقدس کتابیں سب کي سب خدا کا کلام هیں اور اُسکے پڑھنے اور مطالعه کرنے کا حکم دیا هی اِس طرح پر که مسیح نے یوحنا کي ٥ فصل کي ۳۹ آیت میں فرمایا هی که * کتابوں میں ڈھونڈھو کیونکه تم گمان کرتے هو که اُن میں تمهارے لیئے همیشه کي زندگي هی اور یے وهي هیں جو میرے لیئے گواهي دیتي هیں * اور دوسرے تیموتیوس کي ۳ فصل کي ۱٦ آیت میں لکھا هی * که ساري کتاب (یعني عہد عتیق کي ساري کتاب) الہام سے هی اور تعلیم اور الزام اور سُدهارنے اور راستبازي میں تربیت کے واسطے فائده مند هی * اور متي کي ٥ فصل کي ۱۷ و ۱۸ آیتوں میں مسیح نے یہودیوں سے کہا * که یہه خیال مت کرو که میں توریت یا نبیوں کي کتابیں منسوخ کرنے آیا میں منسوخ کرنے نہیں بلکه پوري کرنے آیا کیونکه میں تم سے سچ کہتا هوں که جب تک آسمان اور زمین ٹل نه جاے ایک نقطه یا ایک شوشه توریت کا هرگز نه مٹیگا جب تک سب کچھه پورا نهو * پھر جیسا که یوحنا کي ٥ فصل کي ۴٦ و ۴۷ آیتوں میں لکھا هی اُن سے فرمایا * که اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھه پر بھي ایمان لاتے اِس لیئے که اُسنے میرے حق میں لکھا هی لیکن جب تم اُسکے لکھے هوئے پر ایمان نہیں لاتے تو میري باتوں کو کیونکر یقین کروگے * اور متي کي ۲۲ فصل کي ۳۱ و ۳۲ آیتوں میں کہا هی * که مُردوں کے جي اُٹھنے کي بابت خدا نے جو تمهیں فرمایا کیا وه تم نے نہیں پڑھا که میں ابیرهام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا هوں خدا مُردوں کا نہیں بلکه زندوں کا خدا هی * پھر یوحنا کے ۱۰ باب کي ۳٥ آیت میں یہودیوں کي نسبت فرمایا * که اُنکے پاس خدا کا کلام آیا * اور لوقا کے ۲۴ باب کي ۲٥ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردوں سے کہا که * ای نادانو اور نبیوں کي ساري باتوں کے ماننے میں سست مزاجو کیا ضرور نه تھا که مسیح دکھه اُٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل هو اور موسیٰ اور سب نبیوں کي وے باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں هیں شروع سے اُنکے لیئے بیان

کہیں * اور لوقا کے ١٦ باب کي ۲۹ و ۳١ آیتوں میں مرقوم هی که مسیح نے
ایک تمثیل میں فرمایا * که ابراهیم نے اُس سے (یعني دولت مند سے)
کہا که اُنکے پاس موسیٰ اور نبي هیں چاهیئے که وے اُنکي سنیں پہر فرمایا
که جب وے موسیٰ اور نبیوں کي نه سنینگے تو اگر مُردوں میں سے کوئي
اُٹھے اُسکي نه مانینگے * پس اِن آیتوں میں مسیح نے کہلا کہلي اقرار کیا
اور گواهي دي که پرانے عہد کي کتابیں جو اُن دنوں یہودیوں میں مستعمل
تھیں حق اور صحیح اور خدا کي طرف سے هیں اگر یہودي اُن میں کچھه
دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور
کرکے تحریف کي هوئي آیتیں سب بتا دیتا اور اُنہیں صحیح بهي کر دیتا *
اور اِس بات سے یہه بهي نکلتا هی که جب که بني اسرائیل بابل میں
قید هوئے اُس وقت بهي کتب مقدسه تحریف و تغیر سے بچي رهي هیں
کیونکه هرگز نہیں هوسکتا که ایسا هوا هو اور مسیح نے اُس امر کي حقیقت
بیان نه کرکے چپ رهنے کی حامي بهري هو الحاصل کتب عهد عتیق کي صحت
اور حقیت کے لیئے مسیح کي گواهي ایک بڑي دلیل هی اِس صورت
میں ادعاء مذکورہ کي کچھه بهي اصل نہیں اور خوب یقین هی که یہودیوں
نے اپني کتب مقدسه کو نه مسیح کے عهد میں تغییر و تبدیل کیا نه بابل
میں قید هونے کے زمانه میں بلکه اب تک ویسي هي هیں جیسي خدا
کے هاں سے پیغمبروں کي معرفت اُنہیں ملي تهیں *

پوشیده نرهے که کتاب استفسار کے مصنف نے بڑي جد و جہد کي هی
تاکه خواه نخواه کتب عهد عتیق و جدید کا تحریف هونا ثابت کرے اور
جتنے اعتراض که اِس بات پر بعبارت طول طویل اپني کتاب میں اُسنے
پیش کیئے هیں اُن سب کا خلاصه باره دلیل میں ۴۲۷ صفحه سے ۴۴۰ تک
لکہا هی مگر تعجب یہه هی که اُن باره دلیلوں میں جنہیں مصنف نے
نہایت معتبر جانا اور جا بجا اُن پر رجوع کیا هی صرف ایک هي دلیل
بجا اور مطلب کے موافق و مناسب هی باقي کوئي دلیل کتب مقدسه

کي تحریف سے علاقہ نہیں رکہتي چہ جاکہ مثبت تحریف ہو اِس تفصیل سے کہ پہلي اور دوسري اور تیسري اور پانچویں دلیل میں تو وهي ایک اعتراض پیش کیا هی یعني بیبل نري کلام الله نہیں هی بلکہ اُسمیں اوروں کا کلام بهي جا بجا داخل هی اور ساتویں اور آٹهویں اور نویں اور دسویں دلیل میں پهر اِسي مطلب کا ذکر کیا هی صرف اِتنا فرق هی کہ توریت و انجیل کي بعضي آیتوں کو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے موافق بنالیا پس یے آٹهہ دلیلیں صرف اِسي ایک بات پر رجوع کرتي هیں کہ بیبل میں غیروں کا کلام ملکر اُسمیں خرابیاں پڑگئي هیں اور بہت جگہہ یہہ بهي کہا هی کہ یے خرابیاں ابتدا سے بلکہ ان کتابوں کي تالیف کے وقت سے پڑي هیں جیسا کہ ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۳۵ و ۴۵۹ وغیرہ صفحوں میں اِسي قسم کي باتیں لکهي هیں سو بالفرض اگر مصنف کا دعوی درست بهي هو تب بهي اُس سے یہہ ثابت نہوگا کہ کتب مقدسہ میں تحریف واقع هوئي بلکہ یہہ پایا جائیگا کہ وے کتب کلام الهي نہیں هیں مگر شخص محمدي توریت و انجیل کے کلام الله هونے سے منکر نہیں هوسکتا هی اور تحریف صرف اُس وقت ثابت هوگي جب معتبر دلیلوں سے مدّلل و مبّین هوجاے کہ اب کي کتابیں اگلي کتابوں کے موافق و مطابق نہیں هیں حال آنکہ اِس بات کے اثبات میں اُن دلیلوں کے درمیان ایک حرف بهي نہیں هی امرواقعي تو یوں هی کہ کتب مقدسہ هر وقت ایسي هي تهیں جیسي اب هیں اور مصنف نے بهي انجان اِس بات کي گواهي دي هی چنانچہ اُس نے مواقع مذکورہ میں اقرار کیا هی کہ وهي خرابیاں جن کو اُس نے دلیل تحریف بنایا هی ابتدا سے اور تالیف کے وقت سے هوئي هیں لیکن وے کتابیں اگر ابتدا سے ایسي هی تهیں جیسي اب هیں تو ظاهر هی کہ تحریف و تبدیل نہیں هوئیں اور یہہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل هوا هی تو یہہ وهي بات هی کہ توریت و انجیل کلام الله نہیں حال آنکہ محمدي اِتنا نہیں کہہ سکتے *

چوتھي دلیل میں کہا هی که انجیل کي روایتوں میں اختلاف هی اور گیارھویں دلیل میں کہا هی که بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیوں میں کیئے هیں مطابق نہیں هیں لیکن اِسّے بھي ثابت نہیں هوتا که کتب مقدسه میں تحریف و تبدیل هوئي هی اگر انجیل کي روایتوں میں في الحقیقت اختلاف معنوي نکلتا تو اِسّے یہه ثابت هوتا که انجیل حق اور خدا کي طرف سے نہیں هی نه یہه که تحریف هوئي اور اُن اختلافوں سے جو ترجموں میں واقع هوئے هیں صرف مترجمین کا سہو معلوم هوگا نه یہه که کتب مقدسه کے اصل نسخوں میں اختلاف پڑگیا هو تحریف جیسا که مذکور هوا صرف اُس حالت میں ثابت هوگي که اصل نسخے یوناني و عبراني کے درمیان اختلاف معنوي هو اور بارھویں دلیل میں مصنف نے محمد کے قول کو تحریف کي دلیل بنایا هی لیکن اوروں کے نزدیک محمد کا قول دلیل نہوگا جبتک که اُسکي رسالت معتبر اور صحیح دلیلوں سے ثابت نہولے پس یہه دلیل بھي بیجا اور بے مطلب هی *

باقي رهي چھٹي دلیل سو ایک وهي مطلب کے موافق و مطابق هی اور وہ یہه هی که سرگیس هاروني نے جو مسیحي معلموں میں سے تہا اور جس نے پوپ اُربانوس ثامن کے زمانه میں بیبل کے عربي ترجمه کو صحیح کیا دیباچه میں کہا هی که کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسه کے اصل نسخ عبراني و یوناني میں ایک تہوڑا سا خلل پڑگیا هی چنانچه معلم مذکور کا قول کتاب استفسار کے ٧٣ صفحه میں نقل هوا هی * * که من سہو الکاتبین في اصل العبراني و الیوناني نقص یسیر او غلط صغیر الخ * * یعني کاتبوں کے سہو سے اصل کتاب عبراني و یوناني میں تہوڑا سا نقصان اور غلطیاں تہوڑي سي هیں * اب اگرچه مصنف مذکور نے مبالغه کي راہ سے تہوڑے سے خلل کر بہت سا بیان کیا اور کج فہمي سے اُسکو فساد و تحریف کي دلیل بنایا اور ٧١ صفحه میں کہا هی که هرگاہ حمایت کرنیوالا اُس کتاب کا تہوڑے سے نقصان اور فساد کا اقرار کرتا هی تو واقع میں نه معلوم کتنا تہا جسکو

وہ تہوڑا لکہتا هی اور بعضے محمدي نے جو انگریزي دان هیں هماري کتب اسناد میں سہو کاتبوں کے باب میں یہہ بات پاکر کہ قدیم نسخوں کے مقابلہ کرنے سے کئي هزار سہو کاتب اور اختلاف نقل پائے گیئے پس اُنہوں نے بہي اُسي دعوی کو کرکے کہا کہ اِس سے ثابت هوتا هی کہ انجیل تحریف و تبدیل هوئي هی مگر ظاهر هی کہ اِس سے بہي تحریف و تبدیل ثابت نہوگي کیونکہ هر عارف و منصف کو معلوم و یقین هی کہ کاتبوں کے سہو سے کتاب کي تحریف و تبدیل ثابت نہیں هوتي سہو کاتب تو قران کے نسخوں میں بہي پایا جاتا هی لیکن اِس سبب سے کوئي یہہ نہ کہیگا کہ قران تحریف پاگیا پوشیدہ نرهے کہ اِس زمانہ کے مسیحي معلموں نے هزار طرح سے محنت کرکے قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو اب تک موجود رهتے آئے جمع کرکے بڑي دقت سے مقابلہ کیا تاکہ معلوم هو جاے کہ کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب میں خلل پہنچا هی کہ نہیں سو اِس مقابلہ سے ظاهر و ثابت هو گیا کہ اگرچہ تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ میں جو حواریوں کے عہد سے کتب مقدسہ کے چہپنے وقت تک منقضي هوا کاتبوں کا سہو از قسم تبدیل اعراب و حروف کے اور بعضي جگہہ الفاظ کا بہي مقدم و موخر هو جانا بہت سا وقوع میں آیا پہر سب نسخے مطالب و مضمون میں موافق و مطابق هیں چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح میں مطابق اور یکساں هیں پس اِس تحقیقات سے بہي ثابت هوا کہ نئے اور پرانے عہد کي کتب مقدسہ نے کسي وقت تحریف و تبدیل نہیں پائي اب تک وهي هیں جو قدیم سے تہیں اور ظاهر هی کہ کتاب کي تحریف صرف اُس وقت ثابت هوئي هی کہ اُس کتاب کے معتبر اور مشہور نسخوں میں اختلاف پایا جاے چنانچہ قدیم نسخے کچہہ آؤر هوں اور ابکے مروج نسخے کچہہ آؤر جیسا کہ بالفرض اگر کوئي کہے کہ درصورتي کہ قران میں سہو کاتب پایا جاتا هی اور بعض اعراب و حروف و الفاظ کي قراءت میں

اختلاف هی مثلا سورهٔ یوسف کے اوائل قران کے بعضے نسخوں میں یرتع و یلعب کي جگہہ لفظ مرتع و ملعب پایا گیا اور ایسے هي سورۃ النجم کے وسط میں بعض قران میں صواف کي جگہہ لفظ صوافن واقع هی اور سورۃ الفرقان کے وسط میں لفظ بشرا کي جگہہ نشرا هی اور سورهٔ قٓ کے آخر بعض قران میں توعدون کي جگہہ یوعدون پایا جاتا هی اور سورهٔ تکویر کے آخر بعض قران میں یضنین کي جگہہ بضنین ملتا هی خلاصہ قران کے دو نسخوں معہ تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم هوا کہ سورهٔ یوسف سے سورهٔ تکویر تک ۳۳ لفظ هیں جنمیں حروف کا ایسا هي اختلاف پڑگیا هی جیسا مذکور هوا اور بیضاوي نے اپني کتاب تفسیر میں سورۃ بني اسرائیل کے بیان میں ۲۹ اور سورۃ الکہف کے بیان میں ۱۹ اختلاف قرأت کے مذکور و مسطور کیئے هیں اور جاننا چاهئے کہ یے دو سورۃ بڑے سوروں میں سے نہیں هیں پس شک نہیں هی کہ اگر سب سورتوں کي قرأت جمع کرکے گنے جاویں تو کئي هزار سے کمتي نہونگے اور ان قرأتوں میں اختلاف واقع هی نہ صرف اعراب و حروف میں بلکہ الفاظ اور جملوں میں بهي مثلاً بیضاوي نے سورۃ الکہف میں اِن الفاظ کي جگہہ کہ * * کلتا الجنتین اتت اُکلہا * اِس قرأت کو ذکر کیا هی کہ * * کل الجنتین آتي اکلہ * پھر اُسي سورہ کے اور مقام میں اِن الفاظ کي جگہہ کہ * * لکنا هو الله ربي * اِس قرأت کو مسطور کیا هی کہ * * لکن هو الله ربي و لکن انا لا الله الا هو ربي فقط اور شک نہیں اگر قران کے سو دو سو نسخے دیار قریبہ و بعیدہ سے جمع کرکے اول سے آخر تک مقابلہ کیئے جائیں تو کاتبوں کي صدها غلطیاں نکلینگي ماوراے ان مشہور اختلافوں کي جو اعراب میں هیں پس اگر کوئي کہے کہ اِس سے ثابت هوتا هی کہ قران میں تحریف و تبدیل هوئي هی تو کیا محمدي نکہینگے کہ درحالیکہ باوجود اختلاف مذکورہ کے سب قران احکام و مطالب میں باهم موافق و مطابق هیں تو تیرا یہہ اعتراض بیجا و بے بنیاد هی پس جب تک کہ محمدي لوگ

ایک ایسا قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصایح وغیرہ میں اب کی مروج کتب مقدسہ کے ماوراے ہو پیش نہ کریں مسیحیوں کا جواب بھی اُنکے سارے اعتراضوں پر جو وے بیبل کی تحریف کی بابت کرتے ہیں وھی اُنکا سا جواب ہوگا * اور اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے ویسا کہے جیسا کہ مصنف کتاب استفسار نے ۴۴۹ و ۴۵۹ وغیرہ صفحوں میں کہا ھی کہ محال ھی کہ مسیحیوں میں ایسی کتاب اور ایسے قدیم نسخے جنکا ذکر ھوا اب تک موجود ھوں تو ایسی بات کا یہہ جواب ھی کہ فرنگستان میں جاکر مذکورہ کتب خانوں کی سیر کرے تا اُن کتابوں کو اپنی آنکھوں دیکھہ لے اور اگر ضروری علم اور بولیاں سیکھہ لے تو اُن کتب خانوں میں وے کتابیں بھی اُسے ملینگی جن میں وے اسناد بیان ہوئی ھیں جنسے ثابت ہوتا ھی کہ وے قدیم کتابیں اُسی اگلے زمانے میں لکھی گئی ھیں اور اگر یہہ بات اُسے منظور نہو تو واقف کاروں کی بات مانے اور بیجا گفتگو نہ کرے *

وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیوں کی بابت بارہ دلیل کے ضمن میں اور اپنی کتاب کے اَوَر مقاموں میں بھی کہا اور ادعا کیا ھی سو اِس قسم کے سارے اعتراضوں کے لیئے مسیح کی گواھی ایک کافی جواب ھی جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونی کی بابت انجیل میں مندرج ھی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت و حقیت پر گواھی دی ھی تو ظاہر و ثابت ہوگیا کہ وے خرابیاں جو مصنف موصوف نے ذکر کی ھیں توریت میں نہیں پائی جاتیں بلکہ محض اُسکی فہم میں ھیں اور بس ایسا کہ اسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر و بیان کیا ھی اور اسی طرح مصنف نے انجیل کی اُن آیتوں کو بھی جنہیں اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ھی چنانچہ کتاب حل الاشکال میں کہ کتاب استفسار کا جواب ھی بتفصیل مسطور و مذکور ھی اب اِس جگہہ اِتنی ھی بات

پر کفایت کرینگے کہ انجیل کي آیتوں اور روایتوں میں اختلاف معنوي نہیں ھی جیسا کہ کتاب مذکور میں مفصل لکہا گیا اور انجیل و توریت میں کسي جگہہ نہیں کہا کہ توریت میں یا انجیل میں تغیر و تبدیل یا دخل و تصرف کیا ھي بلکہ صرف یہہ کہا ھی کہ یہود و نصاريٰ کے جہوتہے معلموں نے توریت وانجیل کی تعلیم میں دخل و تصرف کرکے اُنکے احکام و تعلیم کو خلاف بیان کیا اور بعضي دفعہ فریب کي راہ سے الہام و نبوت کا بہي دعويٰ کیا لہذا اِن آیتوں سے بہي مصنف کا مطلب حاصل نہیں ہوتا *

اور وہ جو مصنف نے بیبل کے ترجموں کو اپنے مطلب کے لیئے دلایل تہہراکر کہا ھی کہ درحالیکہ ترجمے باہم متفق نہیں ھیں تو اِسّے ثابت ہوتا ھی کہ اصل نسخوں میں بہي اختلاف واقع ہوا ھی سو اُسکا جواب یہہ ھی کہ اولاً ظاہر ھی کہ ترجموں میں تہوڑا بہت فرق ہوگا کیونکہ ایک مترجم نے دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہوگا جیسا کہ قران کے فارسي اور اردو ترجموں میں بہي فرق ھی اگرچہ قران کے ترجمے صرف تحت اللفظ ھیں مگر باوجود اِس فرق کے پہر ابواب اور بیبل کا اصل مطلب سب ترجموں میں وھي ھی ثانیاً اگر بالفرض کسي مترجم نے خلاف ترجمہ کیا ہو تو اِسّے اصل کو کیا نقصان ہوگا دیکہو اگر محمدي علماء میں سے کوئي قران کا ترجمہ کرے یا قران کے دو ترجموں میں اختلاف ظاہري واقع ہو اور مسیحیوں میں سے کوئي کہے کہ اس بات سے قران میں تحریف ثابت ہوتي ھی تو کیا محمدي نہ کہینگے کہ جس حالت میں عربي نسخے سب مطابق ھیں تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب ھی اور جب تک تو اصل زبان نہ سیکہہ لے ترجمہ کے باب میں کچہہ مت بول پس یہي جواب ہمارا بہي جواب ھی الحاصل یہہ دعوي بہي مصنف کے مطلب کو مفید نہوگا *

اور نبي کے حق میں ہمارا اعتقاد یہہ ھی کہ نبي و حواري اگرچہ اَور

امور میں قابل سہو و نسیان ہوتے ہیں لیکن پیغام کي تبلیغ و تحریر میں معصوم ہیں اِس جہت سے انبیا و حواریوں کا لکھا سہو و نسیان سے مبرا هی اگر اُنکي کتاب میں کسي کو کہیں اختلاف یا محال عقل معلوم دے تو یہہ اُسکي عقل و فہم کے نقص کي دلیل هی نه کلام کے نقص کي کیونکه عقل تو کتاب کي محکوم هی حاکم نہیں هی اور پرانے اور نئے عہد کي سب کتابیں از راہ الہام انبیا و حواریوں کي معرفت لکھي گئي هیں انجیل کے اِن تین باب کے سوا یعني مرقس اور لوقا اور اعمال کي کتاب جو مرقس اور لوقا حواریوں کے شاگردوں کي معرفت بموجب حکم و امداد پطرس و پولس حواري کے مرقوم هوئي هیں اور اِس سبب سے یے بهي کتب الہامي هیں اور اگرچه پرانے عہد کي بعضي کتاب کے لکھنےوالے کا نام معلوم نہیں هي لیکن مسیحیو کي گواهي سے اور اُن دلائل سے بهي جو کتب اسناد میں لکھے هیں معلوم و یقین هوتا هی که وے کتب بهي الہام کي راہ سے اگلے نبیوں میں سے کسي کے وسیله سے لکھي گئی هیں اور حق و صحیح هیں جاننا چاهیئے که سب نبیوں کا نام بهي نہیں لکھا گیا چه جائے که سب کا کام اور احوال بیان هوا هو * اور انبیا و حواریوں نے بعض قول کو قال الله کے تحت میں داخل کیا هی اور بعض کو غائب کے صیغه سے لکھا هی اور بعض وحي اور رویا کي راہ سے اور بعض نصیحت و تعلیم کے طور پر مرقوم کیا هی اور بعض کو گذارشات کي طرح پر جو اُنہوں نے آپ دیکھا یا اوروں سے سنا اور گذارشات کي نسبت الہام کي راہ سے اُنہیں معلوم هو گیا هی که کون سي گذارش کتاب میں داخل کریں اور حق و باطل میں فرق کریں اور مضمون و عبارت کو کس ترتیب سے لکھیں پس اِس مضمون سے گذارشات و روایات بهي کلام الهي هیں خلاصه هم مسیحي لوگوں کا اعتقاد نبي اور الہام کے حق میں یہي هی جو بیان هوا *

اور اگر تو سوال کرے که کیونکر هو سکتا هی که محمد اور اُسکے تابعدار ایسے جھوٹھے دعوي میں پڑے هوں که گویا پرانے اور نئے عہد کي مقدس

کتابیں منسوخ وتحریف هو گئي هیں اور ایسے دعوي کا سبب کیا هوگا
تو اِسکا جواب یہه هي که ایسا دعوي کرنا اُنکو ضرور تها کیونکه اگر نه کرتے
تو البته محمد کي باتوں سے صاف خلاف ظاهر هوتا اِس لیئے که وہ ایک
طرف سے اقرار کرتا تها که پرانے اور نئے عهد کي کتابیں خدا کي جانب
سے هیں اور دوسري طرف سے اُن کتابوں کي تعلیمات کے برخلاف بیان
کرتا پس اِس صورت میں تدبیر صرف اِسي میں تهہري که یہه دعوي
درمیان میں لاوے که نئے اور پرانے عهد کي کتابیں تحریف اور قران کے ظاهر
هونے سے منسوخ هو گئي هیں اور یهي سبب هي که وے کتابیں قران سے
موافقت نهیں رکهتیں تاکه اِس طریق سے اپنے تئیں ظاهري خلاف سے
چهوڑاوے اور اپنے کلام کو حق تهہراوے اور اِس دعوي کو قوت دینا محمد
اور اُسکے تابعداروں کو اِتنا مشکل نه تها کیونکه عرب کے بت‌پرست
مسیحیوں اور یہودیوں کي کتابوں سے بےخبر تهے اور هرچند که شروع میں
جیسا که قران سے بهي ثابت هوتا هي مسیحي اور یہودي محمد کي دعوت
کے جواب میں بہت گفتگو کرتے تهے لیکن جب که بہت سے لوگ
اُسکے مطیع هو گئے اور بزور شمشیر قوت پائي پهر کسي کو مقابله میں
گفتگو کي طاقت نرهي پس محمد کا دعوي مشهور و منتشر هو گیا مگر
ظاهر هي که حقیقت کا ثابت کرنا مار اور زور سے نهیں هو سکتا ٭

غرضکه اِس باب کے مطالب جنکا ذکر محمدیوں کے دعوي کے جواب
میں هوچکا اگر هم مختصر طور پر پهر اُنکو بیان کریں تو اِنهیں دلیلوں سے
صاف ثابت و ظاهر هي که محمدیوں کے دعوے بالکل بے اصل و بے بنیاد
هیں بلکه یقین کلي هي که پرانے اور نئے عهد کي کتابیں نه محمد کے وقت
میں نه اُس سے پہلے نه پیچهے یعني کسي وقت میں نه تحریف و
تبدیل اور نه کبهي منسوخ هوئیں اور نهونگي کیونکه آسمان و زمین ٹل
جائینگے پر خدا کا کلام نهیں ٹلیگا پس وہ محمدي شخص جو حقیقت
کا طالب هي اِن مقدس کتابوں میں خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف

کلام پائیگا جسکے حکم و امر سارے لوگوں سے اور خود اُس سے بهي نسبت رکهتے هیں هاں صاف دل محمدي شخص کو لازم هی که اِس الهامي کلام کي تعلیمیں حاصل کرنے میں کوشش کرے نهیں تو جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اُسکے حکموں پر عمل کرنے میں سستي اور غفلت کریگا خدا کے غضب میں پڑیگا اِس لیئے هم نے صاف دل محمدیوں کي رهنمائي کو دوسرے باب کے لکهنے پر توجه کي اُس میں انجیل اور پرانے عهد کي عمده تعلیموں کو مختصر طور پر بیان کرکے ثبوت پهنچائینگے که مقدس کتابیں اُن شرطوں کو جنهیں هم نے الهام الهي کي پهچان کے واسطے شروع رساله میں لکها هی پورا کرتي اور آدمي کي روح کي خواهش و تقاضا حاصل کرکے اُسے حقیقي نیکبختي کو پهنچاتي هیں چنانچه اِن باتوں سے هر طرح معلوم و ثابت هوتا هی که انجیل اور پرانے عهد کي کتابیں خدا کا کلام هیں *

دوسرا باب

انجیل اور پرانے عهد کي تعلیموں کے ظاهر اور بیان
کرنے پر شامل هی

اور اِس باب میں سات فصل هیں پهلي فصل میں خدا کي صفتیں اور اِرادے جو آدمي کي نسبت رکهتا هی بیان کرینگے دوسري فصل میں ظاهر کرینگے که انسان ابتدا میں کس حال پر تها اور اب کس حال میں هی اور نیکي و پاکي میں اُسے کس حال پر پهنچنا چاهیئے تیسري فصل میں اُس نجات کو جو مسیح کے وسیلے سے حاصل هوئي هی بیان کرینگے

چوتھي فصل میں ظاھر کرینگے کہ آدمي کیونکر نجات کے فیض کو پہنچ سکتا ھي پانچویں فصل میں سچے مسیحي کے چال چلن بیان کرینگے چھتي فصل میں اُن دلیلوں کو ذکر کرینگے جن سے ثابت ھوتا ھي کہ انجیل اور پرانے عہد کي کتابیں خدا کا کلام ھیں اور ساتویں فصل میں بیان کرینگے کہ انجیل کا پھیلنا اور مشہور ھونا کس طرح پر ھوا اِن فصلوں کے بیان سے پہلے مسیحیوں کي مقدس کتابوں کي کیفیت بیان کرتے ھیں اِس طرح کہ مقدس کتابیں جنکا ھم نے پہلے باب میں ذکر کیا اور مسیحي اُنھیں معرفت الھي کا سرچشمہ جانکر اپني تعلیمیں اُن سے حاصل کرتے ھیں دو قسم پر ھیں پرانے عہد کي اور نئے عہد کي پرانے عہد کي کتابوں میں وے الھامي باتیں ھیں جنکو خدا نے مسیح کے ظاھر ھونے سے پہلے اپنے پیغمبروں کے وسیلے بني اسرائیل سے بیان فرمایا تھا اور نئے عہد کي کتابوں میں یعني انجیل میں وے باتیں ھیں جو مسیح نے اپنے حواریوں کے وسیلے سے بتائي ھیں * پرانے عہد کي پہلي کتابیں موسیٰ کي پانچ کتابیں ھیں جنکو خدا کے الھام و حکم سے موسیٰ نے لکھا اور وے کتابیں اِن مطلبوں کو بیان کرتي ھیں کہ عالم اور آدم کي پیدایش کیونکر ھوئي اور آدم خدا سے کس طرح پھر گیا اور اِس پھر جانے کے سبب کیسي سزا کے لائق ھوا اور کیونکر اُسے آنیوالے نجات دھندہ کا وعدہ ملا اور آدمزاد کیونکر روز بروز خدا سے جدا ھوکر گناہ کے دریا میں اِس قدر ڈوبے کہ خدا نے اُنکے گناھوں کي کثرت کے سبب دنیا کے پیدا ھونے کے ١٦٥٦ برس بعد یعني مسیح کے ظہور سے ٢٣٤٨ برس پہلے تمام روے زمین کو پاني کے طوفان سے ھلاک کردیا اور اُس خوفناک بھنور سے فقط نوح اِس لیئے کہ وہ ایک راستباز اور دیندار آدمي تھا اپنے خاندان سمیت بچ گیا تاکہ انسان کے نئے سلسلہ کا باپ ھووے اور جب کہ یہہ نیا سلسلہ بھي خدا سے دور ھوکر گناہ و بت‌پرستي میں ڈوب گیا تو خدا نے مسیح کے ٢٠٠٠ برس پہلے ابراھیم اور اُسکي نسل سے اسحاق و یعقوب کو چنا تاکہ اپنے تئیں

ایک خاص طرح سے اُن پر اور اُنکي نسل پر ظاهر و بیان کرے اور اپني
سچي پہچان اُنهیں دیوے اور زیادہ کرے کہ اِن وسیلوں سے بني اسرائیل
بت‌پرستوں کي روشني هوں تا وقتي کہ آفتاب معرفت الهي بني اسرائیل
سے ساري قوموں پر طلوع هو جاے اِسي سبب سے خدا نے ابراهیم و اسحاق
و یعقوب سے وعدہ کیا کہ وہ بڑا نجات دینیوالا جس سے تمام عالم کي
گروهیں برکت پاوینگي تمهاري نسل سے ظاهر هوگا اور یہہ وعدہ بهي اُن
سے کیا کہ کنعان کي ولایت جہاں وے مسافر تهے اُنکي اور اُنکي نسل کي
هوگي اِسي واسطے خدا ابراهیم اور اسحاق و یعقوب کي نسل یعني بني
اسرائیل پر اِس قدر متوجہ هوا کہ اُنکو یوسف کے وقت میں جسکا حال
اُن کتابوں میں لکها هی کنعان سے مصر میں لایا اور یوسف کے مرنے کے
بعد جب مصر کے پادشاہ بني اسرائیل پر ظلم و سختي کرنے لگے تو خدا
نے مسیح سے ایک هزار پانسو برس پہلے موسی کو بني اسرائیل میں بهیجا
تاکہ بڑے بڑے معجزے کرکے اُنهیں فرعون کے ظلم سے چهوڑاوے اور فرعون
کے ظلم سے چهوٹنے کے بعد خدا نے کوہ طور پر اپنا جلال و قدرت بني اسرائیل
کو دکهاکے اپنے حکم اور فرمان اُن سے بیان کیئے اور عبادت کے قاعدے
بهي اُنمیں ٹهہرا دیئے تاکہ بني اسرائیل اُنکے سبب ساري قوموں سے
ممتاز و جدا هوکر اور خداوند کي خاص برکت و سعادت سے توفیق پاکر
اُسکي خاص قوم هوں اور آیندہ نجات دینیوالے کے قبول کرنے پر مستعد
و تیار رهیں اور اِسي عجیب طور سے چالیس برس کے عرصہ میں جب
وے عرب کے بیابان میں پهرتے تهے خدا نے اُس فرقہ کے ساتهہ ایسا سلوک
کیا اور اُنکي ایسي نگهباني فرمائي کہ بت‌پرستوں نے بهي نهایت تعجب
اور حیراني سے اقرار کیا کہ خدا بني اسرائیل کے ساتهہ هی اور اسرائیل کے
خدا کي مانند کوئي خدا نهیں چنانچہ یے سب احوال توریت میں
مفصل ذکر هوئے هیں * یوشع کي کتاب جو موسی کي پانچوں کتاب کے
بعد هی خبر دیتي هی کہ خدا کن کن نشانوں اور کاموں سے بني

اسرائیل کو یوشع کے وسیلہ سے کنعان کے ملک میں لیگیا اور اُس ملک
کے بت‌پرستوں کو کس طرح اُنکے گناہوں اور برے کاموں کے سبب غضب
کي راہ سے بني اسرائیل کے ہاتہوں ذلیل اور پامال کروایا اور کنعان کا ملک
اُنکو دیا چنانچہ اِسي طرح وہ وعدہ جو خدا نے پہلے سے ابراهیم کے ساتہہ
کیا تہا پورا ہوا کہ تیري نسل چند روز پردیس میں اسیر رهیگي پہر اُسکے
بعد کنعان کا ملک لیکر اُس میں رهیگي اور اُسکے بعد قاضي اور روت
اور سموئیل اور سلاطین اور تواریخ ایام اور عزرا وغیرہ کي کتابیں ہیں کہ
بني اِسرائیل کے بعد کا حال اور اُنکے بادشاہوں کي کیفیت بیان کرتي
ہیں اِس طور پر کہ جب بني اسرائیل خدا سے پہر گئے اور اُسکے قول اور
حکم نظر سے گراکر بت‌پرستي کرنے لگے خدا نے کیسے طرح طرح کے غضب
اور قسم قسم کي بلائیں اُنپر نازل کیں اور کس طرح بت‌پرستوں کے قبضے
اور اُنکے ظلم و ستم میں اُنہیں چہوڑ دیا اور پہر جب کہ بني اِسرائیل
شکستہ‌دلي سے اپنے خدا کي طرف رجوع ہوئے اور اُسکے حکموں کي نگہباني
کرنے لگے اُسنے بہي اُنکي مدد کرکے بارہا ایک تعجب کے طور پر اُنہیں
اُنکے تمام دشمنوں سے چہڑایا اور داؤد کے احوال کو بہي جو مسیح سے
ہزار برس آگے تہا اور اِسي طرح سلیمان کے احوال کو بہي بیان کرتي ہیں
کہ اُنہوں نے کس طرح بادشاہي کي اور کیسے پرہیزگار تہے اور پہر ان کتابوں
میں بیان ہوا ہی کہ کس طرح یہودي اُن بادشاہوں کے بعد خدا سے
کنارہ‌کش ہوئے کہ خدا نے مسیح کے عہد سے چہہ سو برس پہلے بُخت‌نصر
کو اُن پر مسلّط کیا اور اُسنے یہودیوں کا عبادت‌خانہ اور قربان‌گاہ جو خدا
کے حکم سے سلیمان نے بنایا تہا خراب کرکے بني اِسرائیل کو بابل میں
اسیر کیا لیکن ستّر برس بعد خدا اُس وعدہ پر نظر کرکے جو اُسنے ارمیا
نبي کے ساتہہ کیا تہا اُنہیں چہڑاکر دو بارہ اُنکي ولایت میں لایا اور پہر
وے اپنا ہیکل بناکے مسیح کے وقت تک کنعان کي ولایت میں رہے لیکن
اِس سبب سے کہ اکثر یہودیوں نے یسوع مسیح کو قبول نہیں کیا خدا

کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور اورشلیم دونوں خراب
اور یہودي تتربتر ہوگئے سو اُس وقت سے اب تک پراگندہ ہیں جیسا کہ
خدا نے موسيٰ اور تمام پیغمبروں کے وسیلہ سے یہودیوں کو جتلا دیا تھا کہ
اگر خدا کے حکموں کو نگاہ نرکھینگے تو اُنکا حال آخر کو اِسي طور پر ہوجائیگا
غرضکہ بني اسرائیل کے اِن سب احوالوں کا مطلب اور اُنکے ساتھہ خدا
کے ایسے ایسے سلوک کرنے کا مدعا اور اِسکا سبب کہ خدا نے کتنے ہي
پیغمبر اُنکے پاس بھیجے اور اُنھوں نے بني اسرائیل کے احوال مفصل لکھے
یہہ ہی کہ اولاً بني اسرائیل اور آنیوالے زمانہ کے لوگوں کو معلوم ہو کہ آدمي
کے دل کي خرابي اُس درجے کو پہنچي ہی کہ باوجودیکہ خداوند کي مدد
اور برکت اور قدرت کے بہتیرے نشان دیکھتے ہیں پھر بھي جلدي خدا
کو بھول کر اور اُسکے حکموں کي نگہباني نہ کرکے دوسري چیزوں پر دل لگا
لیتے ہیں اور اِسي سبب آدمي ظاہري یا باطني بت‌پرستي میں پھنسکر
غضب الٰہي میں پڑجاتا ہی دوسرے یہہ کہ بني اسرائیل پر ظاہر ہو جاے
کہ صرف عبادت کے آداب اور امر و احکام کے سبب گناہ کے قبضہ اور
نفس کے مکر سے نجات نہیں پا سکتے بلکہ ایک اَوْر چیز ضرور ہی تا اِسي
طرح اُس بچانیوالے اور اُسکي نجات کي آرزو و طلب جس کا شریعت
اور نبیوں کي کتابوں میں وعدہ اور عبادت کے آداب میں اُس کا نمونہ
اشارہ ہوا تھا بني اسرائیل میں زیادہ ہو جاے تیسرے یہہ کہ بت‌پرست
بھي اُن حکموں سے جو خدا کي طرف سے بني اسرائیل کو پہنچے اور اُس
چال چلن سے جو خدا نے اُنکے ساتھہ کیا ہی سمجھیں کہ اُنکے بت کچھہ
نہیں ہیں اور بني اسرائیل کا خدا سچا اور قادر و واحد ہی سو اُن میں
سے کتنوں نے بلکہ بت‌پرستوں کے بعضے بادشاہوں نے بھي اِس مطلب کو
دریافت اور اُسکا اقرار کیا ہی کہ اِس وسیلہ سے بت‌پرست بھي سچے
خدا کي پہچان کي طرف کھینچے جائیں اور اُس نور و نجات کے قبول
کرنے پر جو ضرور ہی کہ بني اسرائیل میں سے ظاہر ہونیوالے نجات دہندہ

کے وسیلہ سے اُن تک بھي پہنچے مستعد رھیں پس ظاھر ھی کہ بني اسرائیل کي کتب تاریخ بلند معني اور عمدہ مطلبوں پر شامل ھیں *

اور پرانے عہد کي اِن کتابوں کے سوا اَور کتابیں بھي ھیں جنکا عمدہ مطلب تعلیم اور نصیحت ھی چنانچہ زبور اور ایوب کي کتاب اور سلیمان کي امثال وغیرہ اور اِنکے سوا نبوت کي کتني کتابیں ھیں مثلا یشعیاہ نبي کي کتاب اور یرمیاہ اور حزقئیل اور دانئیل اور ھوشیع کي کتاب وغیرہ خلاصہ اگر ھم پرانے عہد کي ھر ایک مقدس کتاب کا نام ذکر کرکے اُنکے مطلبوں کو بیان کرتے تو مطلب بڑھ جاتا اِس لیئے اِتنے ھي پر کفایت کرکے صرف اسي قدر جتلائے دیتے ھیں کہ اگرچہ اِن نبیوں کي کتابوں میں حکایتیں اور تعلیمیں بھي مرقوم ھیں لیکن اِن کتابوں کا اصل مطلب یہہ ھی کہ اُس نجات دینیوالے کي نشانیاں اور علامات جسکے حق میں ابراھیم و یعقوب اور موسیٰ کو خبر دي گئي تھي زیادہ بیان کریں اور آنے کا وقت اور اُسکي قدر و منزلت اور اُسکي نجات کي کیفیت جتلاویں جس سے اُسکا پہچانذا ممکن اور آسان ھو اور اُن کتابوں میں بني اسرائیل اور اَور قوموں کے آیندہ حال کي بھي خبر دي گئي ھی * اور پرانے عہد کي کتابیں وھي کتابیں ھیں جو یہودیوں میں رائج ھیں اول تو خدا کے ھاں سے اُنھیں کو ملیں پھر اُن سے مسیحیوں کو پہنچیں اور جیسے کہ یہودي ویسے ھي مسیحي بھي اُن کتابوں کو خدا کا کلام جانکے اُنھیں عزیز رکھتے ھیں مسیحیوں اور یہودیوں میں صرف اِتنا فرق ھی کہ اکثر یہودیوں نے مسیح کو اُسکے ظاھر ھونے کے بعد نہ مانا اور اب تک نہیں مانتے اِس سبب سے کہ جیسا اُن لوگوں نے اپني جسماني فکر کے لحاظ سے چاھا تھا کہ مسیح دنیا کي جاہ و حشمت کے ساتھہ اور بڑے بادشاہ کي مانند ظاھر ھو سو ایسا نہوا بلکہ پرانے عہد کي کتابوں کے موافق روحاني طور پر یعني گناہ سے نجات دینیوالے اور شیطان سے چھڑانیوالے بادشاہ کي طرح ظاھر ھوا اور اِسي سبب وے لوگ انجیل کو خدا کا

کلام نہیں جانتے اور پیشین‌گوئیوں یعنی اخبارات قبل از وقوع کو جو پرانے عہد کي کتابوں میں مسیح کي طرف اشارہ ھیں برخلاف بیان اور تفسیر کرکے کہتے ھیں کہ مسیح جسکا وعدہ ھوا اب تک نہیں آیا بلکہ آویگا *

اور نئے عہد کي کتابوں کي کیفیت جو انجیل سے غرض ھی اِس طرح پر ھی کہ مسیح کے عروج کے تہوڑے دن بعد حواریوں نے جو اُسکے رسول تہے الہام الہي سے اُسے لکہکر مسیح کے احوال اور اُسکے معجزوں اور حکم و تعلیموں کو اُس میں بیان کیا اور اُن رسولوں کے نام جنکي معرفت انجیل لکہي گئي یے ھیں متي و یوحنا و پولس و پطرس و یعقوب و یہودا اور انجیل کي تین کتابیں مرقس اور لوقا کے وسیلہ سے جو حواریوں کے شاگرد تہے پطرس اور پولس کي مدد و مباشرت سے لکہي گئي اور انجیل کي پہلي چار کتابیں متي اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کہلاتي ھیں اور اُنہیں اناجیل اربعہ بہي کہتے ھیں اور اُن میں یسوع مسیح کے حالات و معجزات اور قول و فعل اور تعلیمات کا بیان ھی اور اُن میں یہہ بھي ذکر ھوا ھی کہ وے پیشین‌گوئیاں یعني پرانے عہد کي وے خبریں جنکا اشارہ یسوع مسیح کي طرف تہا کس طرح پوري ھوئیں اور اُسنے نبیوں کے خبر دینے اور اپنے قول کے موافق محبت و رحم کي راہ سے کیونکر اپني جان فدیہ و قربان کي تاکہ اُن سب کو جو اُسپر ایمان لاویں اُس قرباني کے باعث شیطان کے ھاتہہ سے چہڑاوے اور گناہ سے پاک کرکے خدا کا مقبول بناوے اور اِسکے سوا اُن میں یہہ بہي بیان ھوا ھی کہ وہ اپنے مرنے کے بعد کس طرح تیسرے دن جي اُٹہا اور اپنے شاگردوں پر ظاھر ھوا اور چالیس روز تک اُنکے ساتہہ رہکے اُنہیں زیادہ‌تر تعلیم دي اور پہر اُنکے سامہنے کس طرح آسمان پر چڑھہ گیا * اور وہ کتاب جو اناجیل اربعہ کے بعد ھی اُسے حواریوں کے اعمال کہتے ھیں اور اُس میں اِس مطلب کا بیان ھی کہ وہ تسلي دینے اور مدد کرنے والا یعني روح قدس جسکا

وعدہ مسیح نے حواریوں سے کیا تھا اُسکے عروج کے دسویں دن کس طرح
اُن پر نازل ہوا اور اُنکو روحاني قدرت اور نور الٰہي سے بھر دیا اور ایسي
طاقت بخشي کہ اُن سے بہت معجزے ظاہر ہوئے اور مسیح کي تعلیمات
کا وعظ ایسي قوت و قدرت سے کہتے تھے کہ لاکھوں یہودي اور بت پرست
مسیح پر ایمان لائے تھے اور مسیحي کلیسیا کي بنیاد اِس طرح پر قائم
کي کہ آخر کو جہان کي سب قومیں اُس میں داخل ہونگي * اور اُن
کتابوں کے بعد اکیس کتابیں انجیل میں اور ہیں جو حواریوں سے خدا کے
الہام کي معرفت مکتوبوں کے طور پر بعضي بڑھاکر اور بعضي گھٹاکر لکھي گئیں
اور اُنکے نام مکتوب رکھکر ہر ایک کے نام جدا جدا ٹھہرائے ہیں اور اُن میں
یسوع مسیح کي باتیں اور تعلیمیں مذکور ہوئي ہیں اور مفصل بیان ہوا
ہی کہ مسیح نجات دینیوالا اور تمام عالم کا شفیع ہی چنانچہ ہر ایک
شخص کو ممکن ہی کہ اُسکے وسیلے سے گناہوں کي معافي اور توفیق
الٰہي اور ہمیشہ کي خوشحالي حاصل کرے اور یہہ بات بھي اُن میں
بیان ہوئي ہی کہ آدمي کو یے نعمتیں حاصل کرنے کے لیئے کیا کرنا
چاہیئے اور اِس عنایت کے حاصل ہونے کے بعد کس طرح چلنا چاہیئے
تاکہ یہہ مہرباني اُسپر باقي رہے اور زیادہ ہو اور خدا کي رضامندي شامل
حال کرے * اور نئے عہد کي آخري کتاب یوحنا کے مکاشفات ہیں جنکا
مطلب عمدہ مثالوں پر شامل ہی جو یسوع مسیح کي طرف سے یوحنا
حواري پر عالم رویا میں کشف ہوئیں اور اُن مثالوں سے کلیسیا یعني
مسیحي جماعت کا احوال آخر تک ظاہر ہوکر معلوم ہوتا ہی کہ شیطان
کیونکر ہر ایک راہ سے امتحان پر آمادہ ہوتا اور سعي کرتا ہي کہ کلیسیا
کو برباد کرے اور آخر کو مسیح کے مخالف یعني دجال کے ظلم و ستم
کے وسیلے سے کیسے کیسے جور و جفا مسیحیوں پر کریگا کہ شاید اِن
امتحانوں کے سبب اُنہیں مسیح کي طرف سے پھیر دے لیکن باوجود
اِن سب باتوں کے پھر بھي مسیحي جماعت جسماني اسباب کے وسیلہ

سے نہیں بلکہ صرف بقوت ایمان اُن سارے ظلموں سے بچکر تمام رنجوں سے صاف و خالص نکل آئیگی اور اُس کتاب کی آخر فصلوں میں ذکر ہوا ہی کہ آخری زمانہ میں مسیح نہایت جلال کے ساتھہ آسمان سے اُتریگا اور دجال کو دفع کرکے شیطان کو ہزار برس قید رکھیگا اِس طرح پر کہ پھر اُسے آدمی کے فریب دینے کی طاقت نرہیگی اور اُس وقت عالم کے سب فرقے مسیح کی طرف پھرکر اُسکی تعظیم میں اپنے گھٹنے ٹیکینگے اور اقرار کرینگے کہ وہ ہمارا خداوند ہی اور ہماری نجات اور توفیق اُسی سے ہی تب مسیح کا کہا پورا ہوگا جو یوحنا کی ۱۰ فصل کی ۱٦ آیت میں لکھا ہی کہ آخر میں گلہ ایک اور گڈریہ ایک ہوگا اور گناہ سے خراب ہوئی زمین بھی تازگی پاویگی اور اِس لیئے زمین پر خوشحالی اور سلامتی اور عدالت اور راستی و درستی ہوگی پس اِس صورت میں وہ وعدہ جو کئی سو اور کئی ہزار برس پہلے آدم اور ابراہیم و داؤد اور سب نبیوں سے ہوا تہا کمال کے ساتھہ پورا ہوکر انسان کا سلسلہ اُس نجات دینیوالے کے وسیلہ سے جسکا وعدہ ہوا گناہ اور شیطان کے قبضے سے خلاسی پائیگا اور زمین بھی جو آدمیوں کے گناہ کے سبب خدا کی لعنت میں گرفتار ہوئی تہی لعنت سے آزاد ہوکر پہلے سے بہت اچھے حال میں ہو جاویگی * پس پرانے اور نئے عہد کی کتابیں ایسی کامل چیز ہیں کہ خدا کی مصلحت اور خواہش کو جو انسان کی نیکبختی کے واسطے ٹھہرائی ہی بیان کرتی اور اِس مصلحت کے عمل میں آنے اور پوری ہونے کو بھی معلوم کرواتی ہیں اِس تفصیل سے کہ پرانے عہد کی کتابیں عالم اور آدم کی پیدایش اور گناہ کے سبب آدمیوں اور زمین کے خراب ہونے اور نجات دینیوالے کے وعدہ کو بھی ذکر کرتی ہیں اور نئے عہد کی کتابیں خبر دیتی ہیں کہ وہ نجات کیونکر حاصل ہوئی اور خدا نے کس طرح مسیح کے وسیلہ خلق اللہ کو گناہ کی قید سے چھڑایا اور آدمی اور زمین کو کس طور سے نئے بناکر اُس مرتبہ سے جو پہلے رکھتے

تھے ایک بہتر مرتبہ پر پہنچاویگا اور کتب مقدسہ کی یہی مصلحت اور طرح اندازی اور بندوبست اُنکے خدا کی طرف سے ہونے کے لیئے ایک قوی دلیل ھی کیونکہ خدا کے سوا کس کو ایسی قدرت و اختیار ھی کہ انسان کے سلسلہ کے لیئے نجات مقرر کرے اور اُسکو ابدالدھر تک انجام کو پہنچاوے پس وے کتابیں جنمیں ایسے مطلب لکھے ھیں چاھیئے کہ خدا کا کلام ھوویں غرض مسیحیوں کی مقدس کتابوں کے حقیقت حال کا تھوڑا سا علم حاصل کرنے کے لیئے ذکر مطالب مذکورہ اِس مقام پر کافی ھی سو اب ھم اِن کتابوں کی آیتیں جمع کرکے اُنکی تعلیمیں بیان کرینگے مگر اِس سبب سے کہ مسیحیوں کے مذھب کی عمدہ تعلیمات کی بابت پرانے اور نئے عہد کی کتابوں میں بہت سی آیات ھیں پس ھم اِس جگہہ اُن میں سے صرف بعض کو ذکر و بیان کرینگے *

مناجات

ای سچے اور قادر و مہربان خدا جو نور اور سچائی کی کان ھی اپنی مہربانی سے اپنی پہچان کا نور ھم لوگوں کے دل میں ڈال کیونکہ جب تک تو آدمی کے دل کو روشن نہ کرے اور اپنی توفیق کے نور سے نہ بھرے آدمی کو تیرے پہچاننے اور تیرے حکموں کے سمجھنے کی طاقت نہوگی تو اپنی توفیق اور مہربانی اِس رسالہ کے پڑھنیوالے محمدیوں کے شامل حال کر اور اُنکی روحانی آنکھوں کو کھول کر اُنکے دل نورانی کر دے کہ وے تجھکو جس طرح کہ تو نے اپنے کلام میں اپنے تئیں بیان کیا ھی پہچانیں اور انجیل کی باتوں کی قوت اور شیرینی کو دریافت کرکے اُسکی طرف دل سے رجوع کریں تاکہ اُنکو بھی اُس جلال اور نیکبختی کا جو نجات دینیوالے یسوع مسیح کے وسیلہ سب آدمیوں کے واسطے موجود ھوئی حصہ ملے *

پہلي فصل

خدا کي صفتوں اور اُسکے ارادہ کے بيان ميں جو آدميوں کي بابت رکہتا ھی

کتب مقدسہ خدا کے وجود کو اِس طرح بيان اور ثابت کرتي ھيں کہ خدا کا وجود موجودات و مصنوعات اور اُس عقل و انصاف سے جو ھر ايک آدمي کے دل ميں ديا گيا ظاھر اور روشن ھی اور اُن کتابوں کے مضمون کے موافق خدا کے وجود کا انکار کرنا صرف کم عقلي اور ناداني اور غرور و بے ايماني سے ھی نہ يہہ کہ اِشکال ثبوت کي جہت سے ھو جيسا کہ روميوں کے مکتوب کي پہلي فصل کي ١٩ و ٢٠ آيت ميں لکھا ھی * خدا کي بابت جو کچہہ معلوم ھو سکتا اُن پر ظاھر ھي کيونکہ خدا نے اُن پر ظاھر کيا اِس ليئے کہ اُسکي صفتيں جو ديکہنے ميں نہيں آتيں يعني اُسکي قديم قدرت اور خدائي دنيا کي پيدايش سے اُسکے کاموں پر غور کرنے ميں ايسي صاف معلوم ھوتيں کہ اُنکو کچہہ عذر نہيں * اور ١٤ زبور کي پہلي آيت ميں لکہا ھی کہ * مورکہہ اپنے دل ميں کہتا ھی خدا نہيں * اور ١٩ زبور کي پہلي آيت سے ٧ تک اور عبرانيوں کے نامہ کي ١١ فصل کي ٦ آيت بہي اِس مطلب کي گواہ ھی اور وے آيتيں جو خداي تعالیٰ کي وحدانيت پر کمال يقين سے گواھي ديتي ھيں بے ھيں چنانچہ موسیٰ کي پانچويں کتاب کي ٦ فصل کي ٤ آيت ميں لکہا ھی کہ * سن لے ای اسرائيل خداوند ھمارا خدا اکيلا خداوند ھی * اور يشعياہ کي ٤٥ فصل کي ٥ آيت ميں مذکور ھی کہ * ميں ھي خداوند ھوں اور کوئي نہيں ميرے سوا کوئي خدا نہيں * اور پہلے قرنتيوں کے ٨ فصل کي ٤ آيت ميں لکہا ھی کہ * ھم جانتے ھيں کہ بت ھرگز کچہہ چيز نہيں اور کوئي خدا نہيں مگر ايک * اور افسيوں کي ٤ فصل

کي ٦ آيت ميں مرقوم هي که * ايک خدا جو سب کا باپ که سب
کے اوپر اور سب کے درميان اور تم سب ميں هي * اور پهر يهه که خدا
روح کي مانند غير مرئي هي اور جسماني نظر سے دکهائي نهيں ديتا چنانچه
يوحنا کي ٤ فصل کي ٢٤ آيت ميں لکها هي که * خدا روح هي اور وے
جو اُسکي پرستش کرتے هيں ضرور هي که روح اور راستي سے پرستش
کريں * اور پهلے تيموتيوس کي ٦ فصل کي ١٥ و ١٦ آيت ميں ذکر هي
که * وه مبارک اور اکيلا قدرت والا بادشاهوں کا بادشاه اور خداوندوں کا
خداوند هي بقا فقط اُسي کو هي وه اس نور ميں رهتا هي جس تک
کوئي نهيں پهنچ سکتا اور اُسے کسي انسان نے نهيں ديکها نه ديکهه سکتا
هي * اور پهر يهه که خدا قديم و ابدي اور بے تغير و تبديل هي جيسا
که ٩٠ زبور کي ٢ آيت ميں لکها هي که * پيشتر اِس سے که پهاڑ پيدا
هوئے اور زمين اور دنيا بني ازل سے ابد تک تو هي خدا هي * اور ١٠٢ زبور
کي ٢٤ آيت سے ٢٧ تک لکها هي که * اى ميرے خدا تيرے برس پشت
درپشت هيں تونے قديم سے زمين کي بنا ڈالي يهه سارے آسمان تيرے
هاتهه کي صنعتيں هيں وے فنا هووينگے پر تو باقي رهيگا هاں وے سب
پوشاک کي مانند پرانے هوجائينگے تو اُنهيں لباس کي مانند بدليگا اور وے
مبدل هووينگے پر تو ايسا هي رهيگا تيرے برسوں کي انتها نهيں * پهر يعقوب
کي پهلي فصل کي ١٧ آيت ميں لکها هي که * هر ايک اچهي بخشش اور
کامل انعام اوپر هي سے هي اور نوروں کے باپ کي طرف سے اُترتا هي جس
ميں بدلنے اور پهر جانے کا سايه بهي نهيں * اور پهر يهه که خدا حاضر و عالم
هي جيسا که ١٣٩ زبور کي پهلي سے ١١ آيت تک مذکور هي که * اى
خداوند تو مجهے جانتا اور پهچانتا هي تو ميري نشست و برخاست سے
آگاه هي تو ميرے دور و دراز انديشوں کا عارف هي تو ميري راه اور ميري
خواب گاه سے واقف هي اور ميرے سارے رستوں کو پهچانتا هي ديکهه ميري
زبان پر کوئي ايسي بات نهيں که جسے تو اى خداوند بالکل نهيں جانتا تو

آگے پیچھے میرا گھیرنے والا هی اور تو نے اپنا هاتھہ مجھہ پر رکھا هی عرفان مجھے نہایت سراسیمہ کرتا هی یہہ بلند هی میں آسے نہیں پاسکتا تیرے روح سے میں کدھر جاؤں اور تیرے حضور سے میں کہاں بھاگوں اگر میں آسمان کے اوپر چڑھہ جاؤں تو تو وهاں هی اور اگر میں پاتال میں پہنچ جاؤں تو دیکھہ تو وهاں بھي هی اگر میں اُڑکے سورج کي جوت بنوں یا دریا کے منتہی میں جا بیٹھوں تو وهاں بھي تیرا هاتھہ میرا سراغ پائیگا اور تیرا دهنا هاتھہ مجھے پکڑیگا اگر میں کہوں کہ میں اندهیرے میں چھپ جاؤنگا تو رات میرے گرد روشني هو جائیگي * اور اعمال کي ۱۷ فصل کي ۲۷ و ۲۸ آیت میں لکھا هی کہ * خدا هم میں کسي سے دور نہیں کیونکہ اُسي سے هم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود هیں * اور یرمیا کي ۲۳ فصل کي ۲۳ و ۲۴ آیت میں لکھا هی کہ * کیا میں خداے نزدیک هوں خداوند کہتا هی اور خداے بعید نہیں کیا کوئي چھپي جگہوں میں اپنے کو چھپا سکتا هی جسے میں ندیکھوں خداوند کہتا هی کیا آسمان اور زمین مجھسے بھرا نہیں هی خداوند کہتا هی * اور پھر یہہ کہ قدرت اور حکمت والا هی جیسا کہ ۱۰۴ زبور کي ۲۴ آیت میں لکھا هی کہ * اى خداوند تیري صنعتیں کیا هي بہت هیں تونے اُن سب کو حکمت سے بنایا زمین تیرے مال سے پُر هی * اور ایوب کي ۱۲ فصل کي ۱۳ آیت میں لکھا هی کہ * حکمت اور اصلي قدرت خدا کي هی جو عارف القلوب اور عالم الغیب هی * اور موسی کي پہلي کتاب کي ۱۷ فصل کي پہلي آیت میں مذکور هی کہ * خداوند ابیرام یعني ابراهیم کو نظر آیا اور اُس کو کہا کہ میں خدا قادر هوں تُو میرے حضور میں چل اور کامل هو * اور لوقا کي پہلي فصل کي ۳۷ آیت میں لکھا هی کہ * خدا کے آگے کوئي بات اَن هوني نہیں * اور یشعیاہ کي ۴۰ فصل کي ۱۲ آیت سے ۱۸ تک لکھا هی کہ * کس نے پانیوں کو اپنے هاتھہ کے چُلّو سے ناپا اور آسمان کو بالشت سے پیمایش کیا اور زمین کي گرد کو پیمانے میں بھرا اور پہاڑوں کو پلڑوں

میں وزن کیا اور ٹیلوں کو ترازو میں تولا کس نے خداوند کے روح کو تربیت کیا اسکا مشیر ہوکے اُسے سکہلایا اُس نے کس سے مشورت لی هی اورکس نے اُسکي ہدایت کي اور عدالت کي راہ دکہلائی اور اُسے دانش سکہلائی اور حکمت کي راہ اُسے بتلائی دیکہہ قومیں ڈول کي ایک بوند کي مانند ہیں اور ترازو کي دھول کي مانند گنی جاتیں دیکہہ وہ جزیروں کو ایک ذرے کي مانند اُٹہالیتا هی لبنان ایندھن کے لیئے کافی نہیں اور اُسکے بہیمے چڑہاوے کے لیئے بس نہیں ساري قومیں اُسکے آگے کچہہ چیز نہیں بلکہ وے اُسکے نزدیک بطالت اور ناچیزي سے بهي حساب میں کمتر ہیں پس تم خدا کو کس سے تشبیہ دوگے اور کونسي چیز اُسکي مثل ٹہراؤگے * اور پھر یہہ کہ خدا مقدس اور عادل اور سچا هی جیسا کہ یشعیاہ کي ۶ فصل کي ۳ آیت میں لکہا هی کہ * ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قدوس قدوس قدوس رب الافواج هی ساري زمین اُسکے جلال سے معمور هی * اور ۱۴۵ زبور کي ۱۷ آیت میں لکہا هی کہ * خداوند اپني ساري راہوں میں صادق هی اور اپنے سب کاموں میں رحیم هی * اور ۵ زبور کي ۵ آیت میں لکہا هی کہ * وے جو مورکہہ ہیں تیری آنکہوں کے سامہنے کہڑے نہیں رہ سکتے تو سب بدکرداروں سے بغض رکہتا هی * اور یشعیاہ کي ۳ فصل کي ۱۱ آیت میں مذکور هی کہ * بدکار پر واویلا هی کہ نحس هی اور اسکے ہاتہوں کي کمائی اُسے ملیگي * اور رومیوں کي ۲ فصل کي ۵ آیت سے ۱۱ آیت تک اور مشاہدات کي ۱۶ فصل کي ۶ و ۷ آیتیں بهي اِسي مطلب کي گواہ ہیں پھر ۳۳ زبور کي ۴ آیت میں مرقوم هی کہ * خداوند کا کلام سیدہا هی اور اُسکے سارے کام امانت کے ساتہہ ہیں * اور موسیٰ کي چوتهي کتاب کي ۲۳ فصل کي ۱۹ آیت میں لکہا هی کہ * خدا انسان نہیں جو جہوٹہہ بولے نہ آدمي زاد هی کہ پشیمان ہووے کیا وہ کہے اور نکرے اور فرماوے اور اُسے پورا نکرے * اور پھر یہہ کہ خدا مہربان اور رحیم و صابر هی جیسا کہ پہلے یوحنا کي ۴ فصل کي ۱۶

آیت میں لکھا هی که * خدا محبت هی وہ جو محبت میں رهتا هی
خدا میں رهتا هی اور خدا اُس میں * اور موسیٰ کي دوسري کتاب کي
۳۴ فصل کي ٦ آیت میں لکھا هي که * خداوند خداوند خدا رحمان اور
حنان ذو الطول اور رب الفضل و الوفا هی * اور ۹ زبور کي ۹ و ۱۰ آیت میں
مذکور هی که * خداوند مظلوموں کے لیئے پناہ هی اور مصیبت کے وقت
میں حمایت وے جو تیرا نام جانتے هیں تیرا بھروسا رکھتے هیں که تو نے
ای خداوند اُنکو جو تیري تلاش میں هیں ترک نهیں کیا * اور متي کي
٥ فصل کي ۴٥ آیت میں لکھا هی که * وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں
پر اُگاتا هي اور راستوں اور ناراستوں پر مینهه برساتا * اور یرمیاہ کے نوحوں
کي ۳ فصل کي ۲۲ و ۲۳ آیتوں میں مذکور هی که * خداوند کي رحمتوں
سے هی که هم نیست نهوئے کیونکه اُسکي شفقتیں بے انتها هیں وے هر
صبح کو تازہ هیں تیري وفاداري بهت هی * اور حزقئیل کي ۳۳ فصل کي
۱۱ آیت میں لکھا هی که * خداوند خدا فرماتا هی که میري حیات کي
قسم میں شریر کي موت نهیں چاهتا بلکه یهه که شریر اپني راہ سے پھرے
اور جیئے * اور یوحنا کي ۳ فصل کي ١٦ آیت میں مسطور هی که * خدا
نے جهان کو ایسا پیار کیا که اُسنے اپنا ایکلوتا بیٹا بخشا تاکه جو کوئي اُسپر
ایمان لاوے هلاک نهو بلکه همیشه کي زندگي پاوے * پھر یهه که خدا ساري
خلقت کا خالق اور حافظ هی جیسا که موسیٰ کي پهلي کتاب کي پهلي
فصل کي پهلي آیت میں لکھا هی که * اِبتدا میں خدا نے آسمان و زمین
کو پیدا کیا * اور ۳۳ زبور کي ٦ آیت میں لکھا هی که * خداوند کے کلام
سے آسمان بنے اور اُنکے سارے لشکر اُسکے منهه کے دم سے * اور مکاشفات
کي ۴ فصل کي ۱۱ آیت میں مذکور هی که * ای خداوند توهي نے ساري
چیزیں پیدا کیں اور وے تیري هي مرضي سے هیں اور پیدا هوئي هیں *
اور رومیوں کي ۱۱ فصل کي ۳٦ آیت میں لکھا هی که * اُسي سے اور اُسي
کے سبب اور اُسي کے لیئے ساري چیزیں هوئي هیں ابدتک اُسي کي بزرگي

هو آمين * اور ۱۰۴ زبورکي ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ آيتوں ميں
لکھا هی کہ * خدا نے نہريں پست زمينوں ميں بہائيں جو پہاڑوں کے
بيچ بہتي هيں اور وے هر ايک دشتي چرند کو پلاتي هيں جنگل ميں گورخر
اُن سے اپني پياس بجہاتے هيں بہيموں کے ليئے گہاس اور انسان کي
خدمت کے ليئے سبزي وهي اُگاتا هی تاکہ وہ اُنکے ليئے زمين سے غذا
پيدا کرے يے سب تيري طرف تکتے هيں کہ تو اُنکو وقت پر اُنکي خوراک
پہنچاوے جو تو اُنہيں پہنچاتا هی تو وے لے ليتے هيں اور جو تو اپني
مٹھي کہولتا هی تو وے نفيسوں سے سير هوتے هيں تو اپنا منہہ چھپاتا هی
وے متحير هوتے هيں تو اُنکا دم پهير ليتا هی وے مرجاتے هيں اور اپني
ماٹي ميں پهر مل جاتے هيں تو اپنا دم بهيجتا هی وے پيدا هوتے هيں اور
تو روے زمين کو تر و تازہ کرتا هی * اور زبور کي باقي آيتيں بهي اُسي
مطلب کي گواہ هيں اور متي کي ۶ فصل کي ۳۱ و ۳۲ آيتوں ميں لکہا هی
کہ * فکر نکرو کہ هم کيا کہائينگے کيا پيئينگے اور کيا پہنينگے کيونکہ اُن
سب چيزوں کي تلاش غير قوم کرتے هيں اور تمہارا باپ جو آسمان پر
هی جانتا هی کہ تم اُن سب چيزوں کے محتاج هو * اور متي کي ۱۰ فصل
کي ۲۹ آيت سے ۳۲ تک لکہا هی کہ * کيا ايک پيسے کو دو گورے نہيں
بکتے اور اُن ميں سے ايک بهي تمہارے باپ کي بے مرضي زمين پر نہيں
گرتا بلکہ تمہارے سر کے بال بهي سب گنے هيں پس مت ڈرو تم بہت
گوروں سے بہتر هو * اور سليمان کي امثال کي ۱۶ فصل کي ۹ آيت ميں
مرقوم هی کہ * آدمي کا دل اُسکي راہ ٹهہراتا هی پر خداوند اُسکي چال کو
آراستہ کرتا هی * اور سيموئيل کي پہلي کتاب کي ۲ فصل کي ۷ آيت
ميں مذکور هی کہ * خداوند مسکين کرتا هی اور غني کرتا هی پست کرتا
هی اور بلند کرتا هی *

پس آيات مذکورہ کے مضامين سے صاف ظاهر و ثابت هی کہ وے فقرے
اور وے مطالب جو خدا کي ذات و صفات اور اُسکے ارادے کي بابت

پرانے اور نئے عہد کی کتابوں میں لکھے ہیں کلیۃً مقدس و کامل و عادل و رحیم خدا کے لائق اور ایسے اعلیٰ مضمون پر شامل ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو وہ طاقت نہیں کہ ایسے معنی اپنی طبیعت سے پیدا کرکے ظاہر کرے اور مذکورہ آیات کے مضمون ایسے ہیں کہ آدمی کے دل میں خدا کا خوف بھی ڈالتے اور لوگوں کو اُس اصل محبت کا جو خدا ہی دوستدار اور فرمان بردار کرکے بدی سے دور اور نیکی و دینداری کی طرف مائل بھی کرتے ہیں کیونکہ کتب مقدسہ خدا کے تئیں آدمیوں پر ایسا ظاہر کرتی ہیں کہ خدا اُن آدمیوں پر جنکے دل میں شکستگی نہیں اور اپنی گمراہی کی راہ میں ثابت قدم ہیں ایک حاکم ہی قادر و عالم اور پاک و عادل اور اُن لوگوں پر جو شکستہ دلی سے اُسکے کلام پر معتقد اور اُسکے تلاشی اور خواہاں ہیں باپ کی مانند مہربان اور رحیم ہی اِس حال میں انجیل اور پرانے عہد کی کتابیں تیسری اور چوتھی شرطوں کو جو دیباچہ میں حقیقی الہام کی پہچان کے لیئے ہمنے ذکر کی ہیں بالکل پورا کرتی ہیں چنانچہ اِس طریق سے اُن کتابوں کا کلام الہی ہونا صاف ثابت ہوتا ہی * خلاصہ خدا نے اپنی حکمت و معرفت کی راہ سے لازم اور فائدہ مند نجانا کہ اپنی لا یدرک ذات و صفات کو آدمیوں پر اِس سے زیادہ ظاہر و بیان کرے مگر وہ شخص جسنے اِس جہان میں کلام الہی پر معتقد ہوکر خدا کا تقرب حاصل کیا ہی خدا کی پاک ذات کی صفات کو نہایت کمال کے ساتھہ اُس جہان میں سمجھیگا لیکن اعتقادمندوں کے لیئے یہی کافی ہی کہ خدا کو دوست رکھکر اُسکے مطیع اور تابع ہوجائیں *

دوسري فصل

اس مطلب پر شامل هی که آدمي پهلے کس حال میں تها اور اب
کس حال میں هی. اور نیکي و پاکي کے کس حال میں
اُسے پهنچنا چاهیئے

درحالیکه خدا آدمي کي سرشت اور اُسکے سارے خواص و حالات کو دریافت کرتا اور پهچانتا هی یهاں تک که دل کي بات بهي سمجهتا اور جانتا هی تو صرف خدا هي اِس بات پر قادر هی اور بس که آدمي کو اور اُسکے دلي حالات کو خوبي و درستي سے پهچانے لهذا آدمي اپنے باطني حال کي کیفیت پر بخوبي آگاه هونا صرف اُسکے کلام هي سے حاصل کرسکتا هی اور اِسي طرح آدمي کي پیدایش کے اصل مطلب کو بهي صرف خدا کے کلام هي سے سمجهه سکتے اور جو کچهه خدا نے اپنے کلام میں آدمي کي بابت بیان کیا هی اُس سے بهت معتبر هی جو حکما و علما نے آدمي کے باب میں کها اور لکها هی اِس لیئے که آدم زاد میں سے کسي نے آپ اپنے تئیں تماما نهیں پهچانا اور اپنا احوال بالکل دریافت نهیں کیا پس غور سے لحاظ کریں که خداي تعالی نے کتب مقدسه میں آدم زاد کا احوال اور اُسکي پیدایش کا مطلب کیونکر بیان کیا هی * اى پڑهنیوالے اِس رساله کے خدا کے اِس کلام سے جس کے مضمون کے موافق قیامت کے دن تیري عدالت کي جائیگي بے پروائي مت کر بلکه غور و انصاف سے اُسے پڑهکر خدا سے درخواست اور سوال کر که تیري روحاني آنکهه کهول دے تاکه تو اِن باتوں کو سمجهے اور اُنکے مطالب کو پهنچکر اپنے تئیں اور اپنے دلي حال اور اپني پیدایش کے مطلبوں کو تحقیق کرے ‎.

انسان کي پیدایش اور اُسکے پهلے احوال کے بیان میں کلام کے موافق اِتنے هي پر هم کفایت کرتے هیں جیسا که موسی کي پهلي کتاب کي پهلي

فصل كي ۲۶ آيت سے ۲۸ تک و ۳۱ آيت ميں تفصيل سے لكها هي كه * خدا
نے كہا كه هم آدم كو اپني صورت اور اپني مانند بناويں كه وے سمندر كي
مچهلي پر اور آسمان كے پرندوں پر اور چارپايوں پر اور تمام زمين پر اور سب
كيڑے مكوڑوں پر جو زمين پر رينگتے هيں سرداري كريں اور خدا نے آدم
كو اپني صورت پر پيدا كيا خدا كي صورت پر اُسكو پيدا كيا نر و ناري
اُنكو پيدا كيا اور خدا نے اُنكو بركت دي اور خدا نے اُنسے كہا كه پهلو اور
بڑهو اور زمين كو معمور كرو اور اُسكو محكوم كرو اور سمندر كي مچهليوں اور
آسمان كے پرندوں اور سب جانداروں پر جو زمين پر چلتے هيں سرداري
كرو اور خدا نے سب پر جو اُسنے بنايا تها نظر كي اور ديكها كه بهت اچها
هي * اور واعظ نام كتاب كي ۷ فصل كي ۲۹ آيت ميں مرقوم هي كه *
ديكهه ميں نے يهه پايا كه خدا نے انسان كو خالص بنايا پر وے بهت بناوٹيں
نكالتے هيں * اور اعمال كي ۱۷ فصل كي ۲۹ آيت ميں مذكور هي كه * هم
خدا كي نسل هيں * اِن آيتوں سے صاف ظاهر هوتا هي كه انسان اپنے
خالق كي قدرت سے پاک اور نيک و بيگناه پيدا هوا هي اور اپني صورت
جو خداے تعاليٰ نے انسان كے پيدا كرتے وقت اُسے مرحمت فرمائي تهي
اُس صورت كے معني كا بيان اِس طرح هي كه انسان اُس وقت گناه اور
موت اور دلي ناپاكي اور نفساني خواهش اور بري هوسوں اور روح و جسم
كي سستي سے آزاد و پاک تها اور خدا كو كمال كے درجے پر جانتا اور
دوست ركهتا اور اپني خوش وقتي اور نيكبختي صرف اُسي كي رضامندي
ميں سمجهتا تها ايسا كه صرف اُسي كو پهچانتا اور صرف اُسي سے محبت
ركهتا اور اُسي كا طالب تها اور جس حالت ميں كه آدمي اپنے خدا كو
ايسا پهچانتا اور اُس سے ايسي محبت ركهتا تها اور اُس ميں صاحب
بخت حقيقي تها اور اُسكي روح قدرت و معرفت اور پاكيزگي سے ايسي
بهر گئي تهي كه گويا خدا كي صفتوں كا نقش و صورت بن گئي تهي تو وه
قدرت ركهتا تها كه تمام جهان كي مخلوقات پر حكومت اور سرداري كرے *

لیکن ظاهر هي که اب آدمي کا وہ حال نهیں هی جو شروع میں تها چنانچه اِس بات پر هر ایک کا دل اور انسان کے سلسله کي تواریخ اور لوگوں کا حال احوال کافي گواہ هیں اور اُس احوال کو جسمیں انسان اب هی خدا کا کلام یوں بیان کرتا هی جیسا که موسيٰ کي پهلي کتاب کي ۸ فصل کي ۲۱ آیت میں لکها هی که خدا نے کہا که * آدمي کے دل کا خیال لڑکپن سے برا هی * اور ۱۴۳ زبور کي ۲ آیت میں لکها هی که * اپنے بندے سے حساب نه لے کیونکه کوئي جاندار تیرے حضور بے گناہ ٹهہر نهیں سکتا * اور پهلے یوحنا کي پهلي فصل کي ۸ آیت میں مذکور هی که * اگر هم کهیں که بے گناہ هیں تو اپنے تئیں فریب دیتے هیں اور سچائي هم میں نهیں * اور رومیوں کي ۳ فصل کي ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکها هی که * کوئي راستباز نهیں ایک بهي نهیں کوئي سمجهنےوالا نهیں کوئي خدا کا ڈهونڈهنےوالا نهیں سب گمراہ هیں سب کے سب نکمے هیں کوئي نیکي کرنیوالا نهیں ایک بهي نهیں اور اُنهوں نے سلامتي کي راہ نهیں پهچاني اُنکي نظروں میں خدا کا خوف نهیں اِس لیئے که سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم هیں * جو شخص که اپنے دل کو پهچانتا اور اُسکي حرکتوں پر دهیان لگاتا هی چاهیئے که اقرار کرے که آدمي کا احوال اِسي طریق پر هي جو بیان هوا اور چاهیئے که یهه بهي قبول کرے که گناہ اور ناپاکي اُسکے دل میں ایسي پیوست هوئي هی اور اُسکا باطن نفساني خواهش و هوس سے ایسا بهر گیا هی که اُسکي فکر و ارادہ لڑکپن سے خرابي اور برائي کے درپے هیں اور ای اِس کتاب کے پڑهنیوالے تو بهي اگر انصاف کي آنکهه سے اپنے دل کو نظر کرے اور اپنے فریب دینے کے درپے نهو تو البته اِن باتوں کو سچ اور اپنے دل کو اِسي حال میں پاویگا اور اِسي طرح هر گروہ کي گذارشات بهي خدا کي اِن باتوں کي سچائي پر بڑي کامل گواہ هیں کیونکه ڈهونڈهنیوالا شخص جس طرف نظر کرے هر جگهه اور هر قوم میں خدا سے دوري و مهجوري اور هر قسم کا گناہ اور هر نوع کے ناشایسته

کام دیکھیگا لیکن یہہ بات کہ خداي تعالیٰ نے آدمي کے تئیں اِس حال پر جس میں وہ اب مبتلا هی نہیں پیدا کیا اور آدمي کا پہلا حال یہہ نہیں تہا اِس سے پہلے ثابت هوچکي پس سوال لازم آتا هی کہ آیا یہہ بدي و بد حالي کي صفت آدم اور اُسکي نسل میں کہاں سے آگئي *

یہہ مطلب جو عقل کي دریافت سے باهر هی کتب مقدسہ میں یوں بیان و عیان هوا هی کہ گناہ اور اُسکے سارے نتیجے شیطان کي دشمني اور فریب کے سبب آدم اور عالم میں بہم پہنچے کیونکہ آدم نے شیطان سے اِس قدر فریب کہایا کہ اپنے خالق کے حکموں سے عدول کرکے اپنے دل اور خواهش کو خدا کي طرف سے پہیر لیا اور اِس طرح اپنے تئیں خوشحالي و نیکبختي کے سرچشمہ سے دور ڈالا چنانچہ کتب مقدسہ کي اِن آیتوں میں مذکور هوا هی جیسا کہ موسیٰ کي پہلي کتاب کي ساري تیسري فصل میں لکہا هی کہ * سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تہا هوشیار تہا اور اُسنے عورت سے کہا کیا یہہ سچ هی کہ خدا نے کہا کہ باغ کے هر درخت سے نکہانا عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پہل هم تو کہاتے هیں مگر اُس درخت کے پہل کو جو باغ کے بیچوں بیچ هی خدا نے کہا هی کہ تم اُس سے نکہانا اور نہ چہونا ایسا نہو کہ مرجاؤ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم نہ مروگے بلکہ خدا جانتا هی کہ جس دن اِسے کہاؤگے تمہاري آنکہیں کہل جائینگي اور تم خدا کي مانند نیک اور بد کے جانیوالے هوگے اور عورت نے جو دیکہا کہ وہ درخت کہانے میں اچہا اور دیکہنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب هی تو اُسکے پہل میں سے لیا اور کہایا اور اپنے خصم کو بہي دیا اور اُسنے کہایا تب اُن دونوں کي آنکہیں کہل گئیں اور اُنہیں معلوم هوا کہ هم ننگے هیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سیکے اپنے لیئے لُنگیاں بنائیں اور اُنہوں نے خداوند خدا کي آواز جو ٹہنڈے وقت باغ میں پہرتا تہا سني اور آدم اور اُسکي جورو نے

آپ کو خداوند خدا کے سامھنے سے باغ کے درختوں میں چھپایا تب
خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہاں ھی وہ بولا کہ میں نے
باغ میں تیري آواز سني اور ڈرا کیونکہ میں ننگا ھوں اور آپ کو چھپایا
اور اُسنے کہا تجھے کسنے جتایا کہ تو ننگا ھی کیا تو نے اِس درخت
سے کھایا جسکي بابت میں نے تجھکو حکم کیا تہا کہ اِس سے نہ کھانا
آدم نے کہا کہ اِس عورت نے جسے تو نے میري ساتھي کردي مجھے اِس
درخت سے دیا اور میں نے کھایا تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ
تو نے یہہ کیا کیا عورت بولي کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو میں نے کھایا
اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اِس واسطے کہ تو نے یہہ کیا ھی تو
سب چارپایوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ھی تو اپنے پیٹ
کے بل چلیگا اور عمر بھر مٹي کھائیگا اور میں تیرے اور عورت کے اور تیري
نسل اور اُسکي نسل کے درمیان دشمني ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگي
اور تو اُسکي ایڑي کو کاٹیگا اور اُسنے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل
میں درد کو بہت بڑھاؤنگا اور درد سے تو لڑکے جنیگي اور اپنے خصم
کي طرف تیرا شوق ھوگا وہ تجھہ پر حکومت کریگا اور اُسنے آدم سے کہا
اِس واسطے کہ تو نے اپني جورو کي بات سني اور اُس درخت سے کھایا
جسکے واسطے میں نے تجھے حکم کیا کہ اُس سے مت کھا زمین تیرے
سبب سے لعنتي ھوئي سخت محنت کے ساتھہ تو اپني عمر بھر اُس سے
کھائیگا اور وہ تیرے لیئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگاویگي اور تو کھیت کا
ساگ پات کھائیگا تو اپنے منہہ کے پسینے کي روٹي کھائیگا جب تک کہ
زمین میں پھر نجاوے کہ تو اُس سے نکالا گیا ھی کیونکہ تو خاک ھی اور
پھر خاک میں جائیگا اور آدم نے اپني جورو کا نام حوّا رکھا اِس لیئے کہ
وہ سب زندوں کي ما ھی اور خداوند خدا نے آدم اور اُسکي جورو کے
واسطے چمڑے کي پوشاک بناکے اُنکو پہنائي اور خداوند خدا نے کہا دیکھو
کہ آدم نیک اور بد کي پہچان میں ہم میں سے ایک کي مانند ھوگیا

اور اب ایسا نہو کہ اپنا هاتهہ بڑهاکے اور حیات کے درخت سے بهي کچهہ لیکے کهاوے اور همیشہ جیتا رهے اِس لیئے خدا نے اُسکو باغ عدن سے باهر کردیا کہ زمین کي جس میں سے وہ لیا گیا تها کهیتي کرے چنانچهہ اُسنے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کی پورب طرف کروبیوں کو چمکتي اور گهومتي تلوار کے ساتهہ مقرر کیا کہ درخت حیات کي راہ کي نگهباني کریں * اور متي کي ۱۳ فصل کي ۳۶ آیت سے ۳۹ تک مرقوم هی کہ یسوع کے شاگردوں نے اُس پاس آکے کہا کهیت کے کڑوے دانے کي تمثیل همیں سمجها اُسنے اُنہیں جواب میں کہا کہ اچهے بیج کا بونیوالا ابن آدم هی کهیت دنیا هی اچهے بیج اِس بادشاهت کے لڑکے هیں اور کڑوے دانے شریر کے فرزند وہ دشمن جسنے اُنهیں بویا شیطان هی کاٹنے کا وقت اِس دنیا کا آخر اور کاٹنے والے فرشتے هیں * اور رومیوں کے مکتوب کي ۵ فصل کي ۱۲ آیت میں لکها هی کہ * جس طرح ایک شخص کے وسیلے گناہ اور گناہ کے سبب موت دنیا میں آئي اُسي طرح موت سب میں پهیلي اِس لیئے کہ سب نے گناہ کیا * اور یوحنا کي ۸ فصل کي ۴۴ آیت میں مذکور هی کہ * تم اپنے باپ شیطان سے هو اور چاهتے هو کہ اپنے باپ کي خواهش کے موافق کرو وہ تو شروع سے قاتل تها اور سچائي پر ثابت نرها کیونکہ اُس میں سچائي نهیں جب وہ جهوٹهہ کہتا هی تب اپني هي سي کہتا هي کیونکہ وہ جهوٹها هی اور جهوٹهہ کا باپ هی * اور پہلے پطرس کي ۵ فصل کي ۸ آیت میں لکها هی کہ * هوشیار اور جاگتے رهو کیونکہ تمهارا مخالف شیطان گرجنےوالے ببر کي مانند ڈهونڈهتا پهرتا هی کہ کس کو پهار کهاوے * * اور اگر کوئي کہے کہ خدا نے بدي کو کیوں ظاهر هونے دیا اور شیطان کو کیوں نہ روکا کہ وہ آدمي پر غالب آیا اور کیوں ابتک خدا نے بدي اور شیطان کے غالب هونے کو برداشت کیا سو اِس بات کا جواب یہاں نهیں هو سکتا لیکن کتاب طریق الحیات میں جہاں تک بن پڑا هی دیا گیا هی اور اگرچہ آدمي اپني عقل سے اِس مطلب

کے دریافت کرنے میں لاچار اور اِس سوال کے ٹھیک جواب دینے میں
عاجز ھی کیونکہ خدا نے اپني مصلحت کے موافق آدمي سے اِس بھید کا
بیان کرنا مناسب نجانا تو بھي ایماندار آدمي کے لیئے اِتنا ھی جان لینا
کفایت کرتا ھی کہ خدا حکیم ھی اور حکیم مطلق اپنے کاموں میں غلطي
نہیں کرتا اور اگرچہ خدا مختار مطلق ھی لیکن پھر بھي خارجي فاعل کے
فعل کو از روے حکمت و مصلحت در وقت نہیں روکتا پر اِس حکمت
کا جان لینا انسان کي ناقص عقل کے قابو میں نہیں ھی *

اور اِن مطلبوں کي بابت اِس بات سے حق ڈھونڈھنیوالے کو دلجمعي
بخوبي تمام حاصل ھوتي ھی کہ خدا کے کلام سے صاف معلوم ھوتا ھی کہ خدا
کي خواھش یہہ نہیں کہ آدمي شیطان کے قبضے اور گناہ و بدبختي میں
رھے بلکہ یہہ خواھش ھي کہ پھر گناہ سے آزاد و پاک ھوکر پاکیزگي میں خدا
کي مانند بن جاے اور ھمیشہ کي نیکبختي حاصل کرلے اور اُس مرتبہ پر
بلکہ اس سے بھي زیادہ رتبہ پر پہنچ جاے جو آدم کو بہشت میں حاصل
تھا جیسا کہ کتب مقدسہ کے اِن مقاموں میں یعني موسیٰ کي ۳ کتاب
کي ۱۱ فصل کي ۴۴ آیت میں لکھا ھی کہ * میں خداوند تمھارا خدا ھوں
چاھیئے کہ تم اپنے تئیں مقدس کرو تاکہ تم مقدس ھوؤ اِس لیئے کہ
میں قدوس ھوں * اور متي کي ۵ فصل کي ۴۸ آیت میں لکھا ھی کہ *
کامل ھوؤ جیسا تمھارا باپ جو آسمان پر ھی کامل ھی * اور دوسرے
قرنتیوں کي ۶ فصل کي ۱۶ آیت میں لکھا ھی کہ * تم تو زندہ خدا کي
ھیکل ھو چنانچہ خدا نے کہا ھی کہ میں اُنمیں رھونگا اور اُنمیں چلونگا
اور میں اُنکا خدا ھونگا اور وے میرے لوگ ھونگے * اور پہلے پطرس کي
۲ فصل کي ۹ آیت میں مذکور ھی کہ * تم چنے ھوئے خاندان بادشاھي
کاھنوں کي جماعت مقدس قوم اور خاص لوگ ھو تاکہ تم اُسکي خوبیاں
بیان کرو جسنے تمھیں تاریکي سے اپني عجیب روشني میں بلایا * اور پہلے
یوحنا کي ۳ فصل کي ۲ آیت میں لکھا ھی کہ * پیارو اب ھم خدا کے

فرزند هيں اور يهه تو ابتک ظاهر نهيں هوتا که هم کيا کچهه هونگے پر هم جانتے هيں که جب وه ظاهر هوگا هم اُسکي مانند هونگے کيونکه هم اُسے جيسا وه هی ويسا ديکهينگے * اِس حال ميں انجيل اور پرانے عهد کي کتابيں خوب کهلا کهلي سمجهاتي هيں که آدمي کي پيدايش کا مطلب مقدور بهر خدا کي مانند پاک و کامل هونا هی * * پس انجيل اُن شرطوں ميں سے جنهيں هم نے حقيقي الهام کي پهچان کے ليئے ديباجه ميں ذکر کيا تيسري شرط کو نهايت کمال کے ساتهه پورا کرتي هی يعني اُس شرط کے موافق چاهيئے که حقيقي الهام خدا کو پاک اور مقدس بيان کرکے آدمي کے واسطے بهي پاک دلي کا مرتبه بتاوے اور اِس شرط کے پورا هونے سے انجيل کا خدا کي طرف سے هونا ثابت هوتا هی اور سارے مذهبوں کي سب کتابوں سے بهي امتياز پاکر اُن سے برتر تههرتي هی کيونکه وے تمام مذهب آدمي کي پيدايش کے اُس عمده مطلب سے کچهه بهي خبر نهيں رکهتے هيں اور آدمي کي پاکيزگي کو ايک ظاهري فعل جانکر اُسکے دل کو ناپاکي ميں چهوڑتے هيں پر اِس طرح کي پاکيزگي اگرچه آدمي کي نظر ميں پاک معلوم هوتي هی مگر مقدس اور کامل اور عالم خدا کے حضور کچهه چيز نه گني جائيگي *

اور اِس ليئے که آدمي اُس عمده و عالي مطلب کو پهنچے خدا نے اپنے حکم اسے عنايت کيئے جيسا که موسیٰ کي دوسري کتاب کي ۲۰ فصل کي پهلي سے ۱۷ آيت تک بيان هی که * خدا نے يے سب باتيں کهيں که خداوند تيرا خدا جو تجهے مصر سے اور خادموں کے گهر سے نکال لايا ميں هوں ميرے حضور تيرے ليئے دوسرے خدا نهونگے اور اپنے ليئے تراش کے مورتيں اور کسي چيز کي صورتيں جو آسمان کے اوپر يا پاني ميں زمين کے تلے هی مت بنائيو تو اُنکے آگے خم مت هوجيو نه اُنکي بندگي کيجيو اِس ليئے که ميں خداوند تيرا خدا غيور هوں که ابا کي بدکاريوں کي سزا اُنکے لڑکوں کو جو ميرا کينه رکهتے هيں اُنکي تيسري اور چوتهي نسل تک

دينيوالا هوں اور اُن ميں سے هزاروں پر جو مجهسے دوست رکهتے هيں اور ميرے حکموں کو حفظ کرتے هيں رحم کرنيوالا هوں تو خداوند اپنے خدا کا نام بيجا مت ليجيو کيونکه خداوند اُسے جو اُسکا نام بيجا ليتا هي بے سزا نچهوڑيگا روز سبت کو مقدس جان کے ياد رکهيو تو چهه دن تک محنت اور اپنے سب کام کيجيو ليکن ساتواں دن خدا اپنے خداوند کا هي اُسميں کوئي کچهه کام نکرے نه تو اور نه تيرا بيٹا نه تيري بيٹي نه تيرا خدمت کرنيوالا اور نه تيري خدمت کرنيوالي نه تيري مواشي اور نه تيرا مسافر جو تيرے دروازه کے اندر هي اِس ليئے که خداوند نے چهه دن ميں آسمان زمين دريا اور سب کچهه جو اُن ميں هي بنائے اور ساتويں دن آرام کيا اِس واسطے خداوند نے يوم سبت کو مبارک کيا اور اُسے مقدس ٹهہرايا تو اپنے باپ اور اپني ماں کو عزت دے تاکه تيري عمر زمين پر جو خداوند تيرا خدا تجهے ديتا هي دراز هووے تو خون مت کر تو زنا مت کر تو چوري مت کر تو اپنے همسائے پر جهوٹهي گواهي مت دے تو اپنے همسائے کے گهر کا لالچ مت کر تو اپنے همسائے کي جورو اور اُسکے خدمت کرنيوالے اور اُسکي خدمت کرنيوالي اور اُسکے بيل اور اُسکے گدهے اور کسي چيز کا جو تيرے همسائے کي هي لالچ مت کر * پهر متي کي انجيل ميں ٥ فصل کي ۲۱ آيت سے ۴۸ تک لکها هي که * تم سن چکے هو که اگلوں سے کها گيا تو خون مت کر اور جو که خون کرے عدالت ميں سزا کے لائق هوگا پر ميں تمهيں کهتا هوں که جو کوئي اپنے بهائي پر بے سبب غصه هو عدالت ميں سزا کے قابل هوگا اور جو کوئي اپنے بهائي کو باولا کهے سينڈرين ميں سزا کے لائق هوگا اور جو اُسکو کافر کهے جهنم کي آگ کا سزاوار هوگا پس اگر تو قربان گاه ميں اپني نذر ليجاوے اور وهاں تجهے ياد آوے که تيرا بهائي تجهسے کچهه مخالفت رکهتا هي تو وهاں اپني نذر قربان گاه کے سامهنے چهوڑ کے چلا جا پهلے اپنے بهائي سے ميل کر تب آکے اپني نذر گذران جب تک که تو اپنے مدعي کے ساتهه راه ميں هي جلد اُس سے مل جا نهو که

مدعي تجهے قاضي کے حوالے کرے اور قاضي تجهے پیادے کے سپرد کرے اور
تو قید میں پڑے میں تجهسے سچ کہتا هوں که جب تک کوڑي کوڑي ادا
نکرے تو وهاں سے کسي طرح نچهوٹیگا تم سن چکے هو که اگلوں سے کہا گیا
تو زنا نکر پر میں تمهیں کہتا هوں که جو کوئي شهوت سے کسي عورت پر
نگاه کرے وه اپنے دل میں اُسکے ساتهه زنا کرچکا سو اگر تیري دهني آنکهه
تیرے ٹهوکر کهانے کا باعث هو اُسے نکال ڈال اور پهینک دے کیونکه تیرے
انگوں میں سے ایک کا نرهنا تیرے لیئے اُس سے بہتر هی که تیرا سارا بدن
جهنم میں پڑے یا اگر تیرا دهنا هاتهه تیرے لیئے ٹهوکر کهانے کا باعث
هو اُسکو کاٹ ڈال اور پهینک دے کیونکه تیرے انگوں میں سے ایک کا
نرهنا تیرے لیئے اُس سے بهتر هی که تیرا سارا بدن جهنم میں پڑے یهه
بهي کہا گیا که جو کوئي اپني جورو کو چهوڑدے اُسے طلاق نامه لکهه دے
پر میں تمهیں کہتا هوں که جو کوئي اپني جورو کو زنا کے سواے کسي اَور
سبب سے چهوڑ دیوے اُس سے زنا کرواتا هی اور جو کوئي اُس عورت سے جو
چهوڑي گئي بیاه کرے زنا کرتا هی پهر تم سن چکے هو که اگلوں سے کہا گیا که
تو جهوٹهي قسم نکهه بلکه اپني قسموں کو خداوند کے لیئے پورا کر پر میں
تمهیں کہتا هوں هرگز قسم نکهانا نه تو آسمان کي کیونکه وه خدا کا تخت
هی نه زمین کي کیونکه وه اُسکے پانوں کي چوکي هی اور نه یروشالم کي
کیونکه وه بزرگ بادشاه کا شهر هی اور نه اپنے سر کي قسم کہا کیونکه تو
ایک بال کو سفید یا کالا نهیں کر سکتا هی پر تمهاري گفتگو میں هاں کي
هاں اور نهیں کي نهیں هو کیونکه جو اِس سے زیاده هی سو بُرائي سے هوتا
هي تم سن چکے هو که کہا گیا آنکهه کے بدلے آنکهه اور دانت کے بدلے دانت
پر میں تمهیں کہتا هوں که ظالم کا مقابله نکرنا بلکه جو تیرے دهنے گال پر
طمانچه مارے دوسرا بهي اُسکي طرف پهیر دے اور اگر کوئي چاهے که عدالت
میں تجهه پر نالش کرکے تیرا کرتا لے قبا کو بهي اُسے لینے دے اور جو کوئي
تجهے ایک کوس بیگار لیجاوے اُسکے ساتهه دو کوس چلا جا جو تجهه سے

کچهه مانگے اُسے دے اور جو تجهه سے قرض مانگے اُس سے مفهه نه موڑ تم
سن چکے هو که کها گیا اپنے پڑوسي سے محبت رکهه اور اپنے دشمن سے
عداوت پر میں تمهیں کهتا هوں که اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم
پر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاهو جو تم سے کینه رکهیں انکا بهلا کرو
اور جو تمهیں دکهه دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو تاکه تم اپنے باپ
کے جو آسمان پر هی فرزند هوؤ کیونکه وه اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں
پر اُگاتا هی اور راستوں اور ناراستوں پر مینهه برساتا کیونکه اگر تم اُنهیں کو
پیار کرو جو تمهیں پیار کرتے هیں تو تمهارے لیئے کیا بدلا هی کیا محصول
لینیوالے بهي ایسا نهیں کرتے هیں اور اگر تم فقط اپنے بهائیوں کو سلام کرو
تو کیا زیاده کیا کیا محصول لینیوالے ایسا نهیں کرتے پس تم کامل هوؤ
جیسا تمهارا باپ جو آسمان پر هی کامل هی * اور پهر متي کي ٦ فصل
کي پهلي آیت سے ۲۱ تک اور ۳۱ سے آخر تک لکها هی که * خبردار تم
اپنے نیک کام لوگوں کے سامهنے دیکهانے کے لیئے نکرو نهیں تو تمهارے باپ
سے جو آسمان پر هی اجر نملیگا اِسلیئے جب تو خیرات کرے اپنے
سامهنے ترهي نه بجا جیسا مکار عبادت خانوں اور رستوں میں کرتے هیں
تاکه لوگ اُنکي تعریف کریں میں تم سے سچ کهتا هوں که وے اپنا اجر
پاچکے پر جب تو خیرات کرے تو چاهیئے که تیرا بایاں هاتهه نجانے جو
تیرا دهنا هاتهه کرتا هی تاکه تیري خیرات پوشیده رهے اور تیرا باپ جو
پوشیده دیکهتا هی وه خود ظاهر میں تجهے بدلا دے اور جب تو دعا مانگے
مکاروں کي مانند مت هو کیونکه وے عبادت خانوں میں اور رستوں کے
موڑ پر کهڑے هوکے دعا مانگنے کو دوست رکهتے هیں تاکه لوگ اُنهیں دیکهیں
میں تمسے سچ کهتا هوں که وے اپنا بدلا پاچکے لیکن جب تو دعا مانگے
اپني کوٹهري میں جا اور دروازه بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگي
میں هی دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیده دیکهتا هی ظاهر میں تجهے
بدلا دیگا اور جب دعا مانگتے هو غیر قوموں کي مانند بیفائده بک بک

نکرو کیونکه وے سمجھتے هیں که بهت بکنے سے اُنکي سني جائیگي پس
اُنکي مانند نہو کیونکه تمهارا باپ تمهارے مانگنا کے پہلے جانتا هی که
تمهیں کن کن چیزوں کي ضرورت هی اِس واسطے تم اِس طرح دعا مانگو
که ای همارے باپ جو آسمان پر هی تیرے نام کي تقدیس هو تیري
بادشاهت آوے اور تیري مرضي کے موافق جیسا آسمان پر هی زمین پر
بهي هو همارے روز کي روٹي آج همیں بخش اور جس طرح هم اپنے
قرضداروں کو بخشتے هیں تو اپنا قرض همکو بخش دے اور همیں آزمایش
میں نه ڈال بلکه بُرے سے بچا کیونکه بادشاهت اور قدرت اور جلال تیرا
همیشه هی آمین اِس لیئے که اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو تو تمهارا
باپ بهي جو آسمان پر هي تمهارے قصور معاف کریگا پر اگر تم آدمیوں کے
قصور نه معاف کرو تو تمهارا باپ بهي تمهارے قصور نه معاف کریگا پهر
جب تم روزه رکهو مکاروں کي مانند اپنا چهره اُداس نه بناؤ کیونکه وے
اپنا منهه بگاڑتے هیں که لوگ اُنهیں روزه‌دار جانیں میں تم سے سچ کهتا
هوں که وے اپنا بدلا پاچکے پر جب تو روزه رکهے اپنا سر چکنا کر اور اپنا
منهه دهو تاکه تجهے روزے سے آدمي نهیں بلکه تیرا باپ جو پوشیده هی
جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگي میں دیکهتا هی ظاهر میں تجهے بدلا دے
مال اپنے واسطے زمین پر جمع نکرو جهاں کیڑا اور مورچه خراب کرتا هی
اور جهاں چور سیندهه دیکے چوراتے هیں بلکه مال اپنے لیئے آسمان پر
جمع کرو جهاں نه کیڑا نه مورچه خراب کرتا اور نه چور سیندهه دیکے
چوراتا هی کیونکه جهاں تمهارا خزانه هی وهیں تمهارا دل بهي لگا رهیگا
اور فکر نه کرو که هم کیا کهائینگے کیا پیئینگے اور کیا پهنینگے کیونکه اِن سب
چیزوں کي تلاش غیر قوم کرتے هیں اور تمهارا باپ جو آسمان پر هی جانتا
هی که تم اِن سب چیزوں کے محتاج هو پر تم پهلے خدا کي بادشاهت
اور اُسکي راستبازي ڈهونڈهو تو اُنکے سوا یے سب چیزیں بهي تمهیں
ملینگي پس کل کي فکر نکرو کیونکه کل خود اپني چیزوں کي آپ هی

فکر کرلیگا آپ کا دکھہ آپ ہی کے اپنے بس ہی * اور پھر رومیوں کي تمام
۱۲ فصل میں مرقوم ہی کہ * ای بھائیو میں خدا کي رحمتوں کا واسطہ
دیکے تم سے التماس کرتا ہوں کہ تم اپنے بدن خدا کي نذر کرو تاکہ زندہ
قرباني اور مقدس و پسندیدہ ہو کہ یہہ تمہاري عبادت کے موافق ہی اور
اِس جہان کے ہم شکل مت ہو بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے اپني شکل
بدل ڈالو تاکہ تم خدا کے اُس ارادے کو جو بہتر اور پسندیدہ اور کامل ہی
بخوبي جانو میں اُس نعمت سے جو مجھے عنایت ہوئي ہی تم میں سے
ہر ایک کو کہتا ہوں کہ اپنے مرتبے سے زیادہ عالي مزاج نہ بنو بلکہ درستي
سے ایسا مزاج رکھو جیسا خدا نے ہر ایک شخص کو اندازے سے ایمان دیا
کیونکہ جیسا ہمارے ایک بدن میں بہت سے انگ ہیں اور ہر انگ کا
ایک ہي کام نہیں ایسے ہي ہم جو بہت سے ہیں ملکے مسیح کا ایک بدن
ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے کے انگ پس ہمنے اُس نعمت کے موافق
جو ہمیں عنایت ہوئي جدا جدا انعام پایا سو اگر وہ نبوت ہی تو ہم
ایمان کے اندازے کے موافق نبوت کریں اور اگر خدمت ہی تو خدمت
میں رہیں اگر کوئي اُستاد ہووے تو تعلیم پر اور نصیحت کرنیوالا نصیحت
میں مشغول رہے اور جو خیرات بانٹنےوالا ہی صاف دلي سے بانٹے اور سردار
کوشش سے سرداري کرے اور رحم کرنیوالا خوشي سے رحم کرے محبت بےریا
ہووے بدي سے نفرت کرو نیکي سے ملے رہو برادرانہ محبت سے ایک دوسرے
کو پیار کرو عزت کي راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو کوشش میں سستي
نہ کرو روح سے سرگرم ہوؤ خداوند کي بندگي میں رہو اُمید میں خوش
تکلیف میں برداشت کرنیوالے دعا مانگنے پر مستعد رہو مقدسوں کي
احتیاج میں شریک ہوؤ مسافرپروري میں مشغول رہو اُنکے لیئے جو تمہیں
ستاتے ہیں برکت چاہو خیر مناؤ لعنت نکرو خوش وقتوں کے ساتھہ خوش
رہو اور رونیوالوں کے ساتھہ روؤ آپس میں ایک سا مزاج رکھو بڑے بڑے خیال
مت باندھو بلکہ غریبوں کے ساتھہ غریبي کرو اپني دانست میں عقلمند

نہ بنو بدي کے عوض میں کسي سے بدي نکرو اُن کاموں پر جو سب لوگوں
کے نزدیک بہلے ھیں دوراندیش رھو اگر ھوسکے تو مقدور بھر ھر انسان کے
ساتھہ ملے رھو عزیزو اپنا بدلا مت لو بلکہ غصے کي راہ چھوڑ دو کیونکہ یہہ
لکھا ھی کہ خداوند کہتا ھی کہ بدلا لینا میرا کام ھی میں ھي بدلا لونگا
پس اگر تیرا دشمن بھوکھا ھو اُسکو کھلا اگر پیاسا ھو اُسے پاني دے کیونکہ
تو یہہ کرکے اُسکے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگا دیگا بدي کا مغلوب
نہو بلکہ بدي پر نیکي سے غالب ھو * پھر اِسي مکتوب کي ۱۳ فصل کي
۱ و ۲ و ۵ آیتوں سے ۹ تک لکھا ھی کہ * ھرایک شخص حاکموں کے تابع رھے
کیونکہ ایسي کوئي حکومت نہیں جو خدا کي طرف سے نہو اور جتني
حکومتیں ھیں سو خدا کي طرف سے مقرر ھیں پس جو کوئي حکومت
کا سامہنا کرتا ھی سو خدا کي مقرري بات کا مخالف ھی اور وے جو
مخالف ھیں سو آپ ھي سزا پاوینگے پس تابع رھنا نہ صرف غضب کے
سبب بلکہ نیک نیتي کے واسطے بھي ضرور ھی اِس لیئے تم خراج بھي
دو کہ وے خدا کے خادم ھیں تاکہ اُس کام میں مشغول رھیں پس سب
کا حق ادا کرو جسکو خراج چاھیئے خراج اور جسکو محصول چاھیئے
محصول دو اور جس سے ڈرا چاھیئے ڈرو اور جس کي عزت کیا چاھیئے
عزت کرو سوا آپس کي محبت کے کسي کے قرضدار نرھو کیونکہ جو اَوْروں
سے محبت رکھتا ھی اُس نے شریعت کو پورا کیا ھی * پھر پہلے قرنتیوں
کي ۱۳ فصل کي پہلي آیت سے ۱۰ تک لکھا ھی کہ * اگر میں آدمي یا
فرشتوں کي زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا
جھانجھناتا جھانجھہ ھوں اور اگر میں نبوت کروں اور اگر میں غیب کي
سب باتیں اور سارے علم جانوں اور میرا ایمان پورا ھو یہاں تک کہ پہاڑوں
کو چلاؤں پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھہ نہیں ھوں اور اگر میں اپنا
سارا مال خیرات میں دیڈالوں یا اگر میں اپنا بدن دوں کہ جلایا جاے پر
محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھہ فائدہ نہیں محبت صبر اور مہر بخشتي

هی محبت ڈاہ نہیں کرتي محبت شیخي نہیں کرتي پھولتي نہیں بے موقع نہیں کرتي خود غرض نہیں تند مزاج نہیں بدگمان نہیں ناراستي سے خوش نہیں بلکہ راستي سے خوش هی سب باتوں کو پي جاتي هی سب کچھہ باور کرتي هی سب چیز کي اُمید رکھتي هی سب کي برداشت کرتي هی محبت کبھي جاتي نہیں رهتي اگر نبوتیں هیں تو موقوف هونگي اگر زبانیں هیں تو بند هو جائینگي اگر علم هی تو لا حاصل هو جائیگا کیونکہ همارا علم ناقص هی اور هماري نبوت ناتمام پر جب کمال حاصل هوگا تو ناقص نیست هو جائیگا * اور پھر افسیوں کي ۵ فصل کي پہلي آیت سے ۲۱ تک لکھا هی کہ * تم عزیز فرزندوں کي طرح خدا کے پیرو هو اور محبت کے طور پر چلو جیسے مسیح نے بھي هم سے محبت کي خوشبو کے لیئے هماري عوض میں اپنے تئیں خدا کے آگے نذر اور قربان کیا اور حرامکاري اور هر طرح کي ناپاکي اور لالچ کا تم میں ذکر تک نہو جیسا مقدس لوگوں کو مناسب هی اور بے شرمي اور بیہودہ بات یا ٹھٹھے بازي جو نا مناسب هی نہووے بلکہ بیشتر شکر گذاري کیونکہ تم اُس سے واقف هو کہ کوئي حرامکار یا ناپاک اور لالچي جو بت پرست هی مسیح اور خدا کي بادشاهت کا وارث نہیں هی کوئي تمکو بیہودہ باتوں سے بہلاوا نہ دے کیونکہ ایسي باتوں کے سبب خدا کا غضب نافرمان برداروں پر پڑتا هی پس تم اُنکے شریک نہو کیونکہ تم آگے تاریکي تھے پر اب خدا میں هوکے نور هو تم نور کے فرزندوں کي طرح چلو اِس لیئے کہ نور کا پھل کمال خوبي اور راستبازي اور سچائي هی اور دریافت کرو کہ خداوند کو کیا خوش آتا هی اور تاریکي کے لا حاصل کاموں میں شریک مت هو بلکہ بیشتر اُنکو ملامت کرو کیونکہ اُنکے پوشیدہ کاموں کا ذکر بھي کرنا شرم هی اور ساري چیزیں جو ملامت کے لایق هیں روشني سے ظاهر هوتي هیں کیونکہ هر ایک چیز جو روشن کرتي روشني هی اِس لیئے وہ کہتا هی ارے او تو جو سوتا هی جاگ اور مردوں میں سے اُٹھہ کہ مسیح تجھے روشن کریگا پس خبردار تم دیکھہ بھال

کے چلو نادانوں کي طرح نہیں بلکہ داناؤں کي مانند وقت کو غنیمت
جانو کیونکہ دن بُرے هیں اِس واسطے تم بے تمیز نہ رهو بلکہ سمجھو کہ
خداوند کي مرضي کیا هی اور شراب پیکے متوالے نہو کہ اُس میں خرابي
هی بلکہ روح سے بھر جاؤ اورآپس میں زبور اور گیت اور روحاني غزلیں
گایا کرو اور اپنے دل میں خداوند کے لیئے گاتے بجاتے رهو اور سب باتوں
میں همارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے خدا باپ کے همیشہ شکرگذار
رهو اور خدا کے خوف سے ایک دوسرے کي فرمان برداري کرو * اور پھر
کلسیوں کي تمام ۳ فصل میں اور ۴ فصل کي پہلي آیت میں لکھا هی کہ
* اگر تم مسیح کے ساتھہ جي اُٹھے هو تو آسماني چیزوں کي تلاش میں رهو
جہاں مسیح خدا کے داهنے بیٹھا هی آسماني چیزوں سے دل لگاؤ نہ اُن
چیزوں سے جو زمین پر هیں کیونکہ تم مر گئے هو اور تمھاري زندگي مسیح
کے ساتھہ خدا میں پوشیدہ هی جب مسیح جو هماري زندگي هی ظاهر
هوگا اُسکے ساتھہ تم بھي جلال سے ظاهر هو جاؤگے اِس واسطے تم اپنے انگوں
کو جو زمین پر هیں یعني حرامکاري اور ناپاکي اور شہوت اور بري خواهش
اور لالچ کو جو بت‌پرستي هی مار ڈالو اِنھیں کے سبب سے خدا کا غضب
نافرمان بردار فرزندوں پر پڑتا هی اور آگے جب تم اُن کے بیچ جیتے تھے تم
بھي اُنکي راہ پر چلتے تھے پر اب تم اِن سب کو بھي یعنی غصے اور غضب
اور بدي اور بدگوئي اور بد زباني کو اپنے منہہ سے نکال پھینکو ایک دوسرے
سے جھوٹھہ نبولو کیونکہ تم نے پراني انسانیت کو اُسکے فعلوں سمیت اُتار
پھینکا اور نئي انسانیت کو جو معرفت میں اپنے پیدا کرنیوالے کي صورت
کے موافق نئي بن رهي هی پہنا هی وهاں نہ یوناني هی نہ یہودي نہ ختنہ
نہ نامختوني نہ بربري نہ اسقوطي نہ غلام نہ آزاد پر مسیح سب کچھہ اور
سب میں هی پس خدا کے چنے هوؤں کي مانند جو پاک اور پیارے هیں
دردمندي اور مہرباني اور فروتني و خاکساري اور برداشت کا لباس پہنو اور
اگر کوئي کسي پر دعوی رکھتا هو تو ایک دوسرے کي برداشت کرے اور

ایک دوسرے کو بخشے جیسا مسیح نے تمھیں بخشا ویسا هي تم بهي کرو اور
اِن سب کے اوپر محبت کو پہن لو کہ وہ کمال کا کمربند هی اور خدا کي
سلامتي جسکي طرف تم ایک تن هوکر بلائے گئے تمہارے دلوں پر حکومت
کرے اور تم شکرگذار رهو مسیح کا کلام تم میں بہتایت سے رہے اور تم ایک
دوسرے کو کمال دانائي سے تعلیم اور نصیحت کرو اور زبور اور گیت اور
روحاني غزلیں شکرگذاري کے ساتهہ خداوند کے لیئے دلوں سے گؤ اور جو
کچهہ کرتے هو کلام اور کام سب کچهہ خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اُسکے
وسیلے سے خدا باپ کا شکر بجالاؤ ای عورتو جیسا خداوند میں مناسب
هی اپنے اپنے خصم کي فرمان برداري کرو ای مردو اپني جوروؤں کو پیار
کرو اور اُن سے کڑوے نہو ای لڑکو تم اپنے ما باپ کے هر ایک بات میں
فرمان بردار رهو کہ خداوند کو یہي پسند هی ای لڑکے بالے والو اپنے لڑکوں
کو دق مت کرو نہووے کہ وے آزردہ هو جاویں ای نوکرو تم اُنکے جو دنیا
میں تمہارے خاوند هیں سب باتوں میں فرمان بردار رهو پر خوشامدي
لوگوں کي مانند دیکهانے کو نہیں بلکہ صاف دل سے خدا ترسوں کي طرح
اور جو کچهہ کرو سو جي سے ایسا کرو جیسا خداوند کے لیئے کرتے هیں نہ
کہ آدمیوں کے لیئے کہ تم جانتے هو کہ تم خداوند سے بدلے میں میراث
پاؤگے کیونکہ تم خداوند مسیح کي نوکري بجا لاتے هو پر وہ جو بُرا کرتا هی
وہ اپنے کیئے کے موافق بُرائي کهاویگا اور طرفداري نہیں هی ای خاوندو
نوکروں کے ساتهہ عدل اور انصاف کرو یہہ جانکر کہ تمہارا بهي ایک خاوند
آسمان پر هی * * بعضے مسلمان گمان کرتے هیں کہ گویا انجیل میں کچهہ
امر و نہي نہیں هی اِس لیئے هم نے یي آیتیں تفصیلوار بیان کردیں
اِنکے مضامین سے صاف ظاهر هی کہ یے احکام صرف روحاني اور باطني
مطالب کو جو بالکلیہ خداے مقدس کے لائق هیں بیان کرتے چنانچہ وے
سب حکم آدمي کے دل اور چال چلن کے نیک اور پاک هونے سے علاقہ
رکهتے هیں پوشیدہ نرهے کہ اَور مذهبوں کے اکثر احکام صرف ظاهري آداب

سے منسوب هیں اور اِسي واسطے خدا کے نزدیک ناپسند اور آدمي کے لیئے بیفائدہ هیں اور انجیل کے احکام اِس جہت سے کہ صرف باطني اور آدمي کے دل اور چال چلن نیک هونے کے لیئے مخصوص هیں تو سارے مذهبوں پر فضیلت و برتري رکھتے هیں اور اِس سے بھي ثابت هوتا هی کہ یے حکم آدمي کے حکم نہیں بلکہ خدا کے حکم هیں * اور یے سب حکم اِس ایک حکم میں جمع هیں جو متّي کي ۲۲ فصل کي ۳۷ اور ۳۹ آیتوں میں لکھا هی کہ * خداوند کو جو تیرا خدا هی اپنے سارے دل اور اپني ساري جان اور اپني ساري سمجھہ سے پیار کر اور اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو * یعني چاهیئے کہ تیرا مطلب اور مقصد و خواهش همیشہ خدا هو اور اُسي میں جمع هوکے اُس سے ملا رهے اِس طرح پر کہ تیري عقل اور روح و بدن کي ساري قوتیں عمر بھر هر روز و هر دم اور هر لحظہ خدا کے ارادے کے موافق مصروف و متحرک رهیں اور پھر یہہ کہ جس طرح اپني بھلائي اور خیر و خوشوقتي چاهتے هو ایسے هي اپنے مقدور بھر اپنے همسائے کي بھي نیکي اور خوشوقتي چاهو خواہ وہ دوست هو خواہ دشمن تاکہ تم مسیح کے اُس کلام کو پورا کرو جو متّي کي ۷ فصل کي ۱۲ آیت میں لکھا هی کہ * جو کچھہ تم چاهتے هو کہ لوگ تمھارے ساتھہ کریں ویساهي تم بھي اُن سے کرو * اور یے احکام آدمي کو خدا سے ملاکر اور پڑوسي کا بھي دوست بناکر اُسے حقیقي پاکیزگي اور همیشہ کي خوشحالي کو پہنچاتے هیں اور خدا اور پڑوسي کو پیار کرنے کا حکم جو خدا نے اپنے کلام میں بیان کیا هی وهي شریعت و حکم هی جسے خدا نے هر ایک آدمي کے دل اور انصاف میں بھي مقرر کر دیا هی صرف اِتنا تفاوت هی کہ آدمي کے دل میں ویسا ظاهر نہیں جیسا کہ انجیل میں هی اِس صورت میں هر چند آدمي کتب مقدسہ کي شریعت سے خبردار نہو پھر بھي بے شرع نہیں هی کیونکہ خدا اور همسائے کے پیار کرنے کا حکم و شریعت خدا کي طرف سے هر ایک آدمي کے دل میں ایسي نقش هی کہ هرگز مٹتي نہیں

چنانچه وه بهي اگر اپني اُس شريعت دلي پر متوجه هو تو حكم مذكور سے تهوڑا بهت خبردار هو سكتا هى اِس حال ميں بت‌پرستوں كے دل ميں بهي باوجوديكه اُنكي ديني كتابيں جهوٹهي هيں تو بهي خدا كي طرف سے ايک شريعت هى كه خدا اُسپر عمل كرنے اور نه كرنے كے واسطے اُن سے حساب ليگا اور جب وے بهي اپني دلي شريعت كو پورا نهيں كرتے تو اِس سبب سے خدا كے حضور اپنے تئيں ناكاره اور تقصيروار اور گنهگار اور نجات دينيوالے كا محتاج معلوم كرسكتے هيں *

ليكن تا آدمي اُس پاكي اور اُس عالي مرتبه كو حاصل كرے جو خدا كي طرف سے اُسكے ليئے مقرر هوا ضرور هى كه كسي حكم ميں قصور نكرے كيونكه يعقوب كے مكتوب كي ۲ فصل كي ۱۰ آيت ميں لكها هى كه * جو ساري شريعت كو مانتا اور ايک بات كو ٹالتا هى تو وه ساري باتوں كا گنهگار هوا * پهر گلتيوں كي ۳ فصل كي ۱۰ آيت ميں مذكور هى كه * جو كوئي اِن سب باتوں كے كرنے پركه شريعت كي كتاب ميں لكهي هيں قائم نهيں رهتا لعنتي هى * پس خداوند مقدس كے حضور يهه مقبول نهوگا كه آدمي صرف اُسكے بعضے حكموں كو مانے بلكه ضرور هى كه جو شخص خدا كي رضامندي حاصل كرنے كي فكر ميں هى اُسكے احكام كو ايسا پورا كرے كه اُنميں سے كسي بات ميں كچهه قصور نهو نهيں تو جو شخص كه قصور كرتا هى اگرچه اُنميں سے صرف ايک هي بات ميں قصور كيا هو تو بهي ملعون هى يعني خدا كے غضب ميں گرفتار هوگا ليكن درحاليكه خدا كے كلام كے موافق اور انصاف كي گواهي كے بلحاظ سب آدمي گنهگار هيں پس ايسا شخص كهاں پائيے جسنے خداوند كے حكموں كو ايسا پورا كيا هو كه كبهي اُنميں ايک بات كي بهي كوتاهي نهوئي هو اور ايسا شخص كهاں هى جو هميشه اپنے سارے دل اور اپني ساري قدرت اور اپنے سارے خيال سے خدا كو اور اپنے پڑوسي كو اپني مانند پيار كركے اُسكے ساتهه ايسا چال چلن ركهے جو اپنے حق ميں آشنا سے اُميد ركهتا هى اور ايسا شخص كهاں هى جسنے

کبھي کوئي بُرا کام نکیا هو یا ایک ایسي بات جو مقدس خدا کے نزدیک
بُري هی نه کہي هو اور ایسا شخص کہاں هی جسکے هل میں کبھي کوئي
بُري اور ناپاک خواهش اور بیجا حرکت نه سمائي هو پس اِس حال
میں مجھے اور تجھے بلکه سب لوگوں کو لازم هی که خداوند کے سامھنے
اقرار کریں که هم سب قصوروار اور گنہگار هیں اور وہ نیکي و پاکي کي
حالت جو تیرے سامھنے همیں چاهیئے هم میں نہیں هي اِس لیئے وے
سزائیں جو خدا نے اپنے حکموں کے نماننے والوں کے لیئے مقرر کي هیں
سب لوگوں پر بلکه میرے اور تیرے واسطے بھي هونگي کیونکه یهه نہیں هو
سکتا که خداے عادل و صادق اپنے کلام کے برخلاف کرے اور اپنا وعدہ و
وعید پورا نکرے *

اور وہ سزا جسکا خدا نے گنہگاروں کے لیئے وعدہ کیا هی خدا کے کلام
میں اُسکا اِس طرح پر ذکر هی جیسا که مسیح نے متي کي ۱۲ فصل کي
۳۶ آیت میں کہا هی که * میں تم سے کہتا هوں که لوگ هر ایک بیہودہ
بات جو کہتے هیں عدالت کے دن اُسکا حساب دینگے * پھر کلسیوں کي
۳ فصل کي ۲۵ آیت میں لکھا هی که * وہ جو بُرا کرتا هی وہ اپنے کیئے
کے موافق بُرائي کماویگا اور طرفداري نہیں هی * پھر رومیوں کي پہلي فصل
کي ۱۸ آیت میں لکھا هی که * آدمي کي تمام بے دیني اور ناراستي پر
خدا کا غضب آسمان سے ظاهر هی * اور اِسي مکتوب کي ۲ فصل کي ۸
و ۹ آیتوں میں مرقوم هی که * اُن پر جو فسادي اور سچائي سے مخالف اور
ناراستي کے تابع هیں قہر اور غضب هوگا بلکه هر ایک آدمي کي جان جو
بُرائي کرتا هی مصیبت اور عذاب میں پڑیگي پہلے یہودي پھر یوناني
کي * پھر دوسرے تسلونیقیوں کي پہلي فصل کي ۹ آیت میں لکھا هی
که * وے (یعني وے لوگ جو خدا کو نہیں پہچانتے اور انجیل کو نہیں
مانتے) خداوند کے چہرہ سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي هلاکت
کي سزا پاوینگے * اور قیامت کے دن مسیح کے قول کے موافق جو متي کي

۲۵ فصل کي ۴۱ آيت ميں لکها هى بدکاروں سے کہا جائيگا کہ * اى ملعونو ميرے سامهنے سے اُس هميشه کي آگ ميں جاؤ جو شيطان اور اُسکے لشکر کے ليئے تيار کي گئي هى * پس يہه وہ حصه هى جو خدا سے برگشته هونے اور اُسکے حکموں کے نماننے سے تونے اور ميں نے اور سب آدميوں نے اپنے واسطے حاصل کيا اور هم اُسکے لائق هوئے هيں کيونکہ هم گنہگاروں اور ناپاکوں سے کس طرح هو سکتا هى کہ پاک اور مقدس خدا سے نزديکي ڈهونڈهيں اور کيونکر ممکن هى کہ ناپاک و گنہکار آدمي عادل و مقدس خدا کو پسند آوے اور اُسکے حکموں کا نماننا اُسے اچها معلوم هو اگرچہ يہه بات ظاهر هى کہ خدا کي محبت بے حد و بے شمار اور اُسکي رحمت کا دريا بے کنار هى ليکن اِسي طرح اُسکي عدالت اور پاکيزگي بهي بيحد هى اور اُسکے قہر و غضب کا بهي شمار نہيں اِس حال ميں محال هى کہ بدي و بدکاري خدا کو پسند آوے بلکہ لازم هى کہ پاک اور مقدس خدا گناہ کي ضد هو اور اپني عدالت کے بموجب گنہگاروں کو سزا ديوے اور گناہ سے اپني ناخوشي و نفرت ظاهر کرے پس عجب جهوٹها خيال هى اگر کوئي ايسا سوچے اور آپ کو اِس دهوکها دينيوالي اُميد پر تسلي دے کہ خدا اپني رحمت پر نظر کرکے بے سزا ديئے اور بغير بدلا ليئے همارے گناہ بخش ديگا اى اپنے دل کے فريب دينيوالے خدا ايسا کام هرگز نکريگا کس طرح هو سکتا هى کہ عادل و حکيم خدا اپني پاکيزگي اور عدالت کے برخلاف کام کرے اور درحاليکہ خدا اپني شريعت سے عدول کرنيوالے کي سزا نہ کرتا تو البته اپنے عہد کا توڑنے والا اور اپني عدالت کا مخالف هوتا * * اور خدا کي مہرباني کے تقاضا سے بهي يہي لازم آتا هى کہ خداے تعاليٰ گنہگاروں کو بے سزا ديئے نچهوڑے اِس سبب سے کہ آدمي جس وقت جانے کہ خدا نافرمان بردارں کو سزا نديگا تو پهر اُن حکموں کو جو خدا نے صرف اپني مہرباني سے آدمي کي نيکبختي کے ليئے عنايت کيئے هيں نگاہ نرکهيگا بلکہ روز بروز آگے سے اور زيادہ گناہ کے دريا ميں ڈوب کر

دم بدم بدحال و بدبخت هوتا جائیگا اور دیکھو اگر شریعت سے عدول
کرنیوالے کے لیئے کچهه سزا نهوتي تو وه شریعت کس مصرف کي هوتي اور
اگر گنهگار دینداروں کي مانند خدا کي درگاه میں مقبول هوتا تو نیک
و بد میں کیا فرق رهتا پس اِن دلیلوں سے صاف ظاهر هي اور خدا کے کلام
سے بهي بخوبي معلوم هوتا هی جیسا که بیان هوا که خداے تعالی گنهگاروں
کو سزا دیگا اِس حالت میں یا تو ضرور پڑا که هم اپنے گناهوں کي سزا پاکر
همیشه هلاکت میں رهیں یا کوئي ایسي راه همیں ملے جس سے منزل
نجات کو پهنچیں *

اِس حال میں یهه سوال لازم آتا هی که کیا آدمي آپ اپنے تئیں
گناهوں کي سزا سے نجات دے سکتا هي اور ایک ایسي تدبیر و کفاره پیدا
کر سکتا هی جو مقدس و عادل خدا کے سامهنے مقبول اور گناهوں کي معافي
کا سبب هو اور خدا کي رضامندي اپنے شامل حال کرے پوشیده نرهے که
آدمي کو محال هی که ایسا کوئي کام یا کوئي ثواب حاصل کرے جو گناهوں
کا بدلا اور کفاره هو کیونکه "ممکن نهیں هی که آدمي خدا کے حکموں کو
جس طرح که مقدس کتابوں میں بیان هوئے هیں بالکل پورا کرے اور یهه
بهي نهیں هو سکتا که اپنے گناهوں سے توبه کرکے پهر کسي طرح گناه میں
نپڑے کیونکه خدا کے کلام بموجب صرف بُرے کام هي گناه نهیں هیں بلکه
نالائق بات بُري فکر بد خواهش بهي گناه هیں اور ایسا کون هی جس کے
دل میں نالائق فکر اور بُري خواهش کبهي نهو پس درحالیکه آدمي
واجبات کو پورا نهیں کر سکتا پهر اُس سے کیونکر هو سکتا هی که واجبات
سے زیاده کام کرکے ایسا ثواب حاصل کرے که اُسکے گناه کا بدلا اور کفاره هو
اور اگر فرض کریں که کسي آدمي نے اپني تمام عمر کبهي خدا کے حکموں
سے تجاوز نکیا هو تو بهي اُس سے زیاده جو اُسپر واجب هی نهیں کیا اِس
صورت میں خدا کے حضور سے کچهه ثواب کا مستحق نهوگا بلکه مسیح کے
قول کے موافق جو لوقا کي ۱۷ فصل کي ۱۰ آیت میں لکها هی چاهیئے

که اقرار کرے که هم نالائق بندے هیں کیونکه جو همپر کرنا واجب تها وهي
کیا الحاصل واجبات سے زیادہ آدمي سے هونا ممکن نهیں کیونکه خدا کے
کلام بموجب اُسپر واجب هی که اپني عمر بهر تمام روحاني اور بدني قوتوں
سے خدا کي بندگي اور فرمانبرداري هي میں رهے پس اِس صورت میں
آدمي کو نه کچهه فرصت و قدرت باقي رهتي هی اور نه کوئي وقت ملتا
هی که واجبات سے زیادہ عمل میں لاوے اور اپنے لیئے کچهه ثواب حاصل
کرے جو اُسکے گناہ کا بدلا اور کفارہ هو اور اگر کوئي شخص غرور کي راہ سے
ایسے جهوٹهے خیال میں پڑے که گویا اُس سے زیادہ جو خدا نے مجهه پر
واجب کیا تها عمل میں لایا هوں تو بهلا ایسا آدمي کیونکر جانیگا که میرا
عمل خداوند کے سامهنے میرے گناهوں کے کفارہ کو کافي اور قبول هوگا یا
نهیں بهر صورت اِس بات میں ایسا آدمي همیشه شک اور تردد میں
رهیگا پس جو طریق که آدمي نے خود رائي سے اپنے گناهوں کي سزا سے
نجات پانے کو پسند و اختیار کیا هی وہ هرگز اُسے نجات کي منزل پر نه
پهنچائیگا اور اگر کوئي ایسا خیال کرے که توبه گناہ کا کفارہ هوگا تو پهلے
اُسکو یهه جاننا چاهیئے که توبه بهي واجبات کي قسم سے هی اور اِس
باعث سے توبه بهي ثواب یا کفارہ نهیں هوسکتي دوسرے یهه بهي جان لے
که انجیل میں صاف صاف بیان هوا هی که خدا فقط توبه کے وسیله سے
گناہ کي سزا معاف نهیں کرتا الحاصل اِن دلیلوں کے بموجب هرگز اُمید
نهیں هی که انسان اپنے گناهوں کي سزا سے اپنے تئیں چهڑا سکے پس اگر
کوئي ایسا نجات دینیوالا نملے جو آدمي کو گناہ کي سزا سے نجات بخشے
اور آدمي کے واسطے گناہ کا کفارہ حاصل کرے تو خدا کا غضب همیشه
آدمي پر رهیگا اور وہ همیشه خدا سے جدا رهکر ابدي هلاکت میں
پڑیگا * * لیکن ایسا نجات دینیوالا جو گنهگاروں کے لیئے ایک ایسا کفارہ
و فدیه عمل میں لاوے که عادل و مقدس خدا کا مقبول اور سب کي
خلاصي اور نجات کا باعث هو چاهیئے که اِس طرح کا نجات دینیوالا

آدمزاد کي قسم سے نہو کیونکہ آدمي سب کے سب گنہگار ھیں سو گنہگار گنہگار کو کس طرح سے نجات دے سکیگا اور ۴۹ زبور کي ۷ و ۸ آیت میں بھي صاف بیان ھوا ھی کہ * کسي کي مجال نہیں کہ اپنے بھائي کا فدیہ یا اُسکا کفارہ خدا کو دیوے کہ اُن جانوں کا فدیہ بھري ھي یہہ ابد تک ادا نہوگا * پس لازم آیا کہ وہ نجات دینیوالا بے گناہ و پاک اور کامل و مقدس ھو یہاں تک کہ آدمي سے برتر و اعلیٰ ھو اور ایسا نجات دینیوالا جو ایسے مرتبہ اور صفتوں میں ھو کہ گناہ کا کفارہ اور نجات حاصل کرنا اُسے ممکن ھی انجیل میں بیان ھوا اور بتایا گیا اور وہ یسوع مسیح ھی اور انجیل میں صاف کہا ھی کہ یسوع مسیح نے اپني نیکي اور کمال و ثواب اور موت کے سبب عادل و مقدس خدا کے سامھنے ایسا کفارہ اور قرباني گذراني ھی کہ خدا اُسکے سبب بندوں کے تمام گناھوں سے در گذرتا اور اپني رضامندي اُسکے شامل حال کرتا ھی * ابدي اور مقدس و رحیم خدا کا ھمیشہ شکر ھو جسنے اپني بیحد محبت کے سبب ایسي خلاصي و نجات یسوع مسیح کے واسطہ سے گنہگاروں کے لیئے مقرر کي ھی *

تیسري فصل

اُس نجات کے بیان میں جو مسیح کے وسیلہ سے عمل میں آئي

اُس نجات کو انجیل کي آیتوں سے جس طرح پر کہ اُن میں بیان ھوئي ھی ویسے ھی ھم مرقوم کرینگے لیکن ای اِس رسالہ کے پڑھنیوالے اگر خدا کا یہہ عمدہ کام جو اُسکي حکمت و محبت اور مہرباني و عدالت کو مقدور بھر بیان اور ظاھر کرتا ھی تیري انساني عقل میں نہ سماوے اور درک و

دریافت میں نه آسکے تو تعجب مت کر کیونکه خدا اپنے سب امور اور
اپني ذات پاک میں بهي آدمیوں کے واسطے ایک پوشیده خدا هی اور
انسان اُسکي ذات پاک اور اُسکے امر سے صرف اُتنا هي جاننا اورسمجهنا
هی جتنا خدا نے ظاهر کرنا فایده مند جانا اور جس طرح که خدا آدمیوں
سے برتر اور اُسکی معرفت وحکمت انسان کي معرفت اور حکمت سے
بلندتر هي اُسي طرح اُسکے کام بهي میري اور تیري بلکه سب کي فکر سے
برتر اور عمیق هیں پس اگر خدا کي الهامي کتابوں میں ایسے مطلب پائے
جاویں جنکے دریافت کرنے مین آدمي عاجز هو تو کچهه تعجب نهیں اور
یهه بات الهامي کتابوں کے نقصان کا سبب نهیں بلکه ایک نشان هی لایدرک
خدا کے عمل هوني کا * * اور وه نجات جسے خدا نے اپني نهایت حکمت
اورمحبت سے گنهگاروں کے واسطے یسوع مسیح کي معرفت موجود کیا هي
سو مقدس کتابوں میں یوں بیان هوئي جیسا که انجیل میں یوحنا کي
۳ فصل کي ۱٦ آیت میں لکها هی که * خدا نے جهان کو ایسا پیار کیا که
اُسنے اپنا اِکلوتا بیتا بخشا تاکه جو کوئي اُسپر ایمان لاوے هلاک نهو بلکه
همیشه کي زندگي پاوے * اور پهلے یوحنا کي ۴ فصل کي ۹ آیت میں بهي
لکها هی که * خدا کي محبت جو هم سے هی اِس سے ظاهر هوئي که خدا
نے اپنے اِکلوتے بیتے کو دنیا میں بهیجا تاکه هم اُسکے سبب سے زندگي
پاویں * اور پهر لوقا کي ۱۹ فصل کي ۱۰ آیت میں لکها هی که * آدمي کا
بیتا آیا هي که کهوئے هوئے کو ڈهونڈهے اور بچاوے * اور پهر پهلے تیموتیوس
کي پهلي فصل کي ۱۵ آیت میں لکها هی که * یهه دیانت کي بات اور
بالکل پسند کے لائق هی که مسیح یسوع گنهگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا
* اور پهر پهلے یوحنا کي ۲ فصل کي ۲ آیت میں مذکور هی که * یسوع
مسیح همارے گناهوں کا کفاره هی فقط همارے گناهوں کا نهیں بلکه تمام دنیا
کے * اور پهر دوسرے قرنتیوں کي ٥ فصل کي ۱۹ و ۲۱ آیت میں لکها هی
که * خدا نے مسیح میں هوکے دنیا کو اپنے ساتهه یوں ملالیا که اُسنے اُنکي

تقصیروں کو اُن پر حساب نکیا اور میل کا کلام همیں سونپا کیونکہ اُسنے
اُسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا همارے بدلے گناہ ٹھہرایا تاکہ هم اُسکے سبب
راستبازي الهي ٹھہریں * اور پھر پہلے پطرس کي ۲ فصل کي ۲۴ آیت میں
مرقوم هي کہ * اُسنے (یعني یسوع مسیح نے) آپ اپنے بدن پر همارے گناهوں
کو صلیب پر اُٹھالیا تاکہ هم گناهوں سے چھوٹ کے راستبازي میں گذران
کریں اُن کوڑوں کے زخم سے جو اُسپر پڑے تم چنگے هوئے * پھر افسیوں کي
پہلي فصل کي ۴ آیت میں هی کہ * اُسنے همکو دنیا کي پیدایش کے
پیشتر اِسکے لیئے چن لیا کہ هم اُسکے حضور محبت میں پاک اور بے
عیب هوویں *

اُس نجات کي بابت جو خدا نے اپني مصلحت اور مہرباني کے سبب
ازل سے برقرار کي هی پیغمبروں کي معرفت ابتدا سے خبر دي اور ظاهر
کر دیا کہ یہہ نجات دینیوالا کس فرقے اور کس خاندان سے اور کس وقت
اور کس طرح آویگا اور اُسکا کیا مرتبہ هوگا اور کس راہ سے نجات کو حاصل
کریگا چنانچہ وے لوگ جو یسوع مسیح سے پہلے دنیا میں تھے اور اُن
وعدوں سے جو اُسکے حق میں دیئے گئے خبردار تھے اُس آنیوالے اور اُس
نجات کے واسطے جو اُسکے وسیلے حاصل هوني کو تھي بہت خوش اور
اُمیدوار تھے اور همارے پہلے باپ یعني آدم کو اُس نجات دینیوالے کي
بابت خدا کي طرف سے اِس طرح خبر دي گئي کہ وہ ایسا شخص هوگا
کہ سانپ کے یعني شیطان کے سرکو کچُلیگا حاصل مطلب یہہ هی کہ وہ
آنیوالا نجات دهندہ آدمیوں کو شیطان اور گناهوں سے نجات دیگا جیسا
کہ موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۳ فصل کي ۱۵ آیت میں لکھا هی کہ * میں
تیرے اور عورت کے اور تیري نسل اور اُسکي نسل کے درمیان دشمني ڈالونگا
وہ تیرے سر کو کچُلیگي اور تو اُسکي ایڑي کو کاٹیگا * اور پھر اُس نجات
دینیوالے کي بابت خدا نے ابراهیم سے وعدہ کیا کہ تیري نسل سے ایک
ایسا بزرگ شخص پیدا هوگا کہ اُسکے سبب دنیا کي تمام قومیں برکت

اور نجات پاوینگي جیسا کہ موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۲۲ فصل کي ۱۸
آیت میں لکہا هی کہ * تیري نسل سے زمین کي ساري امتیں برکت
پاوینگي * اور ابراهیم کي اُس نسل سے جسکے سبب زمین کي ساري اُمتیں
برکت پاوینگي مسیح مراد هي چنانچہ انجیل سے یعني گلتیوں کي ۳ فصل
کي ۱۴ و ۱۶ آیت سے معلوم هوتا هی * * اور پہر خدا نے اِسي نجات
دینیوالے کي بابت موسیٰ کو خبر دي هی کہ وہ بڑا پیغمبر هوگا کہ خدا
اُسکو بني اسرائیل کے فرقے سے ظاهر کریگا اور وہ خدا کے حکم اور طریق
لوگوں کو سکہلاویگا جیسا کہ موسیٰ کي پانچویں کتاب کي ۱۸ فصل کي ۱۸
و ۱۹ آیتوں میں لکہا هی کہ * میں اُنکے لیئے اُنکے بہائیوں میں سے تجہسا
ایک نبي قائم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے مُنہہ میں ڈالونگا اور جو کچہہ میں
اُسے فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور ایسا هوگا کہ جو کوئي میري باتوں کو جنہیں
وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا * * اور
پہر خدا نے داؤد پیغمبر کو جتایا هی کہ یہہ نجات دینیوالا تیري اولاد سے
ظاهر هوگا اور وہ همیشہ بادشاهي کریگا جیسا کہ دوسرے سموئیل کي ۷ فصل
کي ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں مرقوم هی کہ * جب تیرے دن پورے هونگے اور تو
اپنے باپ دادوں کے ساتہہ سو رهیگا تو میں تیرے بعد تیرے تخم کو جو
تیري صلب سے هوگا برپا کرونگا اور اُسکي سلطنت کا بندوبست کرونگا
اور وہ میرے نام کا ایک گہر بناویگا اور میں اُسکي سلطنت کا تخت ابد
تک قائم کرونگا * اور اِسي کي بابت یرمیا کي ۲۳ فصل کي ۵ و ۶ آیتوں
میں بہي ذکر هی کہ * دیکہہ وے دن آتے هیں خداوند کہتا هی کہ میں
داؤد کے لیئے صادق شاخ اُگاؤنگا اور بادشاہ بادشاهي کریگا اور اقبالمند
هوگا اور عدالت و صداقت زمین پر کریگا اُسکے دنوں میں یہوداہ نجات
پاویگا اور اسرائیل سلامتي میں سکونت کریگا اور اُسکا نام یہہ رکہا جائیگا
خداوند هماري صداقت * * اور پہر اُس نجات دینیوالے کے حق میں
خدا کي طرف سے یشعیاہ نبي کو الہام هوا جیسا کہ اُسنے ۹ فصل کي ۵ و ۶

آیتوں میں بیان کیا هی که * همارے لیئے ایک فرزند تولد هوتا اور همکو
ایک پسر بخشا جاتا اور سلطنت اُسکے کاندهے پر هی اور وہ اِس نام سے
کہلاتا هی عجیب مصلح خداے قادر ابّ ابدیّت شاه سلامت که سلطنت
کا اِقبال اور سلامت کا دوام داؤد کے تخت پر اور اُسکي مملکت پر هووے
که وہ اُسکا بندوبست کرے اور اب سے ابد تک عدالت اور صداقت سے
اُسے قیام بخشے رب الافواج کي غیوري یهه کریگي * * اور پهر یهه که اُس
نجات دینیوالے کے ظہور کا وقت یعقوب نے توریت میں یعني موسیٰ کي
پہلي کتاب کي ۴۹ فصل کي ۱۰ آیت میں ذکر کیا هی که * نه حکومت
یہوده سے نه عصا اُسکے پانو میں سے جاتا رهیگا جب تک سیلا (یعني
مسیح) نه آوے اور قومیں اُسکي فرمان بردار هونگي * اور اِسي مطلب
کي بابت خدا نے دانیال پیغمبر کي کتاب کي ۹ فصل کي ۲۴ آیت سے
۲۷ آیت تک دانیال پیغمبر کو فرمایا هی که * هفتاد هفتے تیري قوم پر اور
تیرے مقدس شہر پر شرارت بند کرني کو اور خطاؤں پر ختم کرني کو اور
گناه کا کفاره کرني کو اور صداقت ابدي پہنچاني کو اور رویات اور انبیا کا
ختم کرني کو اور قدوس القدوسین کا مسح کرني کو معین کیئے گئے هیں سو
تو بوجهه اور سمجهه که یروشلیم کے پهرانے اور بنا نے کا فرمان نکلنے سے المسیح
الامیر تلک هفت هفتے هیں اور باستهه هفتے بازار اور چوک پهرایا اور
بنایا جائیگا پر تنگي کے دنوں میں اور باستهه هفتے کے بعد مسیح منقطع
کیا جائیگا اور اُسکا کچهه نهیں اور لوگ اُس امیر کے جو چڑهه آویگا شہر
اور مقدس کو غارت کرینگے اور اُسکي اجل بسیلان میں هوگي اور اجل
تک لڑائي خرابیوں کا حکم هی اور ایک هفته عهد بهتیروں سے ثابت کریگا
اور اُس هفتے کا آدها ذبیحه اور هدیه موقوف کریگا * * اور اُس نجات
دینیوالے کي پیدایش کا مکان میکا پیغمبر کي پانچویں فصل کي دوسري
آیت میں ایسا بیان هوا هی که * اى بیت لحم افراتا باوجودیکه تو یہوداه
کے هزاروں میں چهوتا هی تو بهي تجهه میں سے میرے لیئے وہ شخص

نکلیگا جو اسرائیل میں حکومت کریگا اور اُس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے هی * * اور پهر وہ نجات دینیوالا ایک کنواري عورت سے پیدا هوگا چنانچہ اُسکي بابت یشعیاہ پیغمبر نے ۷ فصل کي ۱۴ آیت میں فرمایا هی کہ * خداوند آپ تمکو ایک نشان دیگا دیکهہ وہ کنواري پیت سے هوگي اور بیتا جنیگي اور اُسکا نام عمانوئیل رکهیگي * اور عمانوئیل عبراني لفظ هی اُسکے یہہ معني هیں کہ خدا همارے ساتهہ * * اور اُس نجات دینیوالے یعني مسیح کي تعلیم اور فروتني اور رنج و موت کي بابت جو اُسنے آدمزاد کي نجات کے لیئے اپنے اوپر قبول کیا پیغمبروں نے اپني کتابوں میں ایسي خبر دي هی چنانچہ یشعیاہ نبي مسیح کي تعلیم کي بابت اپني کتاب کي ۴۲ فصل کي پہلي آیت سے ۴ تک خدا کي طرف سے کہتا هی کہ * دیکهو میرا بندہ جسے میں سنبهالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جي راضي هی میں نے اپني روح اُسپر رکهي وہ قوموں پر راستي ظاهر کریگا وہ نہ چلّائیگا اور اپني صدا بلند نہ کریگا اور اپني آواز بازاروں میں نہ سناویگا وہ مسلے هوئے سینتهے کو نہ توریگا اور سن کو جس سے دهنواں اُتهتا هی نہ بجهائیگا جب تک کہ راستي کو امن کے ساتهہ ظاهر نکرے وہ نہ گهتیگا اور نہ تهکیگا جب تک کہ راستي کو زمین پر قائم نکرے اور جزیرے اُسکي شریعت کے منتظر هوویں * اور پهر مسیح اور اُسکي تعلیم کي بابت یشعیاہ نبي نے ۶۱ فصل کي پہلي آیت سے تیسري تک کہا هی کہ * خداوند خدا کي روح مجهہ پر هی کیونکہ خداوند نے مجهے مسیح کیا تاکہ میں حلیموں کو بشارتیں دوں اُسنے مجهے بهیجا هی کہ میں دل شکستوں کو دلاسا دوں اور اسیروں کے لیئے رهائي اور بندهوؤں کے لیئے زندان سے نکلنے کي منادي کروں کہ خداوند کے مقبول سال کا اور همارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں تاکہ وے سب جو غم زدہ هیں تسلي پذیر هوویں کہ صیہون کے غم زدوں کو دوں کہ اُنکو راکهہ کے بدلے جوبن اور نوحے کي جگہہ خوشي کا روغن اور غمگین طبیعت کے عوض ستایش کا خلعت بخشوں

تاکه وے صداقت کے شجر خداوند کے مزرع کہلاویں اور مسیح کي فروتني اور رنج و موت کي بابت یشعیاہ کي ۵۲ فصل کي ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں ذکر ہوا هی که * دیکهه میرا بندہ دانائي سے کامیاب هوگا وہ بالا اور ستودہ اور نہایت بلند هوگا جس طرح بہتیرے تجهے دیکهه کے دنگ هوگئے اُسکا چہرہ هر ایک بشر سے زائد اور اُسکي پیکر بني آدم سے زائد بگڑ گئي اِسي طرح وہ بہت سي قوموں پر چهڑکیگا اور بادشاہ اُسکے آگے اپنا مُنہه بند کرینگے کیونکه وہ کچهه دیکهینگے جو کہا نه گیا تها اور جو کچهه اُنهوں نے نه سنا تها وے دریافت کرینگے اور یشعیاہ کي ۵۳ فصل کي پہلي آیت سے دسویں تک ذکر هوا هی که * هماري خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا هاتهه کس پر ظاهر هوا وہ نہال کي طرح اُسکے آگے بڑها اور اصل کي طرح خشک زمین سے اُس میں نه کچهه خوبي هی نه کچهه بہار که هم اُسپر نگاہ کریں اور نه خوبصورتي که هم اُسکے مشتاق هوویں وہ متبدل اور مخذول الناس هوا وہ مرد الم اور آشنای آزار بنا گویا که هم اُس سے روپوش تهے اُسکي تحقیر کي گئي اور هم اُسے حساب میں نه لائے لیکن اُسنے همارے آزار اُٹهائے اور همارے الموں کا حامل هوا اور هم نے خیال کیا که وہ مارا خدا کا کوٹا اور دُکهایا هوا هی پر وہ همارے گناهوں کے لیئے گهایل کیا گیا اور هماري بدکاریوں کے لیئے کچلا گیا اور هماري سلامتي کے لیئے اسپر سیاست هوئي اور اُسکے مار کهانے سے هم چنگے هوئے هم سب بهیڑوں کي مانند بهٹک گئے هم میں سے هر ایک اپني اپني راہ پر متوجه هوا اور خداوند نے هم سبهوں کي بدکاري اُسپر لادي وہ مظلوم تها اور غمزدہ تو بهي اسنے مُنہه نکهولا وہ برے کي مانند ذبح هونے کو لایا گیا اور جیسا بهیڑ اپنے بال کترنیوالے کے آگے چپ چاپ هی ویسا اُسنے اپنا مُنہه نکهولا وہ تعدي اور حکم سے لے لیا گیا اور اُسکے دودمان کا تذکرہ کون کریگا که وہ زندوں کي زمین سے کاٹ ڈالا گیا میري گروہ کے گناهوں کے سبب اُسپر مار پڑي اور اُسکي قبر شریروں کے ساتهه ٹهہرائي گئي اور اُسکي موت دولتمند کے ساتهه

هوئي اگرچه اُسنے ظلم نکیا اور اُسکے مُنہہ میں هرگز چھل نه تها لیکن
خداوند کو پسند آیا که اُسے کُچلے اُسنے اُسے آزاري کیا جب اُسکي جان
نام کے لیئے گذران هوچکي تو وہ اپني نسل کو دیکهیگا اُسکي عمر دراز هوگي
اور خدا کي مرضي اُسکے هاتهه میں عروج کریگي * اور ۲۲ زبور کي ۷ و ۸
و ۱۶ و ۱۸ آیتوں میں بیان هوا هی که وے سب جو مجهکو دیکهتے هیں
مجهه پر هنستے هیں وے بولیاں بولتے هیں وے سر هلا هلا کے کہتے هیں اُسنے
خدا پر توکل کیا که وہ اُسے بچاوے اگر وہ اُس سے راضي هی تو وهي اُسے
چهڑاوے کیونکه کتّوں نے مجهکو گهیرا هی شریروں کي گروہ نے میرا اِحاطه
کیا هی اُنهوں نے میرے هاتهه اور میرے پانو چهیدے وے میرے کپڑے آپس
میں بانٹتے هیں اور میرے لباس پر قرعه ڈالتے هیں * * پهر یهه که یسوع
مسیح کے جي اٹهنے اور خدا کے دهنے هاتهه بیٹهنے یعني اُسکے اُوپر جانے اور
اُسکے جلال کو پهنچنے اور اُسکے خدائي کے مرتبه میں هونے کا پیغمبروں
کي کتابوں میں ایسا ذکر هی چنانچه ۱۶ زبور کي ۱۰ آیت میں کہا هی که
* تو میري جان کو پاتال میں رهنے نديگا اور تو اپنے مقدس کو سڑنے
نديگا * * اور ۱۱۰ زبور کي پهلي آیت میں لکها هی که * خداوند نے
میرے خداوند کو فرمایا تو میرے دهنے هاتهه بیٹهه جب تک که میں تیرے
دشمنوں کو تیرے پانو تلے کي چوکي کروں * اور مسیح کي بابت دوسرے
زبور کي ۷ آیت میں ذکر هی که * خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو
میرا بیٹا میں نے آج کے دن تجهے جنا * اور پهر ۴۵ زبور کي ۶ و ۷ آیتوں
میں مذکور هی که * اي خدا تیرا تخت ابدالآباد هی تیري سلطنت کا
عصا راستي کا عصا هی تو نے صدق سے دوستي اور شر سے دشمني کي هی
اِسي لیئے خدا نے جو تیرا خدا هی خوشي کے روغن سے تیرے مصاحبوں
سے زیادہ تجهے معطر کیا * اور پهر زکریا پیغمبر کي ۲ فصل کي ۱۰ آیت
میں لکها هی که * اي صیہون کي بیٹي تو گا اور خوشحالي کر کیونکه دیکهه
میں آؤنگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا هی * اور پهر

دانیال پیغمبرکي ۷ فصل کي ۱۳ و ۱۴ آیتوں میں ذکر هوا هی که * میں
نے رات کے رویتوں میں مشاهده کیا اور کیا دیکھتا هوں که انسان کا بیتا
سا آسمان کے بادلوں میں آیا اور قدیم الایام تک پهنچا وے اُسے اسکے آگے
لائے اور سلطنت اور عظمت اور مملکت اُسے دي گئي که سب قومیں اور
اُمتیں اور زبانیں اُسکي عبادت کریں اُسکي سلطنت ابدي سلطنت هی
جو جاتي نرهیگي اور اُسکي مملکت کا زوال نهوگا *

اور جس طرح که خدا نے اپنے پیغمبروں کے وسیلے پُرانے عهد کي کتابوں
میں مسیح کے آنے کي خبر دي تهي اِسي طرح وه موعوده نجات دینیوالا یعني
مسیح دنیا میں ظاهر هوا اور اُسکا ظهور دنیا کي پیدایش سے چار هزار
برس بعد تها اور محمد کي هجرت سے چهه سو بیس برس شمسي پهلے اور
اُسکے ظاهر هونے میں وهي ستّر هفتے که چار سو نوّے برس سے غرض هی
پورے هوئے جو دانیال پیغمبر نے خبر دي تهي که جب که بني اسرائیل
بابل کي قید سے چهوتینگے اُس وقت سے مسیح کے آنے تک اِتنے دن
گذرینگے اور اِسي طرح وه خبر بهي جو یعقوب نے توریت میں دي تهي
که مسیح کے ظهور کے وقت بني اسرائیل کے فرقے سے حکومت جاتي رهیگي
بعینه پوري هوئي کیونکه مسیح کے ظاهر هونے سے کئي برس پهلے یهودي
لوگ روم کے بادشاه کے تابع تهے اور یسوع مسیح کي پیدایش کے دنوں اُنکے
نام شاه روم کے دفتر میں لکهے گئے اور بالکل اُسکي رعیت هوئے چنانچه لوقا
کي ۲ فصل کي پهلي آیت سے ۳ تک اگر تو پڑهے تو معلوم هوتا هی اور
یسوع مسیح کو صلیب دیتے وقت خود یهودیوں نے اقرار کرکے کها که روم
کے بادشاه کے سوا کوئي همارا بادشاه نهیں جیسا که یوحنا کي ۱۹ فصل کي
۱۵ آیت میں ذکر هوا هی اور اُس وقت سے اب تک یهودیوں کي بادشاهت
کا حکم جاتا رها هی اور مسیح کے چالیس برس بعد جیسا که دانیال
پیغمبر نے پانچ سو برس پهلے خبر دي تهي روم کے بادشاه کي فوج نے
یروشلیم پر چڑهائي کرکے اُنکے شهر اور عبادت خانه اور قربان گاه ڈهاکر ویران

کردیئے چنانچہ اُس وقت سے اب تک قرباني کرنا اُس جگہہ بالکل موقوف هی اور یہودیوں کي ولایت خراب هوکر یہودي اِدهر اُدهر تتر بتر هوگئے اور اب تک اُسي حال میں هیں چنانچہ یہہ مطلب تواریخ سے بهي معلوم هوتا هی * * اور جیسا کہ خدا نے یشعیاہ پیغمبر کے وسیلہ خبردي تهي کہ یسوع ایک کنواري سے پیدا هوگا اِسي طرح پرهوا چنانچہ لوقا کي پہلي فصل کي ۲۶ سے ۳۵ و ۳۷ آیتوں تک ذکر هوا هی کہ * چهٹے مہینے جبرئیل فرشتہ خدا کي طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جسکا نام ناصرہ تها بهیجا گیا ایک کنواري کے پاس جسکي یوسف نامي ایک مرد سے جو داؤد کے گهرانے سے تها منگني هوئي تهي اور اُس کنواري کا نام مریم تها اُس فرشتے نے اُس پاس آکے کہا کہ ای پسندیدہ سلام خداوند تیرے ساتهہ تو عورتوں میں مبارک هی پروہ اُسے دیکهکر اُسکي بات سے گهبرائي اور سوچنے لگي کہ یہہ کیسا سلام هی تب فرشتہ نے اُسے کہا کہ ای مریم مت ڈر کہ تجهپر خدا کا فضل هوا اور دیکهہ تو پیٹ سے هوگي اور بیٹا جنیگي اور اُسکا نام یسوع رکهنا وہ بزرگ هوگا اورخداي تعالی کا بیٹا کہلائیگا اورخداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گهرانے کي بادشاهت کریگا اور اُسکي بادشاهت آخر نہوگي تب مریم نے فرشتے سے کہا یہہ کیونکر هوگا جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتي فرشتے نے جواب میں اُسے کہا کہ روح قدس تجهپر اُتریگا اور خداي تعالی کي قدرت کا تجهپر سایہ هوگا اِس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلائیگا کیونکہ خدا کے آگے کوئي بات اَن هوني نہیں * پهر اُسکي بابت متي کي پہلي فصل کي ۱۸ آیت سے ۲۵ تک کہا هی کہ * یسوع مسیح کي پیدایش یوں هوئي کہ جب اُسکي ماں مریم کي منگني یوسف کے ساتهہ هوئي اُس سے پہلے کہ وے ایکٹهے هوں وہ روح قدس سے حاملہ پائي گئي تب اُسکے شوهر یوسف نے جو راستباز تها اور نہ چاها کہ اُسکي تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اُسے چپکے سے چهوڑ دے وہ اِن باتوں کے سوچ هي میں تها کہ

دیکھو خداوند کے فرشتے نے اُسپر خواب میں ظاہر ہوکے کہا ای یوسف داؤد
کے بیتے اپني جورو مریم کو اپنے یہاں لانے سے مت ڈر کیونکہ جو اُسکے
پیت میں هی سو روح قدس سے هی اور وہ بیتا جنیگي اور تو اُسکا نام
یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناهوں سے بچاویگا یہہ سب کچھ
اِس لیئے هوا کہ جو خداوند نے نبي کي معرفت کہا تھا پورا هوا کہ دیکھو
ایک کنواري پیت سے هوگي اور بیتا جنیگي اور اُسکا نام عمنوائیل رکھینگے
جسکا ترجمہ یہہ هی خدا همارے ساتھہ تب یوسف نے نیند سے اُتھہ کر جیسا
خداوند کے فرشتے نے اُسے فرمایا تھا کیا اور اپني جورو کو اپنے یہاں لے آیا اور
جب تک کہ وہ اپنا پہلوتا بیتا نہ جني اُس سے واقف نہوا اور اُسکا نام یسوع
رکھا * * اور پھر یہہ کہ خدا کے وعدہ کے موافق جو پُرانے عہد کي کتابوں میں
ذکر هوا یسوع داؤد کي نسل سے ظاہر هوا هی چنانچہ یہہ بات رومیوں کي
پہلي فصل کي ۳ آیت میں اور متي کي پہلي فصل کي پہلي آیت میں
لکھي هی * * پھر جیسا کہ خدا نے میکا پیغمبر کي معرفت خبر دي تھي
یسوع بیت لحم کے شہر میں پیدا هوا چنانچہ لوقا کي ۲ فصل کي ۴ آیت سے
۱۷ تک ذکر هوا هی کہ * یوسف گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ میں داؤد کے
شہر کو جو بیت لحم کہلاتا هی گیا اِس لیئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد
سے تھا کہ اپني منگیتر مریم کے ساتھہ جو پیت سے تھي نام لکھاوے اور ایسا
هوا کہ جد وے وهاں تھے اُسکے جننے کے دن پورے هوئے اور اپنا پہلوتا بیتا جني
اور اُسکو کپڑے میں لپیت کے چرني میں رکھا کیونکہ اُنکو سرا میں جگہہ نہ
ملي اُس ملک میں گڈریے تھے جو میدان میں رهتے اور رات کو باري باري
اپنے جُھند کي چوکي کرتے تھے اور دیکھو کہ خداوند کا فرشتہ اُن پر ظاهر
هوا اور خداوند کا نور اُنکے چوگرد چمکا اور وے نہایت ڈر گئے تب فرشتہ نے
اُنھیں کہا مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمھیں بڑي خوشخبري سناتا هوں جو
سب لوگوں کے واسطے هی کہ داؤد کے شہر میں آج تمھارے لیئے ایک نجات
دینیوالا پیدا هوا وہ مسیح خداوند هی اور تمھارے لیئے یہي پتا هی کہ تم

اُس لڑکے کو کپڑے میں لپیٹا چرنی میں رکھا ہوا پاؤگے اور ایکبارگی اُس فرشتے کے ساتھہ آسمانی لشکر کی ایک جماعت خدا کی تعریف کرتی اور کہتی ہوئی ظاہر ہوئی کہ خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے اُنکے پاس سے آسمان پر گئے گڈریوں نے آپس میں کہا کہ آؤ اب بیت لحم کو جائیں اور اُس بات کو جو ہوئی ہی جس کی خداوند نے ہمکو خبر دی دیکھیں تب اُنہوں نے جلدی جاکے مریم اور یوسف کو اور اُس لڑکے کو چرنی میں رکھا پایا اور دیکھکے اُس بات کو جو اُس لڑکے کے حق میں اُنسے کہی گئی تھی پھیلایا * * بعد ازآں جب یسوع تیس برس کا ہوا تو وعظ و تعلیم کرنے لگا اور بہت معجزے اور کراماتیں دکھائیں چنانچہ بیماروں کو تندرستی بخشی اور شیطانوں کو دور کیا اور اندھوں کو آنکھہ اور لنگڑوں کو پیر اور گونگوں کو بولنے اور بہروں کو سننے کی طاقت دی اور مُردوں کو زندہ کیا اور اِسی طرح کے بہت معجزے اُس سے ظاہر ہوئے چنانچہ جس وقت یحییٰ اصطباغ دینیوالے نے اپنے دو شاگرد یسوع پاس بھیجے تاکہ اُس سے پوچھیں کہ وہ نجات دینیوالا جسکا وعدہ پُرانے عہد کی کتابوں میں ہوا ہی یہی ہی یا نہیں اُس وقت جیسا کہ متی کی ۱۱ فصل کی ۴ و ۵ و ۶ آیتوں میں مذکور ہی آپ یسوع مسیح نے اُنہیں جواب دیکر کہا کہ * جو کچھہ تم سنتے اور دیکھتے ہو جاکے یوحن سے بیان کرو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے کوڑھی پاک صاف ہوتے اور بہرے سنتے اور مُردے جی اُٹھتے ہیں اور غریبوں کو انجیل سنائی جاتی ہی اور مبارک وہ ہی جو میرے سبب ٹھوکر نکھاوے * اور یوحنا کی ۳ فصل کی ۱ اور ۲ آیت میں لکھا ہی کہ * فروسیوں میں سے ایک شخص نیقودیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا اُسنے رات کو یسوع پاس آکر کہا کہ ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہوکے آیا کیونکہ کوئی شخص یے معجزے جو تو دکھاتا ہی جب تک کہ خدا اُسکے ساتھہ نہو نہیں دکھا سکتا * اور خود یسوع نے یوحنا کی ۵ فصل کی ۳۶ آیت میں کہا ہی کہ *

یہے کام جو میں کرتا هوں میرے لیئے گواهي دیتے هیں که باپ نے مجھے بھیجا هی * لیکن اِن سب فضائل کے هوتے یسوع مسیح پھر بھي ایک غریب فقیر کي مانند دنیا میں تھا جیسا که خود اُسنے متي کي ۸ فصل کي ۲۰ آیت میں کہا هی که * لومڑیوں کے لیئے ماندیں اور پرندوں کے واسطے بسیرے هیں پر ابن آدم کے لیئے جگہه نہیں جہاں اپنا سر دهرے * اور یونہیں دنیا کي عزت و حرمت و بزرگي کي بھي کچھه خواهش نه کي چنانچه یوحنا کي ۶ فصل کي ۱۵ آیت میں لکھا هی که * یسوع معلوم کرکے که وے چاهتے هیں که آویں اور اُسے زبردستي پکڑکے بادشاه کریں آپ اکیلا پہاڑ کو پھر گیا * اور یوحنا کي ۴ فصل کي ۳۴ آیت میں لکھا هی که * یسوع نے کہا که میرا کھانا یہه هی که اپنے بھیجنیوالے کي مرضي پر چلوں اور اُسکے کام پورے کروں * اور پھر یہه که یسوع ایسي پاکیزگي کے ساتھه چلتا تھا که اپنے دشمنوں کے سامھنے کہه سکتا بلکه کہا کرتا تھا که تم میں سے کون مجھے گناه کا الزام دے سکے چنانچه یہه بات یوحنا کي ۸ فصل کي ۴۶ آیت میں لکھي هی غرض که جوکچھه که مسیح کے ظاهر هونے کے ایام اور اُسکے پیدا هونے کے مکان اور تعلیم کي بابت پیغمبروں کي معرفت آگے کہا گیا تھا سب کا سب پورا اور کامل هوا اور اُس زمانے کے آخر وقت که مسیح جسم کي رو سے دنیا میں تھا اپنے اُن رنجوں کي بابت جو عنقریب اُسے پہنچنے کو تھے اپنے شاگردوں کو خبر دیکے جیسا که لوقا کي ۱۸ فصل کي ۳۱ آیت سے ۳۳ تک لکھا هی کہا که * دیکھو هم یروشالم کو جاتے هیں اور سب جو نبیوں کي معرفت آدمي کے بیٹے کے حق میں لکھا هی پورا هوگا کیونکه وه قوموں کے حواله کیا جائیگا وے اُسکو ٹھٹھے میں اُڑاوینگے اور بیعزتي کرینگے اور اُسکے مُنہه پر تھوکینگے اور اُسکو کوڑے مارکے قتل کرینگے اور وه تیسرے دن جي اُٹھیگا * اور اُن سب رنجوں کو یسوع مسیح نے اپني بے نہایت محبت و رحمت سے سہکر اپنے اوپر آپ سے آپ قبول کیا چنانچه یوحنا کي ۱۰ فصل کي ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ آیتوں میں لکھا هي که *

یسوع مسیح نے فرمایا که اچھا گڈریه میں هوں اور بھیڑوں کے لیئے اپني جان دیتا هوں کوئي شخص اُسے مجھسے نہیں لے سکتا پر میں اُسے آپ سے دیتا هوں مجھه میں قدرت هی که اُسے دوں اور مجھه میں قدرت هی که اُسے پھیر لوں یہه حکم میں نے اپنے باپ سے پایا * اور جب پطرس نے مسیح کے پکڑنیوالوں پر شمشیر چلاني چاهي مسیح نے اُسے فرمایا اپني تلوار میان میں کر کیا تو نہیں جانتا که میں ابهي اپنے باپ سے مانگ سکتا هوں وہ فرشتوں کي بارہ فوج سے زیادہ میرے لیئے موجود کر دیگا پھر کتابوں کا لکھا که یوں هي هونا ضرور هی تب کیونکر پورا هوگا چنانچه یہه بات متي کے ۲۶ باب کي ۵۲ آیت سے ۵۴ تک موجود هی پس یسوع نے اپني کمال محبت کي نسبت جو گنہگاروں کے حق میں رکھتا تھا اور همکو گناہ و جہنم سے بچانے کے لیئے منع نکیا بلکه اپنے تئیں چھوڑ دیا که یہودي اُسے پکڑکر بت‌پرستوں کے حاکم پیلاطوس پاس لیجاویں اور اُنھوں نے اُسپر جھوٹ موت کي تہمت لگاکر اُس سے هنسي ٹھٹھا کیا اور اُسکے مُنہه پر طمانچه مارکے اور بت‌پرست حاکم کے اشارہ سے اُسکو کوڑے مارکر صلیب دي اور اِسي طرح جو جو کچھه اگلے پیغمبروں نے یسوع مسیح کے انواع و اقسام کے رنج و اذیّت کي بابت لکھا تھا پورا هوا چنانچه متي کي ۲۷ فصل کي ۱۲ آیت سے ۱۴ آیت تک لکھا هی که * جس وقت سردار کاهن اور بزرگ اُسپر فریاد کر رهے تھے وہ کچھه جواب ندیتا تھا تب پیلاطس نے اُسے کہا تو نہیں سنتا که یے تجھه پر کیسي کیسي گواهي دیتے هیں پر اُسنے اُسکي ایک بات کا بھي جواب ندیا چنانچه حاکم نے بہت تعجب کیا * پس اِس صورت میں یشعیاہ کا وہ کلام جو پہلے مذکور هوا تھا پورا هوا کیونکه کہا هی که مسیح کو برّے کي مانند ذبح کے مکان میں لائے لیکن اُسنے اپنا مُنہه نه کھولا اور جس وقت که یسوع کو صلیب دیتے تھے اُسکے هاتھه پانو چھیدے اور اُسکي پوشاک بانٹ لي اور اُسکے کپڑوں پر چٹھي ڈالي چنانچه یہي مطلب متي کي ۲۷ فصل کي ۳۵ آیت میں

لکھا هي اور پھر اُسي فصل کي ۳۹ و ۴۲ و ۴۳ آیتوں میں ذکر هوا که * وے جو اِدهر اُدهر سے جاتے سر هلاکر اُسپر کفر بکتے اور کہتے تھے اَوْروں کو بچایا آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاه هی تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو هم اِسپر ایمان لاوینگے اُسنے خدا پر بھروسا رکھا اگر وه اُسکا پیارا هی تو وه اب اُسکو چھوڑادے کیونکه وه کہتا تھا که میں خدا کا بیٹا هوں * اور اِسي طرح وے سب باتیں بھي جو داؤد نے یسوع مسیح کے رنجوں کي بابت ۲۲ زبور میں کہي تھیں پوري هوئیں پھر یهه که یہودیوں کا ایسا دستور تھا که جس قصوروار کو صلیب دیتے اُسکي لاش بدکاروں کے قبرستان میں جو اَوْر مُردوں کے قبرستان سے الگ تھا دفن کرتے تھے سو یسوع کو بھي صلیب دینے کے بعد اُنھوں نے چاھا که اپنے دستور بموجب بیعزتي سے بدکاروں کے قبرستان میں دفن کریں لیکن وه اُنکي خواهش و عادت کے برخلاف بڑي عزت و حرمت سے دفن هوا چنانچه متي کي ۲۷ فصل کي ۵۷ آیت سے ۶۰ تک خبر دي هی که * جب شام هوئي یوسف نامي ارمتیه کا ایک دولتمند جو یسوع کا شاگرد بھي تھا آیا اُسنے پیلاط پاس جاکے یسوع کي لاش مانگي تب پیلاط نے حکم دیا که لاش اُسے دیں یوسف نے لاش لیکر سُوتي صاف چادر میں لپیټي اور قبر میں جو پتھر میں کھدي تھي رکھي اور ایک بھاري پتھر قبر کے مُنھه پر ڈھلکاکے چلا گیا * اِس صورت میں وه کلام جو یشعیاه نبي نے یسوع مسیح کي بابت کہا تھا پورا هوا که * اُسکي قبر شریروں کے ساتھه ٹھہرائي گئي لیکن مرنے کے بعد دولتمند کے ساتھه هوئي * اور پھر جس طرح که یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خبر دي تھي اُسي طرح مرنے کے بعد تیسرے دن مُردوں میں سے جي اُٹھا اور قبر سے نکلا جیسا که متي کي ۲۸ فصل کي پہلي آیت سے ۶ آیت تک لکھا هی که * سبت کے بعد جب هفته کے پہلے دن پو پھټنے لگي مریم مگدلینا اور دوسري مریم قبر دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکه خداوند کا فرشته آسمان سے اُترکے اُس پتھر کو قبر پر سے ڈھلکاکے اُسپر بیٹھه گیا

اُسکا چہرہ بجلي سا اور اُسکي پوشاک سفید برف سي تهي اُسکے ڈر سے نگہبان کانپ اُٹهے اور مُردے سے هو گئے پر فرشتہ نے متوجہ هوکے اُن عورتوں سے کہا تم مت ڈرو میں جانتا هوں کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کهینچا گیا ڈهونڈهتي هو وہ یہاں نہیں هی کیونکہ جیسا اُسنے کہا تها وہ اُٹها هی آؤ یہہ جگہہ جہاں خداوند رکها گیا تها دیکهو * اِس واقعہ سے زبور کا کلام پورا هوا اور اُس قول کي سچائي ظاهر هو گئي جو مسیح کے قیام کي بابت کہا گیا تها کہ * تو میري جان کو پاتال میں رهنے نديگا اور تو اپنے مقدس کو سڑنے نديگا * اور قبر سے اُٹهنے کے بعد یسوع مسیح چالیس روز دنیا میں رها لیکن اپنے تئیں صرف اپنے شاگردوں اور اُن یہودیوں پر ظاهر کیا جو اُسپر ایمان لائے تهے اور اپني موت و قیام کا مطلب اُنسے بیان و عیان کیا اور یہہ بات بهي اُن پر ثابت کر دي کہ پیغمبروں کے کہے بموجب ضرور تها کہ یے سب باتیں اِسي طرح پوري هوں اور چالیس دن بعد شاگردوں کو ایک پہاڑ پر یروشلیم کے نزدیک جمع کرکے اُنکے سامهنے آسمان پر چڑهہ گیا اور جاتے وقت یہہ بات جو متي کي ۲۸ فصل کي ۱۸ سے ۲۰ آیت تک لکهي هی اُن سے فرمائي کہ * آسمان و زمین کا سارا اختیار مجهے دیا گیا اِس لیئے تم جاکے سب قوموں کو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے بپتسما دیکے شاگرد کرو اور اُنهیں سکهلاؤ کہ اِن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمکو حکم کیا هی اور دیکهو میں زمانے کے آخر تک هر روز تمہارے ساتهہ هوں * اور مرقس کي ۱۶ فصل کي ۱۹ آیت میں لکها هی کہ * خداوند اُنهیں یہہ فرماکے آسمان پر جاتا رها اور خدا کے دهنے هاتهہ بیٹها * اِسي طرح وہ بات جو مسیح کے حق میں خدا کے دهنے هاتهہ بیٹهنے اور زمین و آسمان پر حکومت کرنے کي بابت ۱۱۰ زبور اور دانیال کي ۷ فصل میں کہي هی پوري هوئي * اِس حال میں کہ سب وعدے اور نشانیاں جو خدا نے مسیح کے حق میں سیکڑوں برس آگے اپنے پیغمبروں کے وسیلے پرانے عہد کي کتابوں میں بیان کي تهیں یسوع

مسیح میں پوري هوئیں تو صاف ظاهر هی که انسان کے سلسله کا وه نجات
دینیوالا جسکا کتب عهد عتیق میں وعده اور اشاره هوا في الحقیقت یسوع
مسیح هی اور وه اپنے رنج و موت کے سبب گناه کا کفاره هوکر نجات کا
باعث هوا اور مخفي نرهے که اُن وعدوں اور پیشینگوئیوں کا پورا هونا جو
یسوع مسیح کي بابت کتب عهد عتیق میں واقع هوئي تهیں ایک بڑي
واضح دلیل هی که وے کتابیں خدا کا کلام هیں ورنه کسکو اِتني قدرت
هی که وقوع سے سیکڑوں برس پہلے مسیح کي بابت ایسي صریح خبر دے
که اُسکے آنے کا وقت اور ولادت کي جگهه اور قدر و مرتبه اور رنج و موت
کي کیفیت اور جي اُٹهنے کا حال اور عروج کا معامله مفصل بیان کرے
ظاهر هی که آدمي زمانهٔ آینده کا حال نهیں جانتا اور ایسي پیشینگوئیوں
کي قدرت نهیں رکهتا هاں مگر جب که خدا نے اُسپر اِلهام کیا هو سو
ایسي کتابیں جنمیں اِس طرح کي پیشینگوئیاں لکهي هوں بے شک و شبه
اِلهام الهي اور خدا کا کلام هیں *

اور یهه بات که یسوع مسیح آدمي کي جنس اور پیغمبروں سے افضل
و اعلیٰ بلکه خدائي کے مرتبه پر هی اگرچه اُن آیات سے جو هم نے اُسکے
مرتبه کي بابت کتب عهد عتیقه سے ذکر کیں ظاهر و معلوم هوتي هی
مگر انجیل میں یهه عمده مطلب اَوربهي زیاده بیان اور واضح هوا هی
پس هم انجیل کي وهي آیتیں جو یسوع مسیح کے اعلیٰ مرتبه اور اُسکي
الوهیت کي گواهي دیتي هیں یهاں ذکر کرینگے که اِس طرح انجیل کي
یهه عمده تعلیم پڑهنیوالے پر خوب ثابت هو جاے اور پوشیده نرهے که
بني آدم کي نجات جو یسوع مسیح کے وسیله سے حاصل هوئي اُسکي
الوهیت کے مرتبے بغیر هرگز نهو سکتي اور مسیح کي الوهیت کے مرتبه
پر خدا کا کلام یعني انجیل ایک کافي دلیل اور پکي گواهي هی انسان کو
مناسب هی که خدا کے کلام کو مانے خواه اُسکے حکم کو عقل دریافت
کرے خواه نکرے اور انجیل کي وے آیتیں جنسے یسوع مسیح کي الوهیت

ظاهر و ثابت هوتي هی یے هیں اول وے آیات جنسے مسیح کي اِبنیت
ثابت هی ذکر کرینگے مثلث مثلا جس وقت که یسوع رود اردن میں
یحیی سے بپتسما پاتا تها اُس وقت کا واقعه متي کي ۳ فصل کي ۱۷ آیت
میں بدین طریق لکها هی که * آسمان سے ایک آواز آئي که یهه میرا پیارا
بیٹا هی جس سے میں خوش هوں * پهر اِسي مطلب کي بابت متي
کي ۱۷ فصل کي ۱ و ۲ و ۳ و ۵ آیتوں میں یوں لکها هی که * چهه دن
بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور اُسکے بهائي یوحنا کو الگ ایک اونچے پهاڑ
پر لیگیا اور اُنکے سامهنے اُسکي صورت اُور هي هو گئي اور اُسکا چهره آفتاب
سا چمکا اور اُسکي پوشاک نور کي مانند سفید هو گئي اور دیکهو موسی
اور الیاس اُس سے باتیں کرتے اُنهیں دکهائي دیئے اور ایک نوراني بدلي نے
اُسپر سایه کیا اور دیکهو اُس بادل سے آواز آئي که یهه میرا پیارا بیٹا هی
جس سے میں خوش هوں تم اِسکي سنو * اور خود یسوع مسیح نے بهي
اپني اِبنیت اور الوهیت کا اقرار کیا هی جیسا که یوحنا کي ۹ فصل کي
۳۵ سے ۳۷ آیت تک لکها هی که * یسوع مسیح نے ایک اندهے آدمي سے
جسکو اُسنے آنکهه بخشي تهي کها که تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا هی
اُسنے جواب میں کها اے خداوند وہ کون هي که میں اُسپر ایمان لاؤں
یسوع نے اُسے کها تو نے اُسے دیکها هی اور وہ جو تجهه سے بولتا هی وهی
هی * اور متي کي ۱۶ فصل کي ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ آیت میں لکها هی که *
مسیح نے اپنے شاگردوں سے کها که تم کیا کهتے هو میں کون هوں شمعون
پطرس نے جواب میں کها تو مسیح زنده خدا کا بیٹا هی یسوع نے جواب میں
اُسے کها اے شمعون بریونا مبارک تو کیونکه جسم اور خون نے نهیں بلکه
میرے باپ نے جو آسمان پر هی تجهپر یهه ظاهر کیا * اور لوقا کے ۲۲ باب
کي ۷۰ آیت میں مذکور هی که * یهودیوں کے سرداروں نے مسیح سے کها
پس کیا تو خدا کا بیٹا هي اُسنے اُنسے کها تم ٹهیک کهتے هو میں هوں *
اور یوحنا کي ۸ فصل کي ۲۳ آیت میں لکها هی که * مسیح نے یهودیوں

سے کہا کہ تم پستي سے ہو میں بلندي سے هون تم اِس جہان کے ہو میں اِس جہان کا نہیں * اور اُسي فصل کي ۵۸ آیت میں کہا هی کہ * پیشتر اِس سے کہ ابیراهام هو میں هون * پهر یوحنا کي ۱۷ فصل کي ۵ آیت میں مسیح نے کہا هی کہ * ای باپ اب تو مجهے اپنے ساتهه اُس جلال سے جو میں دنیا کي پیدایش سے پہلے تیرے ساتهه رکهتا تها بزرگي دے * پهر یوحنا کي ۱۴ فصل کي ۹ آیت میں یسوع مسیح فرماتا هی کہ * جس نے مجهے دیکها هي باپ کو دیکها هی * اور ۱۰ فصل کي ۳۰ آیت میں کہا هی کہ * میں اور باپ ایک هیں * اور یوحنا کي ۵ فصل کي ۲٦ آیت میں کہا هی کہ * جس طرح باپ آپ میں زندگي رکهتا هی اُسي طرح اُسنے بیتے کو دي هی کہ آپ میں زندگي رکهے * اور مکاشفات کي پہلي فصل کي ۱۱ آیت اور ۲۲ فصل کي ۱۳ آیت میں مرقوم هی کہ * میں اَلفا اور اُمگا اول و آخر هون * اور یوحنا کي ۵ فصل کي ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ آیتوں میں لکها هی کہ * مسیح نے یہودیوں سے کہا کہ میرا باپ ابتک کام کرتا هی اور میں بهي کام کرتا هون تب یہودیوں نے اَور بهي زیادہ اُسکا قتل کرنا چاها کیونکہ اُسنے نہ فقط سبت هي کو نمانا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہکے اپنے تئیں خدا کے برابر کیا تب یسوع نے جواب میں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا هون کہ بیتا آپ سے کچهہ نہیں کر سکتا مگر جو کچهہ کہ وہ باپ کو کرتے دیکهتا هی کیونکہ جو کام کہ وہ کرتا هی بیتا بهي اُسي طرح وهي کرتا هی اِس لیئے جس طرح باپ مُردون کو اُتهاتا هي اور جلاتا هی بیتا بهي جنهیں چاهتا هی جلاتا هی کہ باپ کسي شخص کي عدالت نہیں کرتا بلکہ اُسنے ساري عدالت بیتے کو سونپ دي تاکہ سب جس طرح سے کہ باپ کي عزت کرتے هیں بیتے کي عزت کریں وہ جو بیتے کي عزت نہیں کرتا باپ کي جسنے اُسے بهیجا هی عزت نہیں کرتا * * اور یہہ جو انجیل میں یسوع مسیح کو خدا کا بیتا کہا هی اُسکے ایسے معني نہیں هیں جیسے لوگ اپني بول چال

میں اپنے جنے ہوئے بیٹے کو کہتے ہیں بلکہ اُسکے معنی ایسي طرز پر سمجہنا
چاهیئے جیسے کہ انجیل میں بیان ہوئے ہیں چنانچہ کلسیوں کي پہلي
فصل کي ۱۵ آیت سے ۱۷ تک ذکر ہوا هی کہ * وہ (یعنی خدا کا بیٹا) اَن
دیکہے خدا کي صورت هی اور وہ ساري خلقت میں پہلوٹا هی کیونکہ
اُس سے ساري چیزیں جو آسمان اور زمین پر هیں دیکہي اور اَن دیکہي
کیا تخت کیا خاوندیاں کیا ریاست کیا مختاریاں پیدا کي گئیں ساري
چیزیں اُس سے اور اُسکے لیئے پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے هی اور اُس
سے ساري چیزیں بحال رہتي هیں * پهر عبرانیوں کي پہلي فصل کي ۱ و
۲ و ۳ آیتوں میں لکہا هی کہ * خدا جو اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلہ باپ
دادوں سے بار بار اور طرح طرح بولا اِس آخري زمانہ میں هم سے بیٹے کے
وسیلے بولا جسکو اُسنے ساري چیزوں کا وارث ٹہہرایا اور جسکے وسیلے اُسنے
عالم بنائے وہ اُسکے جلال کي رونق اور اُسکي ماهیت کا نقش هوکے سب کچہہ
اپني هي قدرت کے کلام سے سنبہالتا هی وہ آپ سے همارے گناهوں کو پاک
کرکے بلند آسمان پر جناب اعلیٰ کے دهنے جا بیٹہا * پهر یوحنا کي پہلي فصل
کي پہلي آیت سے ۳ تک اور ۱۴ میں مرقوم هی کہ * ابتدا میں کلمہ تہا اور
کلمہ خدا کے ساتہہ تہا اور کلمہ خدا تہا یہي ابتدا میں خدا کے ساتہہ تہا
سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور موجودات میں بغیر اُسکے کوئي
چیز موجود نہیں ہوئي زندگي اُس میں تہي اور وہ زندگي انسان کا نور تہي
اور کلمہ مجسم هوا اور وہ فضل و راستي سے بهرپور هوکے همارے درمیان رها
اور هم نے اُسکا ایسا جلال دیکہا جیسے باپ کے اِکلوتے کا جلال * پهر امثال
سلیمان کي ۸ فصل کي بارهویں آیت سے آخر تک یہي مطلب بیان هوا هی
* * اور اِسکے سوا انجیل میں یسوع مسیح کا نام خدا کے لفظ سے بہي بولا گیا
هی چنانچہ رومیوں کي ۹ فصل کي ۵ آیت میں کہا هی * باپ دادے
اُنہیں میں کے هیں اور جسم کي نسبت مسیح بہي اُن هي میں سے هوا
جو سبہوں کا خدا همیشہ مبارک هی آمین * پهر پہلے یوحنا کي ۵ فصل

کي ۲۰ آیت میں لکھا هی که * هم جانتے هیں که خدا کا بیٹا آیا اور همیں
یهه سمجهه بخشي که اُسکو جو حق هی جانیں اورهم اُسمیں جو حق هی
رهتے هیں یعني یسوع مسیح میں جو اُسکا بیٹا هی خداے برحق اور
همیشه کي زندگي یهه هی * پهر پہلے تیموتیوس کي ۳ فصل کي ۱۶ آیت
میں مرقوم هی که بالاتفاق دینداري کا بڑا بهید هی خدا جسم میں ظاهر
هوا روح سے راست ٹههرا * پهر عبرانیوں کي پهلي فصل کي ۸ آیت میں
لکها هی که * زبور میں بیٹے کي بابت ایسا کها هی که ای خدا تیرا تخت
ابد تک هی راستي کا عصا تیري بادشاهت کا عصا هی * اور پهر یهه که
یسوع مسیح کے بارہ شاگردوں میں سے ایک ثوما نے یسوع کے مصلوب هونے
کے بعد اُسکے جي اُٹهنے پریقین نکیا اور بولا جب تک آنکهوں نه دیکهه لونگا
نمانونگا پهر جب که مسیح آپ اُسپر ظاهر هوا تو اُسنے مانا جیسا که یوحنا
کي ۲۰ فصل کي ۲۸ و ۲۹ آیتوں میں لکها هی که * ثوما نے یسوع مسیح
سے کها ای میرے خداوند ای میرے خدا یسوع نے اُسے کها ثوما اِس لیئے
که تو نے مجهے دیکها هی تو ایمان لایا مبارک وے هیں جنهوں نے نهیں دیکها
اور ایمان لائے * انجیل کے اِن مقاموں سے صاف ظاهر و یقین هی که یسوع
مسیح صرف تعظیم کي راہ سے خدا کا بیٹا نهیں کهلاتا بلکه فی الحقیقت
الوهیت کے مرتبه میں هی اور صفات الوهیت اُس میں پائي جاتیں اور
وہ خدا کے ساتهه ایک هي اور خود خدا هی *

اور اگر کوئي پوچهے که خدا کي یکتائي کے ساتهه یسوع مسیح کے
ساتهه الوهیت کي نسبت کیونکر هوسکتي هی تو همارا یهه جواب هی که
انجیل کے بموجب مسیح کي الوهیت سے خدا کي توحید میں کچهه
نقصان نهیں آتا بلکه حقیقت میں صرف ایک خداے واحد هی اور بس
لیکن اِس بات کي کیفیت هم سے تشخیص نه کي جائیگي بلکه کسي
آدمي کي طاقت نهیں کیونکه یهه ایک ایسي بات هی جو خدا کي پاک
ذات کے بهیدوں سے علاقه رکهتي هی اور ظاهر هی که خدا کي ذات کے

بهیدوں کو آدمي خاکزاد اپني عقل میں نہیں لاسکتا اور اسکي کیا جرأت
که اپني کوتاه عقل سے خدا کي بےحد ذات کي تباه لیکے اُسکے لیئے کوئي
حد مقرر کرسکے یا دعوی کرنے لگے که خدا کي ذات پاک اور اُسکي صفات
ایسي نہیں هوسکتي جیسي اُسنے اپنے کلام میں بیان کي هی بلکه چاهیئے
که اُسکا بیان هماري عقل و خیال کے موافق هو ایسا خیال و گمان تو سراسر
غرور اور بالکل کفر هی اور درحالیکه عقل انساني یسوع مسیح کي الوهیت
کا مرتبه دریافت کرنے اور پهچاننے میں عاجز و قاصر هی تو پهر آدمي کا
اپنے خیال کے موافق یهه کهنا که مسیح نه خدا کا بیٹا هی نه الوهیت
کے مرتبه میں هی اور نه خدا هی اُسي کفر و مغروري میں گرفتار هونا هی
کیونکه سابقا هم نے ذکر کیا که کلام الهي میں کهلاکهلي سچ سچ بیان هوا هی
که یسوع مسیح کے یے مراتب هیں پس ای بےچاره آدمي تو اِس امر
میں کیا کهه سکتا هی کیا تجهه میں اِتني طاقت هی که اِس عمده
مطلب کي بابت خدا کے ساتهه بحث کرکے اُسکے کلام کو جهٹلائے صاف
ظاهر هی که ایسا هنر تو تجهه میں نہیں هی اور اگر غرور کي راه سے ایسے
هنر کا کوئي دعوی بهي کرے تو اول اُسے لازم هی که ذات الهي کو جیسي
که هی کما ینبغي دریافت کرے کیونکه جبتک اِس درجے پر نه پهنچا هو
ذات الهي کي کیفیت کي بابت عقل کي راه سے بحث کرنا نہایت
نادانی هی اور حال آنکه درک و دریافت کا ایسا مرتبه حاصل کرنا انسان
کي طاقت سے باهر بلکه محال هی پس اِس مقام میں سب پر واجب
هی که سکوت اختیار کرکے خدا کے کلام پر اعتقاد رکهیں * * پوشیده نرهے
که خدا کي پاک ذات میں ایسے خواص هونا لازم هی جو مخلوقات میں
نہوں اور اِسي سبب سے انسان کي عقل اُن تک نہیں پهنچ سکتي مگر
ایماندار کو صرف اِتنا جان لینا کافي هی که خدا نے اپني پاک ذات کي
مشکل باتیں اپنے کلام میں جس طریق سے که مذکور هوئیں همسے بیان
کردیں اور اُسکے مضمون کے بموجب اپنے اِکلوتے بیٹے کو گنهگاروں کي

نجات کے لیئے ارزاني فرمايا هی اور ايماندار اگرچہ اِس بات کو نہ سمجهہ سکے کہ خدا نے کس طرح يہہ بخشش اُسکے لیئے موجود کي ليکن پهر بهي اِس بڑي بخشش کے لیئے جس کے وسيلے هميشہ کي دولت اور سدا کي نيکبختي کو پهنچيگا خوش و خرم هی * الحاصل اِس بات کے لیئے کلام الهي کي دلائل کے سوا کوئي آؤر دليل لازم نہيں هی کيونکہ خدا کا کلام ساري عقلي دليلوں سے زيادہ معتبر هی اور جب کہ آدمي نے اِس بات کو خوب جان ليا کہ انجيل اور عہد عتيق کي کتابيں کلام‌الله هيں اور اِس بات کے لیئے طالب حقيقت خصوصا محمدي شخص اگر اُن دليلوں کي طرف متوجہ هو جو هم نے کتب مقدسہ کے تحريف اور منسوخ نہونے اور خدا کي طرف سے هونے کي بابت ان اوراق ميں ذکر کي هيں خوب متوجہ هو تو پهر کبهي اُسکا منکر نہوگا اِس صورت ميں اُس پر واجب و لازم هی کہ جو کچهہ کتب مقدسہ ميں لکها هی خواہ اُسکي عقل ميں آوے خواہ نہ آوے خدا کي طرف سے جانکے قبول کرلے اور کيا خدا کا يہہ اختيار نہوگا کہ ايسے مطالب بيان فرماوے جنکے سمجهنے ميں عقل عاجز هو اور پهر اُنکے مان لينے کو بندوں پر لازم کرے ديکهو ظاهري اور دنيوي کاموں ميں بهي ايسا هي هوتا هی کہ لڑکے هر وقت اور سيانے اکثر اوقات پہلے بن سمجهے چيزوں کو قبول کرليتے هيں اور اعتقاد کرنے کے بعد سمجهتے هيں پس نيکبخت وہ آدمي هی جو خدا کے کلام پر اعتقاد لايا اگرچہ درک نکيا اور مسيح کے عالي مرتبہ کو دل سے مانا کيونکہ اِس وسيلہ سے نجات پاکر عالم بالا ميں ابدي نيکبختي اور معرفت الهي کے اعلی رتبہ پر پهنچيگا *

اور وہ کلمہ جو ابتدا ميں خدا کے پاس تها جس سے خدا نے ازل سے اپنے تئيں پيغمبروں پر بيان کيا اور اُسي کے وسيلے سے سب چيزيں پيدا هوئيں يعني ذات الهي کي وہ خصوصيت جو انجيل کي آيتوں کے مطابق خدا کے بيٹے کے لفظ سے بيان کي گئي مجسم هوا اور بشريت کو

گویا لباس کي طرح اپنے اوپر قبول کرکے آدمیوں میں رها چنانچه یوحنا کي پهلي فصل کي ۱۴ آیت میں ذکر هوا هی که * کلمه مجسم هوا اور وه فضل و راستي سے بهرپور هوکے همارے درمیان رها اور هم نے اُسکا ایسا جلال دیکها جیسے باپ کے اِکلوتے کا جلال * پهر فلپیوں کي ۲ فصل کي ۶ آیت سے ۱۲ تک لکها هی * که اُسنے خدا کي صورت میں هوکے خدا کے برابر هونا غنیمت نجانا بلکه اسنے آپکو عاجز بنایا اور خادم کي صورت پکڑ کے آدمي کي شکل بنا اور آدمي کي صورت میں ظاهر هوکے آپکو فروتن کیا اور مرنے تک بلکه صلیبي موت تک فرمان بردار رها اِس واسطے خدا نے اُسے بهت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ هی بخشا تاکه یسوع کے نام پر کیا آسماني کیا زمیني اور کیا جو زمین کے تلے هیں هر ایک گهٹنا ٹیکے اور هر ایک زبان اقرار کرے که یسوع مسیح خداوند هی تاکه خدا باپ کا جلال هووے * پس جسم کي رو سے مسیح کهانے اور پینے اور سونے اور جاگنے اور خوشي و غم میں هم سب آدمیوں کي طرح هوکر انسان کي مانند تها لیکن گناه سے مبّرا تها اور کوئي گناه اس سے سرزد نهوا جیسا که پهلے پطرس کي ۲ فصل کي ۲۲ آیت میں ذکر هوا هی * که اُسنے گناه نکیا اور اسکي زبان میں چهل بل نپایا گیا * اور عبرانیوں کي ۷ فصل کي ۲۶ آیت میں مرقوم هی که * وه پاک اور بے بد اور بے عیب گنهگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند هی * * اور یهه جو انجیل میں کها گیا هی که باپ نے بیٹے کو بهیجا اور یسوع مسیح کا لقب انسان کا بیٹا بهي هوا اور لکها هی که دکهه سهکے صلیب پر مرا اور دفن هوا پهر جي اُٹها اور خود یسوع مسیح اقرار کرتا هی که باپ مجهسے بڑا هی اور میں اِس لیئے نهیں آیا که اپني خواهش پوري کروں بلکه اُسکي خواهش جسنے مجهے بهیجا هی اور چونکه وه سلسلهٔ انساني کا واسطه اور شافع هي لهذا اُسنے خدا سے دعا و مناجات اور شفاعت کي پس اِس قسم کے جتنے افعال که مسیح سے سرزد هوئے بشریت کے تقاضا سے تهے نه تقاضاے

الوهيت سے * اور اگر تو سوال کرے کہ آيا کيونکر هو سکتا هی کہ الوهيت اور بشريت دونوں مل جائيں تو هم بهي تجهسے سوال کرتے هيں کہ بهلا يهہ کيونکر هوا کہ روح و جسم دونوں باهم مل گئے جيسا کہ انسان کے وجود ميں ملے هيں سو ايسے سوالوں کا جواب اِتنا هي کافي هی کہ حکيم مطلق هر بات پر قادر هی اور وہ جو کچهہ کرتا هی اپني عين حکمت سے کرتا هی اور خداوند تعالیٰ کي حکمت ميں بحث کرنا بڑي کم خردي اور غرور هی اور آدمي کو صرف اِتنا هي جان لينا کافي هی کہ يهہ مطلب کلام الهي ميں واضح و ثابت هوا هی * اور خدا کے کلام سے يهہ بهي واضح هوتا هی کہ مسيح ميں الوهيت و بشريت کا ملجانا خدا کے ايک ارادۂ عظيم پورا هونے کے ليئے واقع هوا هی اور وہ يهہ هی کہ اِسي وسيلہ سے آدمي هلاکت ابدي سے بچيں اور خدا کے مقرب هوکر نيکبختي ابدي کے مالک بنيں اور پهر يهہ کہ مسيح بشريت کي حالت ميں اپنے چال چلن سے آدميوں کو ايک نمونۂ کامل دکهاوے تاکہ سب آدمي اخلاق حسنہ ميں ويسے هي چال چلن اختيار کريں پس درحاليکہ خداي تعالیٰ اپني محبت و حکمت کے تقاضا سے جس چيز کو کہ آدمزاد کي نجات کے ليئے بہتر سمجها اُسي کو عمل ميں لايا تو کس کو دم مارنے کي طاقت هی جو کہے کہ ايسا کام کرنا خدا کو لائق نہ تها اور حال آنکہ خدا نے اِسي کام ميں اپني مهرباني و محبت اور تقدس و عدالت سارے آدميوں پر بدرجۂ کمال روشن اور ظاهر کي هی * اور اگر تو سوال کرے کہ درحاليکہ خدا سب چيز پر قادر هی تو کيا يهہ نکر سکتا تها کہ انسان کو کسي اَور طرح گناہ اور دوزخ سے چهڑاوے اِسکا جواب يهہ هی کہ ايسي طاقت تو کسي کو نهيں جو خدا کي قدرت و معرفت کي حدّ و اِنتها ٹهہرائے ليکن اِس بات سے کہ خدا نے آدميوں کي نجات کے واسطے يهي راہ بہتر جاني هی صاف ظاهر و ثابت هوتا هی کہ مطلب حاصل کرنے کے ليئے سب راهوں سے يهي راہ بہتر هی الحاصل گنهگاروں کي نجات حاصل کرنے پر صرف يسوع مسيح قدرت

رکہتا تہا اور بس سو اُسنے اپنے دکہہ اور موت کے وسیلہ سے انسان کے لیئے نجات موجود کردی *

اب اِس فصل کا باقي مطلب یہہ هی کہ اُس نجات کے نتیجے اور فائدے جو یسوع مسیح نے اپنے دکہہ اور موت سے انسان کے واسطے حاصل کي هی هم انجیل کي آیتوں سے بیان اور ذکر کرینگے اور اُسکے مضمون کے موافق نجات کا پہلا نتیجہ اور پہل یہہ هی کہ خداي تعالی یسوع مسیح کي خاطر سب ایمانداروں کو بیگناہ تہہراتا اور اُنکے گناہوں کي سزا سے در گذرتا هی چنانچہ رومیوں کي ۵ فصل کي ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں لکہا هی کہ * جیسا ایک خطا کے سبب سب آدمیوں پر سزا کا حکم هوا ویسا هي ایک راستبازي کے سبب سب آدمیوں کے لیئے زندگي کي راستبازي تہہري کیونکہ جیسے ایک شخص کي (یعني آدم کي) نافرمان برداري سے بہت لوگ گنہگار تہہرے ویسے هي ایک کي (یعني مسیح کي) فرمان برداري کے سبب بہت لوگ راستباز تہہرینگے * پہر پہلے یوحنا کي پہلي فصل کي ۷ آیت میں لکہا هی کہ * خدا کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو همکو سارے گناہ سے پاک کرتا هی * پہر عبرانیوں کي ۱۰ فصل کي ۱۴ آیت میں لکہا هی کہ * یسوع مسیح نے ایک هي نذر گذراننے سے مقدسوں کو همیشہ کے لیئے کامل کیا * پہر افسیوں کي پہلي فصل کي ۶ و ۷ آیتوں میں ذکر هوا هی کہ * خدا نے همیں اُس پیارے میں (یعني مسیح) میں قبولیت بخشي هم اُس میں هوکے اُسکے خون کي بدولت چہتکارا یعني گناہوں کي معافي اسکے نہایت فضل سے پاتے هیں * پس اِن آیتوں کے بموجب الله تعالی مسیح کے سبب اُن لوگوں کے گناہ جو مسیح پر سچا ایمان لائے هیں معاف کرکے اپني رضامندي اُنکے شامل حال کرتا هی * پہر ایک اَور فیض و فائدہ جو یسوع مسیح کي نجات سے نکلتا هی یہہ هی کہ ایمانداروں کے دل منور اور صاف و پاک هوتے هیں یعني خدا یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپني توفیق اور نور ایماندار آدمي کو بخشتا اور اُسکي عقل و دل ایسے روشن

کرتا هی که اپنے باطني احوال پہچانئے اور معرفت الهي میں خوب دانائي حاصل کرتا اور اُسکا دل خدا کي توفیق و محبت سے بھر جاتا هی اور اُسکو ایسي طاقت عطا کي جاتي هی که خدا کے احکام کے بجالانے پر قادر هوتا اور دلي پاکیزگي اور حقیقي معرفت میں کمال کے مرتبه پر پہنچتا هی جیسا که دوسرے قرنتس کي ۴ فصل کي ۶ آیت میں مذکور هوا هی که * خدا هي نے جس کے حکم سے تاریکي سے روشني چمکي همارے دلوں کو روشن کیا تاکه خدا کے جلال کي پہچان یسوع مسیح کے چہرے سے ظاهر هووے * پھر که کلسیوں کي ۲ فصل کي ۳ آیت میں لکھا هی * که مسیح میں حکمت اور دانائي کے سارے خزانے چھپے هیں * پھر پہلے قرنتس کي پہلي فصل کي ۴ و ۵ آیتوں میں لکھا هی که * میں تمھارے لیئے همیشه اپنے خدا کا شکر کرتا هوں که اُسکے سبب تم هر طرح سارے کلام اور ساري پہچان سے غني هو * پھر رومیوں کي ۵ فصل کي ۵ آیت میں مرقوم هی که * روح قدس کے وسیله سے جو همیں ملا خدا کي محبت همارے دل میں جاري هوئي * پھر فیلپیوں کي ۴ فصل کي ۱۳ آیت میں پولس حواري کے قول سے ذکر هوا هی که * مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا هی میں سب کچھه کر سکتا هوں * پھر تیطس کي ۲ فصل کي ۱۴ آیت میں لکھا هی که * یسوع مسیح نے آپ کو همارے بدلے دیا تاکه وه همیں سب طرح کي شرارت سے چھڑاوے اور ایک خاص اُمت کو جو نیک کاموں میں سرگرم هوویں اپنے لیئے پاک کرے * اور رومیوں کي ۸ فصل کي ۱۵ آیت اور عبرانیوں کي ۹ فصل کي ۱۴ آیت اور تیطس کي ۲ فصل کي ۱۱ و ۱۲ آیت اور افسیوں کي پہلي فصل کي ۱۶ آیت سے ۱۹ تک اور یوحنا کي ۸ فصل کي ۳۱ و ۳۲ آیتوں سے بھي اِس مطلب کي طرف اشاره هی * * پھر یسوع مسیح کي نجات کا ایک اَور فائده و نتیجه یہه هی که مسیح نے اپنے سب ایمانداروں کو شیطان کے حکم اور موت کے ڈر سے چھڑایا اور همیشه کي زندگي اور ابدي جلال کا اُمیدوار کیا یعني شر سے بچاکر اُنھیں جاوداني

نیکبختي کا مالک کیا هی جیسا کہ عبرانیوں کي ۲ فصل کي ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں لکہا هی کہ * جس حالت میں لڑکے گوشت اور خون میں شریک هیں ویساهي وہ بهي اُن میں شریک هوا تاکہ موت کے وسیلے اُسکو جس کے پاس موت کا زور تہا یعني شیطان کو برباد کرے اور جو عمر بہر موت کے ڈر سے غلامي میں گرفتار تہے اُنہیں چہڑاوے * اور دوسرے تیموتیوس کي پہلي فصل کي ۱۰ آیت میں لکہا هی کہ * همارے بچانے والے یسوع مسیح نے موت کو نیست کیا اور زندگي اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا * اور پہلے پطرس کي پہلي فصل کي ۳ و ۴ آیتوں میں ذکر هی کہ * همارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک هو جس نے همکو اپني بڑي رحمت سے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جي اُٹہنے کے باعث زندہ اُمید کے لیئے سرنو پیدا کیا تاکہ هم وہ میراث پاویں جو بیزوال هی اور آلودہ و پژمردہ نہیں جو همارے لیئے آسمان پر رکہي گئي * اور رومیوں کي ۸ فصل کي ۱۷ آیت میں لکہا هی کہ * جب هم خدا کے فرزند هوئے تو وارث بهي یعني خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک هیں * پس نجات جو یسوع مسیح نے اپني موت اور دکہہ سے گنہگاروں کے لیئے تیار کي هی اُسکے نتیجے اور ثمرے ایسے عظیم و مبارک هیں کہ انسان گناہ سے پاک هوکر خدا کا مقرب بنتا اور توفیق الهي کے خزانہ کا دروازہ ایمانداروں کے لیئے کہولا جاتا اور اُنکے دل و روح پاک اور روشن هوکر حقیقي و جاوداني نیکبختي میں پہنچتے هیں اِس صورت میں انجیل کي تعلیمیں انسان کي روح کے تقاضا کو جیسا کہ اِس کتاب کے شروع میں اسکي تفصیل ذکر هوئي بالکل رفع کرکے ساکت کرتي هیں کیونکہ خدا کي طرف سے یسوع مسیح همارے لیئے معرفت و عدالت اور پاکي و نجات کا سبب هوا هی جیسا کہ پہلے قرنتیوں کي پہلي فصل کي ۳۰ آیت میں ذکر هوا هی اور یهي روح کا تقاضا پورا هونے سے صاف ثابت هوتا هی کہ انجیل

خدا کا کلام هی پس اب بهلا ایسا کون هی جو اِس نجات کے لیئے خدا کا شکر نکرے اور دونوں هاتهه سے یهه خزانه نه لے *

اور وه نجات جو یسوع مسیح کے وسیلے عمل میں آئي پهر خدا کا ایک ایسا کام هی جسکے کم و کیف کے دریافت میں آدمي کي عقل عاجز هی مگر اِس باب میں بهي خدا کا کلام دلیل کافي هی اور جیسا که ذکر هوا خدا کے کلام سے مدلل و ثابت هی که یسوع مسیح سب کي نجات کا واسطه اور سبب هی اور اُسکے دکهه اور صلیبي موت جو اسنے همارے لیئے اپنے اوپر قبول کیئے وهي اِس بات کے باعث هوئے که خدا اُسکي خاطر اُن لوگوں کے گناه کي سزا سے جو یسوع مسیح پر ایمان لائے درگذرتا اور اُنهیں همیشه کي نیکبختي اور نجات کو پهنچاتا هی * اور یهه بات که نجات کي تعلیم انجیل میں اِس سے زیاده بیان نهیں هوئي جو که هم نے ذکر کیا خالي از حکمت نهیں بهر حال نجات کي یهه تعلیم ایک ایسي کسوتي هی جس سے صاف معلوم هو جاتا که آیا آدمي اپنے دل کا احوال پهچاننے اور معرفت الهي میں اُس مرتبه پر جو خدا کي توفیق پانے کے لیئے لازم هی پهنچا هی یا نهیں پس اگر کسي شخص نے نجات کي تعلیم سني یا پڑهي اور اُسے نا پسند کرکے شک و انکار میں پڑا تو یهي دلیل هی که اُس شخص نے هنوز اپنے دل کا احوال بخوبي نهیں جانا اور ابهي تک اپنے گناهوں سے خبردار هوکر شرمنده و پشیمان نهیں هوا هی پس ایسا شخص اپنے خطرناک احوال کو نهیں سمجها اور اپني روح کي بیماري سے بے خبر هی جو گناه کے سبب اُسکے دل میں سما گئي اور اُسے ابدي هلاکت میں ڈالیگي اور ایسي غفلت کے سبب وه کسي چهڑانیوالے اور حکیم علاج کرنیوالے کي تلاش میں نهیں هی سو ایسے شخص کي نظر میں مسیح کي نجات بیفائده اور بے مطلب معلوم دیتي هی لیکن وه شخص جسنے اپنے دل کا احوال بخوبي جانا اور پهچانا هو که اُسکا گناه پروردگار کے سامهنے کس مقدار اور کهاں تک برا اور زبون هی اور اُسے اسکے سبب

هلاکت ابدي میں پڑنا هوگا اور یهه بهي معلوم کیا هو که اپنے گناه کي
سزا سے کسي طرح اپنے تئیں نهیں چهڑا سکتا سو ایسے شخص کے لیئے
یسوع مسیح کي نجات کي خبر ایک خوشخبري هی جو اُسے هر چیز سے
زیاده میٹهي لگتي هی اور اُسکے دل کے لیئے جو گناه کے بهاري بوجهه سے
زخمي هو رها هی ایک صحت بخش مرهم هی پس نجات کي تعلیم ایسے
شخص کو جو ابهي تک اِس حال کو نهیں پهنچا اگر بے مطلب اور نکمّي
لگے تو کچهه تعجب نهیں کیونکه هو هي نهیں سکتا که جو شخص اپني هوا
و هوس کے دریا میں ڈوبا اور دنیوي جهگڑوں گناهوں میں پهنسا هو وه
اپني عقل ناقص سے خداوند کے مطالب اور روحاني امور کو سمجهے اور
اُنکي کُنه کو پهنچ جائے چنانچه انجیل میں بهي پهلے قرنتس کي ۲ فصل
کي ۱۴ آیت میں ایسے آدمي کي نسبت یوں لکها هی که * نفساني آدمي
خدا کے روح کي باتوں کو نهیں قبول کرتا که وے اُسکے آگے بیوقوفیاں هیں
اور نه وه اُنکو جان سکتا هی کیونکه وے روحاني طور پر بوجهي جاتي هیں
* اور اُسي مکتوب کي پهلي فصل کي ۱۸ آیت سے ۲۴ تک لکها هی که *
صلیب کي بات هلاک هونیوالوں کے نزدیک بیوقوفي هی پر هم نجات
پانیوالوں کے لیئے خدا کي قدرت هی کیونکه لکها هی که میں حکیموں
کي حکمت کو نیست اور سمجهه داروں کي سمجهه کو ناپیدا کرونگا کهاں
حکیم کهاں فقیه کهاں اِس جهان کا بحث کرنیوالا کیا خدا نے اِس دنیا
کي حکمت کو بیوقوفي نهیں ٹهیرایا اِس لیئے که جب حکمت الهي
سے یوں هوا که دنیا نے حکمت سے خدا کو نه پهچانا تو خدا کي یهه مرضي
هوئي که منادي کي بیوقوفي سے ایمان والوں کو بچاوے چنانچه یهودي کوئي
نشان چاهتے اور یوناني حکمت کي تلاش میں هیں پر هم مسیح کي جو
مصلوب هوا منادي کرتے هیں وه تو یهودیوں کے لیئے ٹهوکر کهلانیوالا پتهر
اور یونانیوں کے لیئے بیوقوفي هی لیکن مسیح اُنکے لیئے جو بُلائے گئے هیں
کیا یهودي کیا یوناني خدا کي قدرت اور خدا کي حکمت هی کیونکه

خدا کي بیوقوفي آدمیوں کي حکمت پر غالب هی اور خدا کي کمزوري آدمیوں سے زورآور هي * پس جس حالت میں چمگیدڑ آفتاب کي روشني کو مکروه اور اپني خاصیت کے تقاضا سے اُسکو بُرا جانکر دهوپ میں اُڑ نهیں سکتي تو آفتاب کو کیا عیب لگ جائیگا اور اُسکے جلال میں کیا نقصان آجائیگا کیونکه اُسکا نور اور جلال تو سارے جهان میں روشن و ظاهر هی سو ایسي صورت میں تو بهي طرح دیجاتا که ایسا هي هو که مسیح کي نجات اُس شخص کو جس کا دل مغرور اور جس کي روحاني آنکهه اندهي اور چمگیدڑ کي سي خاصیت هی ناپسند آوے لیکن ایماندار روشن ضمیر کے لیئے مسیح کي نجات کي تعلیم معرفت حقیقي اور سعادت ابدي کا سبب هوگي *

قطع نظر اِن سب باتوں سے مسیح کي نجات کے وسیله سے خدا کي عدالت اور قدوسیت آدمیوں پر ایسي ظاهر و عیان هوئي هی که خدا کے اَور کاموں سے ویسي نهیں هوئي کیونکه اِس حالت میں که خدا نے آدمي کا گناه کسي اَور طریقه سے معاف نهیں فرمایا مگر اِسي طریق سے که یسوع مسیح جو بي گناه اور پاک و کامل تها گنهگاروں کي عوض دکهه اُتهاکر مرگیا اور پهر جي اُتها سو اِس بات سے سارے بني آدم بلکه فرشتوں پر بهي بخوبي ظاهر و آشکار هو گیا که خداے مقدس کو گناه کس قدر ناپسند اور بد و زبون معلوم هوتا هی چنانچه جب تک گنهگار آدمي نجات دینیوالے سے نه ملا اور اُسکے وسیلے اپنے گناه سے خلاصي نپائي خدا کي رحمت اُس تک نهیں پهنچتي هی * اور اِسکے سوا خدا نے یسوع مسیح کي نجات کے وسیله اپني رحمت و محبت کو بهي آدمیوں پر بحد کمال ظاهر و بیان کیا کیونکه اُسي نجات سے بندوں پر اظهر من الشمس هو گیا که خدا نے آدمي کو ایسا پیار کیا که اُسنے نچاها که گناه میں رهکر هلاکت ابدي میں پڑے بلکه اپني بے پایان رحمت سے اپنے اِکلوتے بیٹے کو جو اُسکے جلال کا شعله اور اُسکے وجود کا سکه هی نجات کے واسطے آسمان سے زمین

پر بهیجا اور اُسنے اپنے دکهه اور موت سے ایمان لانیوالوں کو گناه سے چهڑاکر همیشه کي زندگي کو پهنچایا اِس صورت میں مسیح کي نجات کي تعلیم بالکل اِس بات سے مطابق هی که آدمي کو گناه کي بُرائي سمجهاکر اُسکو گناه سے برکنار رکهے اور احکام الهي کي متابعت پر مائل کرکے خدا کي محبت اور ایمان کي راه میں مضبوط بناوے *

پوشیده نرهے که خداي تعالیٰ نے ساري مخلوقات کي طبیعت میں ایسا ٹههرا دیا هی که ایک شی کي موت اور تحلیل هونا دوسري شی کي معاش و زندگي کا باعث هوا کرے مثلا چاروں عناصر کا تحلیل هونا جمادات و نباتات اور حیوانات کے موجود هونے اور بڑهه جانے اور قوت پانے کا سبب هی اور نباتات کا خرچ هونا اور کهایا جانا بعضے حیوانات کي معاش اور قوت کا سبب اور بعض حیوانات کا مرنا بعض حیوانات کي معاش و زندگي کا باعث هی اور اِسي طرح نباتات کا تحلیل هونا اور حیوانات کا مرنا انسان کے بدن کے زنده و بحال رهنے کا سبب هی اور آدمیوں میں بهي اکثر ایسا اتفاق هوتا هی که بعضوں کے نیک اعمال بعضوں کے فائده اور بهلائي کا سبب هو جاتے هیں پس درحالیکه خدا نے انسان اور ساري موجودات کے درمیان یهه قاعده مقرّر کر دیا هی تو آدمي اِسپر کیوں تعجب کرتا که یسوع مسیح کي موت اور اُسکے نیک اعمال و ثواب نجات کا سبب اور سعادت و حیات کا باعث هوا هی اور جس صورت میں که آدمي اُس قاعده کو جو خدا نے موجودات میں ٹههرایا هی دریافت نهیں کر سکتا تو اگر نجات مسیح کي باطني کیفیت بهي نجان سکے تو کیا تعجب هی * اور اگر کوئي غرور و پندار کي راه سے صرف اُتني هي بات کو مانے جتني اُسکي عقل میں آئي تو ایسے آدمي کو چاهیئے که خدا کا اور اپنا اور سب اشیا کا اِنکار کرے کیونکه آدمي میں اِتني طاقت نهیں جو اپني عقل ناقص سے خدا کو اور اپنے تئیں اور هزارها موجودات کے وجود کي باطني کیفیت کو جان سکے حال آنکه اِن سب کا موجود

هونا ظاهري آثار سے ثابت هی اور ایساهي خدا کے کلام کے آثار سے واضح
و آشکار هی که مسیح کے وسیلے سے آدمي کے لیئے گناہ کا کفارہ اور نجات
ابدي حاصل هوئي * اور هرچند که نجات کي باطني کیفیت کو عقل
دریافت نهیں کرسکتي لیکن ایماندار آدمي اپنے دل میں مسیح کي
نجات کي قوت و قدرت سے خبردار هو سکتا هی اِس سبب سے که مسیح
کي نجات ایک ایسي دوا هی جو حکیم مطلق نے گناہ کي بیماري سے
شفا پانے کے لیئے هر آدمي کے واسطے طیّار کي هی پس اگر آدمي اپنے اُس
طبیب یعني خدا پر بهروسا کرکے اِس دوا کو پي لے تو ضرور اپني باطني
بیماري سے شفا پاکے آرام دلي حاصل کریگا اور حقیقي نیکبختي کو پهنچ
جائیگا پس جیسے که کوئي بیمار کسي طبیب کي دوا سے اچها هوکے
یقین کرتا هی که طبیب نے اُسے خوب دوا دي ایسے هي ایماندار بهي
مسیح کے وسیله گناہ کي بیماري سے شفا پانے کے سبب بیقین کلّي جانتا
هی که یهه دوا جو آدمي کي روح کي شفا کے لیئے انجیل میں مقرر
هوئي هی اچهي اور خدا کي طرف سے هی پس یهه شفا مسیح کي نجات
کي حقیقت پر ایک روشن دلیل هی اور مسیح کي نجات جس کیفیت
سے که انجیل میں بیان هوئي هی انجیل کے من جانب الله هونے پر ایک
کامل دست آویز هی کیونکه ایسي نجات کے موجود کرنے پر صرف خدا
هي قادر هی اور بس *

چوتهي فصل

اِس بات کے بیان میں که آدمي یسوع مسیح کي نجات
کے فیض کو کیونکر پهنچ سکتا هی

اب ای مطالعه کرنیوالے هم اِس فصل میں تجهپر خدا کے کلام سے یهه
مطلب بیان و ثابت کرینگے که یسوع مسیح کي نجات کے میوے تو کس

طرح چکھہ سکیگا اور اُسکے وسیلے حیات جاودانی تک کیونکر پہنچ جائیگا اور خدا کی اُس نعمت و بخشش میں جو مسیح نے آدمی کے لیئے طیّار و موجود کی ھی کس طریق سے تو شریک ھوسکیگا *

وہ وسیلہ جس سے آدمی مسیح کی نجات کی ساری نعمتوں سے فیضیاب ھو جاتا ھی انجیل کے بموجب یسوع مسیح پر ایمان لانا ھی جیسا کہ اعمال کی ۱۶ فصل کی ۳۱ آیت میں ذکر ھوا ھی کہ پاؤل اور سیلاس نے قیدخانہ کے داروغہ سے کہا کہ * خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کہ تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا * اور پھر پہلے یوحنا کی ۳ فصل کی ۲۳ آیت میں مذکور ھی کہ * اُسکا (یعنی خدا کا) حکم یہہ ھی کہ ھم اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے نام پر ایمان لاویں * اور پھر مرقس کی ۱۶ فصل کی ۱۶ آیت میں لکھا ھی کہ * جو کہ ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ھی نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا * لیکن مسیح پر ایمان لانا صرف یہی نہیں ھی کہ تو خدا کے کلام یعنی کتب عہد عتیق و جدید کو برحق جانے اور اُنکے امر و نہی اور تعلیمات اور نصیحتوں سے آگاہ ھو جاوے اور بس بلکہ ایمان یہہ ھی کہ تو اِس کلام پر متوجہ ھوکر بخوبی تمام اِس بات کو سمجھے کہ خدا کے حضور تو کس قدر گنہگار ھی اور اپنے گناھوں سے پشیمان ھو اور بالیقین جانے کہ تیرا اور کل عالم کا شفیع وھی یسوع مسیح ھی اور بس اور خداے تعالیٰ اُسی کی خاطر تیرے سارے گناہ معاف کرکے سعادت ابدی کو تجھے پہنچائیگا اور تیرا قصد و کوشش یہہ ھو کہ گناہ سے کنارہ کرکے سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھے اور اُسکے حکم پر چلے پس جب کہ تیرا حال اِس طریق پر ھوگا تو تو نے وہ ایمان جو انجیل کے موافق نجات کا سبب ھی حاصل کرلیا * * مگر آدمی اِس ایمان کو اپنے بل بُوتے سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ خدا اُسے عنایت فرماتا ھی جیسا کہ انجیل میں یوحنا کی ۶ فصل کی ۲۹ آیت میں اِسی امر کی بابت لکھا ھی کہ * یسوع نے جواب میں

اُنھیں (یعني یھودیوں کو) کہا خدا کا کام یہہ ھی کہ تم اُسپر جسے اُسنے بھیجا ایمان لاؤ * پھر پہلے قرنتس کي ۱۲ فصل کي ۳ آیت میں لکھا ھی کہ * کوئي بغیر روح قدس کے یسوع کو خداوند کہہ نہیں سکتا ھی * یعني کوئي آدمي یسوع مسیح پر ایمان نہیں لا سکتا مگر روح‌القدس کي مدد سے اور پھر یوحنا کي ۱۶ فصل کي ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ آیتوں میں مسطور ھی کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ * ھنوز بہت سي باتیں ھیں کہ میں تمھیں کہوں پر اب تم اُنھیں برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعني روح حق آوے تو وہ تمھیں ساري سچائي کي راہ بتاویگا اِس لیئے کہ وہ اپني نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو کہیگا اور تمھیں آیندہ کي خبر دیگا میري ستایش کریگا اِس لیئے کہ وہ میري چیزوں سے پائیگا اور تمھیں دکھائیگا * اِس صورت میں خدا نے اپني بےپایان محبت سے گنہگاروں کے لیئے نہ صرف نجات کو موجود کیا ھی اور بس بلکہ اِس نجات کے حاصل کرنے کو روح‌القدس کي مدد بھي دي ھی کیونکہ جس وقت کوئي شخص مسیح کي خبر اور اُسکي نجات کي بات کو سنتا یا پڑھتا ور دل سے اُسکي طرف متوجّہ ھوتا ھی اُس وقت اگر وہ خود نہیں روکتا تو روح‌القدس مسیح کا ایمان اُسکے دل میں ڈالدیتا ھی سو اِس حال میں جس قدر کہ آدمي مسیح کي نجات کا محتاج ھی اُسي قدر اُس نجات کے حاصل کرنے کے لیئے روح‌القدس کي مدد کا بھي محتاج ھی *

اگر تو سوال کرے کہ یہہ مدد کرنیوالا جو روح‌القدس کہلاتا اور یسوع مسیح کو آدمي کے دل میں بیان و عیان کرتا اور اُسکو ایمان پر پہنچاتا ھی کون اور کس مرتبہ میں ھی تو اِس سوال کا جواب انجیل کي آیتوں کے موافق یہہ ھی کہ روح‌القدس کي بابت اعمال کي ۲ فصل میں جو کچھہ مذکور ھی اُسکو تو پڑھکر خبردار ھو جائیگا اور مسیح نے بھي متي کي ۲۸ فصل کي ۱۹ آیت میں خود حواریوں سے فرمایا ھی کہ * تم جاکے

سب قوموں کو باپ اور بیٹے اور روح‌القدس کے نام سے بپتسما دیکے شاگرد کرو * اِس آیت کے موافق اُن شخصوں کو جو انجیل کے معتقد هیں لازم هی که جیسا باپ اور بیٹے کے نام سے ویسا هي روح‌قدس کے نام سے بهي بپتسما پاویں اور جیسے که باپ بیٹے کي اِطاعت قبول کي هی ایسا هي روح‌القدس کي اِطاعت بهي قبول کریں اور اُس آیت میں روح‌القدس باپ اور بیٹے کے ساتهه ایسا برابر ٹهہرایا گیا هی که ذرا بهي تفاوت نہیں رها پهر اعمال کي ۵ فصل کي ۳ و ۴ آیتوں میں پطرس حواري نے حنانیا نامي ایک شخص سے کہا که * ای حنانیا کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا که روح‌القدس سے جهوٹهه بولے اور زمین کي قیمت میں سے کچهه رکهه چهوڑے کیا یهه جب تک تیرے پاس تهي تیري نه تهي اور جب بیچي گئي تیرے اختیار میں نه تهي تو نے کیوں اِس بات کو اپنے دل میں جگهه دي تو آدمیوں سے نہیں بلکه خدا سے جهوٹهه بولا * پس اِن آیتوں میں روح‌القدس خدا کہا گیا اِس تفصیل سے که پطرس حواري نے روح قدس کي بابت حنانیا سے کہا که تو آدمیوں سے نہیں بلکه خدا سے جهوٹهه بولا اور پہلے قرنتس کي ۳ فصل کي ۱۶ آیت میں روح‌القدس سے مراد رکیکر کہا گیا هی که * کیا تم نہیں جانتے که تم خدا کے هیکل هو اور خدا کا روح تم میں بستا هی * پس درحالیکه خدا کا روح یعني روح‌القدس ایمانداروں کے دل میں رهتا هی اور اِسي جهت سے وے لوگ خدا کے هیکل کہلاتے هیں تو ظاهر هی که روح‌القدس خدائي کے مرتبه میں هی اور اِسي مکتوب کي ۲ فصل کے ۱۰ و ۱۱ آیتوں میں روح‌القدس کي بابت کہا هی که * روح ساري چیزوں کو بلکه خدا کي عمیق باتوں کو بهي دریافت کرلیتا هی که آدمیوں میں سے کون آدمي کي باتیں جانتا هی مگر آدمي کي روح جو اُس میں هی اِسي طرح خدا کے روح کے سوا خدا کي باتیں کوئي نہیں جانتا * پس اِن آیتوں سے ظاهر هی که جس طرح اِبن ایسے هي روح‌القدس بهي انجیل میں خدا کہا گیا اور الوهیت

کے مرتبہ میں گنا گیا هی چنانچہ دوسرے قرنتس کي ۱۳ فصل کي ۱۴ آیت میں بهي اِسي مطلب کا اشارہ هوا اور لکها هی که * خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کي محبت اور روح القدس کي رفاقت تم سبهوں کے ساتهه هووے آمین * دیکهو اِس آیت میں بهي روح القدس اب و اِبن کي طرح فضل و نعمت کا سرچشمہ تهہرکر اب و اِبن کے ساتهه برابر و متساوي هو گیا هی *

اِس صورت میں خدا نے اپنے کلام میں هم گنہگاروں سے جو رحمت و نجات اور روح کي مدد کے محتاج هیں اپني ذات پاک کو مقدس و مهربان باپ کے نام پر بیان فرمایا هی اور اگرچہ خدا اپني پاکیزگي کے سبب گناہ سے نفرت کرتا اور گنہگار کو قبول نہیں فرماتا لیکن اپني بڑي محبت و مهرباني کے سبب ازل سے انسان کي نجات کو مصلحت جانا اور مقرر فرمایا هی اور پهر خدا نے اپنے تئیں نجات دینیوالے بیٹے کے نام سے بیان کیا هی جسنے معین وقت میں انسانیت اپنے اوپر قبول کی اور اذیّت اور موت کے دکهه اُوٹهاکے گنہگاروں کے لیئے نجات کو موجود کیا اور پهر آپ کو مدد کرنیوالے اور تقدس کو پہنچانیوالے روح القدس کے نام پر بیان کیا هی که وہ آدمي کو جو گناہ کے سبب خدا کے کاموں میں اندها هو رها اور حقیقت پانے کي طاقت نہیں رکهتا اُبهارکے کلام انجیل کے ذریعه سے اُس مرتبہ پر پہنچاتا هی که ایمان لاکر خدا کو اور یسوع مسیح کو بخوبي پہچانے اور همیشه کي نیکبختي کو پہنچے اور مسیحیوں کے عقیدہ میں اِس عمدہ مطلب کو تثلیث یا ثلاث واحد کہتے هیں اور انجیل کي تعلیم کے بموجب ذات الهي کے اِس باریک بهید کي بابت جو کهه سکتے هیں سو یہه هی که اب و اِبن و روح القدس یعني باپ بیٹا اور روح قدس ایک ذات واحد هی نه ایسا که تین بلکه حقیقت میں صرف ایک هي خدا هی اور اب و ابن و روح القدس میں فرق و امتیاز هی مگر نه ایسا که وحدانیت میں کچهه نقص و خلل آ جائے اور اگر تو کہے که اِن مطالب

کا اِس طور پر هونا کیونکر ممکن هی تو همارا جواب یهہ هی که خدا نے اپنے کلام میں اپنے تئیں یونہیں بیان کیا هی سو آدمي کو یے مطالب جیسے که لکھے هیں مان لینا واجب هی پس درحالیکه صورت یهہ هی تو آدمي کي کیا طاقت جو خدا کے ساتهہ بحث کرے * اور جس حالت میں که خدا نے اپني ذات پاک کے جلال کو زیادہ اُس سے جو مذکور هوا اپنے کلام میں بیان کرنا لازم نہیں جانا اور اُس علاقه کو جو اب و اِبن و روح القدس میں باهم هی زیادہ عیان اور تفصیل نہیں کیا پس همیں بهي جرأت نہیں که ذات الهي کے اُس باریک بهید کو تفصیل دیں مگر انجیل کے موافق اُسکي بابت اِتنا هي کهہ سکتے هیں که بیٹے کي هستي و وجود باپ میں مخفي اور پوشیدہ هی اور روح القدس کي هستي و وجود باپ اور بیٹے دونوں میں مخفي و مستور هی جیسا که خود مسیح نے یوحنا کي ٥ فصل کي ٢٦ آیت میں فرمایا هی که * جس طرح باپ آپ میں زندگي رکهتا هی اُسي طرح اُسنے بیٹے کو دي هی که آپ میں زندگي رکهے * اور یوحنا کي پہلي فصل کي پہلي آیت میں بیٹے کو کلمة الله کہا هی جیسا که مرقوم هی که * ابتدا میں کلمه تها اور کلمه خدا کے ساتهہ تها اور کلمه خدا تها * پس اِن آیتوں سے معلوم هوتا هی که بیٹے کي ذات باپ کي ذات میں مخفي اور پوشیدہ هی اور وہ ازلي علاقه جو بیٹے کو باپ کے ساتهہ هی سو ایک ایسے علاقه اور رابطه کي مانند هی جو کلمه فکر کے ساتهہ اور فکر اِنسان کي روح کے ساتهہ رکهتي هی یعني جیسے که کلمه فکر میں اور فکر روح میں مخفي هی اور اِسي سے ظاهر هوتي پر اصل کي نسبت روح کے ساتهہ ایک هی یونہیں بیٹا بهي باپ میں هی اور ازل سے اُسي سے متولد و ظاهر هوا لیکن پهر حقیقت میں باپ کے ساتهہ ایک هی اور جیسے که آدمي کي روح جو نادیدني هی اپنے تئیں فکر و کلمه میں صورت اور شکل میں لاتي هی اور اِسي وسیله سے اپنے تئیں ظاهر و بیان کرتي هی اِسي طرح خدائے لایدرک و غیر مرئي نے بهي اپنے تئیں بیٹے میں یعني اپنے

ازلي کلمه میں تعبیر اور تصویر کرکے ظاهر و بیان کیا هي تاکه اِس کلمه کے وسیله سے ماسوا یعني ساري مخلوقات کو پیدا کرکے اپنے تئیں خلقت میں ظاهر و عیان کرے اور بیٹے یعني اُسي کلمه کے وسیله سے لوگوں کي فهم و خیال کے قریب و نزدیک هو جائے اور اِنهیں باتوں کي رو سے یسوع مسیح جیسا که انجیل میں بیان هوا خدا کے جلال کي رونق اور اُسکي ماهیت کا نقش اور اندیکهه خدا کي صورت هي اور الوهیت کا سارا کمال اُس میں مجسم هو رها اور ساري مخلوقات سے پهلے متولد هوا یعني خدا کي ذات پاک سے ظهور کیا چنانچه یهه مطلب عبرانیوں کي پهلي فصل کي ۳ آیت میں اور کلسیوں کي پهلي فصل کي ۱۵ آیت اور ۲ فصل کي ۹ آیت میں لکها هي اور اِسي سبب سے خود مسیح نے بهي فرمایا هي که باپ کو کوئي نهیں جانتا مگر بیٹا اور وه جس پر بیٹا اُسے ظاهر کیا چاهتا اور پهر که کوئي بغیر میرے وسیلے کے باپ پاس آ نهیں سکتا هي یعني بیٹا وسیله هي خدا کو پهچاننے کا اور قرب الهي حاصل کرنے کا جیسا که یے باتیں متي کي ۱۱ فصل کي ۲۷ آیت اور یوحنا کي ۱۴ فصل کي ۷ آیت میں لکهي هیں لیکن اِس لیئے که لوگ گمان نکریں که شاید باپ اور بیٹا دونوں الگ الگ خدا هوں پس ایسے باطل گماں کو دور کرنے کے واسطے مسیح نے خود فرمایا هي که میں اور باپ ایک هیں جسنے مجهے دیکها باپ کو دیکها هي اور اي باپ سب چیزیں میري تیري اور تیري میري هیں تاکه سب جس طرح سے که باپ کي عزت کرتے هیں بیٹے کي عزت کریں چنانچه یے باتیں یوحنا کي ۱۰ فصل کي ۳۰ آیت میں اور ۱۴ فصل کي ۹ آیت میں اور ۱۷ فصل کي ۱۰ آیت میں اور ۵ فصل کي ۲۳ آیت میں لکهي هیں پس مذکوره آیتوں کے بموجب خدا کي چهپي اور پوشیده ذات کا کاشف یعني ذات کا ظاهر کرنیوالا بیٹا هي اور وه ساري قدرت و کمال اور حکمت و جلال میں باپ کے ساتهه ایک اور برابر هي اور باپ

اور روح القدس سمیت وهي خداے واحد و حقیقي هی که اُسے همیشه شکر و تعریف هوجیو *

پوشیده نرهے که انسان کي ناقص عقل قیاس و گمان کے زور سے ذات الهي کے کم و کیف کو نهیں پهنچ سکتي اور اُسے کما حقهٗ دریافت نهیں کر سکتي کیونکه اُس پاک ذات کي مثل و مانند اِس خاکي عالم میں نهیں پائي جاتي هی مگر ذات الهي کي وه خصوصیت جسے تثلیث کهتے هیں اُسکي ناقص سي تشبیه البته موجودات میں بیان هوئي هی اور آدمي بهي اِس تثلیث کا ایک قسم کا نمونه اپنے وجود میں رکهتا هی چنانچه اُسکا وجود مبني هی اول روح پر جس سے وجود باطني مراد هی اور جسکي نسبت آدمي تکلیف کا محتاج و قابل هی دوسرے جان پر جو روح و بدن کے درمیان اور نفس ناطقه سے مراد هی اور تیسرے بدن پر اور باوجود اِسکے پهر آدمي ایک هي شخص هی اور اِسي طرح نور و نار وغیره میں بهي تثلیث کي ایک قسم کي تشبیه و نمونه دیکهنے میں آتا هی سو اگرچه یه سب مثالیں تثلیث کي تفصیل کے لیئے کافي نهیں پهر اِتنا هی که فکر کرنیوالا انهیں کي رو سے تثلیث في التوحید کا ممکن هونا خیال میں لاسکتا هی لهذا نور کي مشابهت کو جو خدا کي ذات کے ساتهه هی اِس مقام پر بیان کرینگے اِس تفصیل سے که کتب مقدسه میں بهي نور کے ساتهه خدا کي تشبیه هوئي هی جیسا که پهلے یوحنا کي پهلي فصل کي ٥ آیت میں مذکور هی که * خدا نور هی اور اُس میں تاریکي ذره بهي نهیں * اور ۱۰۴ زبور کي ۲ آیت میں مرقوم هی که * وه نور کو پوشاک کي مانند پهنتا هی اور آسمان کو پردے کي مانند پهیلاتا هی * الحاصل نور اور نار کو جو سب عناصر سے پاک و خالص هیں اور هر ایک چیز میں اُنکي تاثیر جاري هی خدا کے حضور و تقدس کے ساتهه ایک واضح و آشکارا تشبیه هی اور هرچند که نور و نار اور اُسکي تاثیر کي قوت هر ایک چیز کے اجزا میں ظاهر و روشن هوتي هی تو بهي اُسکي اصل ذات کي

ماهيت انسان كي عقل ميں نهيں آتي مگر اپني چمك اور گرمي كے سبب
سے انسان پر ظاهر و معلوم هوتي هى چنانچه اُسكي چمك اور گرمي انسان
ميں اثر كركے وه اِس طرح سے نور و نار كے وجود سے جو چمك اور گرمي
ميں پوشيده هى آگاه هو جاتا هى اور پهر وهي چمك و تپش نور و نار كي
ذات كي تشبيه اور تصوير هى جسكے وسيله سے آگ اور نور كا هونا هم
دريافت كرليتے هيں اور نهيں كهه سكتے كه آگ كي چمك و تپش ميں
جو آگ كو ظاهر كرتي هى اور خود آگ ميں جس سے چمك و تپش
ظاهر هوتي كچهه فرق و تفاوت نهيں هوتا مگر تسپر بهي وے دونوں باهم
مساوي اور ايك هيں يهاں تك كه چمك آگ ميں هى اور آگ چمك
ميں اور غور كي بات هى كه اگرچه چمك آگ سے ظهور و خروج كرتي
هى تو بهي وقت ميں كچهه ايسا فرق و تفاوت نهيں كه آگ چمك سے
پهلے اور چمك آگ سے پيچهے هوتي هو كيونكه آگ كسي وقت بغير
چمك اور تپش نهيں اور هرچند كه آگ كي تپش هر وقت نظر نهيں
پڑتي تو بهي آگ يا گرمي بے چمك و تپش نهيں هى كس واسطے كه
آگ يا گرمي كا ظهور و تاثير چمك و تپش هي سے هى اور پهر آگ كي
چمك سے وه قوت جو نور بخشتي اور گرمي ديتي هى الگ هى اور يهه
بهي آگ كي ذات ميں هى اور چمك و تپش كے وسيله سے ظاهر هوتي
اور اگر يهه قوت نار اور نور ميں نهوتي اور آدمي پر اثر نكرتي تو چمك كا
ديكهنا اور آگ كے وجود سے خبردار هونا آدمي كو محال هوتا الحاصل اِن
مجازي علاقوں كو جو آگ اور چمك اور گرمي كي قوت ميں هيں اُس
روحاني علاقه كے ساتهه جو اب و اِبن و روح القدس كے درميان هى ايك
تشبيه اور تمثيل كر سكتے هيں اِس طور سے كه جيسا آگ كے وجود ميں
آگ كي ذات اور اُسكي چمك اور گرمي ميں ايك اصلي تفاوت و فرق
هى مگر اُس فرق و تفاوت سے عنصر مذكور كا اِتحاد باطل نهيں هوتا اِسي
طرح ذات الهي كو اب و اِبن و روح القدس كے ساتهه تعبير و بيان كرنے

سے وحدت ذات باطل نہیں ہوتي اور نہ اُس میں کچھہ قصور پڑتا ھی پھر جیسے کہ آگ اور نور صرف چمک و تپش سے اپنے تئیں ظاھر کرتي اور تاثیر دکھلاتي ھی اِسي طرح اب بھي صرف اِبن میں اور اِبن کے وسیلے سے اپنے تئیں ظاھر و بیان کرتا اور فاعل ہوتا ھی اور جیسے کہ نور و گرمي کي قوت سے جو چمک و تپش میں ھی آنکھہ چمک کو قبول کرتي اور دیکھتي ھی اور اِس طرح آدمي آگ کے وجود سے خبردار ہوتا ھی یونہیں انسان روح القدس کي تاثیر سے جو منور کرنیوالا اور حیات کو پہنچانیوالا ھی بیٹے کو اور بیٹے میں باپ کو پہچان اور پا سکتا ھی * لیکن یہ تشبیہ اور تمثیلیں اگرچہ خیال کو خدا کي ذات پاک میں کچھہ دخل دیتي اور وحدت میں تثلیث کا اِمکان خیال میں لاتي ھیں تو بھي ناقص ھیں اور ممکن نہیں کہ آدمي اُنکي مدد سے ذات پاک کے باریک بھیدوں کو کاملاً تفصیل و بیان کرے پس اُس بندہ کو جو غور و فکر کرکے خدا کي ذات پاک کے دریا میں ڈوب رہا ھی لازم ہوگا کہ سکوت کا شیوہ اِختیار کرے سو ھم بھي سکوت اِختیار کرکے اپنے اُس خداوند کي بندگي کرتے ھیں جو تمامي اشیا کو دریافت کرتا اور آپ کسي کي دریافت میں نہیں آتا اور سارے ذرّات کو دیکھتا اور آپ نہیں دیکھا جاتا اور کل موجودات پر قادر اور خود کسي کي قدرت اور بس میں نہیں لیکن اِس سبب سے کہ اُسنے ھم گنہگاروں پر نہایت رحم کرکے ھمیں نجات دینے اور نیکبخت کرنے کے لیئے اپنے تئیں اپنے کلام میں خدا باپ کے نام سے عادل و رحیم اور نجات برقرار کرنیوالا اور بیٹے کے نام سے گناہ اور شیطان سے چھڑانیوالا اور روح القدس کے نام سے مقدس اور کامل کرنیوالا بیان کیا ھی پس اِس جہت سے ھم نہایت خوشي اور کمال عاجزي سے اُس واحد و قدیم اور عادل و رحیم کي بندگي اور شکرگذاري کرتے ھیں اِس حالت میں اگرچہ ھم اِس بھید کے دریافت کي طاقت نہیں رکھتے لیکن بن دیکھے ایمان لانے اور اسکو قبول کرنے پر راضي ھیں کیونکہ ھم خدا

کي ذات پاک کے اِسي بيان سے اُسکي رحمت و محبت دريافت کرتے هيں اور اِس محبت کے مزہدار ميوے چکهہ سکتے اور خوشحال و نيکبخت هو سکتے هيں اور اگر اِسي طور پر جو مذکور هوا هم ايمان لاويں تو نجات اور خدا کا تقرب حاصل کرکے اُن چيزوں کو جو دنيا ميں هم سے چهپي هيں عقبیٰ ميں کُهلا کُهلي ديکهکر دريافت کرلينگے *

ليکن هرچند که انسان اپني عقل سے روح‌القدس کي ذات کي کيفيت دريافت نهيں کر سکتا تو بهي جيسے حواري اور آور هزاروں لاکهوں آدمي نے انجيل پر ايمان لاکر روح‌القدس کي تاثيرات کو اپنے دل ميں ديکها اِسي طرح هم بهي اور هر ايمان لانيوالا اپنے دل ميں جان ليگا که روح‌القدس يسوع مسيح پر ايمان لانيکے ليئے اِعانت و اِمداد کرتا هی اور اِس بات کے بيان ميں که روح‌القدس کيونکر آدمي کے تئيں ايمان کو پهنچاتا هی خود يسوع مسيح نے يوحنا کي ١٦ فصل کي ٨ آيت سے ١١ تک اِس طرح فرمايا هی که * وہ (يعني روح‌القدس تسلي دينےوالا) جب آويگا تو جهان کو گناہ سے اور راستي سے اور عدالت سے ملزم تههرائيگا گناہ سے اِس ليئے که وے مجهه پر ايمان نهيں لائے راستي سے اِس ليئے که ميں اپنے باپ پاس جاتا هوں اور تم مجهے پهر نديکهوگے عدالت سے اِس ليئے که اِس جهان کے سردار پر حکم کيا گيا هی * پس جو کوئي انجيل کا کلام بغور سنيگا يا پڑهيگا روح‌القدس اُسکے باطني حال و احوال کو جيسا که هی اور انجيل ميں مرقوم هوا هی اُسپر معلوم و بيان کرديتا اور آدمي کو اِس بات پر اِلزام ديتا هی که خدا کے حکموں کو پورا نکيا اور خدا کے سامهنے کس قدر گنهگار هی اور پهر يهہ بهي اُس پر ظاهر کرديتا هی که عادل و مقدس خدا گنهگاروں کے حق ميں محض يسوع مسيح کے سبب غفور و رحيم هی اور جب تک آدمي يسوع مسيح پر ايمان نهيں لاتا خدا اُسکو نهيں بخشتا اور اُس سے خوشنود هوکر قبول نهيں کرتا بلکه ايسا آدمي اپنے گناهوں کے عذاب ميں گرفتار هوگا علاوہ اِسکے روح‌القدس اِس بات پر

بھي آدمي کو اِلزام ديتا ھی کہ يسوع مسيح پر ايمان نہ لانيکے سبب گمراہ رھا اور اسکو اِسي بے ايماني اور گنہگاري سے قلباً نادم و پشيمان کرکے مسيح کي نجات کي طرف کھينچتا ھی اور خدا کے حکم پورے کرنے کا شوق دلاتا ھی پس اِسي طرح روح القدس آدمي میں دلي احوال پہچاننے اور حقيقي پشيمان ھونے کو عمل میں لاتا ھی جيسا کہ اعمال کي ۲ فصل کي ۳۷ آيت میں لکھا ھی کہ * جب انھوں نے (يعني يہوديوں نے) يہہ سنا (يعني يسوع مسيح کي خوشخبري کو سنا) تو اُنکے دل چھد گئے اور پطرس اور باقي رسولوں سے کہا کہ ای بھائيو ھم کيا کريں (يعني نجات پانے کے ليئے ھم کيا کريں) * اور پھر لوقا کي ۱۸ فصل کي ۱۳ آيت میں ذکر ھوا ھی کہ * اُس محصول لينے والے نے دور سے کھڑا ھوکے اِتنا بھي نچاھا کہ آسمان کي طرف آنکھہ اُٹھاوے بلکہ چھاتي پيٹتا اور کہتا تھا کہ ای خداوند مجھہ گنہگار پر رحم کر * پس ايسي توبہ جو خدا کي درگاہ میں مقبول ھو سو يہہ ھی کہ آدمي اپنے گناھوں کو سمجھکر اور نادم و پشيمان ھوکر اُنسے خلاصي پانے کي فکر میں رھے اور کامل يقين سے اپنے دل میں اقرار کرے کہ سواے يسوع مسيح کے کسي میں ايسي قدرت نہيں جو مجھے ميرے گناھوں کے عذاب سے چھڑا سکے * * اور يہہ توبہ جو روح القدس کي تاثير سے عمل میں آتي ھی آدمي کو يسوع مسيح پر ايمان لانيکي طرف کھينچتي ھی اور اِسي ايمان سے آدمي اُس نيکبختي کا شريک ھوتا ھی جو يسوع مسيح کي نجات میں موجود ھی جيسا کہ يوحنا کي ۳ فصل کي ۱۴ و ۱۵ آيتوں میں مذکور ھی کہ * جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بيابان میں بلندي پر رکھا اُسي طرح سے ضرور ھی کہ ابن آدم بھي اُٹھايا جاے تاکہ جو کوئي اُسپر ايمان لاوے ھلاک نہووے بلکہ ھميشہ کي زندگي پاوے * پھر روميوں کي تيسري فصل کي ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ آيتوں میں مرقوم ھی کہ * يہہ خدا کي وہ راستبازي ھی جو يسوع مسيح پر ايمان لانے سے سب کے ليئے ھی اور سب ايمان لانيوالوں کو ملتي کيونکہ کچھہ فرق

نهيں اِس ليئے كه سب نے گناه كيا اور خدا كے جلال سے محروم هيں
سو وے اُسكے فضل سے اُس مخلصي كے سبب جو مسيح يسوع سے هي
مفت راستباز گنے جاتے هيں * پس جس شخص ميں كه ايسا ايمان هو
ظاهر هي كه اُسنے گناهوں كي معافي اور راستبازي الهي اور خدا كي قبوليت
حاصل كي يعني خداي تعالىٰ مسيح كي خاطر اُسكے گناه بالكل معاف كركے
اُسے ايسا گنتا هي كه گويا اُس سے كوئي گناه نهيں هوا اور احكام الهي اُسنے
سب كے سب پورے كيئے اور اِسي جهت سے خدا اپني رضامندي اُسكے
شامل حال كرتا هي اور وهي شخص ابدي نيكبختي اور جلال كا وارث هوگا
اور وه وهم اور ڈر جو پهلے اپنے گناهوں كي سزا كے سبب اپنے دل ميں
ركهتا تها اور كبهي كبهي ايك بڑے بوجهه كي طرح اسے بهاري لگتے تهے دور
هوكر اسكے دل كي سياهي نور سے بدل گئي هي اور آرام و راحت نے اُسكے
دل ميں ايسي جگهه پكڑي هي كه پهر خدا سے وحشت نكريگا بلكه يقين
كے ساتهه جان ليگا كه خداي تعالىٰ مسيح كے وسيله باپ كي مانند اُسپر
مهربان هي اور گناه جو پهلے اُسے پيارا تها اب بُرا اور دشمن جانكر صرف
اِس فكر ميں هي كه خدا كے حكم بجالاوے اور اِس بات پر حد سے زياده
خوش و خرّم هي اور اِسي راه سے اُسنے جان ليا كه جوكچهه انجيل ميں
يسوع مسيح كي نجات كے نتيجوں اور پهلوں كے واسطے ذكر هوا هي سب
حق هي جيسا كه اِس مطلب كي بابت روميوں كے ۵ باب كي پهلي اور
دوسري آيتوں ميں لكها هي كه * جب هم ايمان كے سبب راستباز ٹهہرے
تو هم ميں اور خدا ميں همارے خداوند يسوع مسيح كے وسيلے ميل هوا
اور اُسي كے وسيلے سے هم اُس فضل ميں جسپر قائم هيں ايمان كے سبب
دخل پاتے اور خدا كے جلال كي اُميد پر گهمنڈ كرتے هيں * پهر اُسي
مكتوب كي ۸ فصل كي ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ آيتوں ميں لكها هي كه * تم نے
غلامي كا روح نهيں پايا كه پهر ڈرو بلكه لےپالك هونے كا روح پايا جس سے
هم آبا يعني اى باپ پكار پكار كهتے هيں وهي روح هماري روح كے ساتهه

گواهي دينا كه هم خدا كے فرزند هيں اور جب فرزند هوئے تو وارث بهي يعني خدا كے وارث اور ميراث ميں مسيح كے شريک بشرطيكه هم اُسكے ساتهه دكهه اُٹهاويں تاكه اُسكے ساتهه جلال بهي پاويں كيونكه ميري سمجهه ميں اِس وقت كے دكهه درد اِس لائق نہيں كه اُس جلال كے جو هم پر ظاهر هونيوالا هي مقابل هوں * * پس وه تغئير و تبديل جو روح القدس ايماندار كے دل ميں عمل ميں لاتا هي وهي رجوع اور توجه خدا كي طرف هي جسكے سبب آدمي گناه كي پيروي سے دست بردار هوكر اور خدا سے نزديک پاكر دل سے اُسكے حكموں كا تابعدار هوتا هي يعني روحاني زندگاني كي ابتدا اور نئي پيدايش پاتا هي اور يهه نئي پيدايش يسوع مسيح كے قول كے بموجب ضرور هي كه هر شخص ميں واقع هو تاكه خدا كي رضامندي اور آسمان كي بادشاهت كو پهنچ سكے جيسا كه يوحنا كي ۳ فصل كي ۳ آيت ميں خود مسيح نے نيقوديمس نامے ايک شخص سے خطاب كركے فرمايا كه * ميں تجهه سے سچ كهتا هوں اگر كوئي سرنو پيدا نهو تو وه خدا كي بادشاهت كو ديكهه نہيں سكتا * * ليكن اِس طرح گناه سے پهرنا اور خدا كي طرف رجوع كرنا كه نئي پيدايش بهي اِسي كا نام هي آدمي خود اپني طاقت سے عمل ميں نہيں لا سكتا بلكه يهه بهي يسوع مسيح پر ايمان لانيكي مانند خدا كا كام هي جو روح القدس كے وسيله سے آدمي ميں عمل ميں آتا هي جيسا كه يرميا پيغمبر كي ۳۱ فصل كي ۱۸ آيت ميں ذكر هوا هي كه * اى خداوند تو مجهے پهرا تو ميں پهرايا جاؤنگا كيونكه تو خداوند ميرا خدا هي * پهر يوحنا كي ۶ فصل كي ۴۴ آيت ميں مسيح نے فرمايا هي كه * كوئي شخص مجهه پاس آ نہيں سكتا مگر يهه كه باپ جسنے مجهے بهيجا هي اُسے كهينچ لاوے * اور افسيوں كي ۲ فصل كي ۸ و ۹ آيتوں ميں مرقوم هي كه * تم فضل كے سبب ايمان لاكے بچ گئے هو اور يهه تمسے نہيں خدا كي بخشش هي يهه اعمال كے سبب سے نہيں نهو كه كوئي بڑائي كرے * * ليكن خدا كا اِراده يهه هي كه هر

کوئي اُس ایمان اور توجه کو پہنچے جیسا که پہلے تیموتیوس کي ۲ فصل کي ۴ آیت میں لکھا هی که * خدا چاهتا هی که سارے آدمي نجات پاویں اور سچائي کي پہچان تک پہنچیں * اور دوسرے پطرس کي ۳ فصل کي ۹ آیت میں ذکر هی که * خداوند کسي کي هلاکت نهیں چاهتا بلکه چاهتا هی که سب توبه کریں * اور حزقئیل پیغمبر کي کتاب کے ۳۳ باب کي ۱۱ آیت میں مرقوم هی که * تو ان سے کہه که خداوند خدا فرماتا هی که میري حیات کي قسم هی که میں شریر کي موت نهیں چاهتا بلکه یهه که شریر اپني راه سے پھرے اور جیئے * اِس صورت میں کوئي آدمي نجات سے خارج و محروم نهیں هی یعني جو شخص که في الحقیقت مسیح کي نجات کا خواهشمند هی نجات پاسکتا هی صرف وه آدمي اُس سے محروم و مہجور رهیگا جو اپنے تئیں نه پہچانے اور دل کے غرور سے ایسا گمان کرے که گویا اِس نجات کي اُسے کچهه حاجت نهیں اور اِسي لیئے خدا کي درگاه میں ایمان و نجات ملنے کي دعا نهیں مانگتا بلکه روح القدس کي تحریکات کو بهي روک کر نهیں چھوڑتا که ایمان حقیقي تک اُسے پہنچاوے یعني چونکه خداي تعالی نے آدمي کو فاعل مختار پیدا کیا هی اِس جہت سے ایمان و نجات مذکوره کا چاهنا اور نچاهنا اُسکے اختیار میں اور روح القدس کي تحریکات و تاثیرات کو دل میں جگهه دینا اور ندینا اُسکے بس میں هی جیسا که لوقا کي ۱۱ فصل کي ۹ و ۱۰ آیتوں میں مرقوم هی که * یسوع مسیح نے کہا که مانگو تو تمهیں دیا جائیگا ڈھونڈھو تو پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمهارے لیئے کھولا جائیگا کیونکه هر ایک جو مانگتا هی لیتا هی اور ڈھونڈھتا هی پاتا هی اور جو کھٹکھٹاتا هی اُسکے لیئے کھولا جائیگا * پھر یوحنا کي ۱۶ فصل کي ۲۳ آیت میں مذکور هی که مسیح نے فرمایا * که میں تم سے سچ سچ کہتا هوں تم میرا نام لیکے جو کچهه باپ سے مانگوگے وه تمکو دیگا * پھر اعمال کي ۷ فصل کي ۵۱ آیت میں یهودیوں کي نسبت لکھا هی * که ای سرکشو اور دل اور کان کے نامختونو تم هر

وقت روح قدس کا سامھنا کرتے ھو جیسے تمھارے باپ دادے تیسے ویسے
ھي تم بھي ھو * پھر یوحنا کي ۵ فصل کي ۴۰ آیت میں مذکور ھی کہ *
مسیح نے یہودیوں سے کہا کہ * تم نہیں چاھتے کہ مجھہ پاس آؤ تاکہ زندگي
پاؤ * اور وہ توجہ قلبي اور دل کا بدل جانا جسکا ذکر ھوا خود نہیں
چھوڑتا کہ آدمي اپني پاک دلي اور نیکو رفتاري کي طرف سے بے فکر رہ سکے
چنانچہ ممکن نہیں کہ ایماندار آدمي اِس حالت میں کہ جان چکا ھی
کہ مسیح نے اسکو گناہ اور دوزخ سے چھڑایا ھی پھر بھي نفساني فکر و خواھش
میں غافل پڑا رھے کیونکہ یسوع مسیح پر ایمان لانا آور مذھبوں کے ایمان
کي طرح نہیں ھی جو مردہ سا اور بے قوت ھو بلکہ وہ ایک زندہ اور پر
قوت ایمان ھی اور آدمي کو ھر نیک کام پر ابھارتا ھی چنانچہ ایماندار
آدمي خدا کي توفیق اور روح القدس کے ابھارنے اور قوت دینے سے گناہ
اور نفساني خواھش اور نالائق فکر پر غالب آتا ھی اور نیک اعمال میں
بڑي کوشش کرتا ھی کیونکہ جانتا اور سمجھتا ھی کہ مسیح کے وسیلہ سے
خداي تعالی اسپر نہایت مہربان ھی اور ایمان کے سبب کس مرتبہ آسودہ
و خوشحال ھوا ھی پس اِن باتوں کے سبب رات دن اِسي تلاش و سعي
میں ھی کہ ساري نالائق خواھش و عمل سے کنارہ کش ھو اور احکام الہي
کو پورا کرے جیسا کہ فصل آیندہ میں ھم مفصلا ذکر کرینگے *

پانچویں فصل

اُس شخص کي چال چلن کے بیان میں جو
یسوع مسیح پر ایمان لایا

اب ھم ظاھر و بیان کرتے ھیں کہ جس شخص نے کہ روح القدس کي
مدد سے یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے نئي پیدایش پائي وہ شخص

خدا کي بابت اور اپنے پڑوسي کے ساتھہ اور اپني ذات خاص کے معاملہ میں کیسي چال چلن رکھتا هی تاکہ اُس چال چلن کے بیان سے اِس رسالہ کے مطالعہ کرنیوالے کو مسیح کي نجات کے نتیجے اور پھل زیادہ تر ظاهر و معلوم هوں *

سابقا جو هم نے احکام کي بابت گفتگو کي اُس میں بیان کر دیا هی کہ خدا کے سارے احکام اُس ایک حکم میں کہ خدا سے محبت رکھو داخل هیں اور شریعت کا پورا کرنا بس یہي هی اور اِسي طریقہ سے سچے مسیحي کا دل و طبیعت اور عمل خدا کي دوستي میں اِس مرتبہ پر هی کہ اپنے سارے دل و خواهش و قوت سے خدا کو دوست رکھتا هی اور ایسي دوستي کرنے پر قادر بھي هی جیسا کہ رومیوں کي ۵ فصل کي ۵ آیت میں مرقوم هی کہ * روح القدس کے وسیلہ سے جو همیں ملا خدا کي محبت همارے دل میں جاري هوئي * اور جب کہ مسیحي حقیقي نے جان لیا کہ خدا نے اُسے مسیح میں کس قدر دوست رکھا هی تو وہ بھي سب چیز سے زیادہ خدا کو دوست رکھتا هی اور پھر دنیا اور اُسکي لذت کا طالب نرهیگا جیسا کہ پہلے یوحنا کي ۴ فصل کي ۱۹ آیت میں مذکور هی کہ * هم اُس سے محبت رکھتے هیں کیونکہ پہلے اُسنے هم سے محبت رکھي * اور اُسي مکتوب کي ۲ فصل کي ۱۵ آیت سے ۱۷ تک لکھا هی کہ * دنیا اور دنیا کي چیزوں کي محبت نرکھو جو کوئي دنیا کي محبت رکھتا هی اُس میں باپ کي محبت نہیں کیونکہ هر ایک چیز جو دنیا میں هی یعني جسم کي خواهش اور آنکھہ کي خواهش اور زندگي کا غرور باپ سے نہیں دنیا سے هی اور دنیا اور اُسکي خواهش گذر جاتي هی لیکن جو خدا کي مرضي پر چلتا وہ ابد تک رهتا هی * * اِسي محبت کے سبب مسیحي دل سے خدا کي تعظیم کرتا هی یعني جیسے کہ فرزند اپنے باپ کي حرمت و عزت کرتا هی ویسے هي وہ بھي خدا کي اُس مرتبہ پر عزت و حرمت کرتا هی کہ اُسکا دل همیشہ خدا هي

میں لگا رہتا هی جیسا که داؤد نے ۶۳ زبور کي ۶ آیت میں کہا هی که * جب که میں تجھے اپنے بستر پر یاد کرتا هوں تو رات کے پہروں میں تیرا دھیان کرتا هوں * اور جس وقت مسیحي حقیقي امتحان میں پڑتا هی تو ویسا هي کہتا هی جیسا که موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۳۹ فصل کي ۹ آیت میں یوسف نے کہا هی که * میں ایسي بڑي بد ذاتی کیوں کروں اور خدا کا گنہگار هوں * اور سچے مسیحي کي ایک اور صفت یہه هی که تنگي و دشواري کے وقت خلق کا یا اپني دولت یا عقل کا بھروسا نہیں کرتا بلکه صرف خدا کي طرف رجوع کرتا هي اور اپني معاش کي فکر میں اِتنا غلطان و پیچان اور آلوده نہیں هوتا بلکه بخیلي اور دولت جمع کرنے کي فکر بھي اپنے دل سے دور رکھکر صرف اِس بات پر قناعت کرتا هی که خداي تعالیٰ اُسکے پیشه میں اِتني برکت دے که اپنا لباس و خوراک حاصل کرلے اور درحالیکه آسماني باپ نے یسوع مسیح کے وسیله آخرت کے خزانوں کا دروازه اُسکے لیئے کھول دیا هی تو دنیوي معاش کي طرف سے اُسکي خاطر جمع هی که گذران کے موافق اُسے پہنچاویگا جیسا که ۲۸ زبور کي ۷ آیت میں مذکور هی که * خداوند میرا زور اور میري سپر هی میرے دل نے اُسپر توکل کیا اور مجھے اُسکي پشتي هوئي سو میرا دل شدت سے خوش هوا میں گاکے اُسکي مدح کرونگا * اور پہلے تیموتیوس کي ۶ فصل کي ۶ آیت سے ۱۱ تک مرقوم هی که * دینداري تو قناعت کے ساتھه بڑا نفع هی کیونکه هم دنیا میں کچھه نلائے اور ظاهر هی که کچھه لیجا نہیں سکتے پس اگر هم نے کہانا کپڑا پایا همارے لیئے بس هی که وے جو دولتمند هوا چاهتے هیں سو اِمتحان اور پھندے میں اور بہت سے بیہوده اور بُري خواهشوں میں پڑتے هیں جو آدمیوں کو تباهي اور هلاکت کے دریا میں ڈوبا دیتي هیں کیونکه زر کي دوستي ساري بُرائیوں کي جڑ هی جسکے بعضے آرزومند هوکے ایمان کي راه سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا پر تو اى مرد خدا اِن چیزوں سے بھاگ اور راستبازي

دینداري ایمان محبت صبر اور فروتني کا پیچھا کر * اور پہلے پطرس کي ۵ فصل کي ۷ آیت میں لکھا هی که * اپني ساري فکر اُس پر ڈال دو کیونکه اُسکو تمھاري فکر هی * پھر متّي کي ۶ فصل کي ۱۹ آیت سے آخر تک اِسي مطلب پر گواہ هی * * اور سچے مسیحي کو خدا جس راہ میں ڈالے وہ راضي هی خواہ وہ راہ مشکل هو خواہ آسان اور تنگي و دشواري میں صبر کرتا هی کیونکه اُسنے جان لیا هی که اِن راهوں اور سختیوں کا مطلب جنمیں خود اُسکے آسماني باپ نے اُسے ڈالا هی یهي هی که اُسکا دل زیادہ تر خدا کا مقرب اور آخرت کے جلال کے لائق هو جاے اور اِسي لیئے رنج میں بهي خوش هی اور جیسا که سموئیل کي پہلي کتاب کے ۳ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هي سچا مسیحي بهي یهی کہتا هی که * وہ خداوند هی جو بھلا جانے سو کرے * اور پھر جیسا که ۳۷ زبور کي ۵ آیت میں مرقوم هی که * اپني راہ خداوند پر چھوڑ دے اُسپر توکل کر وہ سب بنا لیگا * اور پھر جیسا که عبرانیوں کے ۱۲ باب کي ۵ و ۶ آیت میں لکھا هی که * میرے بیٹے خداوند کی تنبیه کو ناچیز مت جان اور جب وہ تجھے ملامت کرے شکسته دل مت هو که خداوند جسے پیار کرتا هی اُسے تنبیه کرتا هی اور هر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا هی پیٹتا هی * پھر جیسا که دوسرے قرنتیوں کے ۴ باب کي ۱۷ و ۱۸ آیتوں میں ذکر هوا هی که * هماري پل بھر کي هلکي مصیبت کیا هي بے نہایت اور ابدي بھاري جلال همارے لیئے پیدا کرتي رهتي هی که هم نه اُن چیزوں پر جو دیکھنے میں آتي هیں بلکه اُن چیزوں پر جو دیکھنے میں نہیں آتیں نظر کرتے هیں * اور جیسا که رومیوں کے ۵ باب کي ۳ و ۴ و ۵ آیتوں میں مرقوم هی که * هم مصیبتوں میں بهي بڑائي کرتے هیں یهه جانکر که مصیبت سے صبر پیدا هوتا اور صبر سے تجربه اور تجربه سے اُمید اور یهه اُمید شرمندہ نہیں کرتي * * اور سچے مسیحي کي دعا و عبادت صرف صفائي اور سچائي کي راہ سے هی چنانچه کمال خواهش اور خوشي سے اِس

کام میں مشغول ہوتا ہی اور یہہ کام اُسے ایسا میٹھا اور مزہ‌دار لگتا ہی
کہ اِس کام بغیر وہ کسی وقت نہیں رہ سکتا بلکہ اُسکا دل ہمیشہ یاد
و دعا میں رہتا ہی اور اپنا ہر ایک درد دکھہ دعا مانگتے وقت اپنے خدا
سے ظاہر کرتا ہی اور جیسے کہ بیٹا اپنے باپ پر بھروسا رکھتا ہی وہ بھی
دعا مانگتے وقت خدا کے ساتھہ جسے اُسنے یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنا
آسمانی باپ جانا ہی بڑے بھروسے سے باتیں کرتا ہی اور ظاہر ہی کہ ایسے
راز و نیاز اور دعا کے واسطے کوئی قاعدہ اور خاص خاص باتیں اور معین
وقت ضرور نہیں کیونکہ خداے عالم القلوب اور دل کی بات جانیوالے
کے روبرو ایک ٹھہرائی ہوئی عادت اور بندھی ہوئی باتیں اور مقرر وقت
کچھہ ضروری امر نہیں ہی جیسے کہ باپ بیٹے میں راز و نیاز کے وقت
خاص خاص لفظ اور یاد کی ہوئی باتیں ضرور نہیں ہیں بلکہ سچا مسیحی
اُن باتوں سے جو اُسکی حاجت اور درد دلی اُسے تعلیم کرتا ہی اپنی دعا
میں مشغول ہوتا ہی اور جب کبھی اُسکے دل میں لہر اور اُچنگ آجاتی
ہی اُسی وقت دعا کرنے لگتا ہی الحاصل نئے دل کا احوال ایسا ہی ہی
کہ ایک دن کیا ایک ساعت بھی بے یاد نہیں رہ سکتا بلکہ ہمیشہ خدا
کی یاد اور دعا میں لگا رہتا ہی لیکن یہہ ضرور نہیں ہی کہ اُسکی یاد
ہمیشہ زبانی تقریر سے ہو بلکہ اپنے دل میں بھی یاد کر سکتا ہی کیونکہ
خدا دل کی بات بھی جانتا ہی اور پورے اعتقاد سے اپنے ہر امر کو اپنے
اُسی آسمانی باپ یعنی خدا پر چھوڑ دیتا ہی کہ جس طرح چاہے اور
جس وقت مناسب جانے اُسکی دعا قبول کرے اور اجابت فرماوے اور
ایسی دعا کے قبول کرنے کا خدا نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہی جیسا کہ
فلپیوں کے ۴ باب کی ۶ آیت میں مرقوم ہی کہ * کسی بات کا اندیشہ
نکرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری عرض دعا اور منت سے شکرگذاری
کے ساتھہ خدا سے کی جاے * اور پہلے تسلونیقیوں کے ۵ باب کی ۱۷ آیت
میں مذکور ہی کہ * نت دعا مانگو * اور پہلے یوحنا کے ۵ باب کی ۱۴

آیت میں لکھا هی کہ * هماري دليري جو اُسکے آگے هی سو یهي هی کہ اگرهم اُسکي مرضي کے موافق کچهہ مانگیں وہ هماري سنتا هی * اور یوحنا کے ١٦ باب کي ٢٣ آیت میں مسیح نے فرمایا هی کہ * میں تم سے سچ سچ کہتا هوں تم میرا نام لیکے جو کچهہ باپ سے مانگوگے وہ تم کو دیگا * اور یعقوب کے پہلے باب کي ٥ و ٦ و ٧ اور لوقا کے ١٨ باب کي پہلي آیت سے ٨ تک اور متي کے ٦ باب کي ٥ آیت سے ١٥ تک اِسي مطلب کي شاهد حال هیں * * لیکن باطني دعا کے سوا ظاهري دعائیں بهي هیں جیسا کہ مسیحیوں کي عادت هی کہ کلیسیا میں جمع هونے کے واسطے ایک وقت ٹهہراتے اور جمع هوکر خاص اور معلوم لفظوں کے ساتهہ دعا مانگتے هیں اوریهہ جماعتي نماز هی مگر یهہ جمع هونا صرف دعا مانگنے هي کے لیئے نہیں بلکہ انجیل کے کلام اور وعظ و نصیحت سننے کے لیئے بهي هی اور جماعتي و خلوتي نماز کے سوا گهر کي نماز بهي هی اِس راہ سے کہ صاحب خانہ ایک دفعہ روز یا دونوں وقت فجر و شام گهر کے لوگ جمع کرکے اُنکے ساتهہ خدا کے کلام سے ایک باب پڑهتا اور دعا و نماز کرتا هی اور اگرچہ مسیحي لوگ جماعتي نماز و ظاهري دعا کو سب ایک هي طریق اور ایک هي وقت پر نکریں تو اِس میں کچهہ عیب و نقص نہیں کیونکہ انجیل میں کسي جگہہ حکم نہیں هوا هی کہ نماز و دعا کس وقت اور کس طور پر کرنا چاهیئے لہذا مسیحیوں کا اِس بات میں اختیار هی *

اور وہ چال چلن جو حقیقي مسیحي اپنے پڑوسي کے حق میں رکهتا هی اِس طور پر هی کہ جس طرح اپنے تئیں پیار کرتا اور اپني حقیقي اور آخرت کي بهلائي چاهتا هی ایسے هي اپنے بهائي کو بهي پیار کرتا اور اُسکي حقیقي اور عاقبت کي بهلائي چاهتا هی اِس بات کے بموجب جو یسوع مسیح نے متي کے ٢٢ باب کي ٣٩ آیت میں فرمائي هی کہ * تو اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو * اور پهر متي کے ٧ باب کي

۱۲ آیت میں مسیح سے حکم هوا هی کہ * جو کچھہ تم چاهتے هو کہ لوگ تمهارے ساتھہ کریں ویسا هي تم بهي اُن سے کرو * پس سچا مسیحي اِن حکموں کے بموجب خلق‌الله کے ساتھہ وهي سلوک کرتا هی جو اَوروں سے اپني نسبت توقع رکھتا هی خصوصا اُن اشخاص کو تو کمال هي پیار کرتا هی جو اُسکي طرح یسوع مسیح پر دل سے ایمان لائے هیں اور اُنهیں بهائي کي جگہہ بلکہ اُس سے سوا سمجھتا هی جیسا کہ متي کے ۲۳ باب کي ۸ آیت میں مرقوم هی کہ * تمهارا هادي ایک هی یعني مسیح اور تم سب بهائي هو * پهر یوحنا کے ۱۳ باب کي ۳۴ و ۳۵ آیتوں میں لکها هی کہ مسیح نے فرمایا کہ * میں تمهیں نیا حکم دیتا هوں کہ ایک دوسرے سے محبت کرو اِس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد هو اگر تم آپس میں محبت رکھو * * اور یہي نهیں کہ سچا مسیحي صرف اپنے روحاني بهائیوں کو پیار کرتا هی بلکہ سب کو حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کو بهي پیار کرتا هی جیسا کہ پہلے تسلونیقیوں کے ۳ باب کي ۱۲ آیت میں مذکور هی کہ * خداوند ایسا کرے کہ تمهاري محبت کیا آپس میں اور کیا هر ایک کے ساتھہ بڑھے اور زیادہ هووے * اور دوسرے پطرس کے پہلے باب کي ۵ آیت سے ۷ تک اِسي مطلب کي شاهد حال هی پهر متي کے ۵ باب کي ۴۴ آیت میں مسیح نے فرمایا هی * کہ میں تمهیں کهتا هوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمپر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاهو جو تمسے کینہ رکھیں اُنکا بهلا کرو اور جو تمهیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر هی فرزند هوؤ * اِس لیئے سچے مسیحي کي کوشش نہ صرف یہي هی کہ کسي کے ساتھہ بدي نکرے بلکہ اُسکا یہہ بهي ارادہ رهتا هی کہ هر ایک کے ساتھہ نیکي کرے اور جهاں تک اُس سے هوسکے سب کي روحاني و جسماني خیر و سلامتي کا باعث هو جیسا کہ پہلے قرنتیوں کے ۱۰ باب کي ۲۴ آیت میں لکها هی کہ * کوئي اپني بهتري نڈهونڈهے بلکہ هر ایک دوسرے کي بهتري چاهے * اور رومیوں

کے ۱۳ باب کي ۱۰ آیت میں مرقوم هی که * محبت وہ هی جو اپنے
پڑوسي سے بدي نہیں کرتي * پھر گلتیوں کے ٦ باب کي ۱۰ آیت میں
لکھا هی که * جہاں تک همکو فرصت ملے سب سے نیکي کریں خاص کر
ان سے جو ایمان کے گھر کے هیں * * اور سچا مسیحي همیشه یہه احتیاط
بھي کرتا هی که مبادا بدي کا نمونه بن جائے بلکه هر ایک کام میں یہي
چاهتا هی که نیکي کا نمونه بنے جیسا که متي کے ٥ باب کي ١٦ آیت
میں مذکور هی که * تمهاري روشني آدمیوں کے سامهنے چمکے تاکه وے
تمهارے اچھے کاموں کو دیکھیں اور تمهارے باپ کي جو آسمان پر هی
تعریف کریں * * اور سچا اور حقیقي مسیحي بات چیت میں بھي
سب کے ساتهه سچي راہ پر چلتا هی جیسا که افسیوں کے ۴ باب کي ۲۵
آیت میں لکھا هی که * جھوتهه چھوڑ کے هر ایک شخص اپنے پڑوسي سے
سچ بولے که هم تو آپس میں ایک دوسرے کے انگ هیں * پھر جیسا که
متي کے ٥ باب کي ۳۷ آیت میں مرقوم هی که * تمهاري گفتگو میں هاں
کي هاں اور نہیں کي نہیں هو کیونکه جو اِس سے زیادہ هی سو برائي سے
هوتا هی * اور یعقوب کے ۴ باب کي ۱۱ آیت بھي اِسي مطلب کي
شاهد حال هی * * اور جو آدمي که سچا ایماندار مسیحي هوتا هی جھگڑے
اور تکرار کا خواهاں نہیں بلکه دوستي اور آرام اور صلح کا طالب هوتا هی
جیسا که رومیوں کے ۱۲ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هی که * اگر هوسکے
تو مقدور بھر هر انسان کے ساتهه ملے رهو * اور متي کے ٥ باب کي ۹ آیت
و ۳۹ سے ۴۱ آیت تک جنکا پہلے ذکر هوا اِس بات کي بھي شاهد حال
هیں * * اور سچا مسیحي هر درد مند کا درد شریک اور هر ایک پر رحم
اور محتاجوں کے ساتهه احسان کرنیوالا هوتا هی جیسا که رومیوں کے ۱۲ باب
کي ۱۵ آیت میں لکھا هی که * خوش‌وقتوں کے ساتهه خوش رهو اور
رونے والوں کے ساتهه روؤ (یعني خوشي اور غم میں ایک دوسرے کے شریک
رهو) * پھر عبرانیوں کے ۱۳ باب کي ١٦ آیت میں مرقوم هی که * بھلائي

اور سخاوت کرنا نہ بھولو اِس لیئے کہ خدا ایسي قربانیوں سے خوش هوتا هی * * اور سچے مسیحي کا دل صبر کرنیوالا اور بردبار اور حلیم اور مسکین هی اور جو برائي کہ لوگوں سے اُسکو پہنچتي هی دل سے اُسے بخش دیتا هی جیسا کہ متي کے ۱۱ باب کي ۲۹ آیت میں مسیح نے فرمایا هی کہ * میرا جوا اپنے اوپر لو اور مجھسے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے فروتن هوں تو تم اپنے جي میں آرام پاؤگے * اور فلپیوں کے ۲ باب کي ۳ آیت میں لکھا هی کہ * جھگڑے اور جھوٹھي شیخي سے کچھہ نکرو پر خاکساري سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو * اور افسیوں کے ۴ باب کي ۳۲ آیت میں مرقوم هی کہ * تم ایک دوسرے پر مہربان هوؤ اور دردمند اور ایک دوسرے کو بخشا کرو چنانچہ خدا نے بھي مسیح کے لیئے تمھیں بخشا هی * * اور ایسا شخص صرف اپنے هي واسطے نہیں بلکہ هر شخص کے واسطے حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے لیئے بھي دعا مانگتا هی جیسا کہ افسیوں کے ۶ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هی کہ * کمال آرزو و منت کے ساتھہ هر وقت روح سے دعا مانگو اور اُسکے لیئے سب مقدسوں کے واسطے نہایت مستعد هوکے اور منت کرکے جاگتے رهو * اور پہلے تیموتیوس کے ۲ باب کي ۱ و ۲ آیتوں میں مذکور هی کہ * سب سے پہلے میں اِلتماس کرتا هوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور سفارشیں اور شکرگذاریاں سارے آدمیوں کے لیئے کي جاویں بادشاهوں اور مرتبہ والوں کے لیئے تاکہ هم کمال دینداري اور مناسب طور سے چین اور آرام کے ساتھہ زندگاني گذرانیں * اور متي کے ۵ باب کي ۴۴ و ۴۵ آیت میں مرقوم هی کہ * جو تمھیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر هی فرزند هوؤ * پھر جیسا کہ یعقوب کے ۵ باب کي ۱۶ آیت میں مذکور هی کہ * راستباز کي دعا جو تاثیر سے هی بڑا کام کرتي *

اور حقیقي مسیحي جیسے کہ خدا شناس آدمي کي طرح اپنے بھائي اور خدا کي بابت چلتا هی ویسے هي اپني بابت بھي خدا کے حکموں

کے موافق چلتا هی یعني درحالیکه اُسنے جان لیا هی که اُسکا بدن اور جان خدا کي هی اور خدا نے جان و بدن اِس واسطے دیا هی که آدمي خدا کي بندگي اور اُسکي تعظیم کرے پس بڑي خبرداري سے همیشه لحاظ رکھتا هی که اپنے بدن اور جان کو کھیل کود اور شهوت پرستي میں گندہ اور خراب نکرے بلکه اِس طرح کي سب چیزوں سے پرهیز کرتا هی جیسا که انجیل میں پہلے تیموتیوس کے ۴ باب کي ۴ و ۵ آیت میں مرقوم هی که * خدا کي پیدا کي هوئي هر ایک چیز اچھي هی اور اِنکار کے لائق نہیں اگر شکر کرکے کھاویں اِس واسطے که وہ خدا کے کلام اور دعا سے پاک هوتي هی * اگرچه اِس کلام کے موافق هر ایک چیز کا کھانا پینا مسیحي پر حلال هی اور کسي چیز کا کھانا پینا اُسے منع نہیں هاں مگر زیادتي اور اِسراف حرام هی پھر بھي مسیحي حقیقي زیادہ کھا نے پینے سے همیشه پرهیز کرتا هی اور بے ادب بات چیت اور ناشایسته فعل و عمل سے هاتھه اُٹھاکر اُن سارے کاموں سے جو خدا کو ناپسند هیں اپنے تئیں بچاتا هی اور اپنے نفس کي خواهش کا اِنکار کرکے صرف خداي تعالیٰ کي خواهش عمل میں لاتا هی جیسا که پہلے قرنتس کے ۶ باب کي ۲۰ آیت میں لکھا هی که * تم داموں سے خریدے گئے پس تم اپنے تن سے اور اپني روح سے جو خدا کے هیں خدا کي بزرگي کرو * اور لوقا کے ۲۱ باب کي ۳۴ آیت میں مرقوم هی که * خبردار ایسا نہو که تمهارا دل بہت کھانے اور متوالا هونے اور زندگي کي فکروں سے بھاري هو * پھر افسیوں کے ۵ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هی که * شراب پیکے متوالے نہوؤ که اِس میں خرابي هی بلکه روح سے بھر جاؤ * پھر پہلے تسلونیقیوں کے ۴ باب کي ۴ و ۵ آیتوں میں لکھا هی که * هر ایک تم میں سے اپنے بدن کو پاکیزگي اور عزت کے ساتھه رکھنا جانے نه شهوت کي بدمستي میں غیر قوموں کي مانند جو خدا کو پہچانتے نہیں * اور متي کے ۱۶ باب کي ۲۴ آیت میں لکھا هی که * یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا اگر کوئي چاهے که میرے پیچھے آوے تو اپنا اِنکار کرے اور

اپني صليب أٹھاکے ميري پيروي کرے * اور روميوں کے ٦ باب کي ١١ آيت سے آخر تک اِسي مطلب کي گواہ هيں * * اور سچا مسيحي سب چيز سے زيادہ اِس فکر ميں هی کہ اپني حقيقي سلامتي حاصل کرے اور درحاليکہ يہہ بات أسے معلوم هو گئي هي کہ روح کي سلامتي بدن کي صحت سے بہت بہتر هی تو اِس جہت سے وہ کوشش کرتا هی کہ روز بروز أسکي خواهش اور دل و عقل پاک و روشن هووے اور هرچند کہ أسنے خداوند کے ارادہ و راے کو اپنے حق ميں جان ليا هی پھر بھي نہايت طالب و راغب هي کہ اِس حيات بخش علم ميں کمال حاصل کرے جيسا کہ متي کے ١٦ باب کي ٢٦ آيت ميں مرقوم هی کہ * آدمي کو کيا فائدہ اگر تمام جہان حاصل کرے اور اپني جان کھودے پھر آدمي اپني جان کے بدلے کيا دے سکتا هی * اور فليپيوں کے ٣ باب کي ٨ آيت ميں لکھا هی کہ * ميں اپنے خداوند مسيح يسوع کي پہچان کي خوبي کے سبب سب کچھہ نقصان سمجھتا هوں جسکي خاطر هر چيز کا نقصان أٹھايا اور أنھيں گندگي جانتا هوں تاکہ ميں مسيح کو نفع ميں پاؤں * اور پھر افسيوں کے پہلے باب کي ١٧ و ١٨ آيتوں ميں مذکور هی کہ * همارے خداوند يسوع مسيح کا خدا جو جلال کا باپ هی تمھيں حکمت اور کشف کي روح بخشے تاکہ تم أسکو پہچانو اور تمھارے دل کي آنکھيں روشن هو جاويں کہ تم سمجھو کہ اسکے بُلانے ميں کيا هي اميد هی اور اسکي جلال والي ميراث جو مقدسوں کے ليئے هی کيا هي دولت هی * * اور سچا مسيحي اپنے هر کام اور هر پيشہ ميں امانت‌دار اور محنت کش هی نہ يہہ کہ اپني شہرت اور دولت حاصل کرنے کے ليئے محنت کرتا هو بلکہ جو کچھہ کرتا خداوند کے حکموں کے موافق اور أسے رضامند رکھنے کو کرتا هی جيسا کہ پہلے تسلونيقيوں کے ١٠ باب کي ١١ و ١٢ آيتوں ميں لکھا هی کہ * جس طرح هم نے تمھيں حکم کيا تم غريبي کے ساتھہ رهنے اور آپ اپنے کاروبار کرنے اور اپنے هاتھوں سے کام کرنے کي عزت کے چاهنے والے هو تاکہ تم أنکے

آگے جو باہر ہیں درستي سے چلو اور کسي چیز کي احتیاج نرکھو * اور دوسرے تسلونیقیوں کے ۳ باب کي ۱۰ آیت میں مرقوم ہی کہ * جو کوئي کام نکرے وہ کھانے کو نہ پاوے * پھر کلسیوں کے ۳ باب کي ۲۳ و۲۴ آیتوں میں مسطور ہی کہ * جو کچھہ کرو سو جي سے ایسا کرو جیسا خداوند کے لیئے کرتے ہیں نہ کہ آدمیوں کے لیئے کہ تم جانتے ہو کہ تم خداوند سے بدلے میں میراث پاؤگے * * خلاصہ مسیحي حقیقي ہر طرح سے اپنے دل کي پاکي اور روحاني سمجھہ اور کمال کے لیئے سعي و تلاش کرتا اور اِس فکر میں رہتا ہی کہ وے باتیں جو خدا کي درگاہ میں مقبول اور خوب و مفید ہیں سب کي سب پوري کرے اور اُسکے دل میں خدا کي محبت اور اپنے نجات دینیوالے یسوع مسیح کي دوستي نے ایسي جگہہ پکڑي ہی کہ دکھہ اور موت بھي خدا سے اُسے جدا نہیں کرسکتي جیسا کہ رومیوں کے ۸ باب کي ۳۵ و ۳۷ آیتوں میں مرقوم ہی کہ * کون ہمکو مسیح کي محبت سے جدا کریگا مصیبت یا تنگي یا ستایا جانا یا کال یا ننگا رہنا یا خطرہ یا تلوار بلکہ ہم اِن سب چیزوں پر اُسکے وسیلے جس نے ہم سے محبت کي نہایت غالب ہوتے ہیں * پس سچا مسیحي اِس طور سے وہ حکم جو خدا اور اپنے پڑوسي سے محبت رکھنے کے واسطے جاري ہوا ہی پورا کرکے اُس درجہ کو پہنچتا ہی جہاں خداوند کے ارادہ و حکم کے موافق پہنچنا چاہیئے اور خدا کي سي صفتیں جس نے اُسے تاریکي سے اپنے نادر نور کي طرف بلایا ہی اُس میں پیدا ہوتي ہیں جیسا کہ یہہ مطلب پہلے پطرس کے ۲ باب کي ۹ آیت میں اور دوسرے قرنتیوں کے ۳ باب کي ۱۸ آیت میں مذکور ہوا ہی * * اور سچا مسیحي خدا سے ملا رہتا اور اُسکي خواہش و ارادہ خدا کے ارادہ و خواہش سے موافقت رکھتا ہی اور اِس علاقہ سے جو یسوع مسیح کے سبب خدا کے ساتھہ اُسے حاصل ہوا ہی اِس قدر خوشحال اور بختیار ہی کہ اِس جہان میں اُس جہان کے پھل کا مزا چکھتا اور وہ سعادت جو ابوالبشر آدم نے گناہ کے سبب گُم کر

دي تهي سچا مسيحي اپنے ايمان کي بدولت اُس سے زيادہ حاصل کرتا اور ايسے مرتبہ پر پہنچتا هی کہ گويا کهوئے هوئے آسمان و بہشت کو اُسنے اپنے دل ميں اُتار ليا هی هاں مسيح پر ايمان لانے ميں ايسي قوت و قدرت هی کہ ايماندار کو يہہ سب باتيں حاصل هو جاتي هيں اور هرچند کہ وہ جانتا هی کہ مجهہ ميں خداوند کے حکم پورے کرنے کي طاقت نہيں ليکن اُس قوت و طاقت کے بهروسے پر جو ايمان کے سبب اُسے ملي هی کهہ سکتا هی کہ * مسيح سے جو مجهے طاقت بخشتا هی ميں سب کچهہ کر سکتا هوں * چنانچہ يهي بات فلپيوں کے ۴ باب کي ۱۳ آيت ميں مرقوم هی *

اور هرچند کہ سچے مسيحي کو ايسا مرتبہ حاصل هوا هی تسپر بهي کمال کے درجہ پر نہيں پہنچا کيونکہ هنوز گناہ و شيطان اُسکا امتحان لے رهے هيں مگر اُسپر غالب نہيں هو سکتے اور اگرچہ جسماني دکهہ درد اُٹهاتا اور هر ايک طرف سے اُسے ايسا معلوم هوتا هی کہ ابهي تک اِس فاني و بے ثبات عالم اور ايسي جگهہ اور ايسے لوگوں ميں رهتا هی جو گناہ کے سبب بگڑے هوئے اور شيطان کے بس ميں هيں پهر بهي جانتا هی کہ هميشہ ايسا نہوگا اور سدا اِس جہان اور اِس حالت ميں نرهيگا بلکہ اُميدوار رهتا هی کہ خدا اپني معرفت و مصلحت کے موافق خواہ جلدي خواہ دير کر اُسے اِس جہان کے درد دکهہ اور رنج و تکليف سے چهڑا ديگا اور موت اُسکو اِن سب جهگڑوں سے چهڑاکر اصلي وطن اور کامل نيکبختي کے مکان پر پہنچائيگي اور اِسي واسطے بخوش دلي تمام اِس جہان فاني سے کوچ کے وقت کي راہ تکتا هی جيسا کہ فلپيوں کے پہلے باب کي ۲۳ آيت ميں ذکر هی * * اور اِس بات کو بهي خوب جانتا هی کہ قيامت کے دن يسوع مسيح اُسکے بدن کو تازہ اور جلال والا بناکر قبر سے اُٹهائيگا جيسا کہ فلپيوں کے ۳ باب کي ۲۱ آيت ميں لکها هی کہ * وہ (يعني يسوع مسيح) اپني قدرت کي تاثير کے مطابق جس سے وہ سب کو اپنے تابع

کر سکتا هی همارے خاکي بدن کي صورت کو بدل کر اپنے جلالي جسم کي
مانند بنائیگا * پھر پہلے قرنتیوں کے ۱۵ باب کي ۴۲ آیت سے ۴۴ تک مرقوم
هی که * مُردوں کي قیامت بھي ایسي هی وہ فنا میں بویا جاتا اور بقا
میں اٹھیگا بےحرمتي میں بویا جاتا هی اور جلال میں اٹھیگا کمزوري
میں بویا جاتا هی قدرت میں اُٹھیگا حیواني بدن بویا جاتا هی اور روحاني
بدن اٹھیگا * اور ساري فصل مذکور اور یوحنا کے ۶ باب کي ۴۰ آیت میں
بھي یہي مطلب هی اُسے پڑھنا چاهیئے اور قیامت کے دن کا حاکم بھي
یسوع مسیح هوگا جیسا که یوحنا کے ۵ باب کي ۲۲ آیت میں مرقوم هی
که * باپ کسي شخص کي عدالت نہیں کرتا بلکه اُسنے ساري عدالت
بیٹے کو سونپ دي * * اور اُس عالم میں یعني جس صورت میں
ایماندار ابدي عالم میں پہنچا تو وهاں سب دکھه درد و نقص دور هوکر
کمال و تکمیل کے ساتھه بدل جائیگا اور وہ مقدور بھر خدا کو پہچانیگا اور
اُسے دیکھیگا اور اُسکا تقرب حاصل کریگا اور همیشه یسوع مسیح کے پاس
رهیگا چنانچه یہه مطلب پہلے قرنتس کے ۱۳ باب کي ۱۲ آیت میں اور
متي کے ۵ باب کي ۸ آیت میں اور مکاشفات کے ۲۲ باب کي ۳ و ۴ آیتوں
میں اور پہلے تسلونیقیوں کے ۴ باب کي ۱۷ آیت میں اور مکاشفات کے
۷ باب کي ۱۴ سے ۱۷ آیت تک لکھا هی اگر کوئي اِن آیتوں پر رجوع کرے
تو اِس مطلب سے آگاہ هو جائیگا اور پھر پہلے قرنتس کے ۲ باب کي ۹
آیت میں مرقوم هی که * خدا نے اپنے چاهنےوالوں کے لیئے وے چیزیں
تیار کیں جنھیں نه آنکھوں نے دیکھا نه کانوں نے سنا اور نه آدمي کے دل
میں آئیں * پس اِن باتوں کے مطابق ایماندار آدمي خدا کے حضور ایسي
نیکبختي اور جلال پائیگا جو فہم و بیان سے باهر هی اور مقدس لوگوں کي
بے نہایت نیکبختي خدا سے نزدیک هونے اور کمال کے ساتھه اُسے پہچاننے
اور اُسکي بندگي کرنے میں هی نه جسماني لذت اور کھانے پینے میں
پس اُن مطالب کي بابت جو مسیح کي نجات کے باب میں یہانتک

بیان هوئے آدمي سوچ کر اور حیرت زدہ هوکر کهیگا چنانچه رومیوں کے ۱۱ باب کي ۳۳ آیت سے ۳۶ آیت تک مرقوم هی که * واہ خدا کي دولت وحکمت اور دانائي کیا هي عمیق اور اُسکے حکم دریافت سے کیا هي پرے اور اُسکي راهیں پتا ملنے سے کیا هي دور هیں که کس نے خداوند کے ارادہ کو جانا هی یا کون اُسکا صلاح کار رها یا کسنے پہلے اُسے کچهه دیا هی که اُسے پهر دیا جاویگا کیونکه اُسي سے اور اسي کے سبب اور اُسي کے لیئے ساري چیزیں هوئي هیں ابدتک اُسي کي بزرگي هو *

مگر ای محمدي اور اِس رساله کے پڑهنیوالے اگر کبهي تو ایسا دیکهے که اکثر وے مسیحي جو تیرے پاس پڑوس رهتے هیں یا وے جن سے تونے کبهي ملاقات کي هی اِس طرح کا چال چلن نرکهتے هوں جیسا هم نے ذکر کیا تو تو یهه خیال مت کر که ایسي بات کے سبب انجیل پر عیب لگ گیا بلکه اگر کوئي انجیل کے اعتقاد کا دعوی کرے اور پهر بُرے چال چلن میں بهي گرفتار هو تو یهي ایک دلیل هی که وہ شخص انجیل کے حکموں پر متوجه نهیں اور اُنکے موافق نهیں چلتا هی یا اگر تو مسیحیوں میں سے بعضے ایسے دیکهے که مسیح کے سوا کسي اَور کو بهي خدا اور خلق کے درمیان شفاعت اور نجات کا وسیله جانتے اور اپنے کلیسیاؤں میں طرح طرح کي تصویریں بناکر اُنهیں سجدہ کرتے هیں تو جان لے که یهه بات جهوٹهه اور انجیل کے خلاف هی جیسا که پہلے تیموتیوس کے دوسرے باب کي ۵ آیت میں لکها هی که * خدا ایک هي اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمي درمیاني هی وہ مسیح یسوع هی * اور یوحنا کے ۱۴ باب کي ۶ آیت میں مسیح نے فرمایا هی که * کوئي بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نهیں سکتا هی * لیکن تصویروں سے اگر صرف یهي مطلب هو که ایک یادگار رهے تو کچهه عیب نهیں هی ورنه اُس حکم بموجب جو موسی کي دوسري کتاب کے ۲۰ باب کي ۴ آیت سے ۵ تک لکها هی تصویروں کو سجدہ کرنا بالکل منع هی مخفي نرهے که اِس طرح کي برخلافیاں انجیل

کے نپڑھنے اور اُسکي تعليموں سے واقف نہونے يا اُسکے حکم اور نصيحتوں کے ياد نرکھنے کے سبب پڑ گئي هيں اور اِسي سبب سے هي که ايسے لوگ اگرچه مسيحي کہلاتے ليکن حقيقت ميں سچے مسيحي نہيں هيں کيونکه دنيا کي محبت کے سبب غفلت اور بے ايماني کي راه سے انجيل کے حکم نہيں مانتے پس ايسے لوگ اُن تلخ دانوں کي مانند هيں جو کھيت ميں گيہوں کي طرح نکلکر دکھلائي ديتے يعني جھوٹھے مسيحي اُن تلخ دانوں کي مانند مسيحي کليسيا کے کھيت ميں اُگے هيں اور خدا نے اپني رحمت و معرفت کے موافق يہي مصلحت جاني هي که وے کاٹنے کے وقت يعني قيامت کے دن تک يوں هي رهيں پر اُس وقت هميشه کي جدائي کے واسطے تلخ دانوں کو گيہوں سے الگ کريگا اور اُنکا بدله عذاب اور اِنکا بدله رحمت و جلال هوگا چنانچه يہه تمثيل متي کے ١٣ باب کي ٢٤ آيت سے ٣٠ تک اور ٣٦ سے ٤٣ تک مفصل بيان هوئي هي *

چھٹي فصل

اُن دليلوں کے بيان ميں جن سے ثابت و يقين هوتا هي
که انجيل خدا کا کلام هي

اگرچه محمدي لوگ اُن دليلوں کے موافق جو هم نے اِس رساله کي پہلي فصل ميں بيان کيں انجيل کے من جانب الله هونے کي بابت شک و اِنکار نہيں کر سکتے ليکن پھر بھي چند دليليں جن سے انجيل کا کلام الهي هونا ثابت هوتا هي اِس فصل ميں مختصرا ذکر کرينگے اور اُن ميں سے

پہلي دليل يہه هي که اُن مطالب سے جو هم نے انجيل کي تعليمات کي بابت ذکر کيئے ظاهر هي که انجيل ايماندار کے تقاضاے روح اور تمناے

دلي کو بالکل پورا اور ساکت کرتي هی اور دیباچه میں مذکور هوا که روح کا تقاضه حقیقت کو پانا اور خدا کے روبرو بیگناه ٹهہرنا اور دل کي پاکي حاصل کرنا اور همیشه کي نیکبختي کو پہنچنا هی یعني اولاً یہه که انجیل خداي تعالیٰ کے اُس ارادہ و خواهش کو جو وہ آدمي کے حق میں رکهتا هی آدمي کو بالکل سمجهاتي هی اور اُسکے پیدا هونے کا مطلب اور اُسکے دل کا حال اُسپر ظاهر و بیان کرتي هی اور وے وسیلے بهي اُسپر آشکار کرتي هی جنکے سبب آدمي دل کي پاکیزگي اور اپني پیدایش کے مطلب کو پہنچ سکے جیسا که یہه سب اِس باب کے پہلے اور ۲ و ۳ و ۴ فصل میں مفصل لکها گیا ثانیاً انجیل نجات کي تعلیم کے وسیله سے ایماندار کو گناهوں کي معافي کے مقام پر پہنچاتي اور سارے گناهوں کي سزا سے آزاد کرکے خدا کا مقبول کرتي هی چنانچه یہه مطلب اِس باب کي تیسري فصل میں ذکر هوا هی ثالثاً انجیل کي تعلیموں سے آدمي دل کي پاکي و صفائي کو پہنچتا هی کیونکه اُسکا دل یسوع مسیح پر ایمان لانیکے سبب گناه کي ناپاکي سے پاک هوتا هی اور روح القدس سے اُسے ایسي طاقت ملتي هی که گناه سے الگ هوکر دم بدم خدا سے زیادہ‌تر محبت کرتا جاتا اور اُسکے حکم بجالاتا هی اور ایسي صورت میں ایماندار پاک و مقدس هوتا اور دلي پاکي و صفائي میں روز بروز ترقي کرتا هی جیسا که اِس باب کي ۴ و ۵ فصل میں هم نے بیان کیا رابعاً جب که ایماندار نے یسوع مسیح کے وسیله سے خدا کے ساتهه علاقه پایا اور خدا کي مہرباني اور اسکے نور و فضل نے اُس میں اثر کیا اور خدا کو اُسنے اپنا آسماني باپ جان لیا تو وہ نہایت شاد و خوشحال هی اور یہه بات بهي اُسے یقین هو جاتي هی که اُس عالم میں پہنچکر خدا سے نزدیک هوویگا اور اُس نیکبختي کو جسکا اب مزا چکهتا هی اُس وقت پورا کمال سے چکهیگا چنانچه یہه مطلب بهي اِسي باب کي ۴ و ۵ فصل میں مفصل لکها گیا هی پس انجیل کي تعلیم آدمي کي روح کا تقاضا جو حقیقت کا پانا اور گناهوں کي معافي حاصل کرنا اور

مقدس هونا اور ابدي نجات کو پيدا کرنا هي بالکل پورا کرتي هي * *
مخفي نرهے که آؤر دينوں کي کتابيں روح کا تقاضا پورا نهيں کرتيں کيونکه
خدا اور اُسکے اِرادہ سے جو آدمي کے حق ميں رکهتا هي بيجا خبريں
ديتي هيں اور آدمي کو ايسي راہ نهيں بتاتيں جس سے عادل و مقدس
خدا کے حضور اپنے گناهوں کي معافي اور دلي پاکي حاصل کرسکے اور اِسي
سبب آدمي اُنکي تعليم سے نيکبختي ابدي کو نهيں پهنچ سکتا بلکه وے
مذهب صرف جهوٹهي نقلوں اور باطل باتوں اور بت‌پرستي کي تعليموں
اور درشنوں اور منتروں اور بل دان سے جو بتوں کے واسطے کرتے هيں روح کے
تقاضا پر ايک پردہ ڈالکر اُن پر ظاهري مرهم رکهتے هيں ليکن انجيل جيسا
که مذکور هوا آدمي کو پورے يقين سے نجات کے مقصد کو پهنچاتي هي اور
اُس خواهش و تقاضا کو جو خدا کي طرف سے آدمي کے دل ميں ديا گيا
بخوبي تسکين بخشتي هي پس انجيل کي تعليميں اُس پهلي شرط کو جو
سچے اِلهام کي لازم نشانيوں کے واسطے ديباچه ميں هم نے ذکر کي بالکل پورا
کرتي هيں اور يهي ايک بات که انجيل کي تعليم روح کے تقاضا کو پورا
کرتي هي ايک ايسي پکي دليل هي جس سے بے شک و شبه ثابت هوتا
هي که انجيل خدا کا کلام هي کيونکه روح کے تقاضا کو صرف خدا پورا اور
رفع کر سکتا هي اور بس *

دوسري دليل که انجيل خدا کا کلام هي ايماندار آدمي کے دل اور چال
کا بدلنا اور خدا کي طرف متوجه هونا هي جيسا که اِس باب کي ۴ و ۵
فصل ميں هم نے ذکر کيا اور دل کا يهه بدلنا اور خدا کي طرف متوجه
هونا ايسا نهيں هي که آدمي صرف بُري عادت اور ظاهري گناهوں سے کناره
کرکے لوگوں کے سامهنے اپنے تئيں با ادب دکهلاوے حال آنکه اُسکا دل ويسا
هي نفساني خواهشوں سے بهرا هي ايسي تبديل خدا کي جانب اور تائيد
الهي سے نهيں يهه تو آدمي خود بهي کر سکتا هي مگر وہ تبديل و توجه
جو يسوع مسيح پر ايمان لانے سے حاصل هوتا هي اور جسکا ذکر هم نے سابقا

کر دیا ایسا هی که آدمي کے ظاهر و باطن سب کو بدل دیتا یعني پهلے تو آدمي کے دل کو پاک صاف بناتا پهر اُسکا چال چلن بهي درست کرتا هی اور جبکه یهه تبدیل دل کي مراد اور خواهش کو پاک کرتا اور آدمي کے خیال کو بُرائي سے بهلائي پر پهیرکر خدا کي طرف رجوع کرواتا هی تو اُسکا چال چلن بهي پاک اور درست هوتا هی اور ظاهر و باطن کا ایسا بدلنا نه خود آدمي آپ سے نه دوسرے کي مدد سے کر سکتا بلکه یهه طاقت تو صرف اُسي قادر مطلق کے دست قدرت میں هی اور وے کتابیں جنکے وسیله خدا آدمي سے ایسا کام کرواتا هی چاهیئے که خدا کا کلام هوں * * مخفي نرهے که ایسے ظاهر و باطن بدلنے کے واسطے سوا پُرانے اور نئے عهد کي کتب مقدسه کے اَوْر دینوں کي کتابوں میں کچهه نهیں پایا جاتا وے کتابیں ایسے تغیر و تبدیل پر دلالت هي نهیں کرتیں بلکه صرف ظاهري آداب و عبادت کي تعلیم دیتي هیں اور اکثر اوقات اُنکے ظاهري دستوروں سے کچهه معني مطلب بهي نهیں نکلتا هی اور اُنکي تعلیمات میں ایسي قوت و تاثیر نهیں که آدمي کے دل اور چال چلن کو پاک و درست کریں چنانچه اُن کتابوں کے ماننے والوں کا حال هماري اِس بات کا گواه هی *

تیسري دلیل که پُرانے اور نئے عهد کي کتابیں خدا کا کلام هیں خدا کي صفتوں کا بیان هی جیسا اُنکي آیتوں میں مذکور هوا هی اور اِس باب کي پهلي فصل میں بهي لکها گیا پوشیده نرهے که کتب مقدسه خاص اُن باتوں اور اُن صفتوں کو بیان کرتي هیں جنکا جاننا نجات اور دل کي پاکیزگي اور نیک چال چلن کے لیئے آدمي کو ضرور اور فائده مند هی اِسي جهت سے اخلاقي صفتوں کو تفصیل‌وار ظاهر کرتي هیں اور ذاتي صفتوں میں سے جنکے دریافت میں عقل عاجز هی صرف اِتني هي بیان هوئیں جو اوپر کے مطلب حاصل کرنے سے علاقه رکهتي هیں اِسکے ما سواے اَوْر مطلب جو هیں سب پوشیده هیں اور نجات کے لیئے خدا کي ذات

پاک کا کماھي دریافت کرنا ضرور نہیں مگر آدمي کو اپنے دل کا احوال
پہچاننے کي فکر اور نجات کي تلاش ضرور ھی اِسي واسطے کتب مقدسه
خدا کو اِن صفتوں کے ساتھه بیان کرتي ھیں که واحد وقدیم اور بے تغیر
و تبدیل اور قادر و حکیم اور خالق آسمان و زمین اور عالم و رحیم اور رازق
و کریم اور عادل و مقدس اور نیکوں کو اجر بخشنے والا اور بدوں کو سزا
دینےوالا ھی اور یسوع مسیح میں بخشنےوالا اور رحم کرنیوالا باپ ھی اور
جیسي که اسکي محبت اور رحمت بے نہایت ھی وایسا ھي اُسکے
تقدس وعدالت کي بھي حد نہیں اور اِن صفتوں کي نظر سے گناہ اور
ناپاکي خدا کے ھاں کبھي قبول نہیں اور آدمي کے حق میں اُسکا حکم
و اِرادہ یہه ھی که آدمي کا ظاھر و باطن گناہ کي ناپاکي سے پاک و صاف
ھوکر وہ ابدي نیکبختي اور ھمیشه کے جلال کو پہنچے اور اِن صفتوں کا
بیان بالکل اِس مطلب سے نسبت رکھتا ھی که آدمي اُنکو سمجھه بوجھهکر
گناہ سے دور بھاگے اور خدا کي نزدیکي حاصل کرکے اُسکا دوست بنے * *
اور درحالیکه آدمي اپني عقل سے اُن صفات کے بیان کرنے کي طاقت
نہیں رکھتا جیسا که تواریخ سے معلوم ھوتا ھی که کسي شخص نے بلکه
حکیموں اور فاضلوں میں سے ایک نے بھي جب تک مقدس کتابوں سے
تعلیم نہیں پائي خدا کو اُن صفات میں جو مذکور ھوئیں نہیں جانا پس
خدا کي صفات کا بیان جس طرز پر که کتب مقدسه میں لکھا گیا ھی
ایک ظاھر اور روشن دلیل ھی که یے کتابیں خدا کي طرف سے ھیں * *
پوشیدہ نرھے که اگر کوئي اَوْر دینوں کي کتابیں پڑھے تو جان لیگا که اِن
لوگوں نے خدا کو اُن صفات کے ساتھه جو کتب مقدسه میں بیان ھوئي
ھیں نہیں جانا اور بعضے دینوں کي کتابوں میں جو خدا کي صفات کچھه
کچھه بیان ھوئي ھیں سو یا تو صرف وے صفتیں ھیں جو موجودات سے
جاني اور عقل کي قوت سے سمجھي جاتي ھیں یا یہه که کتب مقدسه سے
نکال لي ھیں اور جس شخص نے که سب دینوں کي کتابیں پڑھي ھونگي

اُسے یہہ بھي معلوم ہو گیا ہوگا کہ اِن کتاب والوں نے صفات ذات کے بیان کو عمدہ مطلب ٹھہرایا اور اِن اخلاقي صفتوں کو کہ خدا پاک اور مقدس وعادل ھی اور گنہگار شخص کو جب تک کہ دل کي پاکیزگي اُس نے حاصل نہیں کي قبول نہیں کرتا بالکل چھوڑ دیا یا یہہ کہ یک لخت اُن سے آگاہ ھي نہیں ہوئے اور اِس سبب سے اُن مذھبوں کے امر و نہي میں بھي باطني پاکي نہیں بلکہ صرف ظاھري عبادت کي ترتیب و درستي ھی *

چوتھي دلیل کہ انجیل خدا کا کلام ھی اُسکے عالي معاني اور پاک حکم و نصیحت ھیں اگر کوئي انجیل کي اُن آیتوں کو جنھیں ھم نے اِس باب کي دوسري فصل کے درمیان اُن مقاموں میں ذکر کیا ھی جہاں خدا کے احکام کي بابت گفتگو ہوئي مطالعہ کرے اور اُن آیتوں کو جنھیں ھم نے سچے مسیحي کي چال چلن کي بابت مسطور کیا ھی غور سے پڑھے اور طرفداري کو چھوڑکر اُنکي حقیقت کو پہنچے تو اُن آیتوں کے اعلیٰ اور روحاني معاني سے تعجب کریگا اور آساني سے جان لیگا کہ وے سب پاک اور مقدس خدا کے لائق اور دل کا حال تعمیر و درست کرنے کے لیئے بالکل مناسب ھیں اور اگر وہ شخص روحاني عقل کے مرتبہ کو پہنچا ہوگا تو اِسکا بھي اِقرار کریگا کہ یے حکم آدمي کے حکم نہیں بلکہ حقیقت میں خدا کے حکم اور اِلہامي کلام ھیں کیونکہ آدمي اپني عقل سے ایسي نصیحتیں اور ایسے عالي احکام ظاھر و بیان نہیں کر سکتا بلکہ انجیل کے اکثر احکام اور نصیحتیں ایسي بھي ھیں کہ آدمي کي عقل سے جو خدا کے نور سے منور نہیں ہوئي اور ایسے دل سے جو ھنوز پاک نہیں ھوا برخلاف و ناپسند ھیں چنانچہ یے احکام کہ اپنے دشمنوں کو دل سے پیار کرنا اور جو کوئي بدي کرے اُسکے ساتھہ نیکي کرنا اور شہوت کي نگاہ سے بیگانی عورت پر نظر نکرنا کہ زنا کے حکم میں ھی اور آدمیوں پر غصہ کرنا قتل کے حکم میں ھی اور بُري فکر اور بد خواھش گناہ ھی اور ھر ایک نالائق بات کي خدا

سزا دیگا اور آدمي اگرچه خدا کے سب حکم بجالائے پھر بھي یھي کھتا رھے که میں ناکارہ بندہ ھوں اور کچھه خوبي مجھه میں نھیں که میں نے صرف اُتنا ھي کیا جو مجھپر واجب تھا اور ایسے حکم اور نصیحتیں انجیل میں بھت ھیں جنکے عالي معاني آدمي کي عقل سے باھر ھیں یھاں تک که آدمي اپني طرف سے ایسے حکم بیان نھیں کر سکتا ھی * * پوشیدہ نرھے که اگر انجیل کو اَوْر دینوں کي کتابوں کے ساتھه مقابله کریں تو معلوم ھوگا که انجیل کي سي نصیحت اور احکام اُن میں نھیں ھیں اور جو شاید ھوں بھي تو یقین ھی که کتب مقدسه ھي سے نقل کرلي ھیں پھر یھه که اَوْر دینوں کي کتابوں کے اکثر حکم و نصیحت ظاھري آداب سے نسبت رکھتے ھیں اور دلي پاکیزگي کي طرف کچھه رجوع نھیں کرتے لیکن انجیل کے حکم ایسے ھیں که صرف دل کي صفائي اور آدمي کے نیک چال چلن کي طرف منسوب ھیں پس جیسا که انجیل کي تعلیموں اور حکموں کو اَوْر دینوں کي کتابوں کے ساتھه مقابله کرنے سے واضح ھوتا ھی که انجیل کتنے درجے اُن سے افضل اور یقینا خدا کا کلام ھی اِسي طرح یھه بھي معلوم ھوتا ھی که وے سب کي سب صرف آدمي کي بنائي ھوئي کتابیں ھیں اور بس *

پانچویں دلیل که کتب مقدسه خدا کا کلام ھیں وے پیشین گوئیاں ھیں جو قبل از وقوع واقعه بیان ھوکر اُن کتابوں میں لکھي گئیں اور اکثر وے پیشینگوئیاں جو مسیح کي بابت پُرانے عھد کي کتابوں میں مندرج ھوئي ھیں اِس باب کي تیسري فصل میں ھم نے ذکر کرکے اُنکا پورا ھونا ثابت کیا ھی اور اُن پیشینگوئیوں کے سوا جو یسوع مسیح کي طرف اِشارہ ھیں اَوْر پیشینگوئیاں بھي کتب مقدسه میں بھت ھیں جو بني اسرائیل کے آیندہ احوال کو قبل از وقوع بیان کرتي اور خبر دیتي ھیں که نزدیک و دور کے ملکوں میں تتر بتر ھووینگے اور لوگوں کي نظروں میں ذلیل و خوار رھینگے اور پھر اُن کتابوں میں ایسي پیشینگوئیاں بھي پائي جاتي ھیں

جو قديم بت‌پرستوں کي مشہور قوموں کے چھوٹے بڑے ہونے کو بيان کرتي
ہيں اور شہر يروشليم يعني بيت المقدس اور شہر بابل اور شہر نينوي
اور اَور شہروں کے ويران و خراب ہونے کي خبر کتنے ہي برس قبل از وقوع
اُن ميں دي گئي ہی اور اُنہيں پيشينگوئيوں ميں سے ايک يہہ بھي ہی
کہ سکندر رومي شام و ايران کے ملکوں پر عمل کريگا جو وقوع سے دو سو
برس پہلے توريت کے اندر دانيال کي کتاب ميں بيان ہوئي ہی اور
تواريخ سے معلوم ہوتا ہی کہ يے سب پيشينگوئياں جيسے کہ اُن ميں
بيان ہوئي تہيں اُسي طور سے پوري ہوئيں اور يوں ہي وے پيشينگوئياں
بھي پوري ہوئيں اور روز بروز پوري ہوتي جاتي ہيں جنميں مسيحي دين
کے مشہور ہونے اور پھيلنے اور حواريوں اور اگلے مسيحيوں کے رنج اُٹھانے اور
جھوٹھے پيغمبروں کے ظاہر ہونے اور آخر زمانہ کي بے ايماني کي خبر دي
گئي ہی اور اگر کوئي شخص چاہے کہ اُن پيشينگوئيوں سے واقف ہووے
تو اِن مقاموں پر رجوع کرکے سب کو سمجھہ بوجھہ لے يعني لوقا کے ۲۱
باب کي ۲۴ آيت اور موسیٰ کي ۳ کتاب کے ۲۶ باب کي ۳۱ سے ۳۳ آيت
تک اور پھر دانيال کا تمام ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ باب اور يرميا کے ۴۶ باب سے
۴۹ باب تک اور موسیٰ کي ۴ کتاب کے ۲۴ باب کي ۱۵ آيت سے آخر تک
اور لوقا کے ۱۹ باب کي ۱۴ آيت سے ۴۴ تک اور يرميا کا سارا ۵۰ باب اور
ناحوم کا سارا ۳ باب اور دانيال کے ۸ باب کي ۵ آيت سے ۸ تک اور ۲۰
سے ۲۲ تک اور يشعياہ کے ۱۳ باب سے ۲۳ تک اور متي کے ۱۳ باب کي ۳۱
آيت سے ۳۳ تک اور پھر متي کے ۲۴ باب کي ۱۴ آيت اور يوحنا کي
۱۰ باب کي ۱۶ آيت اور فليپيوں کے ۲ باب کي ۱۰ و ۱۱ آيتوں ميں اور متي
کے ۱۰ باب کي ۱۶ آيت سے ۲۲ تک اور پھر متي کے ۲۴ باب کي ۲۴ آيت
ميں اور پہلے تيموتيوس کے ۴ باب کي پہلي آيت سے ۳ تک اور دوسرے
تيموتيوس کے ۳ باب کي پہلي آيت سے ۷ تک * * اور وے احوال جو
سو برس يا کئي سو برس بعد واقع ہوئے اور ہونگے ظاہر ہي کہ ايسے احوالوں

کے قبل از وقوع جاننے اور بیان کرنے کي قدرت صرف خدا هي کو هی اور بس اور وے کتابیں جنمیں ایسے احوال اور خبریں قبل از وقوع لکھي گئي هوں اور پھر ویسے هي وقوع میں بھي آئي هوں تو صاف ظاهر هی که ایسي کتابیں خدا کا کلام هیں *

چھٹي دلیل که پُرانے اور نئے عهد کي کتابیں خدا کا کلام هیں وے مشهور و معروف معجزے هیں جو یسوع مسیح اور اُسکے حواریوں سے ظاهر هوئے لیکن جس حال میں که یسوع مسیح کے معجزے هر ایک محمدي کو معلوم اور وے اُنکے قائل بھي هیں اور هم نے تیسري فصل میں اُنکا تھوڑا سا ذکر بھي کیا هی تو اب اِس مقام میں اُنکے بیان سے هاتھه کھینچکر اگلے فصل میں وے کرامتیں جو حواریوں سے ظاهر هوئیں ذکر کرینگے *

ساتویں دلیل که انجیل خدا سے هی اور مسیحي دین برحق اور سچّا هی مسیح کا قیام و عروج هی اِس تفصیل سے که یسوع مسیح اپني جان کو هم گنهگاروں کے بدلے کفاره اور فدیه دیکر صلیب پر مر گیا اور تیسرے دن پھر قبر سے جي اُٹھا چنانچه خود اُسنے آگے هي سے اپنے شاگردوں کو کہا اور بتایا تھا (متي کے ۲۰ باب کي ۱۸ اور ۱۹ آیت) که دیکھو هم یروشالم کو جاتے هیں اور ابن آدم سردار کاهن اور فقیهوں کے هاتھه میں سونپا جائیگا اور وے اُسکے قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے که ٹھٹھوں میں اُڑاویں اور کوڑے ماریں اور صلیب پر کھینچیں پر وه تیسرے دن پھر جي اُٹھیگا اور قیام کرنے کے بعد مسیح چالیس دن اَور دنیا میں رها اور اپنے تئیں اپنے شاگردوں پر اور اَور ایمان لانیوالوں پر ظاهر کیا اور اُنکو تعلیم دي اور اُسکے بعد اُنکے روبرو ایک ابر پر سوار هو کرکے آسمان کو عروج فرمایا اب یهه ایک خاص معجزه هی که اَور کسي سے عمل میں نهیں آیا هاں حنوک اور الیاه پیغمبر نے اَور لوگوں کي مانند وفات نهیں پائي بلکه ایک خاص طور پر اِس دنیا سے رحلت کي هی مگر مسیح کے سوائے کوئي مر کرکے پھر قبر سے جي نهیں اُٹھا اور قیام نهیں کیا هی اور ظاهر هی که

اگر مسیح حق اور سچّا نهوتا تو قیام اور عروج بهي نهیں کرتا پس مسیح کا قیام اور عروج ایک پکّي اور قوي دلیل هی که وه برحق هی اور انجیل و مسیحي دین سچّا اور خدا سے هی *

آتهویں دلیل که انجیل خدا کا کلام هی اُسکي تعلیم کا مشهور هونا اور پهیلنا هی اِس طرح پر که اگرچه انجیل کي عمدة تعلیم اُس عقل کے نزدیک جو خدا کے نور سے منور نهیں هوئي ناپسند اور اجنبي هی اور اُس دل کو جو نفساني آلایش سے پاک نهیں هوا ناموافق اور برخلاف معلوم دیتي هی اور علاوه برین انجیل اُن لوگوں کے مذهب سے برخلاف بهي تهي جنکے درمیان مشهور هوئي اور اُسکے تعلیم کرنیوالے لوگ بهي بے علم اور غیر مشهور اور بے دولت و بے حکومت تهے اور انجیل پر ایمان لانیوالوں کو لوگ ایذا بهي بهت کرتے تهے یهاں تک که مال و متاع چهین لیتے بلکه جان سے بهي هلاک کرتے تهے تو بهي بهتیرے لوگوں نے انجیل کي تعلیم کو قبول کیا اور تهوڑے دنوں میں اکثر نامي شهر و دیار میں مثل شام و مصر و یونان و اطالیه وغیره کے مسیحي دین نے ایسي شهرت پائي که هزاروں لاکهوں اپنا قدیم مذهب چهوڑکر مسیح پر ایمان لائے اور اخر دین مسیحي بت پرستوں کے مذهب پر غالب هو گیا اور یهه غلبه کچهه زبردستي یا تلوار کے زور سے نهیں هوا بلکه صرف انجیل کے وعظ و نصیحت سے اور ظاهر هی که اگر خداي تعالیٰ باطن کي راه سے انجیل سننےوالوں کے دل کو توفیق اور هدایت کا نور نه بخشتا اور ظاهر میں برملا نشانیوں اور کرامتوں اور معجزوں سے انجیل کے وعظ کو قوت ندیتا تو دین مسیحي اُس زمانه کے مذهبوں پر کیونکر غالب آتا پس یهي صریح مددگاري جو خدا نے انجیل کے وعظ سے کي هی ایک ظاهر اور یقیني دلیل هی که انجیل خدا کا کلام هی کیونکه خدا جهوٹهي وعظ اور تعلیم سے ایسي مددگاري کبهي نکریگا اور آینده فصل میں هم فرصت پاکر اِسي مطلب کي زیاده گفتگو کرینگے *

خلاصہ اُن مطالب سے جو اب تک کتب مقدسہ کي تعلیمات کي بابت مذکور ھوئے صاف ظاھر ھی کہ انجیل کي تعلیمیں اُن شرطوں کو پورا کرتي ھیں جنکو ھمنے حقیقي الہام ثابت کرنے کے لیئے دیباچے میں ذکر کیا اور اِسکے سوا اُن دلیلوں سے جو انجیل کے عالي مضمون اورکتب مقدسہ کي پیشینگوئیوں اور مسیح و حواریوں کے معجزوں اور انجیل کے مشہور ھو جانے سے نکلتي ھیں اِن سب باتوں سے بخوبي ثابت و یقین ھوتا ھی کہ انجیل خدا کي طرف سے ھی پس ای محمدي شخص اور اِس رسالہ کے پڑھنیوالے اگر تیرا دل خدا کے سامھنے صاف اور درست ھو اور تو اپنے باطن کا احوال دریافت کرکے اور اپنے گناھوں سے ناأمید ھوکر نجات کا طالب ھو تو ممکن نہیں کہ انجیل کا کلام تجھے پسند نہ آوے کیونکہ انجیل صرف نجات ھي کي راہ تجھے نہیں جتلاتي بلکہ نجات کي راہ چلنے کي قوت بھي بخشتي اور بلاشک تجھے نیکبختي ابدي کو پہنچاتي ھی پس اپنے دل کا دروازہ بند مت کر بلکہ کھول دے کہ توفیق کي باتیں اور یسوع مسیح کي نجات تیرے دل میں داخل ھوں اور خدا سے دعا مانگ کہ روح القدس کے وسیلے سے اُنکو تیرے دل میں مضبوط کر دے تاکہ تو بھي ایمان لاکر مسیح کي نجات اور نعمت میں شریک ھو اور جو شاید انجیل کي تعلیمات سے مخالفت کرکے یسوع مسیح کي اُس نجات کو جو گنہگاروں کے لیئے حاصل ھوئي ھی تو ردّ کرے تو جان لے کہ تو کسي طرح نجات نپائیگا کیونکہ خدا کے کلام بموجب گنہگاروں کا شفیع صرف مسیح ھی اور بس اور اگر تو نچاھے کہ اب یسوع مسیح کو اپنا نجات دینیوالا جانے تو ضرور قیامت کے دن تو اُسے اپني عدالت کرنیوالا پاویگا چنانچہ خود یسوع مسیح نے یوحنا کے ۱۴ باب کي ۶ آیت میں فرمایا ھی کہ * راہ اور سچائي اور زندگي میں ھوں کوئي بغیر میرے وسیلے کے باپ کے پاس نہیں آ سکتا ھی * اور پھر اعمال کے ۴ باب کي ۱۲ آیت میں لکھا ھی کہ * کسي دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو

کوئي دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں * پھر یوحنا کے ۳ باب کي ۳۶ آیت میں لکھا ھی کہ * جو بیٹے پر ایمان لاتا ھی ھمیشہ کي زندگي اُسکي ھی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو ندیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رھتا ھی * پھر دوسرے تسلونیقیوں کے پہلے باب کي ۶ آیت سے ۹ تک لکھا ھی کہ * خدا کے نزدیک انصاف یہہ ھی کہ جو تمھیں اذیّت دیتے ھیں اُنھیں اذیّت اور تمھیں جو اذیّت پاتے ھو ھمارے ساتھہ آرام دے اُس وقت کہ خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھہ بھڑکتي آگ میں ظاھر ھوگا اور اُن سے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ھمارے خداوند یسوع مسیح کي انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا وے خداوند کے چہرے سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي ھلاکت کي سزا پاوینگے * اور خدا کي درگاہ سے ھماري یہہ درخواست و دعا ھی کہ اِس رسالا کا پڑھنیوالا بے ایماني اور اُسکے خوفناک عذاب سے بچے اور مسیح پر ایمان لاکر نجات حاصل کرے *

ساتویں فصل

اِس بات کے بیان میں کہ انجیل کي تعلیم شروع میں کس طرح مشہور ھوئي اور کیونکر پھیلي

اگرچہ ھمنے اِس باب کے مطالب کے موافق ابتک انجیل کي عمدہ تعلیمیں بیان کیں پر اب اِس فصل میں انجیل کے مشہور ھونے کا حال بیان کرکے اول اُسکے پہلے واعظوں کا ذکر کرینگے جو مسیح کے حواري تھے ھرچند اِن مطالب کا ذکر اِس باب سے کماحقہ مناسبت نہیں رکھتا لیکن باین لحاظ کہ محمدي لوگ حواریوں کے حال احوال سے واقفیت نہیں

رکھتے لہذا ہمنے اِس فصل کو اِس باب کے ساتھہ ملا دیا ہی * اور حواریوں کا حال اِس منوال پر ہی کہ جب یسوع مسیح نے تعلیم دینا اور معجزے دکھانا شروع کیا تو عوام الناس میں سے بارہ آدمي چُن لیئے تاکہ گویا وے اُسکي منہہ بولتي کتابیں ہوں یعني اُسکے آسمان پر جانے کے بعد اُسکي بابت گواهي دیکر اُسکے اعمال و تعلیمات کو تمام دنیا میں بیان و وعظ کریں اِسي واسطے ان بارہ شخصوں کو جو شاگرد اور حواري کہلاتے ہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا کہ اُسکے عمل اور معجزوں اور تعلیموں پر گواہ رهیں لہذا اُسنے اپني سب بات اور تعلیم اُنهیں خوب سمجھا دي اور جب کہ اُسکے دنیا میں رهنے کا وقت پورا ہوچکا تب اُنسے فرمایا کہ تم میرے حق میں گواهي دینا اور میري تعلیم تمام دنیا میں پھیلانا جیسا کہ یوحنا کے ۱۵ باب کي ۲۷ آیت میں لکھا ہی کہ * تم بھي گواهي دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ہو * اور جي اُٹھنے کے بعد جب مسیح نے اپنے شاگردوں کے سامھنے آسمان پر عروج کیا تو اِسي حکم کو مکرر اُنسے فرمایا جیسا کہ متي کے ۲۸ باب کي ۱۸ آیت میں اور مرقس کے ۱۶ باب کي ۱۵ و ۱۶ آیتوں میں اور متي کے ۲۸ باب کي ۲۰ آیت میں لکھا ہی کہ اُسکي آخري بات اور وصیت یہہ تھي * کہ آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا پس تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامھنے انجیل کي منادي کرو جو کہ ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہی نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا اور انهیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمکو حکم کیا ہی اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمهارے ساتھہ ہوں * * اور اِس لیئے کہ اِن احکام پر عمل کرنے کي اُنهیں طاقت اور قدرت ہو یسوع مسیح نے تسلي دینیوالے یعني روح القدس کا وعدہ کیا کہ وہ تمهارے پاس آکر تمهیں سچائي پر لاویگا اور اگر تم میرے باتوں اور تعلیموں میں سے کچھہ بھول گئے ہوگے تو تمهارے ذهن نشین کرکے یاد دلاویگا اور میري بات اور میري تعلیم تمسے عیان و

بیان کریگا اور آیندہ حال کي خبر اور معجزوں کي طاقت تمھیں دیگا جیسا کہ یوحنا کے ۱۶ باب کي ۷ و ۱۳ آیتوں میں لکھا ھی کہ مسیح نے حواریوں سے فرمایا کہ * میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ تمھارے لیئے میرا جانا ھي فائدہ ھی کیونکہ اگر میں نجاؤں تو تسلي دینیوالا تمھارے پاس نہ آئیگا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تمھارے پاس بھیج دونگا جب وہ یعني روح القدس آوے تو وہ تمھیں ساري سچائي کي راہ بتاویگا اِس لیئے کہ وہ اپني نہ کھیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو کھیگا اور تمھیں آیندہ کي خبر دیگا * اور یوحنا کے ۱۴ باب کي ۲۶ آیت میں بھي ذکر ھی کہ یسوع نے کہا * وہ تسلي دینیوالا روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وھي تمھیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب باتیں جو کچھہ کہ میں نے تمھیں کہي ھیں یاد دلاویگا * پھر متي کے ۱۰ باب کي ۲۰ آیت میں لکھا ھی کہ * کہنے والے تم نہیں ھو بلکہ تمھارے باپ کا روح تم میں بولیگا * اور اِسي باب کي ۸ آیت میں لکھا ھی کہ مسیح نے حواریوں کو حکم دیا کہ * بیماروں کو چنگا کرو کوڑھیوں کو پاک صاف کرو مُردوں کو جلاؤ دیوؤں کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو * خلاصہ اِن باتوں سے صاف معلوم ھوتا ھی کہ روح القدس جسکا مسیح نے عروج سے پہلے حواریوں سے وعدہ کیا تھا اُنھیں رسالت کے مرتبہ پر پہنچائیگا اور معجزہ کي طاقت بھي دیگا تاکہ اِن نشانوں سے معلوم دے کہ حواري خدا کے رسول ھیں * * اور حواري یسوع مسیح کے عروج کے بعد اُس حکم کے بموجب جو لوقا کے ۲۴ باب کي ۴۹ آیت اور اعمال کے پہلے باب کي ۴ آیت میں مرقوم ھی روح القدس کے انتظار میں شہر اورشلیم میں رھے سو ایسا ھوا کہ مسیح کے جي اُٹھنے کے پچاسویں دن اور عروج کے دسویں دن جس وقت کہ سب حواري دعا مانگنے کو جمع ھوئے تھے روح القدس جسکا وعدہ ھوا تھا ایک عجیب طور سے یکایک اُن پر آن پہنچا چنانچہ اعمال کے ۲ باب کي پہلي آیت سے ۴ تک مرقوم ھی کہ * جب پنتکوس کا دن آیا وے

سب ایک دل هوکے یکتهے هوئے یکبارگي آسمان سے ایک آواز آئي جیسے
بڑي آندهي چلے اور اُس سے سارا گهر جهاں وے بیٹهے تهے بهر گیا اور
اُنهیں جدا جدا آگ کیسي زبانیں دکهائي دیں اور انمیں سے هر ایک
پر بیٹهیں تب وے سب روح‌قدس سے بهر گئے اورطرح طرح کي زبانیں
جیسي روح نے اُنهیں بولنے کي قدرت بخشي بولنے لگے * * پهر روح‌القدس
کي طاقت و مدد سے جیسا که مسیح نے وعده کیا تها حواریوں نے بهت
سے معجزے دکهائے یعني بیماروں کو تندرستي اور لنگڑوں کو چلنے کي طاقت
اور مُردوں کو زندگاني بخشي چنانچه اعمال کے ۳ باب کي پهلي آیت سے
۱۱ تک لکها هی که پطرس حواري نے یسوع مسیح کے نام سے ایک لنگڑے
کو چلنے کي طاقت دي پهر ۹ باب کي ۳۲ آیت سے ۴۳ تک ذکر هوا هی
که اُسي حواري نے اینیاس نامي ایک شخص کو جو بهت دن کا بیمار
تها تندرستي بخشي اور ایک مري هوئي بیوه عورت اُسکي دعا سے جي
اُٹهي پهر اعمال کے ٥ باب کي ۱۲ آیت سے ۱٦ تک مذکور هی که پطرس
حواري نے بهت بیماروں کو شفا دي اور لوگ گلي کوچوں میں اپنے اپنے
بیماروں کو لا بٹهاتے که پطرس کے نکلتے وقت اُسکا سایه اُن پر پڑے اوراچهے
هو جائیں چنانچه جس پر پطرس کا سایه پڑا اچها هو گیا اور پولس حواري
کے حق میں اعمال کے ۱۴ باب کي ۸ آیت سے ۱۰ تک لکها هی که اُسنے
ایک مادرزاد لنگڑے کو ایک بات میں اچها کر دیا اور ۲۸ باب کي ۸ و ۹
آیتوں میں مرقوم هي که پولس نے اپنے هاتهه اور دعا کي برکت سے ایک
جزیره میں بهت سے بیمار اچهے کیئے اور ۱۹ باب کي ۱۱ و ۱۲ آیتوں
میں مذکور هی که خدا نے پولس کے هاتهه سے بڑے بڑے معجزے ظاهر کیئے
یهاں تک که لوگ اُسکے رومال اور انگي کو لاکر بیماروں پر ڈالتے اور بیماریاں
دور هو جاتیں اور بد روحیں (یعني جن) اُن سے نکل جاتے اور ۲۰ باب
کي ۹ و ۱۰ آیتوں میں لکها هی که پولس حواري نے شهر طرواس میں ایک
مُردے کو جلایا اور جیسا که پطرس اور پولس کے معجزوں کا یهاں ذکر هوا

ایسا هي اور سب حواریوں کا بهي حال هی کیونکه روح‌القدس اُن سب کو برابر ملا تها اور اعمال کے ۲ باب کي ۴۳ آیت اور ۵ باب کي ۱۲ آیت میں سب حواریوں کي بابت کہا گیا هی کہ اُن سے بہت معجزے اور نشانیاں ظاهر هوئیں * اور روح‌القدس حواریوں کو اِس درجه پر ملا اور معجزه کي اِتني طاقت انکو دي گئي که حواري لوگ اَور ایمانداروں پر اپنا هاتهه رکهکر روح‌القدس کي قوت اور معجزه کي طاقت اُنهیں دے سکتے تهے جیسا که اعمال کے ۸ باب کي ۱۷ آیت میں مرقوم هی که * اُنهوں نے (یعني پطرس اور یوحنا حواري نے) ان پر (یعني ایمانداروں پر) هاتهه رکهے اور اُنهوں نے روح‌القدس پایا * اور پهر اعمال کے ۱۹ باب کي ۶ آیت میں لکها هی که * جب پولس نے اُن پر (یعني ایمانداروں پر) هاتهه رکها ان پر روح‌القدس آیا اور وے طرح طرح کي زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے * خلاصه اِن آیتوں سے بخوبي ظاهر و ثابت هوتا هی که حواري صاحب معجزه تهے اور رسالت کا مرتبه اُنهیں حاصل تها *

اور روح‌القدس نے حواریوں کو مسیح کي تعلیم کا وعظ کہتے وقت ایسي مدد کي که روح‌القدس هي اُنهیں بات کرواتا تها اور جو کچهه وه اُنهیں الهام کي راه سے سمجها دیتا تها وهي کہتے اور وهي لکہتے تهے چنانچه وے خود بهي اِس بات کا اقرار کرتے هیں جیسا که پہلے قرنتیوں کے ۲ باب کي ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں مسطور هی که * هم نے نه دنیا کي روح کو بلکه وه روح جو خدا کي طرف سے هی پایا تاکه هم اُن چیزوں کو جو خدا نے همیں بخشي هیں جانیں اور هم روحاني چیزوں کو روحاني باتوں سے بیان کرتے تو آدمي کي حکمت کي سکهائي هوئي باتیں نہیں بلکه روح‌القدس کي سکهائي هوئي باتیں بولتے هیں * پهر رومیوں کے ۱۵ باب کي ۱۸ آیت میں پولس حواري نے کہا هی که * میں یهه جرأت نہیں رکهتا که ان کاموں کے سوا کچهه اَور بیان کروں جو مسیح نے میرے وسیلے قول اور فعل سے اور کراماتوں اور معجزوں کي قوت اور خدا کے روح کي قدرت سے غیر

قوموں کے فرمان بردار هونے کو گئے * پھر پہلے تسلونیقیوں کے ۲ باب کي ۱۳ آیت میں مذکور هی کہ پولس نے کہا کہ * همیشہ خدا کے هم شکرگذار هیں کہ جب وہ کلام جو خدا کا هی جسے هم سناتے هیں تمکو ملا تمنے اُسے آدمیوں کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام جانکر کہ وہ حقیقت میں ایسا هي هی قبول کیا اور وہ تم ایمانداروں میں اثر کرتا هی * پس حواریوں نے تعلیم دیتے وقت اپنے دل سے باتیں نہیں کہیں بلکہ حقیقت میں مسیح کي تعلیم اور حکم ظاهر و بیان کیئے اِس جہت سے وے باتیں جو اُنھوں نے کہي هیں اور وے کتابیں جو تصنیف کي هیں اور اُنمیں یعني انجیل میں یسوع مسیح کي تعلیم و احکام لکھے هیں سو بعینہ مسیح کي تعلیم اور خدا کا کلام هی اور اِسي واسطے آپ مسیح لوقا کے ۱۰ باب کي ۱۶ آیت میں فرماتا هی کہ * جو تمھاري سنتا میري سنتا هی اور جو تمھیں ناچیز جانتا مجھے ناچیز جانتا هی اور جو مجھے ناچیز جانتا اُسے جسنے مجھکو بھیجا ناچیز جانتا هی * اِسي لیئے حواري اپنے تئیں مسیح کے اور خدا کے رسول کہتے هیں جیسا کہ پہلے قرنتیوں کے اول باب کي پہلي آیت اور گلتیوں کے اول باب کي پہلي آیت اور پطرس کے اول باب کي پہلي آیت اور یعقوب کے اول باب کي پہلي آیت میں مذکور هوا هی پس اِن آیات سے اور اُن بي شمار معجزوں سے جو اُن سے صادر هوئے بلاشک و شبہہ معلوم و یقین هوتا هی کہ حواري خدا کے رسول اور پیغمبري کے مرتبہ میں بلکہ اُس سے بھي بالاتر تھے اِس دلیل سے کہ اگرچہ اگلے پیغمبروں میں بھي روح القدس کي قوت اور معجزوں کي قدرت تھي لیکن اِتني نہ تھي کہ کسي دوسرے کو بھي روح القدس کي قوت دے سکیں یہہ رتبہ صرف حواریوں هي کو ملا تھا جیسا کہ هم نے پہلے ذکر کیا پھر حواریوں کي بات اور اعمال و معجزات سے خدا کي قدرت اِس قدر ظاهر هوئي کہ اُنکي وعظ و نصیحت نے سننےوالوں کے دلوں میں ایسا اثر کیا کہ چند روز میں هزاروں لاکھوں آدمي گناہ سے پھرکر خدا کي طرف رجوع لے آئے اور

بت‌پرستي سے هاتهه اُتهاکر خداے واحد کي عبادت میں لگ گئے چنانچه
ایسے کام اگلے پیغمبروں کے وسیله سے خدا نے ظاهر نهیں کیئے تهے * * اور
حواریوں کي ایسي کرامتوں اور کاموں کي بابت مسیحیوں کے اگلے عالموں
نے بهي اپني کتابوں میں خبر دي هی اور یہودیوں نے بهي اپني مشهور کتاب
میں جسکا نام تلمود هي اور بت‌پرستوں کے بعضے عالموں نے بهي جو حواریوں
کے زمانه میں اور اُنکے بعد تهے مثلاً سلسوس اور یوالیان اور پلینیوس ا ر
تاطیتوس نے اپني کتابوں میں مسیح اور حواریوں کے معجزوں اور گذارشوں
اور مسیحي دین کے پهیلنے کي خبر دي هی اور قران میں بهي مسیح کے
حواري خدا کے رسول کهلائے هیں جیسا که سورة الصف میں لکها هی که * *
قال عیسیٰ بن مریم للحواریین من انصاري الي الله قال الحواریون نحن
انصار الله * * یعني عیسیٰ مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کها که خدا کے
کاموں میں میرے مدد کرنیوالے کون هیں حواري بولے که خدا کے مدد
کرنیوالے هم هیں * پهر سورهٔ یٰس میں لکها هی که * * و اضرب لهم مثلا
اصحاب القریة اذ جاءها المرسلون اذ ارسلنا الیهم اثنین فکذبو هما فعززنا
بثالث فقالوا نا الیکم مرسلون قالوا ما انتم الا بشر مثلنا و ما انزل الرحمن
من شي ان انتم الا تکذبون قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون * ایضا * و جاء
من اقصي المدینة رجل یسعیٰ قال یا قوم اتبعوا المرسلین * و ایضا * و هم
مهتدون * * یعني اس شهر کے لوگوں کا احوال جس وقت که رسول وهاں
آئے انهیں سمجهادے که جب هم نے دو شخص کو اُنکے پاس بهیجا اور اُنکو
اُنهوں نے جهوٹها جانا هم نے اُنکو تیسرے سے مضبوطي دي اور اُنهوں نے کها
که هم حقیقت میں تمهارے پاس بهیجے گئے هیں اُنهوں نے کها که تم کچهه
بهي نهیں هو مگر آدمي هو جیسے هم اور خدا نے کوئي چیز تمپر نهیں
اتاري تم نرے فریبي هو اُنهوں نے کها همارا پروردگار جانتا هی که هم حقیقت
میں تمهاري طرف بهیجے گئے هیں اور شهر کے پرے سے کوئي دوڑا آیا اور
کها اي لوگو رسولوں کي تابعداري کرو که اُنهوں نے هدایت پائي هی * اِس

آیت کي تفسیر میں مفسرین قران مثل قاضي بیضاوي وغیرہ کے ایسا کہتے ھیں کہ یے رسول مسیح کے حواري ھیں اور وہ شہر جہاں وے بھیجے گئے تھے انطاکیہ شہر ھی وھاں اُن سے کرامتیں ھوئیں یہانتک کہ مُردے کو بھي جلایا اور کہتے ھیں کہ اُن دو شخصوں کے نام یوحنا اور پولس اور تیسرے کا نام شمعون پطرس تھا اب اگرچہ قران کے اِن مقاموں میں کئے ایک خلاف باتیں ھیں پھر بھي اِتنا ظاھر ھی کہ اُسمیں حواري خدا کے رسول کہلاتے ھیں اِس صورت میں محمدیوں کو لازم ھی کہ حواریوں کو حق جانیں اور اُنکي رسالت پر قائل ھوں خلاصہ ان آیتوں سے اور اِن دلیلوں سے جو ھم نے حواریوں کي رسالت کي بابت ذکر کیں صاف ثابت ھوا کہ وے في الحقیقت خدا کے رسول ھیں *

اب کہ حواریوں کي رسالت ثابت کرنے سے فراغت حاصل ھوئي تو ھم انجیل کے وعظ اور اُسکے پھیلنے کي کیفیت ذکر کرتے ھیں اِس طرح پر کہ مسیح کي تعلیم کا وعظ کرتے وقت حواریوں کا مقصد یہہ نہ تھا کہ ھماري شہرت اور ناموري ھو یا ھم بزرگي و ریاست حاصل کریں اور ایمان لانیوالوں پر جہاد کا حکم بھي نہیں کرتے تھے کہ بزور شمشیر انجیل کي تعلیم پھیلاویں بلکہ جبر و ظلم کا تحمل کرتے تھے اور وعظ کي راہ میں بے شمار دکھہ اور سختي اُٹھاتے تھے چنانچہ اکثر حواري وعظ ھي کے کام میں شہید ھوئے اور ایمان لانیوالوں کو بھي بڑي تاکید سے یہي نصیحت دیتے تھے کہ دیکھو ایسا نہو جو دکھہ اور مصیبت میں تم مخالفوں کا سامھنا کرو بلکہ مسیح کي خاطر صبر اور خوشي سے سب دکھہ درد حتی موت کو بھي اُٹھا لو * * اور انجیل کے وعظ میں حواریوں کا یہہ مطلب بھي نہ تھا کہ رنگین عبارت اور شیرین کلام سے سننیوالوں پر غالب ھوویں اور اُنھیں کلام کے معني کي تحقیق سے باز رکھکر حقیقي معني کي بابت شبہہ میں ڈال دیں بلکہ اُنکا مطلب یہہ تھا کہ عبارت بنانے اور سخن سازي سے ھاتھہ کھینچکر انجیل کي تعلیم کو صاف بولي اور آسان لفظوں میں بیان کریں تاکہ ادنی

اعلی سب اُسکے معني سمجھیں اور انجیل کي تعلیم سننیوالوں کے دل
میں تاثیر کرے جیسا کہ اِسي معاملہ کي بابت پولس حواري نے پہلے
قرنتیوں کے ۲ باب کي پہلي آیت سے ۵ تک لکھا هی کہ * اى بھائیو جب
میں خدا کي گواهي کي خبردینے تمھارے پاس آیا تب کلام کي فصاحت
اور حکمت کے ساتھہ نہیں آیا کیونکہ میں نے یہہ ٹھانا کہ یسوع مسیح اور
اُسکے مصلوب هونے کے سوا اَور کچھہ تمھارے پاس آکے نجانوں اور میں کمزور
اور ڈرتا اور نہایت کانپتا تمھارے درمیان رھا اور میرا کلام اور میري منادي
آدمي کي حکمت کي لبھانیوالي باتوں سے نہیں بلکہ روح اور قدرت کي
پکي دلیل تھي تاکہ تمھارا ایمان آدمي کي حکمت پر نہیں بلکہ خدا کي
قدرت پر موقوف هو * اِس لیئے حواریوں نے روح القدس کے بتانے بموجب
انجیل کو ایسي صاف عام فہم عبارت میں لکھا هی کہ کلام کي تمام
حقیقت اور قدرت مطالعہ کرنیوالوں کو معلوم هوکر دل میں بیٹھہ جاوے * *
پھر حواریوں نے ایسي باتیں نہیں کیں جو آدمي کي نفساني خواهش کے
موافق و مطابق هوں اور دولت و بزرگي کي اُمید بھي نہیں دلائي کہ
اِس طرح لوگ انجیل کي طرف میل کریں بلکہ یسوع مسیح کے ایسے احکام
و تعلیم جو نفساني آدمي کي فکر و خواهش سے بالکل برخلاف هیں لوگوں
کو صاف صاف سنائے اور حکم دیا کہ اگر مسیح کي تعلیم قبول کریں تو
ضرور هی کہ ساري نفساني خواهشوں اور دل کي خراب هوسوں کو ترک
کرکے اور عیش و آرام سے دست بردار هوکر انجیل پر ایمان لانے کے سبب
اگر مال و اسباب ضائع هو یا رسوائي و اذیت درپیش آوے تو اُسپر راضي
رهیں یہاں تک کہ قتل هونے کو بھي قبول کرلیں اور اُنھوں نے ایمان
لانیوالوں کو صرف یہہ خوشخبري دي کہ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب
نجات پاکر همیشہ کي سعادت کو پہنچوگے اور روح القدس تمھاري مدد
کرکے ایذائیں اُٹھانے کي تمھیں قوت و قدرت بخشیگا * * اور قطع نظر اِس
سے حواري صاحب حکومت و ریاست اور دولتمند اور نامور بھي نہ تھے

اور اُن میں سے ایک کے سوا علم بھي کسي کو نہ تھا تسپر یہہ حال تھا کہ
انجیل کا وعظ صرف نادان و عوام قوموں ھي میں نہیں بلکہ ایسے ایسے
ملک اور شہروں میں کرتے تھے جہاں کے لوگ اُس زمانہ کي ساري
قوموں سے علم و کمال میں بڑھکر تھے اِس صورت میں کسي کي عقل
میں نہیں آتا تھا کہ حواري لوگ انجیل کي تعلیم کو جو آدمي کے دل کي
خواهش سے برخلاف اور اُس زمانہ کے لوگوں کے سارے مذهبوں اور عادتوں
سے مخالف تھي دنیا میں پھیلا سکینگے اور آدمیوں کو مسیحي دین کي
طرف لاوینگے مگر حواریوں نے خدا کي مدد کا بھروسا کرکے اُسي شہر یروشلیم
میں جہاں مسیح کو صلیب دیا تھا اور سب لوگ دشمن هو رهے تھے
انجیل کا وعظ شروع کیا اور پہلے ھي وعظ میں اُنکي باتوں نے لوگوں کے
دل میں ایسا اثر کیا کہ یہودیوں میں سے تین هزار آدمي مسیح پر ایمان
لائے اور اِن ایمان لانیوالوں میں بعضے وے لوگ بھي تھے جنھوں نے مسیح
کے مصلوب کرنے میں سعي و کوشش کي تھي اُسکے بعد بھي بہت ایسا
هوتا رها کہ حواریوں کے وعظ سے بہتیرے یہودیوں نے توبہ کي اور ایمان لائے
یہاں تک کہ تھوڑے عرصہ میں هزاروں لاکھوں یہودي انجیل پر ایمان لاکر
گناہ سے بچے اور نجات کي راہ میں ثابت قدم هوئے اور یہودیہ کے سارے
ملکوں میں مسیحي جماعتیں قائم هوئیں چنانچہ وے لوگ جو سب
سے پہلے مسیح پر ایمان لائے اکثر یہودیوں میں سے تھے ** پھر تو ایسا هوا کہ
حواري لوگ مسیح کے حکم بموجب انجیل کا وعظ کرنے کو سارے گرد و
نواح کے ملکوں میں پھیل پڑے اور هر ایک قوم کو انجیل کا وعظ سنایا اور
بہت لوگ انجیل پر ایمان لائے یہاں تک کہ خاص و عام اور عالم و فاضل
لاکھوں آدمي بخوشي تمام انجیل کي تعلیم قبول کرکے مسیحي هوگئے اور
حواریوں کے اُسي زمانہ میں شام اور روم اور مصر اور اتیلیا کے شہروں اور
گانوؤں میں مسیحي جماعت اور ملت قائم هوئي اور حواریوں کي وفات
کے بعد اُنھیں ملکوں میں اور اُنکے اطراف و اکناف میں انجیل کي تعلیم

پھیلی اور مسیحی اِتنے بڑھے کہ اُس وقت کا بڑا بادشاہ یعنی شہنشاہ روم جو اٹیلیا میں رہتا تھا اِس غم میں پڑا کہ ایسا نہو رفتہ رفتہ مسیحی دین زور پکڑکر بت‌پرستوں کے مذہب کو باطل و برطرف کردے سو اُسنے مسیحیوں پر ظلم کرنا شروع کرکے اُنکا مال و اسباب ضبط کیا قیدخانوں میں ڈالا اور ہرطرح کی ایذا دی درندہ جانوروں کے آگے ڈالا جیتے جی جلایا قتل کیا چنانچہ ان طرح طرح کی اذیتوں سے لاکھوں مسیحی مارے گئے اور دین کی راہ میں شہید ہوئے * * اور یہہ ایذائیں کچھہ تھوڑے روز یا ایک ہی بادشاہ کے عہد میں نہیں بلکہ تین سو برس تک مسیحیوں کو اُٹھانی پڑیں اور اِس مدت دراز میں بت‌پرست حاکموں نے دین مسیحی کے بگاڑنے اور نیست و نابود کرنے میں بڑی بڑی کوششیں کیں لیکن ہرچند کہ اُنھوں نے دین مسیحی میں رخنہ ڈالنے اور میٹنے کے لیئے مسیحیوں کو طرح طرح کی سزائیں دیں تو بھی مسیحی ایک مضبوط قلعہ کی مانند جو کسی کا کھولا نکھلے اِن مصیبتوں کے محاصرہ میں ہمیشہ اپنے تئیں سنبھالے رھے چنانچہ مسیح کا قول یوں پورا ہوا جو اُسنے متی کی ١٦ فصل کی ١٨ آیت میں فرمایا ھی کہ * دوزخ کے دروازے (یعنی شیطان کی قوت و قدرت) اُسپر (یعنی مسیحی جماعت پر) فتح نہ پاوینگے * اور جتنا کہ مسیحیوں کو ایذا دیتے اور قتل کرتے تھے اُتنا ہی بت‌پرستوں میں سے زیادہ‌تر لوگ دین مسیحی کو قبول کرتے تھے چنانچہ باوجود ایسی مصیبتوں کے روز بروز بڑھتے ہی جاتے تھے اور مسیحی اِن دکھہ اور تکلیفوں کو بڑے صبر و تحمل سے اُٹھاتے تھے اور کسی وقت اپنے ستانیوالوں پر بلوہ نکیا اور بت‌پرست حاکموں سے جو اُنھیں ستاتے تھے کبھی نلڑے حال آنکہ یہہ بات مسیحیوں کے لیئے کچھہ مشکل نہ تھی کیونکہ اُن دنوں روم کی ولایتوں میں مسیحی لوگ زور و قدرت اور گنتی میں بت‌پرستوں کی برابر تھے بلکہ بعضے شہروں میں تو مسیحی اُن سے زیادہ بھی تھے خلاصہ اِسی طرح رنج و عذاب اُٹھاتے اُٹھاتے اور جور و ظلم سہتے سہتے مسیحی

دین بت‌پرستي کے مذهبوں پر غالب هو گیا اور ایک فتح عظیم اور غلبهٔ کامل حاصل کرلیا اور آخر یهه حال هوا که اُس زمانه کے شاهنشاه قسطنطین نے بهي مسیحي دین قبول کیا اور اکثر بت‌خانے کلیسیاؤں سے بدل گئے اور بت‌پرستي کا بازار ٹهندا هوکر بادشاه مذکور کي ساري ولایتوں میں مسیحي مذهب کا رواج هو گیا *

پوشیده نرهے که یهه بات کچهه ایسي نهیں هي جو آدمي کي قدرت و قابو میں هو بلکه ایسي بات کا مقرر هونا اور رواج پانا صرف خداے قادر مطلق کي طرف سے هو سکتا هي اور بس پس دین مسیحي کا اِس طریق سے مشهور و قائم هونا ایک بڑي معتبر دلیل هي که انجیل خدا کا کلام هي اور انجیل کے پهلے وعظ یعني حواري بیشک خدا کے رسول تهے کیونکه اگر وے في الحقیقت خدا کے رسول نهوتے اور اُنکي تعلیم بهي خدا کا کلام اور اُسکا حکم نهوتا تو خداي تعالیٰ ایسي بات اُنکے وسیله سے عمل میں نلاتا اور وعظ کرتے وقت اِس طرح پر که مذکور هوا اُنکي مدد نکرتا اور جیسا که مسیحي دین تعلیم کي رو سے سب دینوں میں اعلیٰ هي ایسا هي اُسکے مشهور و منتشر هونے کا طریقه بهي سب دینوں کے مشهور هونے کے طریقه سے اعلیٰ و برتر هي اور یهه بات که دین محمدي ایک اَور هي طریق و طرز سے دنیا میں مشهور و قائم هوا هي آینده باب میں هم ظاهر کرینگے *

زمانهٔ مذکوره کے بعد دین مسیحي اَور بهي زیاده‌تر مشهور و منتشر هوا لیکن اِس جهت سے که بادشاه خود بهي مسیحي هو گیا تها بت‌پرستوں میں سے بهتوں نے اُوپر کے دل سے صرف بادشاه کي خاطر کو یا اپنے دنیوي مطلب کے لیئے مسیحي دین قبول کرلیا اور مسیحیوں میں سے بهي بعضے لوگ جو تنگي و رنج سے چهوٹ کر آرام میں پڑ گئے تهے خدا کي محبت اور ایمان میں ٹهنڈے هوکر دنیا کي دوستي کا دم بهرنے لگے اور صرف ظاهر هي کي دینداري کافي جاني پهر تو رفته رفته ایسا هو گیا

که مسیحیوں میں سے بہت لوگوں نے انجیل کے احکام کي متابعت چھوڑ دي اور آپس میں ایسا اختلاف پڑا که انجیل کي بعض آیتوں کي تفسیر اور ظاهري عبادت کي بعض عادت کي بابت باهم بحث اور جهگڑا کرتے تھے اور وہ محبت جو پہلے آپس میں رکھتے تھے اب اُسکي جگہه دشمني پڑگئي لیکن باوجود اِس ظاهري اختلاف کے جو اُن میں پڑ گیا پهر اصل بات میں جو ایمان و کتاب سے مراد هي ایک کے ایک هیں اور هر وقت ایک کے ایک تھے چنانچه مسیحیوں کي ساري ملتوں میں وهي ایک انجیل هی اور بس اور سب کے سب اسي ایک یسوع مسیح کو نجات دینیوالا اور اپنا خداوند جانتے هیں اور محمد کے زمانه میں بهي عربستان اور شام کے مسیحیوں میں ظاهري اختلاف کا یہي حال تها اور اگرچه اُن میں سچے مسیحي بهي تھے جو انجیل کو مانتے اور اُسکے احکام کي متابعت کرتے تھے لیکن ایسے مسیحي بهي اُس ملک میں بہت تھے جو صرف نام هي کے مسیحي تھے مگر باطن میں انجیل کو نہیں مانتے اور اُسکے حکم پر عمل نه کرتے تھے * * خلاصه جوکچهه اب تک هم نے انجیل کي تعلیم اور اُسکے مشہور هونے کي بابت ذکر کیا اگر خوردہ بیني اور عقل روحاني کے ساتهه سوچا اور سمجها جائے تو صاف معلوم هوتا هي که انجیل از روے تعلیمات کے اور مشہور و منتشر هو جانے کي جهت سے بلا شک خدا کا کلام هي *

تیسرا باب

محمد کے احوال اور قران کي کیفیت کے بیان میں

اور اِس میں پانچ فصل هیں پہلي فصل میں هم اُس دعوي کي کیفیت دریافت کرینگے جو کہتے هیں که محمد کي خبر کتب عهد عتیق و جدید میں مرقوم هی دوسري فصل میں تحقیق کرینگے که آیا قران کي عبارت اُسکے من جانب الله هونے کي دلیل هو سکتي هی یا نہیں تیسري فصل میں چند باتیں قران کے معني کے بیان میں ذکر کرینگے چوتھي فصل میں محمد کي صفات اور چال چلن کو بیان کرینگے پانچویں فصل میں اسلام کے پهیلنے اور مشہور هونے کي کیفیت کا ذکر کرینگے *

مسیح کے چهه سو دس برس بعد جس زمانه میں که مسیحي دین سارے جہان میں پهیل پڑا تها عربستان میں شہر مکه کے اندر محمد نے ظاهر هوکے دعوی کیا که میں خدا کا رسول هوں اور قرآن میري کتاب هی جو لوگوں کي هدایت کے لیئے خدا کے هاں سے مجهه پر اُتري هی پس ضرور هی که هم اچهي طرح سے متوجه هوکر دیکهیں که آیا محمد نے اپنے دعوي کو ایسي دلیلوں سے ثابت کیا هی جنسے ظاهر و یقین هوجاے که اُسکا دعوی سچا اور وه حق نبي هی کیونکه ایسے عمده مطلب کي بابت دعوی پر اعتبار نہیں کر سکتے اور نبوت کي دلیل صرف دعوی هي دعوی نہیں هی کس واسطے که دنیا میں جهوتهے پیغمبر بہت هوئے اور هر ایک نے یہي دعوی کیا که میں خدا کا بهیجا هوا هوں پس اِس صورت میں قبل اُسکے که هم کسي شخص کو پیغمبر جانیں اور اُس درجه پر اُسے مانیں چاهیئے که اُسکے پیغمبر هونے کي کوئي دلیل بهي تهہرا لیں اور جب که انصاف سے تلاش کرکے ایسي دلیلیں ڈهونڈهه نکالیں جنسے یقین هو جاے

که اِس شخص کا دعوی درست هی اور وہ فی الحقیقت خدا کا رسول هی تو اُسکے دعوي کو یقین جانکر اُسکي بات اور اُسکي کتاب کو خدا کا کلام جانینگے نہیں تو نہیں اب هم تعصب اور طرفداري کو چھوڑکر انصاف کي رو سے اُس دعوي اور اُن دلیلوں کو جو محمد نے اپني رسالت کے لیئے ظاهر کي هیں تحقیق کرکے دیکھیں که آیا في الحقیقت قران خدا کا کلام اور محمد خدا کا رسول هی یا نہیں اور جاننا چاهیئے جو شخص که الهام و رسالت کا دعوی کرے ضرور هی که اُسکي تعلیم میں وے پانچوں شرطیں جو الهام الهي کي علامت کے لیئے دیباچه میں هم نے ذکر کي هیں پائي جاویں اور اُنکي سوا یے شرطیں بھي اُس شخص میں هونا چاهئیں اولاً یهه که اُسکي تعلیم اُن پیغمبروں کے ساتھه جو اُس سے پہلے تھے برخلاف نهو اور عمده مطالب و تعلیمات میں اُنکے ساتھه موافق و مطابق آوے کیونکه ممکن نہیں که خدا کي کتابوں میں اختلاف هو ثانیاً جو شخص که پیغمبري کا دعوی کرے چاهیئے که ظاهري دلیل بھي رکھتا هو اِس طرح پر که یا پیشینگوئیاں اُسکے کلام میں ذکر هوئي هوں یا اُس سے معجزے هوئے هوں ثالثاً چاهیئے که اُسکے اعمال اور چال چلن پیغمبري کے لائق هوں اِس نہج پر که اُسکا مطلب و مقصد خدا کا حکم پورا کرنا اور اُسکا جلال و بزرگي بڑهانا هو چوتھے چاهیئے که جبرا اپني تعلیم خلق کو قبول نکراوے کیونکه خدا پر ایمان لانا اور اُس سے محبت رکھنا اور دل سے اُسکے حکموں کي تابعداري کرنا جبر و زور سے حاصل نہیں هوتا بلکه جبر تو اور اُلٹا اثر کرتا اور دلي ایمان کو روکتا هی * پس اگر کوئي نبوت کا دعوی کرے اور خود اُس میں اور اُسکي تعلیم میں وے نشانیاں اور شرطیں جو هم نے یہاں اور دیباچه میں ذکر کي هیں پائي جائیں تو یقین هوگا که اُسکا دعوی صحیح اور وہ في الحقیقت خدا کا نبي هی *

پہلي فصل

اِس دعوي کي تحقیق میں جو کہتے ہیں کہ محمد کي خبر کتب عہد عتیق و جدید میں ہی *

اِن دلیلوں میں سے کہ محمد خدا کي طرف سے آیا ہی ایک دلیل تو قران کے موافق یہہ ہی کہ مسیح نے انجیل میں اُسکے آنے کي خبر دي ہی جیسا کہ قران میں سورۂ صف کے درمیان لکھا ہی کہ * * مبشرا برسول یاتي من بعدي اسمہ احمد * * یعني یسوع نے بني اسرائیل سے کہا کہ میں خوشخبري دینیوالا ہوں ایک رسول کي جسکا نام احمد ہی جو میرے بعد آئیگا * ظاہر ہی کہ اگر مسیح کے بعد ایک سچے اور خاص رسول کا آنا ضرور ہوتا تو اُسکي خبر انجیل میں دي جاتي تاکہ اِس طریق پر جھوتھے پیغمبروں سے اُسے الگ کرلیں اور سچا جانکر مانیں کیونکہ مسیح نے انجیل میں خبر دي ہی کہ میرے بعد جھوتھے پیغمبر نکلینگے اور مسیحیوں کو بڑي تاکید کے ساتھہ حکم دیا ہی کہ ایسے پیغمبروں سے بچے رہو چنانچہ یہہ بات متي کے ۲۴ باب کي ۲۴ آیت سے ۲۶ تک اور ۷ باب کي ۱۵ آیت میں لکھي گئي ہی مگر وہ شخص جسنے انجیل دیکھي ہي یا اُسکا ترجمہ یا خود اصل انجیل یوناني زبان میں اول سے آخر تک پڑھي ہو اُسے معلوم ہوگا کہ انجیل کے کسي صفحہ اور کسي سطر میں ایسي کوئي بات اور کوئي آیت جو قران کي اُس آیت کے مطابق ہو نہیں پائي جاتي اور کسي جگہہ احمد کا لفظ یا محمد کے آنے کي خبر دیکھنے میں نہیں آتي ہی پس وہ دعوی بے اصل تھہرا * * اور اگر کوئي کہے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا تھا کہ احمد کا لفظ انجیل میں نپایا جاتا اور پھر محمد ایسا دعوی کرتا اِسکا جواب یہہ ہی کہ محمد نے یا تو سہو سے یا دیدہ و دانستہ ایسا خلاف دعوی کیا ہی محمد اُمّي تھا اور یوناني و عبراني بولیاں جو انجیل و توریت

کي بولي هي نجانتا تھا اور اِسي سبب سے انجیل بھي اُسنے نہیں پڑھي تھي پس کوئي جو یوناني بولي جانتا تھا اور انجیل کو دیکھے ہوئے تھا اگر اُسنے محمد کي خاطرداري سے یا کسي اَور سبب سے کہا ہو کہ انجیل میں تمھاري خبر موجود هی اور مسیح نے تمھارے حق میں ایسا کہا هی کہ میرے بعد احمد نامي ایک پیغمبر آئیگا پس اُسنے دھوکا کھاکے اُس آدمي کي بات یقین کرلي اور خوش هو گیا کہ اب اِس طریق سے قابو پاکر مسیح کي بات کو اپنے دعوي کي دلیل بنا لونگا یا شاید قصدا ایسا خلاف دعوی کیا هو تاکہ عرب کے لوگ اور ناواقف مسیحي آساني سے اُس پر ایمان لے آویں اور اُسکي رسالت قبول کرلیں کیونکہ یسوع مسیح کا نام اس زمانہ میں عربوں کے بیچ بہت مشہور اور عزیز تھا بعد اُسکے اگر کوئي انجیل پڑھنےوالا کہتا کہ احمد کا نام تو انجیل کے کسي مقام میں نہیں پایا جاتا تو محمد اور اُسکے اصحاب انجیل کي تحریف کا دعوی کرکے کہتے تھے کہ تمھاري انجیل کے نسخے تحریف هو گئے هیں اِس جہت سے احمد کا لفظ اُن میں نہیں رها اصل نسخوں میں تھا * اور هرچند کہ قران میں ذکر نہیں هوا کہ وہ آیت انجیل کے کونسے باب میں هی اور مفسرین نے بھي ابتک اُسکا پتا نہیں دیا پھر بھي محمدي علما نے توریت و انجیل کي چند آیتیں اپني کتابوں میں ذکر کي هیں جن میں اُنکے گمان کے موافق محمد کے آنے کي خبر آئي هی پس هم بھي اُن آیات کو ذکر کرکے تحقیق و دریافت کرینگے کہ آیا في الحقیقت اُن آیتوں کے مضمون سے محمد کے آنے اور حق هونے کي خبر سمجھي جاتي هی یا نہیں *

پہلي آیت جو علمائے اسلام محمد کي خبر بتاکر ذکر کرتے هیں اور اُسے عمدہ آیت جانتے هیں موسی کي ٥ کتاب کے ۱۸ باب کي ۱۵ آیت هی جو موسی نے خدا کے کہنے بموجب بني اسرائیل سے یوں فرمایا هی کہ * خداوند تیرا خدا تیرے لیئے تیرے هي درمیان سے تیرے هي بھائیوں میں سے میري مانند ایک نبي قائم کریگا تم اُسکي طرف کان دھریو *

پھر ۱۸ آیت میں کہا ھی کہ * میں اُنکے لیئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھہ سا ایک نبي قائم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں اُسے فرماؤنگا وہ اُن سے کہیگا * اِس آیت کي بابت محمدي دعوی کرتے ھیں کہ تیرے بھائیوں میں سے عرب کي طرف اشارہ و نسبت ھی کیونکہ عرب کي بعضي قومیں اسماعیل ابن ابراھیم کي نسل سے ھیں اور کہتے ھیں کہ نبي موعود محمد سے مراد ھی لیکن جو کوئي اِن آیتوں کو فکر و غور سے پڑھکر تعصب کو چھوڑ دیگا وہ جلد دریافت کر لیگا کہ آیت کے معني وہ نہیں ھیں جو محمدي لوگ کہتے ھیں کیونکہ ۱۵ آیت میں حضرت موسیٰ نے بني اسرائیل کو مخاطب کرکے صاف کہا ھی کہ خداوند تیرے ھي درمیان سے ایک پیغمبر مبعوث کریگا پس ظاھر ھی کہ تیرے بھائیوں میں سے کے الفاظ بھي بني اسرائیل ھي سے نسبت رکھتے ھیں نہ اسماعیل کي نسل سے جس سے عرب کي بعض قومیں ھوئیں مگر محمدي یا تو سہو سے یا دیدہ و دانستہ تیرے ھي درمیان سے کے الفاظ نظر سے ڈالتے ھیں تاکہ اِس آیت کو اپنے مطلب کے موافق کر لیں سو اگر فرض کیا جائے کہ یے الفاظ آیت میں داخل نہوتے تو بھي محمدیوں کا مطلب حاصل نہوتا کیونکہ پہلے تو الفاظ تیرے بھائیوں میں سے اور تمھارے بھائیوں میں سے توریت کي ایک مشہور اصطلاح اور عام محاورہ ھی جسکے معني و مصداق بني اسرائیل کي قوم ھیں جیسا کہ توریت کي بہت آیتوں سے معلوم و ثابت ھوتا ھی مثلاً موسیٰ کي اُسي ۵ کتاب کے ۱۵ باب کي ۷ آیت میں مرقوم ھی کہ * اگر تمھارے بیچ تمھارے بھائیوں میں سے تیري سرحد میں تیري اُس سر زمین پر جسے خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ھی کوئي مفلس ھوئے تو اُس سے سخت دلي مت کیجیو اور اپنے مفلس بھائي کي طرف سے اپنا ھاتھہ مت کھینچیو * پھر ۱۷ باب کي ۱۵ آیت میں لکھا ھي کہ * تو تو اُسکو اپنا بادشاہ کیجیو جسے خداوند تیرا خدا پسند فرماوے تو اپنے بھائیوں میں سے ایک کو اپنا

بادشاہ کیجیو اور کسي اجنبي کو جو تیرا بہائی نہیں اپنا بادشاہ نکر سکیگا * پہر ۲۴ باب کي ۱۴ آیت میں مذکور ھی کہ * تو اپنے غریب و محتاج چاکر پر ظلم نکرنا خواہ وہ تیرے بہائیوں میں سے ھو خواہ مسافر جو تیري زمین پر تیرے پہاٹکوں کے اندر رھتا ھو * اب اِن آیتوں سے صاف ظاھر ھی کہ تیرے بہائیوں میں سے کے الفاظ کا مصداق خود بني اسرائیل ھي کي قوم ھی پس اِس قرینہ سے بہي ثابت ھوتا ھی کہ آیت متنازعہ فیہ میں بہي اُن الفاظ سے قوم بني اسرائیل ھي مراد ھی اِس تقریر سے کہ خدا اُس نبي کو تجھہ سے تیرے بہائیوں میں سے یعني تیري ھي قوم سے نہ کہ اَوْر قوم سے مبعوث کریگا پس تیرے بہائیوں کا لفظ تاکید کے لیئے بڑھا دیا گیا ھی * ثانیاً توریت کي آیتوں سے ثابت ھوتا ھی کہ وہ پیغمبر جسکا بني اسرائیل سے وعدہ ھوا تہا یعني وہ ذرّیت جسکا ابراھیم کو وعدہ دیا گیا تہا کہ اُسکے سبب سے جہان کي سب قومیں برکت پاوینگي اسحاق و یعقوب کي نسل سے مبعوث ھوگا نہ یہہ کہ اسماعیل کي نسل سے جیسا کہ اِن آیتوں سے ظاھر ھی یعني موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۲۱ باب کي ۱۰ آیت سے ۱۲ تک مرقوم ھی کہ * سارہ نے ابراھیم سے کہا کہ اِس لونڈي (یعني ھاجرہ) اور اُسکے بیٹے (یعني اسماعیل) کو نکال دے کیونکہ یہہ لونڈي بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتھہ وارث نہوگا * اور ۱۲ آیت میں خداي تعالیٰ ابراھیم سے فرماتا ھی کہ * وہ بات اِس لڑکے اور تیري لونڈي کي بابت تیري نظر میں بُري نہ معلوم ھو سب کچھہ جو سارہ نے تجھہ سے کہا مان کیونکہ تیري نسل اسحاق سے کہلائیگي * اور اُسي کتاب کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں مرقوم ھی کہ خدا نے ابراھیم سے کہا کہ * تیري نسل سے زمین کي ساري اُمتیں برکت پاوینگي کیونکہ تو نے میري بات مانی * پہر اُسي کتاب کے ۱۷ باب کي ۱۹ آیت سے ۲۱ تک لکہا ھی کہ * خدا نے ابراھیم سے کہا کہ میں اسحاق اور اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ھمیشہ

کا عہد ھی کرونگا * یعني وہ بڑا پیغمبر اور موعودہ نجات دینیوالا اسحاق کي اولاد سے ھوگا نہ اسماعیل کي اولاد سے * پھر اُسي کتاب کے ۲۶ باب کي ۳ و ۴ آیت میں خدا اپنے اِس وعدہ کي تکرار کرکے اسحاق سے کہتا ھی کہ * زمین کي سب قومیں تیري نسل سے برکت پاوینگي * پھر اُسي کتاب کے ۲۸ باب کي ۱۰ آیت سے ۱۵ تک خدا نے اسحاق کے بیٹے یعقوب سے بھي یہي وعدہ کیا اور انجیل میں یعني گلتیوں کے ۳ باب کي ۱۶ آیت میں مذکور ھی کہ وہ نسل جسکو ابراھیم اور اسحاق و یعقوب سے وعدہ ھوا ھی اور دنیا کي سب قومیں اُس سے برکت پاوینگي مسیح ھی چنانچہ لکھا ھی کہ * ابیرھام اور اُسکي نسل سے وعدے کیئے گئے سو وہ اُسے نہیں کہتا کہ تیري نسلوں کو جیسا بہتوں کے واسطے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہتا ھی کہ تیري نسل کو سو مسیح ھی خلاصہ اِن آیتوں کے مضمون سے صاف معلوم ھوا کہ وہ بڑا شخص اور نبي جو توریت میں ابراھیم اور اسحاق اور یعقوب اور موسیٰ کو وعدہ دیا گیا تھا کوئي اَور نہیں ھی مگر یسوع مسیح * ثالثاً خود مسیح نے یوحنّا کے ۵ باب کي ۴۶ آیت میں کہا ھی کہ * اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بھي ایمان لاتے اِس لیئے کہ اُسنے میرے حق میں لکھا ھی * پس درحالیکہ آپ مسیح نے اپنے تئیں موسیٰ کي خبر کا مصداق ٹھہرایا ھی تو بخوبي ظاھر ھو گیا کہ محمدیوں کا دعویٰ باطل ھی * * ایک اَور آیت جو محمدي توریت سے ذکر کرکے محمد کي طرف منسوب کرتے ھیں یہہ ھی کہ ۴۵ زبور کي ۳ و ۴ آیتوں میں مرقوم ھی کہ * اى پہلوان تو جاہ و جلال سے اپني تلوار حمائل کرکے اپني ران پر لٹکا امانت اور حلم اور عدالت پر اپني بزرگواري اور اقبالمندي سے سوار ھو کہ تیرا دھنا ھاتھہ تجھے ھیبت ناک کام دکھائیگا * محمد نے جو اپنا دین جاري کرنے کے لیئے شمشیرزني کي اور تلوار کے زور سے اپنا کام بنایا اِس لیئے محمدي اِس آیت کو یوں تاویل کرتے ھیں کہ گویا محمد سے منسوب ھی لیکن وے خلاف سمجھے

هیں کیونکه اِسي زبور کي اگلي پیچھلي آیتوں سے بخوبي ظاهر هی که ممکن هي نهیں که یهه آیت محمد سے نسبت رکھتي هو کس واسطے جس شخص کي طرف ۳ آیت میں یهه خطاب هی که اپني تلوار حمائل کر اُسي کو ٦ و ۷ آیتوں میں خدا کها هی اور انجیل میں یعني عبرانیوں کے پہلے باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں کُھلاکُھلي بیان هوا هی که توریت کي یهه آیت مسیح سے منسوب هی مخفي نرهے که عهد عتیق کي کتابوں میں مسیح کے حق میں دو قسم کي پیشینگوئیاں مرقوم هیں ایک قسم میں تو اُسکي فروتني و خاکساري کا بیان هی اوردوسري قسم میں اُسکي بزرگي و جلال اور اُسکي الوهیت کا ذکرهی اور بعضي جگهه ایسا اتفاق هوا هی که دونوں امر کُھلے ملے بیان هوئے هیں اور زبور کي وے آیات جو ذکر هوئیں دوسري قسم کي پیشینگوئیوں میں سے هیں اور مسیح کي بزرگي اور حکمراني و قدرت بیان کرتي هیں جنکے موافق آسمان و زمین کا حکم اُسکے هاتهه هی اور اب غیرمرئي طور سے جهان پرحکمراني کرتا اور دنیا کے کاموں کو پهیرتا بدلتا هي چنانچه خود اُسنے بهي متي کے ۲۸ باب کي ۱۸ آیت میں کها هی که * آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجهے دیا گیا * اورجب که مسیح دوسري بار زمین پراُتریگا تو مرئي طور پر سلطنت کریگا اور آخرت کے روز حکومت و عدالت اُسي کے هاتهه هوگي جیسا که یوحنا کے ٥ باب کي ۲۲ آیت میں مرقوم هی که مسیح نے فرمایا هی که * باپ کسي شخص کي عدالت نهیں کرتا بلکه اُسنے ساري عدالت بیٹے کو سونپ دي تاکه سب جس طرح سے که باپ کي عزت کرتے هیں بیٹے کي عزت کریں * اور دوسرے تسلونیقیوں کے پہلے باب کي ۷ و ۸ آیتوں میں مذکور هی که * خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتهه بهڑکتي آگ میں ظاهر هوگا اور اُن سے جو خدا کو نهیں پهچانتے اور همارے خداوند یسوع مسیح کي انجیل کو نهیں مانتے بدلا لیگا * اور مسیح کے آسمان سے اُترنے کي بابت جو آخر روز

بدلا لینے اور انصاف کرنے کے واسطے وقوع میں آئیگا مکاشفات کے ۱۹ باب کي ۱۱ آیت سے ۱۲ تک ایسا لکھا ھی کہ * میں نے آسمان کو کُھلا دیکھا اور کیا دیکھتا ھوں کہ ایک نقرہ گھوڑا اور اُسکا سوار امانت‌دار اور سچّا کہلاتا ھی اور وہ راستي سے عدالت کرتا اور لڑتا ھی اور اُسکی آنکھیں آگ کے شعلہ کي مانند اور اُسکے سر پر بہت سے تاج اور اُسکا ایک نام لکھا ھوا ھی جسے اُسکے سوا کسي نے نجانا اور خون میں ڈوبا ھوا لباس وہ پہنے تھا اور اُسکا نام خدا کا کلام ھی (کہ مسیح کا ایک نام ھی) اور آسماني فوجیں صاف اور سفید اور مہین لباس پہنے ھوئے نقرے گھوڑوں پر اُسکے پیچھے ھو لیں اُسکے منہہ سے ایک تیز تلوار نکلتي ھی کہ وہ اُس سے قوموں کو مارے اور وہ لوھے کے عصا سے اُن پر حکمراني کریگا اور وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کے وین کے کولھو میں روندھتا ھی اور اُسکے لباس اور ران پر یہہ نام لکھا ھی بادشاھوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند * * پھر ایک اَور آیت جسے محمدیوں نے توریت سے لیکر محمد پر منسوب کي ھی یہہ ھی کہ یشعیاہ پیغمبر کے ۴۲ باب کي پہلي آیت سے ۴ تک لکھا ھی کہ * دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضي ھی میں نے اپني روح اُسپر رکھي وہ قوموں پر راستي ظاھر کریگا وہ نہ چلائیگا اور اپني صدا بلند نکریگا اور اپني آواز بازاروں میں نہ سناویگا وہ مسلے ھوئے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور سن کو جس سے دھواں اُٹھتا ھی نہ بُجھائیگا جب تک کہ راستي کو امن کے ساتھہ ظاھر نکرے وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جب تک کہ راستي کو زمین پر قائم نکرے اور جزیرے اُسکي شریعت کے منتظر ھوویں * اب دیکھو کہ خود آیت کے لفظوں سے بخوبي واضح و یقین ھوتا ھی کہ یے آیات محمد سے کچھہ نسبت نہیں رکھتیں کیونکہ محمد میں ایسي خاکساري و تحمل اور ایسي اعلی تعلیم نہ تھي وہ تو اپني قوم اور لشکر کا سردار بنکر اپنے نمانےوالوں سے لڑا اور اکثر اوقات لڑائي اور جہاد ھي میں

مصروف رہا بلکه یے آیتیں مسیح سے منسوب ہیں اور اُسي پر صادق آئیں جیسا که انجیل میں متي کے ۱۲ باب کي ۱۵ آیت سے ۲۱ تک بیان ہوئي ہیں اور وے کلمات مسیح کے حلم اور فروتني ظاہر کرتي ہیں که جب تک دنیا میں تھا اِسي طریق پر چلا اور ظلم اور جبر کا متحمل رہا اور ماوراے اِسکے اِن آیات میں مسیح کي تعلیم کا تمام عالم میں منتشر اور مشہور ہونا بھي بیان ہوا ہی جیسا که اب تک پورا ہوتا چلا آتا اور روز بروز پورا ہوتا جائیگا کیونکه بالفعل مسیحي لوگ محمدیوں سے دو گونه ہیں اور روز بروز بڑھتے جاتے ہیں چنانچه اِن دنوں فی زماننا مسیحي ملت عالم کے اکثر جزیروں اور ولایتوں میں مشہور و قائم ہوئي ہی خلاصه ظاہر و ثابت ہوا که آیات مذکورہ مسیح پر منسوب ہیں محمد سے اُنہیں کچھه علاقه نہین * * اب ہم اُس اعتراض پر بھي متوجهه ہوتے ہیں جو بعض محمدي کیا کرتے ہیں که درحالیکه باب مذکورہ کي پہلي اور چھٹي آیت میں یشعیاہ نبي نے کہا ہی که وہ بندہ یعني وہ نبي موعودہ قوموں پر راستي ظاہر کریگا اور اُنکا نور ہوگا تو ظاہر ہي که اُسکي رسالت عام ہوگي اور حال آنکه مسیح کي رسالت صرف بني اسرائیل کے لیئے تھي کیونکه متي کے ۱۵ باب کي ۲۴ آیت میں اُسنے خود کہا ہی که * میں اسرائیل کے گھر کي کھوئي ہوئي بھیڑوں کے سوا اور کسي پاس نہیں بھیجا گیا * پھر اُسي باب کي ۱۱ آیت میں یشعیاہ نبي نے کہا ہی که * بیابان اور اُسکي بستیاں کیدار کے آباد دیہات اپني آواز بلند کریں سنگلاخ کے بسنیوالے سرود گائیں پہاڑوں کي چوٹیوں پر سے للکاریں * لفظ کیدار جو اِس آیت میں ہی عرب کي ایک قوم کا نام اور اہل عرب کے ساتھه منسوب ہی پس اِس خیال پر محمدي کہتے ہیں که یہه لفظ محمد سے مراد اور اُسي کي خبر ہی سو اِسکا جواب یہه ہی که لفظ کیدار نه مسیح سے مراد ہی نه محمد سے بلکه صرف عرب کي قوموں سے یعني یشعیاہ نبي نے ۴ آیت سے ۱۲ تک پیشینگوئي کي راہ سے مسیحي دین کا سارے جہان

میں پھیل جانا بیان کرکے ۱۱ آیت میں کہا ھی کہ کیدار کي بستیاں بھي
یعني عرب کے لوگ بھي آخر وقت میں مسیح پر ایمان لائینگے اور اُسکے
نام پر سرود گائینگے جیسا کہ اِسي امر کي بابت یشعیاہ نے ۶۰ باب کي
۶ و ۷ آیتوں میں کہا ھی کہ * اونٹوں کي قطاریں اور مدیان اور ایفہ کي
سانڈنیاں تیرے پاس جمع ہونگي وے صبا سے آوینگے سونا اور لوبان لاوینگے
اور خداوند کي تعریفوں کي بشارتیں سناوینگے کیدار کے سارے گلے تیرے
پاس جمع ہونگے نبایط کے مینڈھے تیري خدمت میں حاضر ہونگے
وے مقبولیت کو میرے مذبح پر چڑھینگے اور میں اپني شوکت کے
گھرکو ستودگي بخشونگا * اب باقي رھي مسیح کی رسالت کي بات سو
وہ خاص بھي ھی اورعام بھي ھی اِس معني سے کہ پہلے تو مسیح بني
اسرائیل کے لیئے آیا تھا جب اُن میں رسالت کا پیغام پہنچا چُکا اور جو
مطلب کہ اُسے اُنکے ساتھہ تھا تمام ھوا تب اپنے شاگردوں کو جو اُسکے
قائم مقام تھے حکم دیا کہ * تمام دنیا میں جاکے ھر ایک مخلوق کے سامھنے
انجیل کي منادي کرو جو کہ ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ھی نجات پائیگا
اورجو ایمان نہیں لاتا اُس پرسزا کا حکم کیا جائیگا * جیسا کہ مرقس کے
۱۶ باب کي ۱۵ و ۱۶ آیت میں لکھا ھی مخفي نرھے کہ مسیح کي رسالت
اوراُسکے معاملے اَوْر پیغمبروں کے سے نہیں ھیں کیونکہ اَور پیغمبروں کي
رسالت اُنکے مرتے ھي تمام ھو گئي مگر مسیح کے معاملے لوگوں کي نجات
کي بابت جو تھے اُسکے عروج سے تمام نہیں ھو گئے بلکہ آخرت تک ویسے
ھي جاري رھینگے اور سوا اِس آیت کے اَوْر آیتوں میں بھي مسیح نے اپني
رسالت ونجات کي عمومیت صاف صاف بیان کي ھی مثلاً یوحنا کے ۸
باب کي ۱۲ آیت میں مسیح نے کہا ھی کہ * جہان کا نور میں ھوں جو
میري پیروي کرتا ھی اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگي کا نور پائیگا * پھر
یوحنا کے ۶ باب کی ۵۱ آیت میں کہا ھی کہ * میں ھوں وہ جیتي روٹي
جو آسمان سے اُتري اگر کوئي شخص اُس روٹي کو کھائے تو ابد تک جیتا رھیگا
اور روٹي جو میں دونگا میرا گوشت ھی جو میں جہان کي زندگي کے

لیئے دونگا * پھر یوحنا کے ۱۰ باب کي ۱۶ آیت میں کہا ھی کہ * میري
اَوْر بھي بھیڑیں ھیں جو اِس گلّہ کي (یعني بني اسرائیل سے) نہیں ضرور
ھی کہ میں اُنھیں بھي لاؤں اور وے میري آواز سنینگي اور گلّہ ایک اور
گڈریا ایک ھوگا * پھر متّي کے ۱۸ باب کي ۱۱ آیت میں مسیح نے کہا ھی
کہ * ابن آدم (جوخود اُس سے مراد ھی) آیا ھی کہ کھوئے ھوؤں کو ڈھونڈھکے
بچاوے * درحالیکہ کھوئے ھوؤں کا لفظ بلا تخصیص عام معني سے آیا ھی تو
مسیح نے اِس آیت میں بھي اپنے نجات کے عام ھونے کا اقرار کیا ھی اور
یحییٰ نے جس وقت مسیح کو اپنے پاس آتے دیکھا یوں کہا کہ * دیکھو خدا
کا برّہ جو جہان کا گناہ اُتھا لے جاتا ھی * جیسا کہ یوحنا کے پہلے باب کي
۲۹ آیت میں مرقوم ھی پھر پہلے یوحنا کے ۲ باب کي ۲ آیت میں لکھا ھی
کہ * یسوع مسیح ھمارے گناھوں کا کفارہ ھی فقط ھمارے گناھوں کا نہیں بلکہ
تمام دنیا کے * پھر فیلپیوں کے ۲ باب کي ۱۰ و ۱۱ آیتوں میں مذکور ھی کہ *
یسوع کے نام پر کیا آسماني کیا زمیني اور کیا جو زمین کے تلے ھیں ھر ایک
گھٹنا ٹیکے اور ھر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ھی تاکہ خدا
باپ کا جلال ھووے * خلاصہ اِن آیتوں سے صاف ثابت و ظاھر ھو گیا کہ
مسیح کي رسالت اور نجات عام ھی پس محمدیوں کا دعویٰ بالکل باطل
ٹھہرا اور انکا ایسا دعویٰ یا تو تعصب کے سبب یا انجیل کے مطالب سے
بے خبر ھونے کي جہت سے صادر ھوا ھی اور بس * * پھر توریت کي
ایک اَوْر آیت جو بعضے علمائے محمدي محمد سے منسوب کرتے ھیں یشعیاہ
کے ۲۱ باب کي ۷ آیت ھی جہاں یوں مرقوم ھی کہ * اُسنے سوار دیکھے
فارس دو دو سوار گدھے پر اور سوار اونٹ پر * گدھے اور اونٹ پر نظر کرکے
کہتے ھیں کہ حمار کا سوار یسوع مسیح سے اِشارہ ھی کیونکہ وہ ایک دفعہ
حمار پر سوار ھوا تھا اور شتر کے سوار سے محمد مراد ھی کہ وہ اکثر اوقات
شتر پر سوار ھوا ھی مگر محمدیوں کي ایسي تاویل محض اِس جہت سے
ھی کہ کتب مقدسہ کے مضمون و مطالب سے اُنھیں خبر نہیں اگر ایک
تھوڑي سي تکلیف کرکے وہ باب سارا پڑھتے تو صحیح معني دریافت کرکے

پھر اُس آیت کو محمد سے نسبت ندیتے کیونکہ اگلي پچھلي آیتوں سے ظاھر و آشکار ھی کہ وہ آیت نہ مسیح سے کچھہ علاقہ رکھتي ھی نہ محمد سے بلکہ اُس میں شھر بابل کے محاصرہ کا اِشارہ و بیان ھی یعني اِس باب کي پہلي آیت سے ۱۰ آیت تک کا مطلب ایک پیشینگوئي ھی جو یشعیاہ پیغمبر نے وقوع سے دو سو برس پہلے اِلہام سے آگاہ ھوکر اُس میں فارس و مادائے کي سپاہ کے بابل پر چڑھہ آنے کا حال اور اُسکے زیر و زبر کرڈالنے کا احوال بیان کیا ھی جیسا کہ ۲ آیت میں لکھا ھی کہ * ای ایلام چڑھائي کر ای مادہ محاصرہ کر * اور ۹ آیت میں مرقوم ھي کہ * گرپڑي بابل گرپڑي ھی اور اُسکے اِلاھوں کي ساري پُتلیاں زمین پر توڑي گئیں * پوشیدہ نرھے کہ کتب مقدسہ میں اور یہودیوں کي قدیم قدیم کتابوں میں بھي ایران کے دکھن طرف کے نواح کو مثل ولایت شوستر و شیراز و غیرہ کے عیلام کہتے ھیں اور اُسکے اوتر طرف کو کہ ھمدان اور آذر بایجان وغیرہ ھیں مادائے یا مادائین بولتے ھیں چنانچہ یہہ بات کتب مقدسہ کے پڑھنیوالوں اور اگلے زمانہ کي تواریخ دیکھنے والوں کو خوب معلوم ھی پس وہ دو سوار اور وہ حمار و مرکب جو پیغمبر مذکور نے نبوت کے رویا میں دیکھا اور بیان کیا فارس کي سپاہ کے چڑھہ آنے سے مراد ھی نہ محمد کے آنے سے اور وہ سپاہ قورش کے جھنڈے تلے جسے کیخسرو کہتے ھیں جمع ھوکر بابل پر چڑھہ آئي اور اُسکا محاصرہ کرکے ضبط کر لیا پس محمدیوں کے ایسے خیالات کہ گویا یہہ آیت محمد کي طرف رجوع کرتي ھی باطل ھیں کتاب اِستفسار کے مصنف نے بھي الفاظ عرب و قیدار کے سبب جو اِس باب کي اخیر آیتوں میں لکھے ھیں اور ایک عربي ترجمہ میں ۱۱ آیت میں جو لفظ النبوت في ادوم اور ۱۳ آیت میں النبوت في العرب واقع ھوئے ھیں اور اُنکے معني یہے ھیں کہ ادوم پر یا ادوم کي نسبت نبوت کرنا اور عرب پر یا عرب کي نسبت نبوت کرنا سو مصنف موصوف نے اِن الفاظ پر خیال کرکے یوں کہا ھی کہ وے الفاظ تو یسوع مسیح کے ساتھہ

اور یے الفاظ محمد کے ساتھہ منسوب هیں اور اِس معني سے اُن آیات کو ایک دلیل ٹھہرایا هی که وه شتر سوار محمد سے مراد هی لیکن یهه ایک عجیب دعوی هی کیونکه جو شخص اِس باب کو ذرا فکر و غور سے پڑھیگا تو اُسے في الفور معلوم هو جائیگا که پچھلي آیتوں کو اگلي آیتوں سے کچھه علاقه نهیں پوشیده نرهے که یشعیاه پیغمبر نے اِس باب میں تین نبوتیں بیان کي هیں پهلي نبوت تو اول آیت سے ۱۰ تک شهر بابل سے متعلق هی اور لشکر ایران سے اُسکا مغلوب هونا بیان کرتي هی دوسري نبوت ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں هی اور وه دوما یعني ادوم کے لوگوں سے منسوب هی جو سعیر کے کوهستان میں رهتے تھے اور بني عیص تھے تیسري نبوت ۱۳ آیت سے آخر تک اهل عرب سے نسبت رکھتي هی اور یے دونوں پچھلي نبوتیں بعض مفسرین کے قول کي نسبت کیخسرو اور بعض کے قول کي نسبت بخت نصر کے لشکر سے اشاره هی جسنے بني عیص کو اور عربوں کو مغلوب کرکے اُنکي ولایتیں چھین لیں اور اُن پر بڑا ظلم کیا چنانچه اُسي باب کي اخیر آیتوں میں نبي نے کها هی که * خداوند نے مجھکو یوں فرمایا که هنوز ایک برس هاں مزدور کا سا ایک ٹھیک برس باقي هی که کیدار کي ساري حشمت جاتي رهیگي اور بني کیدار کے باقي بهادر تیراندازوں کا شمار کم هوگا * پس ظاهر و یقین هی که دوسري اور تیسري نبوت میں بهي نه مسیح کا اِشاره هی نه محمد کا اور النبوت کا جو لفظ هی اُسکو بعض مترجمین نے وحي اور بعض نے ثقل اور بعض نے بار اور بعض نے منشا ترجمه کیا هی مگر اِس بات سے تحریف یا عبراني نسخه کا فرق ثابت نهیں هوتا جیسا که استفسار کے مصنف نے دعوی کیا هی کیونکه عبراني لفظ اِن سب معنیوں سے آیا هی اور عبراني لفظ مسا هی اسم مصدر اُسکے معني بوجهه اٹھانا هی اور قول و حکم الهي اور وحي و نبوت کے معني میں بهي مستعمل هی پس اگر مصنف عبراني زبان جانتا هوتا تو ایسا بیجا دعوی نکرتا اور ظاهر هی که جب تک آدمي اصل زبان نه سیکھه لے ترجمه

کي صحت اور غیر صحت یا اصل زبان کي تحریف کي بابت کچھہ گفتگو نہیں کر سکتا *

محمدي علما نے توریت کي اُن آیتوں کے سوا چند آیتیں انجیل کي بھي اپني کتابوں میں ذکر کرکے محمد کي خبر بتائي هي مثلا یوحنا کے ۱۴ باب کي ۱۶ و ۱۷ و ۲۶ آیتیں جن میں مسیح نے اپنے حواریوں سے کہا هي کہ * میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھیں دوسرا تسلّي دینیوالا بخشیگا کہ همیشہ تمھارے ساتھہ رهے یعني روح حق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتي کیونکہ اُسے نہ دیکھتي هي اور نہ اُسے جانتي هي لیکن تم اُسے جانتے هو کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رهتا هي اور تم میں هوویگا اور وہ تسلّي دینیوالا روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وهي تمھیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب باتیں جو کچھہ کہ میں نے تمھیں کہي هیں تمھیں یاد دلائیگا * اور یوحنا کے ۱۶ باب کي ۸ آیت سے ۱۴ تک بھي اِسي معني پر آئي هیں اب محمدي کہتے هیں کہ یے آیتیں محمد هي سے نسبت رکھتي هیں اور تسلّي دینیوالا جسکا اِن آیتوں میں مسیح نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا هي محمد هي لیکن قطع نظر اِس سے کہ لفظ پاراقلیت یا فارقلیط کو جو جو یوناني لفظ هي اور اُسکے معني مدد کرنیوالا اور تسلّي دینیوالا هي برخلاف تفسیر کرتے اور خلاف واقع کہتے هیں کہ اُسکے معني محمود اور احمد هیں علماے محمدي آیات کے باقي کلمات اور مطالب پر کچھہ متوجہہ نہیں هوتے حال آنکہ اُسي ۱۴ باب کي ۲۶ آیت میں یہي موعودہ تسلّي دینیوالا روح القدس کہلایا هي اور اُسکے حق میں کہا گیا هي کہ وہ سب چیزیں حواریوں کو سکھائیگا اور مسیح کي بات اُنھیں یاد دلائیگا اور پھر ۱۶ و ۱۷ آیت میں مسیح حواریوں سے کہتا هي کہ وہ همیشہ تمھارے ساتھہ رهیگا اور تم میں هوویگا اور دنیا اُسے نہیں دیکھتي الحاصل ظاهر و آشکار هي کہ محمد کسي مقام پر روح القدس اور روح حق نہیں کہلایا اور کیونکر هو سکتا تھا کہ محمد

جسکا خروج حواریوں سے پانسو برس بعد ہوا پھر وہ مسیح کي بات اُنھیں یاد دلاے اور اُنھیں سکھاے اور ھمیشہ اُنکے پاس اور اُنمیں رھے ظاھر ھی کہ ایسي بات تو کوئي عقلمند نکھیگا اور محمد کو تو سب لوگوں نے آنکھوں دیکھا مگر فارقلیط کے حق میں مسیح نے کہا ھی کہ دنیا اُسے نہیں دیکھہ سکتي ھی اور اگر تو کوئي اور بھي دلیل چاھتا ھی جس سے بخوبي ظاھر ھوجاے کہ وہ تسلّي دینیوالا جسکا حواریوں سے وعدہ ھوا تھا محمد نہیں ھی تو یہہ بات بھي سُن لے جو اعمال کے پہلے باب کي ۴ و ۵ آیتوں میں مذکور ھی کہ مسیح نے اپنے صعود سے پہلے اپنے شاگردوں سے ملاقات کرکے بڑي تاکید سے کہا کہ * یروشلیم سے باھر نجاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کي جسکا ذکر تم مجھسے سُن چکے ھو راہ دیکھو کہ یوحن نے تو پاني سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح‌القدس سے بپتسما پاؤگے * اور مسیح کا یہي حکم لوقا کے آخر باب کي ۴۹ آیت میں بھي مرقوم ھی اور درحالیکہ مسیح نے حواریوں کو یہہ حکم دیا تھا کہ جبتک وہ مدد کرنیوالا موعودہ یعني روح‌القدس تمھارے پاس نہ آلے یروشلیم سے الگ مت ھونا سو اگر وہ مدد کرنیوالا محمد ھوتا جیسا کہ محمدي لوگ کہتے ھیں تو ضرور ھوتا کہ حواري بھي مسیح کي عدول حکمي نکرکے نہ صرف چند روز بلکہ چھہ سو برس تک اُسي یروشلیم میں زندہ رہکر محمد کا انتظار کرتے کیونکہ محمد نے تو مسیح کے چھہ سو دس برس بعد خروج کیا خلاصہ ظاھر ھی کہ ایسي باتیں باطل ھیں اور اِن آیات کو محمد سے منسوب کرنا عقل و انصاف سے باھر ھی پوشیدہ نرھے کہ مدد کرنیوالا جسکا مسیح نے حواریوں کو وعدہ دیا تھا روح‌القدس تھا چنانچہ مسطورہ آیتوں سے صاف آشکار و یقین ھوتا ھی اور روح‌القدس جو انجیل کي تعلیم کے موافق اقنوم ثالث سے مراد ھی مسیح کے وعدہ بموجب مسیح کے عروج سے دس دن بعد حواریوں پر نازل ھوا جیسا کہ اعمال کے ۲ باب میں مفصل بیان ھوا ھی اور جبکہ روح‌القدس حواریوں پر نازل ھوچکا اور رسالت کا مرتبہ

اورمعجزہ کي قوت اُنھیں دے چکا تو اُنھوں نے یروشلیم سے نکلکر سارے جہان میں انجیل کا وعظ کیا چنانچہ اِن مطالب کا ذکر اِس کتاب کے دوسرے باب کے آخرمیں ھوچکا ھی * * بعضے محمدي اعتراض کرکے کہتے ھیں کہ روح‌القدس تو حواریوں سے پہلے نبیوں کو بھي دیا گیا تھا اور دنیا میں موجود تھا لیکن مسیح نے پاراقلت کے حق میں فرمایا ھی کہ میرے جانیے کے بعد آئیگا اور مسیحي دین کے اصول بموجب روح‌القدس قدیم اور غیرمخلوق ھي مکان اور زمان کي قیدیں اُسکے ساتھہ کیونکر منسوب ھوسکتي ھیں اور کس طرح کہہ سکتے ھیں کہ وہ آئیگا اور پھر جس صورت میں کہ مسیح نے فرمایا ھی کہ سچائي کي روح میرے حق میں گواھي دیگي اور حواریوں سے کہا کہ تم بھي گواھي دوگے اور پھر کہا کہ جب وہ تسلّي دینیوالا آئیگا تو جہان کے لوگوں کو گناہ اورسچائي اور انصاف سے الزام دیگا اور حال آنکہ روح‌القدس صرف ایمانداروں پر نازل ھوتا ھی تو اِن سب باتوں کے رو سے صاف ثابت ھوتا ھی کہ پاراقلت کوئي آؤر ھی اور روح‌القدس کوئي آؤر ھی اور روح‌القدس وہ ایک وحي کي روح ھی جسنے حواریوں میں حلول کیا اور پاراقلت محمد سے مراد ھی جو مسیح کے کہے بموجب مسیح کے بعد بلاشک آنیوالا تھا * فاما الجواب * پہلے تو اِن سب اعتراضوں کا جواب شافي یہہ ھی کہ خود مسیح نے اُنھیں مذکورہ آیات میں پاراقلت کے لفظ کو روح‌القدس اور روح راستي کے لفظ سے بیان کرکے حواریوں سے کہا ھی کہ وہ پاراقلت یعني تسلّي دینیوالا تمھارے پاس آئیگا اور تمکو تعلیم دیگا اور تم جب تک وہ تمھارے پاس آنلے یروشلیم سے جدا مت ھونا پس اظہرمن الشمس ھی کہ پاراقلت اور روح‌القدس دو نہیں ھیں بلکہ ایک ھی اور پاراقلت یعني تسلّي دینیوالا روح‌القدس کا ایک نام اور اُسکي صفتوں میں سے ایک صفت ھی کیونکہ وہ روحاني تسلّي اور روحاني مدد کرتا ھی پس محمدیوں کا یہہ دعوی باطل و بیجا ھی کہ پاراقلت آؤر ھی اور روح‌القدس آؤر دوسرے اگرچہ روح‌القدس

مسیح کے عروج سے پہلے بھي جہان میں تھا اور اگلے نبیوں کو بھي دیا گیا
تھا مگر وہ اُترنا جسکا مسیح نے حواریوں کو وعدہ دیکر کہا تھا کہ میرے
عروج کے بعد تمھارے پاس آئیگا اور پھر ویسا ھي ھوا کہ دسویں دن آیا ایک
خاص طور کا آنا اور اُترنا تھا اور ایسا کمال کے ساتھہ تھا کہ اگلے پیغمبروں
میں سے کسي پر ایسے کامل طور پر نازل نہوا تھا اور اِس جہت سے اَور
سب پیغمبروں کي نسبت حواریوں کي رسالت کا مرتبہ بھي اعلیٰ ھی
چنانچہ اِس کتاب کے دوسرے باب کي ۷ فصل میں بیان و ثابت ھوچکا
پس آویگا کا لفظ اِس خاص اُترنے کے معني بخشتا ھی نہ یہہ کہ گویا
روح‌القدس پہلے نہ تھا یا کسي مکان و زمان میں مقید ھی چنانچہ
مشہور ھی کہ خدا کي نسبت یہي کہا گیا ھی کہ کوہ سینا پر اُترا تو اِس
سے یہہ بات ثابت نہیں ھوتي کہ گویا خدا مقام پر مقید ھی اور اِس
سے آگے بني اسرائیل کے ساتھہ نہ تھا بلکہ اُس خاص ظہور و بیان سے مراد
ھی جس سے خدا نے اپنے تئیں کوہ سینا پر موسي اور بني اسرائیل سے
بیان فرمایا ھی تیسرے ظاھر ھی کہ روح‌القدس جہان کے عام لوگوں اور بے
ایمانوں پر نازل نہیں ھوتا جیسا کہ پیغمبروں اور ایمانداروں پر نازل ھوتا
ھی اور نہ مسیح کے قول سے یہہ بات نکلتي ھی یہہ تو صرف محمدیوں
نے اپنے مفاد کے لیئے بنالي ھی بلکہ مسیح نے تو یوں کہا ھی کہ جس وقت
وہ تسلّي دینیوالا آئیگا جہان کے لوگوں کو گناہ اور راستي اور عدالت سے
الزام دیگا یعني انجیل کے وعظ کي رو سے جو حواریوں کي معرفت ھوگا
روح‌القدس وعظ سننےوالوں کو اُنکے گناھوں پر اور خدا کي سچائي اور
عدالت پر اور نجات پر جو مسیح کے سبب حاصل اور موجود ھوئي ھی
خبردار اور ملزم کریگا اور اُنھیں توبہ و ایمان کي طرف کھینچ لائیگا جاننا
چاھیئے کہ انجیل کي تعلیم کے موافق توبہ اور بازگشت اور ایمان اور نیک
نیتي اور نیک کام کي طاقت اور روحاني درک و دریافت یے سب باتیں
روح‌القدس کي تاثیر سے انسان میں ھوتي ھیں چنانچہ اِس کتاب کے

دوسرے باب میں مفصل بیان ہو چکا هی پر روح القدس کي یے تاثیریں اَور چیز هیں اور پیغمبروں اور حواریوں پر اُسکا اترنا اور چیز هی * * پهر ایک اَور آیت جو بعض علماے محمدي نے انجیل سے نقل کرکے محمد کي خبر بتائي هی یوحنا کے ۱۴ باب کي ۳۰ آیت هی اِس مضمون سے کہ * اِس جہان کا سردار آتا هی اور مجهه میں اُسکي کوئي چیز نہیں * محمدي کہتے هیں کہ اِس جہان کے سردار سے محمد مراد هی اور بڑے تعجب کي بات هی کہ مصنف استفسار نے بهي ایسا بیجا دعوي کیا هی اور یہہ ایک واضح دلیل هی کہ علماے محمدي انجیل کے مطالب و مضمون سے کتنے بے خبر هیں اور تعصب نے اُنهیں کیسا گهبراهٹ میں ڈالا هی کہ اِس آیت کو محمد سے نسبت دیتے هیں حال آنکہ الفاظ اِس جہان کا سردار جو اِس آیت میں مذکور هیں اُن سے شیطان مراد هی چنانچہ انجیل کي اَور آیتوں سے صاف معلوم و یقین هوتا هی اور سارے مفسرین نے بهي یہي تفسیر کي هی جاننا چاهیئے کہ انجیل کے مضمون بموجب وے لوگ جو گناہ کرتے هیں گناہ هي کے بندہ هو جاتے هیں اور گناہ اُنکا مالک بن جاتا هی (رومیوں کے ۶ باب کي ۱۶ آیت) اور گناہ اور جهوٹهہ کا باپ شیطان هی یعني گناہ اور شر اُسي سے هی (یوحنا کے ۸ باب کي ۴۴ آیت) اور هوا کا سردار یعني شیطان گناہ کے سبب نافرمانبردار لوگوں میں تاثیر و حکم کرتا هی چنانچہ افسیوں کے ۲ باب کي پہلي اور دوسري آیتوں میں مرقوم هی کہ * اُسنے تمهیں بهي جو خطاؤں اور گناهوں کے سبب مردہ تهے زندہ کیا جن میں تم آگے اِس جہان کے طور پر هوا کي حکومت کے سردار کي طرح جو روح هی کہ اب نافرمانبردار لوگوں میں تاثیر کرتي چلتے تهے * اور اِسي لیئے انجیل میں کہا گیا کہ تمام دنیا شریر ۔ گناہ کے حکم میں هی جیسا کہ پہلے یوحنا کے ۵ باب کي ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں لکها هی کہ * جو کوئي خدا سے پیدا هوا هی گناہ نہیں کرتا بلکہ وہ جو خدا سے پیدا هوا هی اپني حفاظت کرتا هی اور وہ شریر (یعني شیطان) اُسکو نہیں چهوتا

هم جانتے هیں کہ هم خدا سے هیں اور ساري دُنیا بُرائي میں پڑي رهتي هي * پوشیدہ نرهے کہ اصل یوناني میں لفظ پُونرُس جو ۱۸ آیت میں آیا اور اُسکا شریر ترجمہ هوا هي وهي لفظ هي جو ۱۹ آیت میں بُرائي کے لفظ سے بیان هوا هی یعنی پہلے مقام میں وہ لفظ فاعلیت کي حالت سے آیا هی یعني هُو پُونَرُس جسکے معني الشّریر یعني شیطان هیں اور دوسرے مقام میں مفعولیت کي حالت سے واقع هوا هی یعني تُو پُونَرُو مگر یہہ لفظ مفعولیت کي حالت میں یوناني زباں کے قاعدہ بموجب مذکر اور مستوي دونوں هو سکتا هی پس اگر مذکر هو تو اُسکے یے معني هونگے کہ ساري دنیا شریرمیں پڑي هی یعني شیطان کے حکم میں هی اِسي لیئے بعض مترجم نے اِس آیت کو اِسي مضمون پر ترجمہ کیا هی اور بعض نے شرارت سے مگر حقیقت میں شریر و شرارت دونوں لفظ اُسي ایک مطلب کو بیان کرتے هیں کیونکہ وہ جو گناہ اور شرارت میں پڑا هی شیطان کے حکم میں هی اِس جہت سے کہ گناہ و شرارت شیطان هي سے هی پھر انجیل کے ایک اَوْر مقام میں شیطان اور شیاطین کو اِس جہان کے رئیس اور شاهنشاہ کہا هی جیسا کہ افسیوں کے ٦ باب کي ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں لکھا هی کہ * خدا کے سارے هتھیار باندهو تاکہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قائم رہ سکو کیونکہ همیں خون و جسم سے کُشتي کرنا نہیں بلکہ سرداروں سے اور اختیاروالوں سے اور اِس دنیا کي تاریکي کے قدرت والوں سے اور شریر روحوں سے بھي جو بلند مکان میں هیں * خلاصہ اِن آیتوں سے بخوبي ثابت هو گیا کہ اِس جہان کے سردار کے لفظ سے انجیل میں شیطان مراد هی اور خدا تو در حقیقت سردار و مالک هی مگر گناہ کے سبب گنہگاروں کا سردار و مخدوم شیطان هي بن گیا هی اور جس حالت میں کہ سارے آدمي گناہ میں گرفتار هیں پس شیطان سب کا سردار هوا اب مسیح جو آیا سو اِسي لیئے آیا کہ شیطان کو مغلوب اور اُسکي حکمت کو نیست و نابود کرے چنانچہ پہلے یوحنا کے ۳ باب کي ۸ آیت

میں لکھا هی که * جو کوئي گناہ کیا کرتا هی سو شیطان کا هی که شیطان
شروع سے گنہگار هی خدا کا بیٹا اِس لیئے ظاهر هوا که شیطان کے کاموں کو
مٹاوے * اور مسیح نے اطاعت اور دکھه اور اپني صلیبي موت سے شیطان
کو مغلوب کیا اور اُن لوگوں پر سے جو مسیح پر ایمان لائے شیطان کي
حکومت مٹادي اور شیطان کے قبضه سے اُنھیں چھڑا دیا چنانچه قلسیوں
کے پہلے باب کي ۱۳ آیت میں لکھا هی که * خدا نے همکو (مسیح کے
وسیلے) تاریکي کے قبضه سے چھڑایا اور اپنے پیارے بیٹے کي بادشاهت
میں داخل کیا * پھر عبرانیوں کے ۲ باب کي ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں لکھا هی
که * وہ موت کے وسیلے اُسکو جسکے پاس موت کا زور تھا یعني شیطان
کو برباد کرے اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامي میں گرفتار تھے اُنھیں
چھڑاوے * پھر افسیوں کے ۴ باب کي ۸ آیت میں مذکور هی که * مسیح
نے اُونچے پر چڑھکے قید کو قید کیا اور آدمیوں کو انعام دیئے * پھر قلسیوں
کے ۲ باب کي ۱۵ آیت میں مسطور هی که * سرداروں اور اختیار والوں
کي (یعني شیطان کي) قدرت چھین لي اور اُنھیں برملا رسوا کرکے اُنپر
شادیانے بجائے * اور اُن لڑائیوں کا جو مسیح نے غیر مرئي عالم میں شیطان
اور شیاطین کے ساتھه کرکے اُنھیں مغلوب کیا هی مکاشفات کے ۱۲ باب کي
۹ آیت میں بھي اشارہ هی اِس مضمون سے که * بڑا اژدھا نکالا گیا وهي
پُرانا سانپ جسکا نام ابلیس اور شیطان هی جو سارے جہان کو دغا دیتا
هی وہ زمین پر گرایا گیا اور اُسکے فرشتے بھي اُسکے ساتھه گرائے گئے * اب
دیکھو اُس آخري حمله کي نسبت جو اِس روحاني لڑائي میں شیطان
نے مسیح پر اُسکے دکھه اور موت کے وقت کیا تھا مسیح نے آیت مذکورہ
میں کہا هی که اِس جہان کا سردار یعني شیطان آتا هی که میرے ساتھه
آخري لڑائي کرے لیکن مجھه میں اُس کي کوئي چیز نہیں یعني گناہ و
شر جو اُس کي چیز هی اور جسکے سبب لوگوں پر حکم و سلطنت پاتا
هی مجھه میں نپائیگا اور اِس لیئے مجھه پر غالب نہوگا اور یوحنا کے ۱۲

باب کي ۳۱ آیت میں فرمایا هی که * اب اِس جہان پر حکم هوتا هی اب اِس جہان کا سردار نکال دیا جائیگا * یعني اب میں اپني موت اور دکهه کے وسیلے سے شیطان کو مغلوب کرونگا اور اُسے سزا دي جائیگي اور میرے ایمانداروں پر حکومت کرنے سے گرا دیا جائیگا اور یوحنا کے ۱۹ باب کي ۳۰ آیت میں مرقوم هی که * یسوع نے کہا پورا هوا اور سر جهکاکے جان دي * پورا هوا سے مراد یہه هی که اب شیطان کے ساتهه میري لڑائي تمام هوئي اور وه مغلوب هو گیا اور ایمانداروں کے لیئے نجات مہیا هو گئي اور یوحنا کے ۱۶ باب کي ۱۱ آیت میں مسیح نے اُسي مطلب کي بابت یوں فرمایا هی که * روح‌القدس عدالت سے اِس لیئے ملزم کریگا که اِس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا هی * یعني روح‌القدس لوگوں کو ملزم کریگا اور اُنهیں سمجهائیگا که شیطان پر حکم کیا گیا اور وه مسیح سے ایسا مغلوب هوا که پهر ایمانداروں پر حکومت نکرسکیگا اور آخر کار شیطان آگ کے دریا میں ڈالا جائیگا جیسا که مکاشفات کے ۲ باب کي ۱۰ آیت میں بیان هوا هی که * شیطان جسنے اُنهیں فریب دیا تها آگ اور گندهک کي جهیل میں ڈالا گیا جہاں وه حیوان اور جهوٹها نبي هی اور رات دن همیشه کو عذاب میں رهینگے * پوشیده نرهے که شیطان اور شیاطین اب بهي دوزخ کے عذاب میں گرفتار هیں لیکن آخري روز اَور بهي سخت عذاب میں پڑینگے * * پهر ایک اَور آیت جسے بعضے محمدیوں نے انجیل سے مذکور کرکے محمد کي خبر بنایا هی یہه هی که مرقس کے پہلے باب کي ۷ آیت میں مذکور هی که * میرے پیچهے مجهسے ایک قدرت والا آتا هی میں لائق نہیں که جهک کے اُسکي جوتیوں کا تسمه کهولوں * اب کہتے هیں که مسیح نے یہه آیت محمد کے آنے کي بابت بیان کي هی لیکن محمدیوں نے یہاں بهي غلطي کي کیونکه پہلے تو یہه آیت مسیح کا قول نہیں بلکه یحییٰ نبي کا قول هی چنانچه اگلي پچهلي آیتوں سے ظاهر و ثابت هوتا هی دوسرے یحییٰ نے یہه خبر مسیح

کے حق میں کہي هی نه محمد کے حق میں چنانچه یوحنا کے پہلے باب کي ۲۹ و ۳۰ آیتوں میں یحییٰ نے مسیح کے حق میں یوں کہا که * دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھالیجاتا هی یہه وهي هی جسکے حق میں میں نے کہا که ایک مرد میرے پیچھے آتا هی جو مجھسے مقدم هوا کیونکه وہ مجھسے پہلے تھا * اور اگر کوئي کہے که درحالیکه مسیح اُس زمانه میں موجود تھا تو اُسکے حق میں یحییٰ یہه بات کیونکر کہه سکتا تھا که میرے بعد آئیگا اِسکا جواب یہه هي که یحییٰ نے یہه بات مسیح کے خروج اور تعلیم دینے کي نسبت کہي هی سو ایسا هي هوا که جب یحییٰ اپني رسالت تمام کرچکا مسیح نے خروج کرکے تعلیم اور معجزے کرنے شروع کیئے * * بعضے محمدیوں نے اپنے مفاد کے واسطے اِن مذکورہ آیتوں کے سوا اَوْر آیتیں بھي کتب عہد عتیق و جدید سے نکالکر اپني کتابوں میں لکھي هیں جیسا که روضةالصفا کے مصنف نے جلد ثاني کے اوائل میں اور حاجي ملا محمد رضاے همداني نے اپنے رساله میں اور کتاب استفسار وغیرہ کے مصنف نے لکھا هی لیکن اُن آیتوں میں سے بعضي تو ایسي هیں کے توریت و انجیل میں اُنکا پتا بھي نہیں ملتا اور بعضي جو ملتي بھي هیں سو اِس کیفیت کي هیں که اکثر لفظا اور تفسیرا مسیح سے منسوب هیں اور بعض کے کچھه اَوْر معني هیں نه وہ معني جو محمدیوں نے تعصب کي راہ سے اپنے مطلب کے موافق بیان کیئے هیں چنانچه جو شخص اُن آیات کو پڑھیگا اور آیات کي سلسله بندي پر خیال کریگا وہ بخوبي سمجھه لیگا که اُنکے وہ معني نہیں جو محمدي بیان کرتے هیں یہاں اُن آیات کے ذکر کرنے سے طول کلامي هو جاتي اِس جہت سے هم اُنکے ذکر سے باز رہے اور صرف اُنھیں آیتوں کے بیان پر کفایت کي جنھیں محمدیوں نے اپنا عمدہ دلیل بنایا هي اب بھي اگر محمدي ذرا دقّت کرکے توریت و انجیل کو پڑھیں اور اُنکے مطلب سے اچھي طرح مطلع هو جائیں تو اُنکي بڑي خوش نصیبي هی کیونکه اُس وقت پھر ایسي نا موافق و نا مناسب تاویلیں

نکرینگے اور اگر انصاف پر آئینگے تو خوب سمجھہ جائینگے کہ توریت و انجیل میں اصلا محمد کي خبر نہیں هی * خلاصہ اِس فصل کے مطالب سے خوب ظاهر و ثابت هو گیا کہ محمد کي رسالت کے واسطے کتب عہد عتیق و جدید میں کوئي بات بلکہ کوئي اشارہ بهي نہیں هی پس محمدیوں کا یہہ دعوی کہ گویا محمد کي خبر توریت و انجیل میں ذکر هوئي هی باطل اور بے جا هي *

دوسري فصل

اِس بات کي تحقیق میں کہ قران کي عبارت اُسکے من جانب الله هونے کي دلیل هو سکتي هی یا نہیں

ایک اَوْر دلیل جو محمد کي رسالت کے ثبوت کے لیئے قران میں ذکر هوئي هی سو وہ قران کي عبارت هی جیسا کہ سورۂ بقر میں لکھا هی * * و اِن کنتم في ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورة من مثله و ادعوا شهدا ئکم من دون الله اِن کنتم صادقین * * یعني اگر تم اُس چیز کي بابت جو هم نے اپنے بندہ پر اُتاري هی شک کرتے هو تو تم بهي ایک ویسي هي سورة بنا لاؤ اور اپنے گواهوں کو جو خدا کے ماسوا هوں بُلاؤ اگر تم سچّے هو * علماي محمدي اِس آیت کے بهروسے پر قران کي عبارت کے بے مثل و بے نظیر هونے کا همیشہ دعوی کیا کرتے هیں اور چاهتے هیں کہ قران کي عبارت ایک بڑا معجزہ ٹهہرے یہاں تک کہ موسی بلکہ مسیح کے معجزوں پر بهي فوقیت رکهتا هو اور ایسے هي خیالات سے قران کي عبارت کو اُسکي حقیت اور محمد کي رسالت کے لیئے ایک بڑي دلیل بناتے هیں لیکن اگر کوئي اِس امر میں ذرا فکر کرے اور قران کي عبارت کو انصاف سے جانچے تو سمجهہ جائیگا کہ قران کي عبارت اُسکے حق هونے کے لیئے دلیل

نہیں ہوسکتی ہی کیونکہ اولاً اگر بالفرض ہم قبول کریں کہ قرآن کي عبارت
اُسکے من جانب الله ہونے کي دلیل بھي ہو تو پھر ایک ناقص دلیل ہی
اِس جہت سے کہ اِس دلیل کو صرف وہي لوگ سمجھہ سکتے ہیں جو
عربي زبان میں خوب واقفیت رکھتے ہیں اور اَور لوگوں کو لازم پڑیگا کہ
علما کے کہے بموجب مان لیں کہ قران کي عبارت کي افضلیت نہایت
کے مرتبہ پر ہی اور اِسي سبب وہ خدا کا کلام ہی لیکن جو شخص غور
کریگا وہ پھر بھي اِس شبہہ میں رہیگا کہ شاید عرب کے علما سہو سے ایسے
خیالوں میں پڑے ہیں کیونکہ بني آدم کیا عالم کیا جاہل سہو و خطا سے
مبّرا نہیں ہیں اور پھر وہ یہہ بھي سوچیگا کہ علما لوگ جو ایسا دعویٰ
کرتے ہیں شاید اِس جہت سے کرتے ہوں کہ یے قرآن کے مطیع ہیں اور
منظور اُنھیں یہہ ہی کہ لوگ قرآن کے مطیع و معتقد ہو جائیں تو اِس
سبب سے ہماري ریاست و عزت بڑھہ جائیگي اور اِسي سبب سے وے
علما ابتک اپنے دنیوي فواید کے لیئے اِس بات میں متفق رہے ہیں جیسا
کہ بت پرستوں کے علما باوجود اِسکے کہ وے خود جہالت میں پڑے ہیں
لیکن اَوروں کے فریب دینے کو ایک مدت دراز سے ابتک آپس میں ایک
زبان ہوکر اپني جھوٹھي کتاب کے لیئے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماري یہہ کتاب
خدا کي طرف سے ہی اور حال آنکہ بت پرستوں کے علما گنتي میں اسلام
کے علما سے زیادہ ہیں چنانچہ سیّاح اور تواریخ دان لوگ اِس بات کو
خوب جانتے ہیں پس قران کي عبارت اگر بالفرض دلیل ہو بھي سکے تو
بھي ظاہر ہی کہ طالبان حقیقت کو دلي سکوت و یقین نہ دے سکیگي بلکہ
اُنھیں ہمیشہ ایک تردد اور تذبذب میں چھوڑدیگي اور یہہ بات کہ انجیل
کے واسطے ایسي دلیلیں ہیں جنھیں سارے خاص و عام آساني سے سمجھہ
لیتے ہیں اور ایمان لانیوالا انجیل کي حقیت کي نسبت یقین کلي حاصل
کرتا ہی پچھلے باب میں ذکر ہوئي ہی *

اور اگر کوئي کہے کہ موسیٰ وغیرہ کے معجزوں کو بھي سب لوگوں نے

نہیں دیکھا اور نہ دیکھہ سکتے ہیں تو معجزہ کی دلیل بھی قرآن کی عبارت کی طرح ناقص دلیل ہی اِسکا جواب یہہ ہی کہ اِس میں اُس میں بڑا فرق ہی کلام کی فصاحت اور لطافت کا دریافت کرنا اِس جہان کے علوم میں سے ایک علم ہی اور ایسی دلیل کو صرف وہی شخص سمجھیگا جو صاحب علم ہوگا جیسا کہ علم ریاضی و نجوم کی دلیل صرف اُسی کو معلوم ہوگی جو اِن علموں میں دخل رکھتا ہی لیکن معجزہ کی دلیل دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہی چنانچہ موسیٰ و مسیح اور حواریوں کے معجزے جس جسنے دیکھے اُنکی رسالت پر اُنہیں یقین حاصل ہوا پس اِس دلیل کے دریافت کرنے کو علم کی کچھہ ضرورت نہیں ہی اور اُن لوگوں کے لیئے جو بعد ہوئے اور ہوتے آئینگے مسیح اور حواریوں اور موسیٰ کے معجزے توریت و انجیل میں مفصل موجود ہیں پس درحالیکہ مسیح پر ایمان لانیوالے نے اپنے دل کی تبدیلی اور باطنی بیماری کے شفا پانے اور حقیقی آرام و تسلّی حاصل کرنے سے اپنے دل میں یقین حاصل کرلیا ہی کہ توریت و انجیل خدا کا کلام ہی تو وے معجزے جو اُن کتابوں میں بیان ہوئے ہیں اُسکے لیئے ویسی ہی قوی دلیل ہی جیسی دیکھنے والوں کے لیئے تھی اور اِس تبدیل دلی اور آرام باطنی کے حاصل کرنے کو کچھہ علم و فضیلت ضرور نہیں ہی صرف مسیح پر سچا ایمان درکار ہی اور بس جیسا کہ پچھلے باب میں مفصل بیان ہوا اور اُسی باب میں وے اَور دلیلیں بھی مذکور ہوئی ہیں جن سے انجیل و توریت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہی *

ثانیاً اگر بالفرض اِس بات کو ہم قبول کرلیں کہ اب تک عربی زبان میں عبارت کی رو سے قران کی مانند کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تو اِس سے صرف یہہ بات پائی جائیگی کہ قران عربی زبان میں عرب کی ساری کتابوں سے عبارت میں افضل ہی نہ یہہ کہ قران کی عبارت جہان کی ساری کتابوں سے افضل اور خدا کا کلام ہو پوشیدہ نرہے کہ یونانی

اور لاطيني اور انگلش اور نمسة وغيرة زبانوں ميں ايسي ايسي کتابيں تصنيف هوئي هيں که عبارت ميں قران سے کهيں افضل هيں چنانچه يهه بات فرنگستان کے عالموں ميں مشهور و معروف هي اور بعض أن ميں جنهوں نے عربي زبان سيکهي اور عربي علم ميں کمال مداخلت پيدا کي اور عربي کتابيں خوب ديکهي بهالي هيں کهتے هيں که عربي کي بعضي کتاب مثل مقامات حريري و مقامات همداني کي عبارت ميں قران کے برابر بلکه أس سے بهتر و افضل هيں اورهرچند که اِن علماؤں کي بات محمديوں کے نزديک معتبر نهيں هي اور تعصب کي راه سے أنکي بات قبول نهيں کرتے ليکن ايسي جانبداري کے سبب سے محمديوں کي گواهي قران کي عبارت کي بابت أوْرقوم و ملت کے آگے معتبر نهوگي اور مخفي نرهے که عرب کے بهي بعضے علما نے اقرارکيا هي که قران کي عبارت اعجاز اور لاثاني نهيں هي چنانچه شاه اسمعيل نے اپني تواريخ کے باب في امة المسلمين ميں فرقة مزداريه کي بابت ايسا لکها هي * * المزدارية اصحاب عيسيٰ بن صبيح المکني بابي موسيٰ الملقب بالمزدار و يسمي راهب المعتزلة لانه تزهد و انفرد عن اصحابه بمسائل قبيحة جدا منها ان الناس قادرون عليٰ مثل هذا القران فصاحة و نظما و بلاغة و هو الذي بلغ في القول بخلق القران * * يعني مزداريه عيسيٰ بن صبيح کے اصحاب تهے جسکي کنيت ابي موسيٰ اور مزدار لقب تها اور فرقه معتزله کا راهب کهلاتا تها کيونکه أسنے زهد اختيار کيا اور مسائل قبيحه کے سبب اپنے اصحاب سے الگ هو گيا أن قبيح مسئلوں ميں سے بعضے يے هيں که فصاحت و بلاغت ميں قران کي مثل بنانے پر آدمي قادر هي اور أسنے اِس بات پر بڑا مبالغه کيا هي که قران مخلوق هي * اور شرح المواقف کے مصنف نے مزدار کي نسبت کها هي که أسنے دعويٰ کرکے يهه بات کهي که عرب ايک ايسي کتاب جو قران سے بهتر هو تصنيف کر سکتے هيں پهر شهرستاني نے اپني کتاب ميں مزدار کي نسبت

اِس معامله ميں ايسا لكها هى كه * * ابطاله اعجاز القران من جهة الفصاحة و البلاغة * * يعني أسنے اِس بات كو باطل ٹهہرايا هى كه قران فصاحت و بلاغت كي رو سے معجزه گنا جاے * اور نظام نے كہا هى كه * * من حيث الاخبار عن الامور الماضية و الاتية و من جهة صرف الدواعي عن المعارضة و منع العرب عن الاهتمام به جبرا و تعجيزا اذا لو خلاهم لكانوا قادرين على ان ياتوا بسورة من مثله بلاغة و فصاحة و نظما * * يعني گذشته اور آينده زمانه كے اخبار كي رو سے اور بحث و معارضه كے دعوي سے بهي باز رهنے كي راه سے اور ايك اِس راه سے كه خداي تعالى عرب كو اهتمام كے وقت سراسيمگي اور عاجزي سے بچاے تو جس وقت كه وه (يعني عرب) مسلمانوں سے الگ هوتے تو بے شك اِس بات كي قدرت ركهتے تهے كه بلاغت و فصاحت ميں قران كي مانند سورة بنا لائيں * اب اگرچه اهل شرع اِن لوگوں كي بات قبول نہيں كرتے بلكه كفر جانتے هيں پهر اِن مقاموں سے اتنا معلوم و يقين هوتا هى كه عرب كے علما قران كي عبارت كي بابت متفق نہيں هيں بلكه بعضے ايسے بهي هيں جو قران كي عبارت كو فصاحت و بلاغت ميں افضل و لاثاني نہيں جانتے *

ثالثا اگر هم فرض كريں كه قران كي عبارت عربي زبان ميں بے مثل و بے مانند هى اور خدا كا كلام هونے كے ليئے عبارت هي كافي دليل هو جاے تو اِس صورت ميں يهه بات لازم آتي هى كه وے ساري كتابيں جو اگلے زمانه ميں يوناني اور لاطيني زبان ميں لكهي گئي هيں اور وے مشہور كتابيں بهي جو اب پچهلے زمانه ميں انگلشي اور نمسه اور فارسي وغيره زبانوں ميں مرقوم هوئي هيں جنكي مثل اب تك كوئي كتاب اِن زبانوں ميں نہيں هوئي چاهيئے كه وے سب كتابيں خدا كا كلام ٹهہرائي جائيں اور ايسي هي ويد كي كتاب جو هندوؤں كے دين كي كتاب هى اور وے لوگ أسكے بے مثل و مانند اور من جانب الله هونے كا دعوى كرتے هيں اگرچه اِس ميں بت‌پرستي كي تعليميں هيں مگر چاهيئے كه عبارت

کي خوبي سے وہ بھي خدا کا کلام ہو جاے اور اگر قران کي عبارت کے واسطے اسلام کے علما کا یہہ دعوی ہو کہ آسکي عبارت جہان کي ساري کتابوں کي عبارت سے افضل ھی تو ایسے دعوي کرنے سے پہلے آنکو لازم ھوگا کہ اول زبانیں سیکھیں اور آن کتابوں کو جو اَور اَور زبانوں میں لکھي گئي ھیں پڑھیں کیونکہ ظاھر ھی کہ جب تک عبراني اور یوناني اور لاطیني اور تمسہ اور انگلش اور فرانس اور ھند و چین وغیرہ زبانیں نہ سیکھہ لینگے اور اِن زبانوں کي کتابیں نہ پڑھہ لینگے تب تک یہہ ایسا دعوی نہیں کر سکتے اور نہیں کہہ سکتے کہ قران کي عبارت جہان کي سب کتابوں کي عبارت سے بہتر و افضل ھی اور اِس صورت میں کہ علماے اسلام نے آج تک اِس امر کي تقدیم نہیں کي اور آوَر قوم کي کتب و علوم کي جستجو نہیں کي پس آنھیں یہہ مرتبہ نہیں ھوگا کہ ایسے ایسے دعوی کریں *

رابعاً ممکن ھی کہ ناحق مطلب اور بُرے معاني اور کفر آمیز باتیں ایسي رنگیني عبارت اور شیریں لفظوں میں لکھي جائیں جو انتہا کے مرتبہ پر ھوں چنانچہ یہہ بات بت‌پرستوں میں اور اَور فرقوں میں بھي ھوئي ھی اور ایسي میٹھي باتوں اور رنگیني عبارتوں پر بہت آدمي فریفتہ و گرویدہ ھو گئے ھیں پس مسلمانوں کے دعوي کے بموجب چاھیئے کہ ایسي ناحق اور کفر انگیز باتیں عبارت کي فضلیت کے سبب خدا کا کلام ھو جائیں * خلاصہ آن دلیلوں سے جو قران کي عبارت کي بابت مذکور ھوئیں بخوبي ظاھر و معلوم ھو گیا کہ قران کي عبارت خواہ بے مثل و بے مانند ھو خواہ نہو پھر اسکے حق اور من جانب اللہ ھونے اور محمد کي رسالت کے لیئے ھرگز دلیل نہیں ھو سکتي *

تیسري فصل

چند کلمے معني قران کے بیان میں

اب کہ قرآن کي عبارت سے اُسکے من جانب الله هونے کے لیئے کوئي دلیل نہ نکلي تو هم اُسکے مضمون کي طرف رجوع کرکے دیکهینگے کہ آیا اُسکے مضمون سے اُسکي حقیت کے لیئے کوئي دلیل مل سکتي هی یا نہیں سو جو کوئي طرفداري کو برکنار رکهکر قرآن کو مطالعہ کرلیگا وہ قبول کریگا کہ قران اِتني باتوں میں خدا کو حق حق اور راست راست بیان کرتا هی چنانچہ خدا کي صفات کي نسبت اُس میں ذکر هوا هی کہ خدا واحد وقدیم وعلیم وحکیم و رحیم و رؤف و غفور و کریم هی اور اُس میں یہہ بهی بیان هوا هی کہ مرنے کے بعد انسان کي روح ابدا باقي رهیگي اور بدن پهر اُتهیگا اور انصاف کے دن نیک کار اور بدکار سب اپنا اجر پائینگے اور اِنکے سوا چند احکام ایسے بهي هیں جو کتب عهد عتیق و جدید کے احکام سے موافق هیں جیسے بت‌پرستي نکریں اور خدا کا شریک نہ تهہرائیں اور اُسکي تصویر نہ کهینچیں اور اُسکا نام بیحرمتي سے نہ لیں چوري چهنالا خون نکریں جهوتهہ نبولیں خدا کے ساتهہ محبت رکهیں بهائي برادر پر احسان اور غریب وفقیر پر رحم کریں لیکن جو شخص کہ کتب عهد عتیق وجدید سے خبر رکهتا هوگا اُسے فورا معلوم هو جائیگا کہ محمد نے یے باتیں اور یے حکم کهاں سے حاصل کیئے هیں یعني اُسپر کُهل جائیگا کہ کتب مقدسہ سے نقل کر لیئے هیں اور هرچند کہ خود محمد توریت وانجیل نهیں پڑها تها لیکن اُسکے زمانہ میں عربستان کے درمیان مسیحي اور یهودي بهت تهے اور کتاب سیرت‌الرسل اور انسان‌العیون سے معلوم هوتا هی کہ ورقہ بهي جو خدیجہ کا چچیرا بهائي تها پهلے اُسنے یهودي مذهب قبول کیا پهر مسیحي هو گیا اور وہ محمد کے دعوي رسالت کرنے

سے چند روز پہلے مرگیا اور پھر شام کي ولایت کے لوگ بالکل مسیحي
تھے اور محمد بھي اِدعاے نبوت سے پہلے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھہ
اور پھر آپ اکیلا کئي بار تجارت کے ارادہ سے ولایت شام کو گیا تھا پس
محمد کو ھر ایک طرح سے فرصت اور موقع تھا کہ چلتے پھرتے وقت
مسیحیوں اور یہودیوں کے ساتھہ اُنکي کتب اور اُنکے مذھب کي بابت
بات چیت کرے سو اِس ذریعہ سے محمد کو اُن لوگوں کے مذھب اور
کتب کے مضامین سے اُسي قدر آگاھي ھوئي جتنا انھوں نے محمد کے آگے
نقل اور بیان کیا اور جب کہ محمد نے نبوت کا دعوی کیا تو وھي کچھہ
جو سنا تھا اور اپني طبیعت کے موافق پسند کیا اور یاد رکھا تھا قرآن
میں داخل کردیا پس انجیل کي وے تعلیمات جسے اُسنے اپني عقل
و طبیعت کے موافق ندیکھا قرآن میں بیان نکیا چنانچہ خبر ندي کہ مسیح
خدا کا بیٹا اور الوھیت کے مرتبہ میں ھی اور ایسے ھي انجیل کي یے
تعلیمات بھي بیان نکیں کہ آدمي کا دل ایسا خراب ھی کہ ثواب کا
کوئي کام نہیں کر سکتا اور خدا کے حضور ایسا گنہگار ھی کہ صرف یسوع
مسیح گناہ کي سزا سے اُسے بچا سکتا ھی اور یہہ کہ تمام عالم کا نجات
دھندہ اور شافي وھي ھی اور بس اور انجیل کي وے نصیحتیں اور وے
احکام بھي جو آدمي کے دل کي تازگي اور فکر و خواھش کي پاکي سے
نسبت رکھتے ھیں قرآن میں بیان نہیں کیئے اور ازآنجا کہ یہودیوں اور
مسیحیوں نے انجیل و توریت کي بعضي حکایتیں محمد سے صحت کے
ساتھہ نقل نکي تھیں یا اگر صحت سے نقل کي تھیں تو محمد کو صحیح
یاد نرھي تھیں اِس سبب سے سہو میں پڑگیا اور وے حکایتں بعینہ اور
صحیح صحیح طور پر قرآن میں نقل نہوئیں اور قرآن میں ایسي حکایتیں
بھي بیان ھوئي ھیں جو اُس زمانہ میں جعلي حدیثوں کے طور پر یہودیوں
اور مسیحیوں کے درمیان مشہور ھو رھي تھیں لیکن توریت و انجیل میں
کہیں بھي نہ تھیں چنانچہ آگے چلکر ھم بیان کرینگے * * اب اُن سہو اور

بھول چوک سے جو اِس امر میں قرآن کے درمیان پائی جاتی ھیں کئی ایک بطریق نمونہ کے ھم یہاں ذکر کرینگے مثلاً وہ جو سورۂ بقر کے اوائل میں لکھا ھی کہ فرشتوں نے آدم کے پیدا کرنے کی بابت خدا سے گفتگو اور مباحثہ کیا اور خدا نے اُسے سجدہ کرنے کا حکم اُنہیں دیا مگر ابلیس منکر ھوا سو یہے سب توریت کے خلاف ھی بلکہ توریت سے معلوم ھوتا ھی کہ خدا نے ایسا حکم نہیں دیا اور ابلیس اِس عالم کی پیدایش سے پہلے نافرمانی کرکے شیطان ھو گیا تھا پھر سورۂ عنکبوت کے اوائل میں کہا گیا ھی کہ جب طوفان آیا تو نوح نو سو پچاس برس کا تھا چنانچہ مرقوم ھی * * و لقد ارسلنا نوحا اِلیٰ قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما فاخذ ھم الطوفان و ھم ظالمون * * یعنی نوح کو ھم نے اُسکی قوم کی طرف بھیجا سو وہ نو سو پچاس برس اپنی قوم میں رھا پس اسکی قوم میں طوفان آیا اور وے گنہگار تھے * مگر موسیٰ کی پہلی کتاب کے ۷ باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ھی کہ جس وقت کہ طوفان آیا نوح چھہ سو برس کا تھا اور ۹ باب کی ۲۸ آیت میں مرقوم ھی کہ نوح طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رھا پس نوح کی ساری عمر نو سو پچاس برس کی تھی نہ یہہ کہ طوفان آنے کے وقت اِتنی عمر رکھتا ھو پھر سورۂ ھود کے اوائل میں بیان ھوا ھی کہ نوح کے بیٹوں میں سے ایک نے کشتی میں بیٹھنے سے انکار کیا سو وہ طوفان میں ڈوب مرا چنانچہ لکھا ھی * * و نادی نوح ابنہ و کان فی معزل یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین * * اور پھر لکھا ھی کہ * * فکان من المغرقین * * یعنی نوح نے اپنے بیٹے کو بلایا درحالیکہ وہ ایک گوشہ میں تھا کہ ای میرے بیٹے تو میرے ساتھہ سوار ھو اور منکروں میں مت رہ پھر ھو گیا وہ ڈوبنے والوں میں سے * لیکن توریت میں موسیٰ کی پہلی کتاب کے ۷ و ۸ و ۹ باب میں صاف لکھا ھی کہ نوح کے سب بیٹے کشتی میں تھے اور سب نے طوفان سے نجات پائی پھر سورۂ یوسف میں بیان ھوا ھی کہ گویا یوسف نے اپنے مالک کی جورو

کي خواهش کي تهي جيسا که مذکور هی * * و لقد همت به و هم بها * *
يعني عورت نے اُسکي فکر کي اور اُسنے عورت کي فکر کي * مگر موسیٰ
کي پهلي کتاب کے ۳۹ باب میں کهلا کهلي بيان هوا هی که يوسف نے بالکل
اُس سے انکار کيا اور بُري فکر کو اپنے دل میں بهي جگهه ندي تهي پهر
سورۂ قصص کے اوائل میں لکها هي که فرعون کي عورت نے موسیٰ کو پالا
اور بجاے فرزند کے قبول کيا چنانچه مرقوم هي که * * فالتقطه آل فرعون * *
يعني فرعون کے ناتے والوں نے اُسے اُٹهالیا * اور پهر کها هی که * * قالت
امرأة فرعون قرة عين لي و لک لا تقتلوه عسي ان ينفعنا او نتخذوه ولدا و هم
لايشعرون * * يعني فرعون کي عورت نے کها که ميرے اور تيرے لیئے
قرةالعين هی اِسے قتل مت کر شايد همارے کام آوے يا هم اِسے اپنا بيٹا
بناليں اور انهيں خبر نتهي * مگر توريت میں موسیٰ کي دوسري کتاب
کے دوسرے باب میں صاف کها هی که فرعون کي بيٹي نے موسیٰ کو پرورش
کرکے بجاے فرزند کے اُسے قبول کيا تها پهر سورۂ مريم کے شروع میں مذکور
هی که مريم ايک دور و دراز جگهه چلي گئي تهي اور يسوع خرما کے درخت
تلے پيدا هوا تها چنانچه لکها هی * * فانتبذت به مکانا قصيًا فاجاء
ها المخاض الی جذع النخلة * * يعني اُسے ليکر ايک دور مکان میں عليحده
چلي گئي پهر اُسے درد لگے اور ايک خرما کے درخت تلے آئي * ليکن لوقا
کي انجيل کے دوسرے باب میں مفصل بيان هوا هی که مسيح شهر
بيتاللحم میں اصطبل کے درميان پيدا هوا اور بيتاللحم يهوديه ملک
میں مريم کے باپ دادے کا شهر تها اب ديکهو اِن مقاموں میں اور اِنکي
مانند اَور مقاموں میں بهي محمد نے سهو کي راه سے توريت و انجيل کے
خلاف بيان کيا هی سو يهه خلاف يا تو اِس سبب سے هوا که محمد کو
ياد نهيں رها تها يا يهود و نصاریٰ هي نے اُس سے خلاف بيان کيا تها ورنه
اِن گزارشات کو محمد بيشک صحيح صحيح نقل کرتا *
القصه انصاف و آساني سے ثابت و مدلل کرسکتے هيں که قرآن کتب

عہد عتیق و جدید کي تعلیمات و حکایات سے اور یہودیوں اور مسیحیوں کي اُن احادیث سے جو محمد کے زمانہ میں مشہور تہیں اور عربوں اور مجوسوں کي عادتوں کے قصوں سے جمع ہوکر تالیف ہوا ہی یعني اِس بات میں شبہہ نہیں کہ محمد نے اپنے دل میں سوچا تہا کہ میں اِن تینوں مذہب یعني یہودیوں اور مسیحیوں اور عربوں کے مذہب سے ایک علیحدہ مذہب نکالکر قائم کروں اور اِس طریق سے لوگ باسانی میرا مذہب قبول کرینگے اِسي لیئے اِن تینوں مذہب میں سے جس چیز کو اُسکي عقل نے قبول کیا اور اپنے مطلب کے موافق جانا اُسے جمع کرکے ایک نیا مذہب بنایا اور قران میں لکہ دیا چنانچہ خدا کي صفات اور قیامت کي خبر اور انصاف کا دن اور نہي کے احکام قتل و زنا اور چوري اور جہوتہہ کي قسم سے اور امر کے احکام جیسے خدا کي اطاعت و محبت اور ہمسایہ و اقربا کا دوست رکہنا یے سب توریت و انجیل سے لے لیئے گئے ہیں جسنے کتب مقدسہ پڑہي ہونگي اگر قران کے مطالب کو کتب مقدسہ کي تعلیمات سے مقابلہ کریگا باساني تمام دریافت کرلیگا کہ یے باتیں کتب مقدسہ سے نقل کي گئي ہیں * پہر قرآن میں بہت حکایتیں بہي مرقوم ہیں جو کتب عہد عتیق و جدید سے لے لي گئي ہیں جیسے لوط کا قصہ جو سورۂ ہود کے اواخر میں مذکور ہوا ہی موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۱۹ باب میں مفصّل لکہا ہی اور موسیٰ و فرعون کا حال جو سورۂ اعراف میں بیان ہوا ہی موسیٰ کي ۲ کتاب کے ۳ باب سے ۱۴ تک بالتفصیل مرقوم ہی اور یوسف کي گزارشات جو سورۂ یوسف میں ہیں موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۳۷ و ۳۹ سے ۴۷ باب تک صحیح صحیح صاف صاف مندرج ہیں اور مریم کا مقدمہ جو سورۂ مریم کے اوائل میں لکہا ہی سو اظہر من الشمس ہی کہ وہ گزارش لوقا کي انجیل کے پہلے باب سے نکالی گئي ہی اور ایسي اَوْر حکایتیں بہي قرآن میں پائي جاتي ہیں جو کتب عہد عتیق و جدید سے اخذ کي گئي ہیں لیکن اِتنا فرق ہی کہ قرآن میں

یا تو کم و بیش بیان هوئی هیں یا کچهه تغیر و تبدیل سے لکهی گئی هیں
اور اِس تغیر و تبدیل کا سبب هم نے اوپر ذکر کر دیا * اور یہودیوں کی
حدیثوں سے بهی محمد نے کئی ایک حکایتیں قرآن میں لکه دی هیں چنانچه
آدم کا پیدا هونا اور فرشتوں کا اُسے سجدہ کرنا اور شیطان کا خدا سے برگشته
هونا اور آدم کا بہشت سے نکالا جانا جو سورۂ بقر میں اور سورۂ اعراف
کے اوائل میں مرقوم هی اُنهیں حکایتوں میں سے هی اور اِسی طرح ابراهیم
اور داؤد و سلیمان کے حالات که سورۂ انبیا اور سورۂ نمل میں ذکر هوئے
هیں که ابراهیم نے اپنے باپ کے بتوں کو توڑ ڈالا اور اُسکی قوم نے اُسے آگ
میں ڈال دینے کا قصد کیا اور پہاڑوں اور پرند جانوروں نے داؤد کے ساتهه
حمد و ثنا بیان کی اور هوا و جن وغیرہ سلیمان کے حکم میں تهے اور پهر
بہشت کی کیفیت اور فرشتوں کا ذکر اور سوال قبر اور جهنم کا سات
حصوں پر تقسیم هونا اور اعراف کی خبر اور یهه نقل که قیامت کے دن
زبان اور پانو اور هاتهه وغیرہ گنهگاروں کے گناہ پر گواهی دینگے چنانچه سورۂ
یاسین کے آخر میں بیان هوا هی پهر غسل و طهارت اور تیمم کا حکم که
اگر پانی نملے تو خاک سے تیمم کریں اور روزہ کهولتے وقت خیط ابیض اور
خیط اسود کے درمیان اِمتیاز نهونا اور نماز وغیرہ کے قاعدے یے سب
یہودیوں کی حدیثوں اور تواتر سے لیا گیا هی چنانچه اب اِس زمانه میں
بهی اِس قسم کی حدیثیں طالموت و گمرا و ضحار و میدراس نامی کتابوں
اور یہودیوں کی اَور اَور کتابوں میں بهی منضبط هیں * اور یهه بات که
یسوع نے هنڈولے میں باتیں کیں اور لڑکپن میں اُس سے معجزے ظاهر هوئے
جیسا که سورۂ آل عمران کے اوائل اور سورۂ مریم میں مذکور هی اور
اصحاب کهف اور رقیم کا قصه جو سورۂ کهف میں هی محمد نے اُس
زمانه کے مسیحیوں کی احادیث سے لیکر قرآن میں ذکر کیا هی چنانچه
پہلی بات تو احادیث کی کتاب میں جسکا نام نقل یا انجیل طفولیت
یسوع مسیح هی مرقوم هی اور اصحاب کهف کا قصه افرائم نامی ایک

شخص کي تصنیف کي هوئي کتاب میں پایا جاتا هی پوشیده نرهے که مسیحي لوگ اگلے زمانه کي حکایات اور حدیثوں میں سے صرف اُنهیں باتوں کو قبول کرتے هیں جو انجیل سے مطابق هوں * پهر میزان اور پل صراط کي باتیں جو قرآن میں ذکر هوئي هیں قدیم مجوسیوں کي حکایتوں سے اخذ کرلي هیں جیسا که حید نامي ایک کتاب میں جس میں اُس قوم کے مذهب و تاریخ کا ذکر هی لکها هی * پهر کعبه کے احوال کا کمّ و کیف اور حج کے اداب یہ سب باتیں اگلے عربوں کے مذهب و عادت کي هیں چنانچه اگر کوئي شخص عربوں کے اگلے احوال و تواریخ پر رجوع کرے اور مطلع هو تو سمجهه لیگا که محمد سے پہلے کعبه ایک مشهور بت‌خانه تها که اُس وقت کے عرب اپنے بت‌پرستي کے مذهب کے موافق وهاں کي زیارت و طواف اور بعضے اَور عمل و آداب بهي کرتے تهے اِس لیئے محمد نے بهي عربوں کے دلوں کي تالیف کے واسطے اُنهیں عملوں میں کچهه تغیر و تبدیل کرکے اپنا دین قائم کرنے کو طواف و حج کا عمل برقرار رکها * خلاصه اگرچه هم اِس قسم کي حکایتیں جو محمد نے کتب مقدسه سے اور یهودیوں اور مسیحیوں وغیره کي حدیثوں اور حکایتوں سے لیکر قرآن میں لکه دي هیں اَور بهي لکهه سکتے تهے لیکن لوگوں کي آگاهي کے لیئے اِتنے هي پر کفایت کي پس اِس صورت میں جس قدر حق و درست باتیں قرآن میں هیں کتب مقدسه سے عاریتاً لے لي گئي هیں اور قرآن کي حقیت کے لیئے دلیل نهیں هو سکتیں *

باوجودیکه قرآن میں ایسي باتیں بهي هیں جو سچي اور کتب مقدسه سے نکالي هوئي هیں پهر بهي اُسکي تعلیم انجیل کے اکثر مطالب و تعلیمات سے ضد و برخلاف هی اور یهي ایک بڑي دلیل هی که قرآن خدا کا کلام نهیں اور قرآن کي مخالفت انجیل سے اِن اِن باتوں میں هی اَولاً انجیل میں مسیح کي الوهیت کُهلا کُهلي بیان هوئي هی مگر قرآن الوهیت مسیح کا انکار کرکے اُسکو صرف رسالت هي کے مرتبه میں حساب کرتا هی

دوسرے انجیل میں لکھا هی که مسیح کي موت گنہگاروں کے لیئے کفارہ هی
لیکن قرآن مسیح کے مرنے کي بابت آدمیوں کو شک میں ڈالتا هی کیونکه
ایک جگہه تو مسیح کي موت کا اِقرار هی اور دوسري جگہه اِنکار تیسرے
انجیل میں بیان هوا که وہ میانجي اور وہ صادق و یکتا وسیله جو خدا
اور خلقت کے درمیان هی مسیح هی اور گناہ کي معافي اور خدا کي
رضامندي اور همیشه کي نیکبختي صرف وهي آدمي پائیگا جو مسیح کو
اپنا درمیاني اور نجاتؔ دهندہ جان لیگا لیکن محمدي کہتے هیں که گنہگاروں
کا شفیع محمد هی اور خدا اُسکي خاطر گنہگاروں کو بخش دیگا اور اُسپر ایمان
لانیوالوں کو بہشت میں لے جائیگا چوتھے خداے واحد نے انجیل میں
اپنے تئیں تثلیث کے ساتھه یعني باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بیان
کیا هی مگر قرآن اِس بیان کا قائل نہیں بلکه اُسے کفر کے مرتبه میں
گنتا هی پانچویں مسیح انجیل میں فرماتا هی که کتب عہد عتیق و جدید
باطل و منسوخ نہیں هوئي هیں اور نہونگي آسمان و زمین ٹل جائینگے
مگر میري بات نه ٹلیگي لیکن محمدي اِسکے برخلاف کہتے هیں که قرآن
کے ظاهر هونے سے توریت و انجیل منسوخ هو گئیں چھٹے کتب مقدسه
میں بیان هوا هی که آدمي اپنے اعمال کے سبب نہیں بلکه صرف یسوع
مسیح پر ایمان لانے سے نجات پائیگا جیسا که انجیل میں رومیوں کے ۳
باب کي ۲۳ و ۲۴ آیت اور ۴ باب کي ۵ آیت میں اور افسیوں کے ۲
باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں مرقوم هی لیکن قرآن میں کہا گیا هی که آدمي
اپنے نیک کاموں اور ثواب کے سبب نجات پائیگا ساتویں مسیح نے متي
کے ۵ باب کي ۴۴ آیت میں اپنے تابعین سے کہا هی که * میں تمھیں
کہتا هوں که اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمپر لعنت کریں اُنکے لیئے
برکت چاهو جو تم سے کینه رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمھیں دکھه دیویں
اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو * مگر محمد نے اپني اُمت کو حکم دیا که
غیر مذهب والوں سے جہاد کرو اور جو لوگ قرآن سے برگشته هوں اُنھیں

قتل کرو آتھویں مسیح نے تو لوقا کے ۲۰ باب کي ۳۴ آیت سے ۳۶ تک یوں فرمایا هی که * اُس جهان کے لوگ (یعني بهشت کے لوگ) نه بیاه کرتے هیں اورنه بیاهے جاتے هیں کیونکه وے فرشتوں کي مانند هیں * اور رومیوں کے ۱۴ باب کي ۱۷ آیت میں مرقوم هی که * خدا کي بادشاهت کهانا پینا نهیں بلکه راستي اورسلامتي اورروح قدس سے خوشوقتي هی * مگرمحمد نے قرآن میں اُسکے برخلاف فرمایا هی که بهشت میں کهانا پینا اور حوروں کے ساتهه رهنا هی اور انجیل و توریت میں ایسي اَوَر بهي تعلیمات و مطالب هیں جنکے برخلاف قران میں بیان هوا هی مگر اُن سب کي تفصیل کرنے سے طول کلامي هوتي تهي اِس واسطے هم نے اِنهیں چند باتوں پرکفایت کي * * خلاصه واضح هوا که قرآن کي تعلیم انجیل کي تعلیم سے برخلاف و ضد هی اور اِس جهت سے قرآن اُس پهلي شرط کو جو هم نے اِس باب کے شروع میں سچے پیغمبر کي شناخت کے لیئے ذکر کي پورا نهیں کرتا اوراِس صورت میں که ممکن نهیں که خدا کا کلام ایک دوسرے کے ضد و برخلاف هو اور اُن دلائل و مطالب کي رو سے جو هم نے اِس کتاب کے پهلے اور دوسرے باب میں کتب مقدسه کي بابت بیان کي هیں یقین هو گیا که کتب مقدسه نه تحریف هوئي هیں نه منسوخ بلکه درحقیقت خدا کا کلام هیں مگرقرآن اُنکے برخلاف اور اُنکي ضد هی پس اِس سے صاف ثابت و یقین هوتا هی که قرآن خدا کا کلام نهیں هی اور اگر ایسا هوتا که قرآن کے خلاف هونے کے لیئے اِس دلیل کے سوا کوئي اَوَر دلیل نهوتي تو بهي یهه ایک هي دلیل کافي هوتي کیونکه انجیل میں قطعي حکم هی که اگر کوئي انجیل کے برخلاف بیان کرے اگر فرشته بهي هو تو بهي اُسکے کلام کو خدا کا کلام مت جانو جیسا که گلتیوں کے پهلے باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں پولس حواري نے کها هی که * اگر هم یا آسمان سے کوئي فرشته سوا اِس انجیل کے جو هم نے تمهیں سنائي دوسري انجیل تمهیں سناوے ملعون هووے جیسا هم نے آگے کها ویسا هي

اب میں پھر کہتا ھوں کہ اگر کوئي تمھیں کسي دوسري انجیل کو سوا اِسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ھووے * اِس صورت میں کچھہ ضرور نہیں ھی کہ قرآن کے رد میں ھم اِس سے زیادہ کچھہ اَور بھي لکھیں لیکن طالبان حق کے لیئے ھم کئي ایک دلیل اَور بھي بیان کرینگے کہ اُن سے بھي خوب یقین ھو جائیگا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں ھی *

اولاً یہہ کہ سواے مذکورہ دلیل کے ایک اَور نشان جس سے معلوم ھوتا ھی کہ قرآن خدا کا کلام نہیں یہہ ھی کہ قرآن روح کے تقاضا و تمنا کو رفع نہیں کرتا کیونکہ اِس کتاب کے دیباجہ میں ھم نے ذکر کیا ھی کہ ضرور ھی کہ سچا اِلہام اُس تقاضا کو جو آدمي کي روح اور دل میں ھی رفع کرے اور یہہ بات بھي دیباجہ ھي میں ثابت و بیان ھوئي ھی کہ روح کا تقاضا اِس بات میں ھی کہ آدمي خدا کي صفات اور اُسکے ارادہ سے جو وہ آدمي کے حق میں رکھتا ھی آگاہ ھو اور اُسکے پورا کرنے کے وسیلے معلوم کرے اور خدا کے حضور بري الذمہ اور بے گناہ ھوکر دلي پاکي اور نیک چال چلن حاصل کرے اور حقیقي خوشحالي اور ابدي سعادت کو پہنچے اور دیباجہ ھي میں ھم نے یہہ بھي ذکر کیا ھی کہ اگر کوئي کتاب روح کے تقاضا و تمنا کو رفع نکرے اور آدمي کو مذکورہ مراتب پر نہ پہنچاوے تو یہي ایک بڑي علامت ھی کہ وہ کتاب خدا کا کلام نہیں ھی اب دیکھو قرآن کے مضامین سے معلوم ھو جاتا ھی کہ اُسکي تعلیم روح کا تقاضا رفع کرنے میں ناقص ھی یعني اگرچہ کئي ایک مطلب خدا کي صفات اور دل کے احوال کی بابت سچ اور صحیح اُس میں بیان ھوئے ھیں لیکن خدا کي صفات اور اُسکا ارادہ و احکام اور آدمي کے دلي احوال کي کیفیت جس کمال کے ساتھہ کہ انجیل میں بیان ھوئي قران میں نہیں ھی اور یہہ مطلب بھي کہ آدمي کو چاھیئے کہ پاک دل ھوکر خدا کا تقرب حاصل کرے قرآن میں نظر انداز ھو گیا ھی بلکہ اُسکي بعض آیات کے مضمون سے خدا کا تقدس و عدالت اور آدمي کي دلي

پاکي باطل هوتي هی چنانچه آگے چلکر هم اِس مطلب کا اِثبات کرینگے
اور آدمي کي روح کا تقاضا جسکے بموجب آدمي کو چاهیئے که گناه
اور اُسکي سزا سے نجات پاوے قران کي تعلیم هرگز رفع نهیں کرتي اور آدمي
کو ایسي راه نهیں بتاتي جس سے عادل و مقدس خدا کے آگے بے گناه
و پاک بنے کیونکه وے وسیلے جو خدا نے گناه کي معافي حاصل کرنے کے
لیئے انجیل میں بیان و برقرار کیئے هیں اُن سے انکار کرکے قرآن میں
اور محمدیوں کي اَور کتابوں میں ایسے وسیلے آدمي کو بتائے گئے هیں جن
سے ممکن هي نهیں که آدمي اپنے گناهوں کي معافي حاصل کرکے اُنکي
سزا سے نجات پاوے چنانچه قرآن میں بیان هوا هی که آدمي توبه اور نیک
کام اور ثواب کے سبب اور خدا کي رحمت اور محمد کي شفاعت سے
اپنے گناهوں کي معافي حاصل کرتا هی اور خدا بهي اِنهیں باتوں کے سبب
بنده کي تقصیر سے درگذر کرکے اُسے مقبول کر لیتا هی مگر یهه عقیده باطل
و خلاف عقیده هی کیونکه توبه کي بابت اِس کتاب کے دوسرے باب کي
دوسري فصل کے آخر میں هم نے ذکر و ثابت کیا هی که خدا توبه کے
سبب گناه سے درگذر نهیں کرتا اور انجیل میں کُهلا کُهلي بیان هوا هی
که خدا صرف اُسي آدمي کے گناه سے درگذرتا هی جو توبه کرکے دل سے
مسیح پر ایمان لاوے اور جو آدمي مسیح پر ایمان نلائیگا خدا کا غضب
اُسپر رهیگا اور ابدي هلاکت میں پهنسیگا چنانچه یهه مطلب انجیل کي
اِن آیتوں میں بیان هوا هی یعني مرقس کے پهلے باب کي ۱۵ آیت اور
اعمال کے دوسرے باب کي ۳۸ آیت اور ۲۰ باب کي ۲۱ آیت اور مرقس
کے ۱۶ باب کي ۱۵ و ۱۶ آیت اور یوحنا کے ۳ باب کي ۳۶ آیت میں ذکر
و بیان هوا هی اگر کوئي اِن آیتوں پر رجوع کرے تو آگاه هو جائیگا * *
اور ایسا هي اِس کتاب کے ۲ باب کي ۲ و ۳ فصل میں مفصل مذکور هوا
که آدمي نیک کام کے سبب گناهوں کي سزا سے اپنے تئیں چُهڑا نهیں
سکتا کیونکه کتب مقدسه کي آیات کے مضمون سے بخوبي ثابت هو گیا

که سب آدمي خدا کے حضور گنہگار هیں اور اُنکا کوئي کام نیک نہیں
اور هرگز قدرت نہیں رکھتے که ثواب کا ایک ایسا کام کریں جو گناه کا بدله
هو اور اُن مذکوره مقاموں میں هم نے یہه بهي ثابت کیا هي که انجیل کے
کلام بموجب خدا صرف مسیح کي خاطر گنہگاروں پر رحم کرتا هي اور
صرف اُس آدمي کے گناه متاتا هي جو دل سے مسیح پر ایمان لاکر اُسے اپنا
نجات دهنده جانے لیکن جو مسیح پر ایمان نه لائیگا اور اُسے اپنا وسیله اور
نجات دینیوالا نجانیگا گناه کي معافي هرگز نپائیگا بلکه ابدي هلاکت میں
پڑیگا چنانچه یہه بات انجیل کي آیتوں سے بهي ظاهر و ثابت هو گئي * *
پهر یہه بات بهي که گویا محمد گنہگاروں کا شفیع هي بالکل خلاف اور انجیل
کے ضد هي کیونکه انجیل میں صاف بیان هوا هي که گنہگاروں کا شافي
مسیح هي اور بس جیسا که یوحنا کے ۱۴ باب کي ۶ آیت میں فرمایا
هي که * راه اور سچائي اور زندگي میں هوں کوئي بغیر میرے وسیلے
باپ کے پاس آ نہیں سکتا هي * پهر اعمال کے ۴ باب کي ۱۲ آیت میں
لکها هي که * اَوْر کسي دوسرے سے نجات نہیں کیونکه آسمان کے تلے
آدمیوں کو کوئي دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے هم نجات پا سکیں *
پهر پہلے تیموتیوس کے ۲ باب کي ۵ و ۶ آیتوں میں بیان هوا هي که *
خدا ایک هي اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمي درمیاني هي وه مسیح
یسوع هي جسنے اپنے تئیں سب کے کفاره میں دیا * پس اِن آیتوں کے
مضمون سے معلوم هوتا هي که زمین و آسمان میں نه کوئي شافي هي اور
نهوگا مگر وهي یسوع مسیح * * اور درحالیکه محمد بني نوع بشر میں
سے هي اور اُس میں سہو و نسیان و گناه پایا جاتا هي تو وه خود کسي
نجات دینیوالے کي شفاعت کا محتاج هي پس کیونکر هو سکتا هي که ایسا
شخص اَوْروں کے لیئے وسیله اور شفاعت کا سبب تهہرے اور یہه بات که
شافي و نجات دهنده بے گناه اور کمال کے مرتبه پر هونا چاهیئے اِس
کتاب کے ۲ باب کي ۲ و ۳ فصل میں بیان هوئي هي پوشیده نرهے که

عائشه کے قول سے روایت کي هی که محمد نے کہا * اللهم اغسل خطایائي
بماءالثلج و البرد و نقّ قلبي کما ینقّي الثوب الابیض من الدّنس و باعد
بیني و بین خطایائي کما باعدت بین المشرق و المغرب * * یعني ای
خداوند میرے گناه برف کے پاني سے دهو ڈال اور میرا دل ایسا پاک کر
جیسے سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتے هیں اور میرے گناه کو مجهه سے
ایسا دور کر جیسا مشرق سے مغرب دور هی * پهر کتاب الصلوة کے باب
السجود میں روایت هی که ابو هریره نے کہا * * کان النبي یقول في سجود
اللهم اغفرلي ذنوبي کله دقه و جله و اوّله و آخره و علانیه و سره * * یعني
ابو هریره نے کہا هی که نبي سجده میں کہتا تها یا الهي میرے سارے گناه
بخش دے کیا صغیره کیا کبیره کیا اگلے کیا پچهلے کیا کُهلے کیا چهپے *
اب اگر بعضے علما یوں کہتے هیں که اِن آیتوں میں استغفار و مغفرت کے
یے معني هیں که گناه مرتبهٔ اِمکان سے پوشیده رکها جاے تو اِس بات
کا جواب یهه هی که جو چیز که هنوز مرتبهٔ اِمکان سے ظهور میں نهیں
ائي ظاهر هی که اُسکا وجود هي نهیں هوا یعني وه معدوم و نابود هی
پس ایسي چیز کے حق میں جو هنوز معدوم هی یوں کہنا که وه موجود
هی یا هو چکي حق نهیں هی اِس صورت میں ایسے گناه کے لیئے جو وقوع
میں نهیں آیا معافي اور مغفرت مانگنا بیجا هی پس یهه دعوی باطل
هی اور مرتبهٔ اِمکان کو اور ظهور و وقوع کو برابر سمجهنا عقل کے خلاف هی
ایسے دعوي کے موافق تو فرشتے بهي درحالیکه گناه کے اِمکان کا مرتبه اُنکے
لیئے بهي هی تو وے بهي سب کے سب گنهگار ٹههرینگے اگرچه اُن سے
کبهي گناه ظهور میں نهیں آیا * * خلاصه جب که قرآن کي آیتوں اور
حدیثوں کے مضمون سے ظاهر هو گیا که محمد گنهگار تها پهر کیونکر هو سکتا
هی که وه کسي کا شفیع هو پس مذکوره دلیلوں سے ظاهر و واضح هو گیا که
اُن وسیلوں سے جو قران میں بیان هوئے هیں آدمي اپنے گناهوں کي معافي
حاصل نهیں کر سکتا اور گناه کي سزا سے نچهوٹیگا اور اِسي سبب سے

قرآن کے طریقه اور اعتقاد سے آدمي دلي پاکي کو بهي نه پہنچیگا اور
حقیقي نیکبختي اور ابدي سعادت کو بهي پہنچ نہیں سکتا بلکه گناہ
میں رهکر اور خدا کے غضب میں گرفتار هوکر ابدي هلاکت میں پڑیگا
اِس صورت میں قرآن کي تعلیم روح کے تقاضا و تمنا کو رفع نہیں کرتي
اور آدمي کو نجات کي منزل پرنہیں پہنچاتي پس قرآن نجات حاصل
کرنے کے لیئے نامناسب و بے فائدہ هی اور اُس پہلي شرط کو جو حقیقي
اِلہام کي تصدیق کے لیئے هم نے دیباچه میں ذکر کي هی پورا نہیں کرتا
پس واضح و ثابت هوتا هی که قرآن خدا کا کلام نہیں هی في الجمله انجیل
اِس بات میں بهي قرآن پر فوقیت رکهتي هی کیونکه انجیل کي تعلیم
ایماندار کي روح کے تقاضا کو بالکل رفع کرتي هی اور اُسے معرفت الله
سکهاتي اور اپنے دلي احوال کے پہچاننے کي قدرت دیتي هی اور مسیح کي
نجات کے سبب ایماندار آدمي گناهوں کي معافي اور دل کي پاکي اور
نیک چال چلن حاصل کرکے خدا کي رضامندي اپنے شامل حال کرتا هی
اور حقیقي خوشحالي اور ابدي سعادت کو پہنچتا هی چنانچه یهه مطلب
اِس کتاب کے دوسرے باب میں مفصل مذکور هوا *

ثانیاً ایک اَور دلیل جس سے ثابت هوتا هی که قرآن خدا کا کلام
نہیں اُسکے ناشایسته مطالب هیں جو خدا کي رحمت و محبت اور
تقدس و عدالت کے لائق نہیں مثلاً بہشت کي باتیں جیسا که سورۃ
القتال میں مرقوم هی که * * مثل الجنة اللتي وعد المتقون فیها انهار من
ماء غیر آسن و انهار من لبن لم یتغیر طعمه و انهار من خمر لذة للشاربین
و انهار من عسل مصفی و لهم فیها من کل الثمرات و مغفرة من ربهم * *
یعني بہشت جسکا متقیوں سے وعدہ هوا هی ایسا هی که وهاں نہریں
هیں جنکا پاني خراب نہیں هوتا اور دودهه کي نہریں هیں جسکا مزا نہیں
بدلتا اور شراب کي نہریں هیں جو پینیوالوں کو مزۃ دیتي اور مصفی شہد
کي نہریں هیں اور هر ایک قسم کے میوے هیں اور وے لوگ اپنے خدا

کي بخشش حاصل کرینگے * پہر سورة الواقعہ میں لکہا هی کہ * اولیٔک المقربون في جنات نعیم ثلة من الاولین و قلیل من الاخرین علی سرر موضونة متکٔین علیها متقابلین یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب و اباریق کاس من معین لا یصدعون عنها و لا ینزفون و فاکهة مما یتخیرون و لهم طیر مما یشتهون و حور عین کا مثال اللؤ لؤ المکنون جزاء بما کانوا یعملون لا یسمعون فیها لغوا و لا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما و اصحاب الیمین ما اصحاب الیمین في سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود و ماء مسکوب و فاکهة کثیرة لامقطوعة و لا ممنوعة و فرش مرفوعة انا انشاءنا هن انشاء فجعلنا هن ابکارا عربا اترابا بالاصحاب الیمین * * یعني وے ایسے لوگ هیں جنہوں نے بہشت میں اپنے خدا کي قربت حاصل کي هی بہت اگلوں میں سے هیں تہوڑے پچہلوں میں سے جڑاؤ مسندوں پر آمنے سامنے بیٹہینگے اور بہشت کے جوان اُنکي خدمتگاري کے لیئے آس پاس کہڑے هونگے اور پیالے اور تُنتہیّاں اور شراب کے بہرے هوئے جام جس سے نہ درد سرهو نہ نشہ هو اور انواع انواع میوے اور پرندوں کا گوشت جو اُنکا جي چاهے اور موتي کي مانند حورالعین یے سب چیزیں اُنکے اعمال کا بدلا هونگي اور وهاں بُري بات نہوگي مگر سلام سلام اور اصحاب یمین کا حال کیا اچہا حال هوگا اور سدر مخضود اور طلح منضود کے درخت تلے جنکا پہیلا هوا سایہ بہتے پاني کے کنارے میوؤں کے بہچوں بیچ هونگے جو نہ کاٹنے پڑیں نہ کوئي منع کرے اور وهاں اچہي اچہي پرهیزگار عورتیں هونگي کہ هم نے اُنہیں ایک خاص طور پر پیدا کیا هی اور اُنہیں باکرہ اور اپنے شوهروں کي محبوب اور همعمر بنایا هی یہہ سب اصحاب یمین کے لیئے هي * دیکہو بہشت کي کیفیت جو اصحاب یمین کے لیئے مقرر هوا هی قران میں اِس طرح مذکور هوئي هی اور آیندہ آیتوں کے معني تو اَور بهي زیادہ نامناسب هیں جیسا کہ سورة الرحمن میں لکہا هی کہ * * فیهن قاصرات الطرف لم یطمثهن انس قبلهم و لا جان * * یعني مومنین کے واسطہ بہشت میں ایسي حوریں هیں

که صرف اپنے شوهر هي کي طرف متوجهه رهتي هين اور اُنکے شوهرون سے پہلے کوئي جن و انسان میں سے اُن تک نهیں پہنچا * اور سورهٔ النبا میں وارد هی که * * اِن للمتقین مفازا حدائق و اعنابا و کواعب اترابا و کاسا دهاقا * * یعني متقیوں کے لیئے ایک بهشت کا مکان طیار هوا هی یعني انگور کے باغ اور نارپستان حور اور لبالب پیالے * ظاهر هی که ایسي باتوں کو خدا کا کلام کهنا لائق نهیں هی کیونکه خدای تعالی کے تقدس کے مقابله میں اِس قسم کے مضمون اور ایسے معاني مناسب نهیں هیں خلاصه قرآن کي آیتوں بموجب محمدیوں کي آخري نیکبختي اچھے اچھے لباس پهنّے اور تکلف کے فرش پر بیٹھنے اور اچھے اچھے میوے اور بهشت کے پرندوں کا مزه‌دار گوشت کھانے اور شهد و شراب اور دودهه پینے اور حوروں کے ساتهه رهنے میں هی اور قران کے مفسرین اور حدیث کے مورخین نے بهشت کي لذت اَور بهي بڑهائي هی چنانچه اُسکي کیفیت کتاب عین الحیات کے ۱۶۷ ورق سے ۱۷۱ تک اور کتاب حق الیقین کے ۲۰۱ ورق سے ۲۰۸ تک اور مشکات المصابیح میں صفة الجنة و اهلها کے باب میں مفصل مندرج اور ضبط هوئي هی اور کتاب طریق الحیات کے آخر میں بهي بیان هوئي هی اور اُن حدیثوں کے مضامین سے جو اُن مقاموں میں مرقوم هیں بواضحي تمام ظاهر هوتا هی که محمدیوں کا اعتقادي بهشت بالکل مجازی و جسماني هی اِس نهج پر که جو چیز آدمي کے خیال میں آئے سو وهاں موجود هی اور نفساني و جسماني هر ایک لذت اور هر عیش و عشرت جس پر انسان کا دل مائل هو وهاں ملتي هی پس ظاهر هی که ایسے بهشت کا اُمیدوار کرنا آدمي کو دل کي پاکي اور نیک فکر سے روک کر نفساني خواهشوں کو قوت و قدرت دیتا هی سو ایسا بهشت خدا کے تقدس کے لائق کیونکر هو سکتا هی اور آدمي کي روح جو عبادت کے لیئے مخلوق هوئي هی اور روحاني عیش و لذت کي طالب هی اور صرف خدا کي محبت اور اُسکے قرب اور لطف و رضامندي سے

خوش و خرّم هوتي هی ایسے نفساني عیش و عشرت اور ایسي لذتوں سے
کیونکر خوشحال هو سکتي هی آیا قرآن کي ایسي آیتوں سے پڑهنیوالے اور
سننے والے کي نفساني خواهشیں متحرک نهونگي اورهو سکتا هی که خداي
تعالی نفساني خواهشوں کي پرورش کرکے متحرک کرے هرگز نهیں بلکه
ایسي حالت میں خدا کي پاکي و تقدس کي بابت جهگڑا پڑتا هی
پس اِس نظرسے یهه بهشت جو قرآن میں بیان هوا هی یهي ایک ظاهر
دلیل هی که قرآن خدا کا کلام نهیں هی *

پهر سورة التحریم میں لکها هی که * * یا ایها النبي جاهد الکفار والمنافقین
و اغلظ علیهم * * یعني ای پیغمبر کافروں اور منافقوں پر جهاد کر اور ان
پر سختي کر * پهر سورهٔ بقر میں مرقوم هی که * * کتب علیکم القتال
وهو کره لکم * * یعني مقاتله کا تمهیں حکم هوا اور یهه تمهارے واسطے مکروه
هی * * پهر سورهٔ نساء میں لکها هی که * * فلیقاتل في سبیل الله الذین
یشرون الحیات الدنیا بالآخرة ومن یقاتل في سبیل الله فیقتل او یغلب
فسوف نؤتیه اجرا عظیما * * یعني خدا کي راه میں جهاد کرنیوالے ایسا
لوگ هیں جو دنیا کي زندگي کے بدلے آخرت کو خریدتے هیں اور جو
کوئي خدا کي راه میں جهاد کرکے مارا جاے یا غالب آے هم اُسے بڑا
اجر دینگے * اور سورة الفتح میں مذکور هی که * * تقاتلو نهم او یسلمون
* * یعني تم اُنهیں قتل کرو یا وے مسلمان هو جائیں * پهر سورة الانفال
کي بهي ایک آیت اِسي مطلب سے منسوب هی که * * وقاتلو هم حتی
لاتکون فتنة و یکون الدّین کله لله * * یعني کافروں سے مقاتله کرو تاکه فتنه
باقي نرهے اور دین بالکل خدا هي کا هو جاے * پهر سورهٔ نساء میں مسطور
هی که * * فان تو لّو نخذوهم و اقتلوهم حیث و جدتموهم * * یعني جو
لوگ اِسلام سے پهر جائیں اُنهیں پکڑو اور قتل کرو جهاں پاؤ * پهر سورهٔ
انعام میں مرقوم هی که * * من یشاء الله یضلله و من یشاء یجعله علی صراط
مستقیم * * یعني خدا جسے چاهتا هی گمراه کردیتا هی جسے چاهتا هی

سیدھي راہ بتاتا ھی * پھر سورۂ بقر میں لکھا ھي کہ * * ان الذین کفروا سواء علیہم ء انذرتہم ام لم تنذرھم لا یومنون ختم الله علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم * * یعني وے لوگ جو کافر ھیں اُنکے لیئے برابر ھی تو نصیحت دے یا ندے وے ایمان نلائینگے خدا نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دي ھی اور اُنکي آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ھی وے بڑے عذاب میں پڑینگے * پھر سورۂ اعراف میں مسطور ھی کہ * * من یہدي الله فہو المہتد ومن یضلل فاولئیک ھم الخاسرون ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس * * یعني جسے خدا ھدایت کرتا ھی وہ راہ پاویگا اور جنھیں خدا گمراہ کرتا ھی وے ھلاک ھونگے تحقیق کہ ھمنے بہتوں کو جنوں اور انسانوں میں سے جہنم کے لیئے پیدا کیا ھی * اب اُن پہلي چھہ آیتوں کے بموجب جو جہاد کي بابت ھمنے قرآن سے ذکر کیں لازم آتا ھی کہ محمد قرآن کے وعظ کو بزور شمشیر قوت دے اور لوگوں کو کراھیت کے ساتھہ ایمان قبول کروائے اور مجبور کرکے اسلام کا قائل و معتقد بنائے اور جو کوئي کہ محمد کے دین کو قبول کرے اور پھر اُس سے برگشتہ ھو جاے تو ایسے شخص کو جہاں کہیں پائیں اُسي وقت مارڈالیں اِس صورت میں پھر آدمي قرآن کي حقیت یا غیر حقیت دریافت کرنے اور اُسکے مضمون کي بابت گفتگو کرنے کي مجال و فرصت نپائیگا بلکہ قرآن کے مضمون سے ایسا نکلتا ھی کہ یا تو آدمي جبرا قہرا ایمان لاوے یا مار ڈالا جاے مگر اِس حالت میں اُس فعل مختاري کي قدرت جو آدمي کو خدا کي طرف سے دي گئي ھی جسکے بموجب نیک و بد کے قبول و رد کا اُسے اختیار ھی بالکل زائل ھوئي جاتي ھی اور اُن تینوں آیت کے مضمون سے جو آخر میں ھمنے لکھیں اَور زیادہ معلوم ھوتا ھی کہ قرآن آدمي کي فعل مختاري بالکل باطل کرتا ھی یہاں تک کہ ایمان لانے یا نلانے کے لیئے اُسے کچھہ اختیار اور کچھہ قوت و قدرت باقي نہیں رھتي اِس صورت میں نصیحت اور تعلیم دینا بھي بے فائدہ اور باطل ھوگا کیونکہ جس شخص کے لیئے کہ خدا نے

روز ازل سے کافري اور ملحدي مقسوم کر دي اور اُسے جہنم کے واسطے پیدا
کیا هی پھر کیا فائدہ کہ اُسے ایمان کي نصیحت و هدایت کریں حال آنکہ
وهي بے ایماني و ملحدي اسکي قسمت میں هی پس قرآن کي مذکورہ
آیتوں کے بموجب ایسا سمجھا جاتا هی کہ العیاذ بالله خدا نے ایک ظالم
بادشاہ کي مانند اپني عدالت و مہرباني نظر سے ڈالکر بعضے آدمیوں کو
ایمان کے لیئے اور بعضوں کو کفر و عصیان اور جہنم کے واسطے پیدا کیا
اور ازل سے اُنکي تقدیر ایسي هي کر دي هی کہ ابدالاباد تک دوزخ میں
جلیں اِس حالت میں ظاهر هی کہ قرآن کے موافق خدا سب آدمیوں
کي نیکي چاهنےوالا نہیں بلکہ بعض کي هلاکت بھي چاهتا هی اور انہیں
اِسي لیئے پیدا کیا هی اِس صورت میں قرآن کے مضمون سے خدا کي
عدالت و رحمت کو نقص لازم آتا اور جبر و ظلم اُس میں پایا جاتا هی
لیکن درحالیکہ خدا میں اور اسکے کلام میں نقص هونا محال هی تو ظاهر
و یقین هی کہ وہ کتاب جس میں ایسي باتیں مرقوم هیں خدا کا کلام
نہیں هی *

جاننا چاهیئے کہ اِن باتوں میں بھي انجیل کے معني قرآن سے کہیں
افضل هیں چنانچہ وہ نیکبختي جو انسان کے لیئے انجیل میں وعدہ دي
گئي هی کھانے پینے میں نہیں بلکہ اِس بات میں هی کہ روح‌القدس
سے دل کو آرام و خوشحالي حاصل هو یعني خدا کي رضامندي کي لذت
چکھے اور ایمان لانیوالا جو اِس جہان میں دل سے خدا کا مطیع اور
دوستدار هو گیا وہ اُس عالم میں خدا کا مقرب هوکر اُسے بخوبي تمام
پہچانیگا اور اسکے لائق اُسکي عبادت و بندگي کریگا چنانچہ یے مطالب
اِس کتاب کے ۲ باب کي ۵ فصل میں مذکور هوئے * * اور انجیل کے
بموجب آدمي حقیقت کے قبول کرنے نکرنے میں فاعل مختار هی اور
اگر کوئي ایمان لانے کا اِرادہ کرے تو روح‌القدس ایمان لانے اور خدا کے حکم
پورے کرنے کے لیئے اُسے قوت اور قدرت بخشتا هی اور اگر کوئي ایمان لانا

نچاهتا هو تو انجیل میں منع کیا هی که ایمان نلانے کے سبب کوئي اس پر ظلم نکرے لیکن اسکے حق میں یهه بات انجیل کے درمیان بیان هوئي هی که وه شخص اپني بے ایماني کے سبب بالیقین خدا کے غضب میں پڑیگا * * پهر انجیل کي تعلیمیں قرآن کي نسبت کهیں شیرین اور تسلّي و تسکین دینیوالي هیں کیونکه قرآن کے مضمون بموجب تو آدمي همیشه اِسي شک و شبه میں هی که شاید میں اُنهیں لوگوں میں سے هوں جو بے ایماني و جهنم کے لیئے پیدا هوئے هیں لیکن انجیل هر آدمي سے کُهلا کُهلي کهتي هی که گهبرا مت خدا نے هلاکت کے لیئے کسي کو پیدا نهیں کیا هی اور جهنم کسي کي قسمت میں نهیں کیا بلکه اُسکي محبت کا تقاضا اور اُسکي مرضي یهه هی که سب کے سب نجات پاکر ابدي نیکبختي حاصل کریں پهر انجیل یهه بهي بیان کرتي هی که آدمي خدا کي محبت کو اِس امر سے بخوبي تمام دریافت و یقین کر سکتا هی که خدا نے اپنے بیٹے کو انسانیت اور حقارت اور مصلوبیت میں جو سونپ دیا هی سو محض اِسواسطے که هر ایک آدمي یسوع مسیح کے وسیله گناه اور اُسکي سزا سے نجات پاکر همیشه کي نیکبختي حاصل کرے بشرطیکه آدمي انجیل کا معتقد هوکر خدا کو دل سے دوست رکهے اور اُسکے احکام کا تابع رهے اور انجیل کي آیات کے موافق صرف وے لوگ هلاک هوتے اور جهنم میں ڈالے جاتے هیں جو خدا کي اُس محبت کو جو انجیل میں بیان و ظاهر هوئي هی قبول نهیں کرتے اور مسیح پر ایمان نهیں لاتے اور اُسے اپنا نجات دهنده نهیں جانتے اور بد چال چلن اور بے انصافي اور ظلم و ستم اپنا شیوه و عادت بناتے هیں *

پوشیده نرهے که قرآن میں ایسي آیتیں بهي پائي جاتي هیں جنکا مضمون اُن آیتوں سے جو مذکور هوئیں برخلاف هی اِس نهج سے که دین میں اکراه اور ظلم و ستم مت کرو اور اُن لوگوں کو جو اسلام سے برگشته هو جائیں ایذا مت دو چنانچه سورهٔ بقر میں مذکور هی که * * لا اکراه في الدین

* * یعني دین میں جبر نہو * اور سورۂ غاشیہ میں مرقوم هی کہ * * فذکرانّما انت مذکر لست علیهم بمصیطر * * (یعني ای محمد) تو نصیحت دے کیونکہ تو نصیحت دینےوالا هی تجھے اُن پر کچھہ زور و حکومت نہیں اور سورۂ نور میں آیا هی کہ * * قل اطیعوا الله و اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیه ما حمل و علیکم ما حمّلتم و اِن تطیعوه تهدوا و ما علي الرسول الا البلاغ المبین * * یعني کہہ (ای محمد) کہ خدا و رسول کي اطاعت کرو اور اگر برگشتہ هو جاؤ تو جس کام کا اُسکو حکم هوا هی وہ کرے اور جو تمهیں کرنا لازم هی تم کرو اور اگر اُسکي اطاعت کروگے تو تم هدایت پاؤگے نہیں تو جو بات کہ همارے رسول کو لائق هی صرف کُہلا کُہلي وعظ کرنا هی * اور قرآن میں ایسي آیتیں بهي هیں جنمیں بے ایمانوں کو ایمان کي تکلیف و دعوت هوئي اور بیان کیا گیا هی کہ اگر قرآن پر ایمان نہ لاوینگے تو دوزخي هونگے چنانچہ اِن آیتوں کے بموجب انسان کو ایمان کے رد یا قبول کرنے کا اختیار باقي هي نہیں تو دعوت و نصیحت بي فایدہ و بیجا هوتي اور هر چند کہ قرآن کي اکثر آیتوں میں لکھا هی کہ یسوع مسیح صرف ایک آدمي و بندہ اور پیغمبر تھا لیکن دو ایک مقام پر اُسکے برخلاف یہہ بهي بیان هوا هی کہ مسیح انسان کي جنس سے نہیں هی بلکہ اُسکا مرتبہ اعلی هی جیسا کہ سورۂ نسا میں بیان هوا هی کہ * انما المسیح عیسی ابن مریم رسول الله و کلمته القیها اِلی مریم و روح منه * * یعني تحقیق کہ یسوع مسیح مریم کا بیٹا خدا کا رسول هی اور اُسکا کلمہ هی جو مریم میں ڈالا گیا اور خدا کا روح هي * جانا چاهیئے کہ لفظ کلمۂ خدا جو اِس آیت میں مسیح سے خطاب و اِشارہ هی سو انجیل سے نقل کر لیا گیا هی چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کي ۱ و ۱۴ آیت میں مرقوم هی کہ * ابتدا میں کلمہ تها (یعني مسیح) اور وہ کلمہ خدا کے ساتھہ تها اور وہ کلمہ خدا تها اور وہ کلمہ مجسم هوا اور فضل و راستي سے بھرپور هوکے همارے درمیان رها اور همنے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اِکلوتے کا جلال *

پھر قران میں الفاظ روح الله کے مسیح سے منسوب ہوئے ہیں جیسا کہ سورۂ تحریم میں بیان ہوا ہی کہ * * و مریم بنت عمران التي احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا * * یعني مریم عمران کي بیٹي ایسي ہی کہ اُسنے اپنے تئیں محفوظ رکھا اور ہم نے اپني روح اُس میں پھونکي * ظاہر ہی کہ یے آیتیں اُن آیتوں کي ضد ہیں جنمیں مسیح کے اعلیٰ مرتبہ اور اُسکي الوھیت کا انکار ہی * * اور ایسے اختلاف اگرچہ اِن سے بھي استدلال ہو سکتا ہی کہ قران من جانب الله نہیں ہی کیونکہ کلام میں معاني کا اختلاف اور احکام میں ضد ہونا یہہ ایک ناقص بات ہی مگر اِس قسم کي دلیلیں لانے کي کچھہ ضرورت نہیں رہي کسواسطے کہ اب تک جو مطالب و دلائل کہ اِس فصل میں قرآن کے معاني کي بابت ہمنے ذکر کیئے اُن سے خوب ثابت ہو گیا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں ہی اور درحالیکہ قرآن کي تعلیم انجیل کے ضد و خلاف ہی اور آدمي کي روح کے تقاضا رفع و دفع نہیں کرتي اور بعضي آیتوں کي رو سے خدا کے تقدس و عدالت اور محبت و رحمت کو بھي نقص پہنچتا ہی تو ظاہر و آشکار ہی کہ قرآن اُن شرطوں کو پورا نہیں کرتا جو ہمنے دیباچہ میں اور اِس باب کے شروع میں الہام حقیقي اور نبي برحق کي صداقت کے لیئے ذکر کي ہیں خلاصہ بالکل معلوم ہو گیا کہ قرآن کي تعلیم و معني سے اُس کي حقیقت اور من جانب الله ہونے کي کبھي کوئي دلیل نہیں پائي جاتي بلکہ اُسکے معاني و تعلیم سے یہہ بات ثابت ہوتي ہی کہ ممکن نہیں کہ قرآن خدا کا کلام ہو *

مخفي نرہے کہ بعضے علما نے آیات مذکورہ کو ظاہري معني کے برخلاف تفسیر کرکے اَوْرھي مضمون سے تاویل کیا ہی اور نقص چھپانے کو منسوخیت کا قاعدہ درمیان لاکر کہتے ہیں کہ پچھلي آیت اگر پہلي کے مضمون سے ضد و برخلاف ہو تو اُسنے اُسے منسوخ کردیا ہی اور کہتے ہیں کہ قرآن میں بہت آیتیں ایسي ہیں جو منسوخ ہو گئي ہیں لیکن جو کوئي ذرا

بهي فکر و دقت کريگا وہ سمجهہ ليگا کہ اِس قاعدہ ميں بهي عيب اور نقص هی اور پهر اُن آيتوں کي نسبت جو منسوخ نہيں هوئيں مگر اُنکے لفظي معاني ناقص هيں کہتے هيں کہ اِن آيتوں کے ايک باطني معاني هيں اور بعضے محمدي يہہ دعوىٰ بهي کرتے هيں کہ قرآن کي آيتوں کے صرف ايک هي معني نہيں هيں بلکہ سات سات يا ستّر ستّر معاني باطني پوشيدہ هيں اور يہہ بهي کہتے هيں کہ قرآن کے معاني ايسے اعلىٰ هيں کہ عوام تو کيا بلکہ هر ايک فاضل بهي انکے سمجهنے پر قادر نہيں هی اِسي سبب سے محمدي علما اپنے هم مذهبوں کو هدايت کرتے هيں کہ قرآن کے معاني دريافت کرنے ميں اُسي پر کفايت کريں جو مفسّرين نے کہہ ديا هی اور اِسي طريقہ سے مفسّرين اور علما نے قرآن کا عيب و نقص خلق سے چهپاکر حقيقي معاني سمجهنے سے روک ديا هی اور قرآن کي تفسير ميں مفسّرين نے ظاهري الفاظ پر توجہ نکرکے بہتيري آيتوں کو اپني راے و مرضي کے موافق تفسير و تاويل کيا هی اور اگر فرض کيا جاے کہ قرآن کي آيتوں کے سات سات يا ستّر ستّر معاني هوں تو اِس صورت ميں اگر کوئي شخص سيکڑوں معاني ٹهہرانا چاهے تو بهي ممکن هوگا پس ايسي حالت ميں کوئي نجان سکيگا کہ قرآن کے حقيقي معاني کونسے هيں جن پر عمل کيا جاے اور جس صورت ميں کہ مفسّرين نے سات يا ستّر معاني پيدا نہيں کيئے اور باطني معاني کي تفسير ميں باهم موافق بهي نہيں هيں تو تحقيق کرنيوالے کو اَوْر بهي تشويش هوگي کہ قران کے معاني کي بابت کيا تجويز کرے اور کونسے معني قبول کرے خلاصہ اگر مثلاً محمديوں کا دعوي درست هو کہ قرآن کے باطني معاني سات يا سات سے زيادہ هيں اور قرآن کے معاني ايسے هيں کہ صرف بعضے علما سمجهہ سکتے هيں تو سوچنےوالے کو يہہ بات بڑي پريشاني اور سراسر شک و شبہہ ميں چهوڑديگي کيونکہ وہ اپنے دل ميں کہيگا کہ اگر قرآن سب آدميوں کي هدايت کو نازل هوا هی تو چاهيئے کہ هر آدمي اُسکے مطالب و معاني

سے آگاہ ہو نہ یہہ کہ صرف عالم فاضل ہی سمجھیں اور بس اور پھر یہہ بھی
سوچیگا کہ اگر میں اُسکے معانی دریافت نکر سکونگا تو اُسکے احکام کیونکر
پورے کرونگا اور اگر علما کے قول پر عمل کروں تو اِس بات کا یقین کیونکر
ہو کہ اُنکو کچھہ سہو و نسیان نہیں ہوا اور درست درست معنی کہتے
ہیں الحاصل ہر ایک سوچنےوالے کو آسانی سے ظاہر و معلوم ہو جائیگا کہ
قرآن کے باطنی معنی کا دعوی بے اصل و بے بنیاد ہی اور اِس آیت
کے رو سے بھی یہہ دعوی باطل و خلاف ٹھہرتا ہی دیکھو سورۂ آل عمران
میں لکھا ہی کہ * * ہو الذي انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن
ام الکتاب وآخر متشابہات فاما الذین في قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه
منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والرّاسخون في العلم
یقولون امنّا به کل من عند ربّنا ما یذّکر الا اولوا الالباب * * یعنی خدا نے
تجھپر کتاب نازل کی ہی اُسکی بعضی آیات تو محکمات ہیں جو آسانی
سے سمجھی جاتی ہیں اور وہی آیتیں کتاب کی اصل ہیں اور باقی آیات
متشابہات ہیں یعنی تمثیلیں ہیں لیکن وے لوگ جنکے دل میں فتنہ
انگیزی ہی چاہتے ہیں کہ متشابہات میں دست اندازی کریں اور حال
آنکہ انکی تاویل خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وے لوگ جو علم میں
مضبوط و استوار ہیں کہتے ہیں کہ ہم اُن آیتوں پر ایمان لائے وے سب
ہمارے خدا کی طرف سے ہیں اور نصیحت کوئی نہیں مانتا مگر عقلمند
لوگ * ہم نے اِن آیتوں کو سنّی مفسّرین کے بیان بموجب ترجمہ کیا ہی
کیونکہ اُنکی تفسیر صرف و نحو کے قاعدہ سے درست اور ایت کے معانی
اور لفظی تسلسل کے مطابق و مناسب ہی کیونکہ الفاظ والراسخون في العلم
اگر سابق کے الفاظ پر معطوف ہوں جیسا کہ مفسّرین شیعہ کا گمان ہی تو
اِس صورت میں چاہیئے تھا کہ لفظ یقولون سے پہلے ایک واو یا ضمیر اشارہ
یعنی و یقولون یا و ہم یقولون ہوتا مگر درحالیکہ کلمات ماقبل میں عام
معنی سے اشارہ ہوا ہی کہ صرف وہی لوگ جنکے دل میں خرابی ہی

آیات متشابهات کي تاویل ڈھونڈھتے هیں تو اِس سے واضح هوتا هی که علماے شیعه بهي اُن ایات کے معاني سمجھنے میں عاجز و قاصر هیں اور جیسا که سنّیوں پرویساهي اُن پربهي واجب هی که ایسي آیتوں کي تاویل کے خواهاں نہوں اور پچهلے الفاظ که امنا کل من عند ربنا کے معني تفسیر مذکورہ کي صحت کو ثابت کرتے هیں کیونکه کلمات و الراسخون في العلم یقولون اِن الفاظ کي طرف راجع هیں که وما یعلم تاویله اِلا الله اِس نہج سے که وے لوگ جو قرآن داني اور علم میں مضبوط هیں اور اُنکے دل میں کچهه شک و شبهه نهیں هی یوں کهتے هیں که هر چند که آیات متشابهات کو هم نهیں سمجهتے پهر بهي اُنهیں مانتے هیں اور جو کچهه قرآن میں هی اسے هم خدا کي طرف سے جانتے هیں پس قرآن کي اِس آیت کے مضمون سے معلوم هوتا هی که قرآن میں دو قسم کي آیتیں هیں ایک تو آساني سے کُهلا کُهلي سمجهي جاتي هیں جنکے معاني الفاظ هي سے دریافت هوتے هیں اور اِس قسم کي آیتیں قرآن کي بنیاد هیں اور دوسري قسم کي آیتیں متشابهات کهلاتي هیں اور انکے معاني باطني هیں جنهیں خدا کے سوا کوئي نهیں جان سکتا اور اُنکے سمجهنے میں کسي کو تاویل و کوشش کرنا بهي نچاهیئے لیکن درحالیکه قرآن کے کسي مقام میں نهیں کها گیا که آیات متشابهات کونسي هیں تو ظاهر هی که آیات متشابهات صرف وهي آیتیں هونگي جنمیں اِشارہ هی که اِنکے معاني اور مطالب تمثیل کے طور پر هیں اور باقي آیتیں جنمیں ایسا اِشارہ نهیں هی اُنکے معاني ظاهري اور لفظي سمجهنا چاهیئے کیونکه اِس نہج کی تفسیر کرنا قواعد کے مطابق اور موافق هی چنانچه تفسیر کا ضابطه اور قانون یهه هی که اولاً مفسّر کو چاهیئے که کتاب کا مطلب ایسا دریافت کرے جیسا مصنف کے دل میں تها اور پهر مفسّر کو یهه بهي چاهیئے که مصنف کے زمانه کے احوال اور اس مذهب کے عقیدہ و عادات سے جس میں مصنف نے پرورش پائي هو خوب آگاهي بهم پهنچاے اور خود مصنف کے صفات و حالات سے بهي خبردار هو ثانیاً

کتاب کے مطالب کے تسلسل پر متوجه هوکر اگلي پچهلي باتوں کے علاقه کو نه توڑ دے اور جس مطلب کي تفسیر کرنا چاهے اس میں ضرور هی که اُن سب مقاموں کو جو اُس مطلب کے ساتهه مناسبت اور مطابقت رکهتے هوں مقابله کرے اور اُنکے موافق تفسیر لکهے ثالثاً درحالیکه ظاهري معني جو گفتگو اور محاورہ میں هیں وهي معني هیں جن سے مصنف نے الفاظ کو اپني کتاب میں ضبط و ثبت کیا هی تو چاهیئے که مفسّر بهي اُن ظاهري مشهور معاني سے دست بردار نهو جب تک که خود کتاب سے معلوم نهو جاے که اِس مقام پر مصنف کا مقصد تمثیل و کنایه هی پس اگر تمثیل هو تو مفسر کو بهي چاهیئے که معاني کو تمثیل کے مقصد و مطلب کے موافق تفسیر کرے ورنه مفسّر صرف اپني خواهش کے موافق تفسیر نهیں کر سکتا * * اب جو کوئي انصاف کي نظر سے قرآن کي اُن آیتوں کو جو همنے اِس کتاب میں ذکر کیں ملاحظه کرے تو سمجهیگا که تفسیر صحیح اور قانون مذکورہ کے موافق اُن آیات کے یهي معني هیں جو هم نے ترجمه کرکے بیان کیئے کسي میں تشبیهه اور تمثیل کا اِشارہ نهیں هی *

چوتهي فصل

محمد کي صفات اور چال چلن کے بیان میں

گذشته فصلوں میں ثابت هوا که قران کي عبارت اور مضمون سے اُسکے من جانب الله هونے کي کوئي دلیل نهیں نکلتي اب هم محمد کي صفات اور چال چلن کي طرف رجوع کرکے دیکهینگے که آیا پیغمبري کي صفات اُس میں پائي جاتي هیں یا نهیں اِس باب کے ابتدا میں مذکور هوا که

پیغمبري کي صفات سے ایک یہہ هی که اُس سے معجزه یا پیشینگوئي هوئي هو مگر قرآن کے مضمون کے موافق محمد سے کوئي معجزه نہیں هوا چنانچہ سورهٔ عنکبوت میں مرقوم هی که * * وقالوا و لا انزل علیه آیات من ربه قل انما الایات عند الله و انما انا نذیر مبین * * یعني کہتے هیں که اگر اُسکے خدا کي طرف سے کوئي نشاني اُسپر نازل نہوگي تو هم ایمان نلائینگے پس (ای محمد) تو کہہ که نشانیاں خدا کے پاس هیں میں تو ایک نصیحت دینےوالا هوں * اور سورهٔ بني اسرائیل میں مذکور هی که * * وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنة من نخیل و عنب فتفجر الانهار خلالها تفجیرا او تسقط السمآء کما زعمت علینا کسفا او تاتي بالله و الملائکته قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقي في السمآء و لن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا فقرؤه قل سبحان ربّي هل کنت الا بشرا رسولا * * یعني وے لوگ کہتے هیں که هم تجهپر هرگز ایمان نلائینگے جب تک تو همارے لیئے زمین کے نیچے سے پاني کا چشمه نکالکر جاري نکر دیگا یا هو جاوے تیرے واسطے خرما یا انگور کا کوئي باغ اور اُسمیں تو نہریں جاري کردے یا آسمان کو همپر گرادے جیسا که تو نے دعوي کیا هی یا خدا کو اور فرشتوں کو گواهي کے لیئے بلاوے یا سونے کا بنا هوا تیرا ایک گهر هو یا تو آسمان پر چڑهه جاے اور وه چڑهه جانا هم سچ نمانینگے جب تک تو همارے لیئے کوئي ایسي کتاب نه اُتار لاے جسے هم آپ پڑهه لیں اُنکے جواب میں کہہ (ای محمد) که سبحان الله میں کون هوں مگر ایک بشر جو پیغمبري پر بهیجا گیا هوں * پهر سورهٔ انعام میں لکها هی که * * واقسموا بالله جهد ایمانهم لن جاءتهم آیة لیومنون بها قل انما الایات عند الله و ما یشعرکم انها اذا جاء لا یومنون * * یعني (کفّار نے) بڑي گاڑهي قسم کهائي هی که اگر کوئي معجزه دیکهیں تو ایمان لاوینگے کہہ (ای محمد) که معجزے خدا کے پاس هیں اور تم نہیں جانتے هو اگر معجزه هوگا تب بهي وے ایمان نلائینگے * پهر اسي سورة میں مرقوم

هی که * ما عندي ما تستعجلون به ان الحکم الا الله يقض الحق و هو خير الفاصلين قل لو ان عندي ما تستعجلون به لقضي الامر بيني و بينکم * * يعني کہہ (ای محمد) که ميرے پاس وہ چيز (يعني معجزہ) جسکے ليئے تم جلدي کرتے هو نہيں هی کيونکه حکم خدا کي طرف سے هی اور وهي حق کو ظاهر کر ديگا اور وہ سب حاکموں سے بہتر و برتر هی کہہ (ای محمد) که وہ چيز (يعني معجزہ) جسے تم چاهتے هو که جلد ظہور ميں آجاے اگر ميرے پاس هوتا تو ميرا تمهارا جهگڑا فيصل هو جاتا * پس ان آيتوں سے صاف معلوم هوتا هی که محمد نے کوئي معجزہ نہيں دکهايا اور دکهانے پر قادر بهي نتها اور هرچند که قرآن کے مفسّرين دعوی کرتے هيں که درحاليکه خدا جانتا تها که يے لوگ جو محمد سے معجزہ طلب کرتے هيں اگر معجزہ ديکهه بهي لينگے تب بهي ايمان نلائينگے تو اپني رحمت کے سبب محمد کو معجزہ دکهانے کي اجازت ندي تاکه أنکا عذاب بڑهه نجاے ورنه بجز أنهيں اوقات مذکورہ کے محمد کو معجزہ دکهانے کي قدرت تهي ليکن مفسرين ايسا دعوی کرکے محمد کو جهوٹها بناتے هيں کيونکه محمد تو اِن آيتوں ميں کُهلا کُهلي اقرار کرتا هی که صرف نصيحت دينا ميرا کام هی اگر معجزہ ميرے اختيار ميں هوتا تو ميں ضرور دکهلاکر حجت تمام کرتا علاوہ اِسکے جو لوگ رسالت کے ثبوت ميں محمد سے معجزہ طلب کرتے تهے محمد نے أنهيں کسي جگہہ اور کسي وقت اپنے اگلے معجزہ کا حواله نہيں ديا اور نه يہه کہا که ميں آيندہ معجزہ دکهلاؤنگا اور ظاهر هی که اگر محمد سے معجزہ هوا هوتا تو اپنے مدعيوں کو أسکا حواله ديکر حجت تمام کرتا اور أنهيں بهي ايمان نلانے کے ليئے پهر کچهه عذر باقي نه رهتا مگر اِس بات سے که لوگ هميشه محمد سے معجزہ مانگا کرتے تهے اور أسنے کسي وقت أنهيں اپنے معجزہ کا حواله نہيں ديا صاف ثابت هوتا هی که محمد نے کبهي معجزہ نہيں کيا اور نه أسے معجزہ کرنے کي طاقت تهي چنانچه يہه مطلب سورهٔ بني اسرائيل سے کُهلا کُهلي

معلوم ہوتا ھی کہ اسمیں لکہا ھی * * ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بہا الاولون * * یعنی کوئي چیز ھمیں مانع نہیں ہوئی کہ تجھے معجزہ کے ساتھہ بھیجیں مگر یہی کہ اگلے پیغمبروں کو جو ھمنے معجزہ دیکر بھیجا تھا اُنھیں لوگوں نے جھوٹھا جانا * پس اِس آیت کے مضمون سے بھي بخوبي واضح ھی کہ محمد نے کسي وقت معجزہ نہیں دکھایا اور رسالت کي یہہ دلیل اُس میں نہ تھي * * بعضے علما دعوی کرتے ھیں مثل مصنف کتاب استفسار جو اپني کتاب کے آخر میں لکھتا ھی کہ اِن آیتوں میں معجزہ کي نفي عموما نہیں ھی بلکہ ایک خاص نفي ھی یعني اُن آیتوں میں محمد نے صرف اُس خاص معجزہ کا اِنکار کیا ھی جو بعضے بے ایمان عرب نے اُس وقت اُس سے مانگا تھا اور کہتے ھیں کہ یہہ بات لفظ الایات سے جو معرّف باللّام ھی ثابت ہوتي ھی اور لکھتے ھیں کہ اگر الایات کي جگہہ صرف لفظ آیۃ ہوتا تو البتہ عموما نفي نکلتي اور ثابت ہو جاتا کہ محمد سے کوئي معجزہ نہیں ہوا سو ایسا دعوی اُس وقت درست ہوتا کہ لفظ الایات قران میں ھمیشہ خاص کے معاني سے آیا ہوتا لیکن درحالیکہ خود اِس آیت سے اور اَوَر آیتوں سے بھي واضح و ثابت ہوتا ھی کہ لفظ الایات اِس مقام میں اور قرآن کے اَوَر مقاموں میں بھي آیۃ کے معاني سے یعني عام معني سے آیا ھی تو ظاہر و ثابت ہوا کہ ایسا دعوی باطل و بیجا ھی اور قرآن کي اُن آیتوں میں سے جن میں لفظ الایات عام معني سے آیا ھی چند آیتیں یے ھیں مثلا اُسي اخیر آیت میں نرسل کا لفظ اِشارہ کرتا ھی کہ لفظ الایات فائدہء عام کے لیئے آیا ھي چنانچہ اُسي آیت کے آخر الفاظ یے ھیں کہ * * ما نرسل بالایات الا تخویفا * * یعني انبیا کو ھم نے معجزے کے ساتھہ نہیں بھیجا مگر ڈرانے کے لیئے * دیکھو اِس جملہ میں لفظ الایات عام معني سے آیا ھی پس ظاہر ھی کہ پہلے جملہ میں بھي اُس سے یہي مراد ھی پھر تیسري آیت میں لفظ آیۃ یعني جاءتہم آیۃ عام معني سے آیا ھی اور

بعدہ لفظ الایات سے تعبیر کیا گیا یعني انما الایات الخ پس ظاہر هی کہ
الایات اِس مقام میں آیة کے معني سے یعني عام معني کے لیئے آیا هی
پھر سورہ عمران میں وارد هی کہ * * ذلک نتلوہ علیک من الایات * * یعني
هم اِس طرح آیات کو تجھہ سے بیان کرتے هیں * پھر سورۂ انعام میں مذکور
هی کہ * * قد فصّلنا الایات لقوم یعلمون * * یعني هم نے آیات کو اِس
طرح سے یاد کرنیوالوں کے لیئے بیان کیا * اور یہي الفاظ سورۂ اعراف اور
سورۂ توبہ وغیرہ میں بھي آئے هیں پھر سورۂ رعد کے اوائل میں لکھا هی
کہ * * یفصّل الایات لعلکم الخ * * یعني وہ تم سے آیات کي تفصیل کرتا
هی * پھر سورۂ دخان میں هی کہ * * و اتیناهم من الایات * * یعني
هم نے اُنھیں (یعني بني اِسرائیل کو) نشانیاں (یعني معجزے) دئے هیں * *
پھر سورۂ احقاف میں لکھا هی کہ * و صرفنا الایات لعلهم یرجعون * *
یعني هم نے اپني آیات یعني اپني نشانیاں اُن سے بیان کردیں * خلاصہ
ایسي آیتیں قرآن میں بہت هیں جن میں لفظ الایات عام معني سے
آیا هي اور بعضے مقام میں قرآن کي آیتوں سے مراد هی اور بعض جگہہ
معجزوں اور خدا کي نشانیوں سے جو آسمان و زمین میں هیں مقصود
هي اور بعض موضع میں اُن معجزوں سے مراد هی جو انبیا نے عادت اللہ
کے موافق دکھائے هیں پس شک نہیں هی کہ آیات مذکورہ میں بھي لفظ
الایات عام کے معني سے آیا هی اور محمد نے اُن آیتوں میں نفي عام
اِس لیئے کي هی کہ وے معجزے جو عادت اللہ کے موافق انبیا کو دیئے
گئے تھے اُسکو نہیں دیئے گئے * * اور یہہ جو مصنف استفسار کہتا هی کہ
مسیح نے بھي صاحب معجزہ هوکر معجزہ سے اِنکار کیا هی جیسا کہ متي
کے ۱۶ باب کي ۴ آیت میں مرقوم هی کہ * اِس زمانہ کے بد اور حرامکار
لوگ نشان ڈھونڈھتے هیں پریونس نبي کے نشان کے سوا کوئي نشان اُنھیں
ندکھایا جائیگا * سو یہہ آیت مصنف مذکور کے لیئے مفید نہوگي کیونکہ
پہلے تو یہودي سرداروں نے امتحان کے طور پر ایک خاص آسماني نشان

مسیح سے مانگا تھا چنانچہ متی کے اُسی باب کی پہلی آیت سے ظاہر و ثابت ہی کہ وہاں مرقوم ہی کہ * فروسیوں اور زادوقیوں نے آکے آزمایش کے لیئے اُس سے چاہا کہ ایک آسمانی نشان ہمیں دکہا * پس مسیح نے صرف اُسی خاص نشان سے انکار کیا اور بس دوسرے مسیح نے محمد کی طرح یہہ نہیں کہا کہ نشانی میرے پاس نہیں ہی اور میں معجزہ کے ساتہہ نہیں بہیجا گیا بلکہ یہہ کہا کہ ایک خاص نشان بہی تمہیں دکہلایا جائیگا یعنی یونس نبی کا معجزہ جو مسیح کے قیام سے مراد ہی جیسا کہ متی کے ۱۲ باب کی ۳۸ آیت سے ۴۱ تک بیان ہوا ہی اور یہہ نشان مسیح کے قیام کے وقت یہودیوں پر ظاہر ہوا تیسرے مسیح کے معجزے انجیل میں مفصل بیان ہوئے اور کہا گیا ہی کہ اُسنے فلانے مُردہ کو زندہ کیا اور فلانے اندہے کو بینائی بخشی اور فلانے بیمار کو اچّہا کیا اور یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۸ آیت میں مذکور ہی کہ خود مسیح نے یہودیوں کو اپنے معجزوں کی طرف رجوع کرکے کہا کہ * اگر مجہہ پر ایمان نلاؤ تو میرے کاموں پر ایمان لاؤ * اور یہودی سرداروں نے خود مسیح کے معجزوں کا اقرار کیا ہی چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی ۲ آیت میں لکہا ہی کہ * نیقودیموس جو یہودیوں کا ایک سردار تہا اُسنے رات کو یسوع پاس آکر کہا کہ ربّی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہوکے آیا کیونکہ کوئی شخص یہ معجزے جو تو دکہاتا ہی جب تک کہ خدا اُسکے ساتہہ نہو نہیں دکہا سکتا * مگر قرآن میں کسی جگہہ نہیں کہا گیا کہ محمد نے فلاں فلاں معجزے دکہائے ہیں بلکہ معجزہ کا عذر اور نفی جا بجا ہی جیسا کہ بیان ہوا * * بعضے وقت محمدی سورۂ قمر کی یہہ آیت کہ * * اقتربت الساعة و انشق القمر * * یعنی پاس آ لگی وہ ساعت اور چاند پہٹ گیا * محمد کے معجزہ کی دلیل بناکر چاہتے ہیں کہ اِس آیت سے محمد کا معجزہ ثابت کریں پر اِس آیت سے محمد کا معجزہ کئی وجہ سے ثابت نہیں ہوتا اولاً لفظ الساعة الف لام کے ساتہہ مفرد ہونے کی حالت میں ہر جگہہ قرآن میں

روز قیامت کے معني سے آیا هی مثلا سورهٔ طه کے اوائل میں اور سورهٔ حم اور سورهٔ شوري وغیره میں اِسي معني سے هی جانا چاهیئے که لفظ الساعة باره سورتوں میں پندره جگهه پایا گیا اور هر جگهه روز قیامت کے معني یا ساعت آخیر کے معني سے آیا هی چنانچه مفسّرین نے بهي اُسکو اِسي مضمون سے بیان کرکے کہا هی که قیامت کا دن آن پہنچا اور جمله انشق القمر واو عطف کے سبب جمله اقتربت الساعة کے ساتهه ملحق هوکر معطوف اور معطوف علیه دونوں ایک جمله کے حکم میں هیں اور اِسکے سوا دونوں جملوں میں دو فعل ماضي آئے هیں تو جیسا که پہلا فعل اقتربت مستقبل کے معني بخشتا هی یعني قیامت کا دن آویگا اِسي طرح دوسرا فعل انشق بهي سینشق کے معني دیتا هی یعني جس وقت که قیامت کا دن آویگا چاند پهٹ جائیگا چنانچه بعض علما اور بعض مفسّرین نے بهي آیت کو اِسي مضمون سے بیان کیا هی مثلا زمخشري اور بیضاوي اگرچه آیت مذکوره کو محمد کا معجزه جانتے هیں پهر بهي اپني تفسیر میں یوں لکهتے هیں * * و عن بعض الناس اِن معناه ینشق یوم القیامة و في قراة حذیفة و قد انشق القمر ای اقتربت الساعة و قد حصل من آیات اقترابها انه القمر قد انشق * * یعني بعضے اشخاص نے کہا هی که اِس آیت کے معني یے هیں که قیامت کے دن چاند شق هو جائیگا اور حذیفه کي قراءت میں یوں هی که چاند شق هو گیا یعني قیامت کا دن نزدیک آیا اور اُسکے نزدیک آنے کا نشان بهي ملا اور وه یهه هی که چاند شق هو گیا * اور بیضاوي لکهتا هی که * * و قیل معناه سینشق یوم القیامة یعني بعض نے کہا هی که قیامت کے دن چاند شق هو جائیگا * ثانیا اگر بالفرض هم مان بهي لیں که شق القمر وقوع میں آیا هی تو اُس حالت میں بهي محمد کا معجزه نهو سکیگا کیونکه نه تو خود آیت میں نه اُسکے ما بعد کي آیتوں میں کہا گیا هی که یهه کام محمد کے وسیله سے وقوع میں آیا اور معجزے یا خرق عادت کو رسالت و پیغمبري کي دلیل بنانے

کے لیئے ضرور ہی کہ اسي کتاب میں کہا گیا ہو کہ وہ معجزہ اُسي پیغمبر سے ظہور میں آیا ہی جیسا کہ موسیٰ اور یسوع اور حواري وغیرہ کے معجزے توریت و انجیل میں مفصل بیان ہوئے ہیں اور کہا گیا ہی کہ فلاں فلاں معجزہ فلاں فلاں نبي و رسول سے ہوا مگر قرآن کي اِس آیت میں فعل کے فاعل کا کچھہ ذکر نہیں صرف عموما کہا گیا ہی کہ چاند شق ہو گیا اور آور آیتوں میں بھي قرآن کے کسي مقام میں نہیں کہا گیا کہ اِس سورۃ میں جو شق القمر کا معاملہ ہی سو محمد سے نسبت رکہتا اور اُسکے وسیلہ سے عمل میں آیا ہی اور ما بعد کي آیت میں بھي نہیں کہا گیا کہ جس وقت کہ مشرکوں نے اِس نشان کو دیکہا تو کہا کہ جادو ہی بلکہ ایک عام معني اور صیغہ مضارع سے اور بلا تعئین لفظ آیت کے یعني بغیر الف لام تعریف کے کہا ہی کہ * و ان یرو آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر * * یعني اگر بے ایمان لوگ کوئي نشان دیکہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہہ پرانا جادو ہی * پس اس آیت میں بھي کچھہ اِشارہ نہیں ہی کہ وہ امر محمد سے واقع ہوا اور دوسري آیت کا علاقہ پہلي آیت سے اِس نہج پر ہی کہ بے ایمان لوگ آخري زمانہ میں اگرچہ قیامت کے نشان بہت دیکہینگے مگر ایمان نہ لائینگے بلکہ اُنکے بے ایمانوں کي عادت کے موافق کہینگے کہ یہہ جادو ہی لہذا اگر شق القمر محمد سے ہوا ہوتا تو بلا شک اُن لوگوں کو جو ایک معجزہ طلب کرتے تھے محمد اپنے اِس معجزہ شق القمر کا حوالہ دیکر کہتا کہ فلاں وقت میں چاند کو میں نے شق کیا ہی اور یہہ میرا معجزہ ہی تم بے ایمان مت ہوؤ بلکہ لازم تہا کہ یہي جواب دیتا تاکہ اُنہیں کچھہ عذر باقي نرہتا مگر قرآن میں کہیں ایسے جواب کا ذکر و اِشارہ بھي نہیں ہی خلاصہ اِن وجوہات سے ظاہر ہوا کہ یہہ آیت بھي محمدیوں کو مفید نہیں اور محمد کا معجزہ اِس سے ثابت نہیں ہوتا ہی *

مصنف استفسار نے قرآن کي یہہ آیت بھي ذکر کي ہی کہ سورۃ انفال

میں ایسا مرقوم هی کہ * * ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی * * یعني
تو نے نہیں ڈالا جسوقت کہ ڈالا لیکن خدا نے ڈالا * اور کہا هی کہ اِس
آیت کا مضمون محمد کے معجزہ کي دلیل هی مگر ان کلمات میں کہیں
یہہ نہیں کہا گیا کہ محمد نے فلاں فلاں معجزہ کیا بلکہ بے تعئین اور بے
تفصیل صرف اِتنا هي کہا هی کہ تو نے نہیں ڈالا جسوقت ڈالا لیکن خدا
نے ڈالا سو دانشمندوں کے نزدیک ایسے غیر معین لفظوں سے معجزہ ثابت
نہوگا هاں مگر احادیث کے مضمون بموجب مفسّرین یوں لکھتے هیں کہ
غزوهٔ بدر یا غزوهٔ حنین میں محمد نے ایک متهي ریت کفار کے لشکر کي
طرف ڈالي تهي جس سے اُن سب کي آنکهوں میں ریت هي ریت هو
گئي پهر کفّار بهاگ گئے پس اِس آیت کي نسبت کہتے هیں کہ اِسي
واقعہ سے اشارہ هی لیکن همکو حدیثوں سے کچهہ کام نہیں هماري بحث
تو قرآن کے ساتهہ هی اور معجزہ کي تفصیل قرآن کي آیتوں سے مانگتے هیں
نہ کہ حدیثوں سے اور یہہ بات کہ محمد کي حدیثیں دیني مباحثہ میں
دلیل نہیں هو سکتیں آگے بیان و ثابت هوگا اور اگر بالفرض هم قبول کریں
کہ وہ حدیث صحیح هی اور في الحقیقت محمد نے دشمنوں کے لشکر کي
طرف ریت ڈالي تب بهي اس سے معجزہ ثابت نہوگا کیونکہ یہہ تو
صرف ایک ایسي بات هی کہ هر زمانہ میں لشکر کشوں نے کي هی اور
اب بهي کیا کرتے هیں تاکہ اپنے لشکر کو دلیر و بیباک بناویں پس اگر اُنکا
وعدہ وعید پورا هوا اور دشمن پر فتح هو گئي تو اِس صورت میں کوئي
عقلمند یہہ نکہیگا کہ اُنکي بات اِلہام الہي سے تهي اور وہ ریت في
الحقیقت دشمنوں کي آنکهوں هي میں پڑي اور لشکر کش نے معجزہ
دکهایا هی *

آیات مذکورہ کے سوا مصنف موصوف نے اپني کتاب کے ۲۱۰ صفحہ
میں یے آیتیں بهي لکهي هیں یعني * * و شهدوا ان الرسول حق و جاء
هم البینات * * جو سورهٔ عمران میں واقع هی * یعني گواهي دي کہ

رسول برحق هی اور اُنهیں نشانیاں ملیں * پهر یهه آیت جو سورهٔ صف
میں مرقوم هی که * * فلما جاءهم بالبینات قالوا هذا سحر مبین * * یعني
جسوقت که کهلے نشانوں سے اُنکے پاس آیا تو بولے یهه صریح جادو هی *
اب مصنف مذکور دعویٰ کرتا هی که اِن آیتوں سے محمد کے معجزے ثابت
هوتے هیں اور جا بجا اُن آیتوں کي طرف رجوع کرکے انهیں اپني دلیل
بناتي هی اور اسکي طرز تحریر سے ایسا معلوم هوتا هی که محمد کا معجزه
ثابت کرنے کے لیئے قرآن کي آیتوں میں عمده آیتیں یهي هیں اور شک
نهیں که اگر اِن سے بهتر آیتیں قرآن میں ملتیں تو انهیں بهي لکهتا مگر
محمد کا معجزه اِن آیتوں سے بهي ثابت نهیں هوتا کیونکه اولاً تو ان آیتوں
میں ایک معجزه بهي محمد کے نام سے مذکور نهیں هوا اور ایسي تفصیل
کے ساتهه جو رسالت ثابت کرنے کے لیئے لازم و واجب هی اور جس طریقه
پر توریت و انجیل میں آئے هیں نهیں کہا گیا که محمد نے فلاں معجزه
فلاں وقت اور فلاں مقام پر کیا هی بلکه صرف عموما کہا هی که اُنهیں
نشانیاں ملیں اور کُهلے نشانوں سے اُنکے پاس آیا ثانیاً دوسري آیت
مصنف کے مطلب کو اِس سبب سے بهي مفید نهیں هی که وه آیت
بظن غالب نه محمد سے بلکه مسیح سے مراد رکهتي هی چنانچه بیضاوي نے
بهي اُسے مسیح کي طرف رجوع کرکے اِس مضمون سے بیان کیا هی که * *
فلما جاء هم بالبینات قالوا هذا سحر مبین * * الاشارة الی ما جاء او الیه
و تسمیته سحرا للمبالغة و یویده قراة حمزة و الکسائي هذا ساحر علی ان
الاشارة الی عیسیٰ ثم * * یعني اِشاره ما جاء کي طرف هی یا جائي کي
طرف یعني شخص آینده اور اُسکا نام سحر جو رکها گیا سو مبالغه کي راه سے
هی اور حمزه و کسائي کي قراة هذا ساحر اِس معني کي موید هی که یهه
عیسیٰ سے اشاره هی ثالثاً اگر بالفرض هم قبول بهي کریں که دونوں آیتیں
محمد کي طرف رجوع کرتي هیں تب بهي لفظ البینات اگرچه معجزه کے
معني بهي رکهتا هی مگر قرآن کے بهتیرے مقاموں میں صرف آیات قرآن

اُس سے مراد هی مثلاً سورۂ حدید کے اوائل میں مرقوم هی کہ * * هو الذي ینزل علي عبدہ آیات بیّنات الخ * * یعني وہ وهي هی جو اپنے بندہ پر روشن آیتیں اُتارتا هی * پھر سورۂ احقاف کے اوائل میں هی کہ * * و اذا تتلیٰ علیهم آیاتنا بیّنات * * یعني جس وقت اُنھیں همارا روشن کلام سنایا * پھر سورۂ بیّنہ میں مرقوم هی کہ * * الا من بعد ما جاءتهم البیّنہ * * یعني بعد اسکے کہ آیا اُنکے پاس روشن کلام * پھر سورۂ بقر میں مذکور هی کہ * * فان زللتم من بعد ما جاءتکم البیّنات * * یعني اگر تم ٹھوکر کھاؤ بعد اُسکے کہ صاف حکم تمھارے پاس پہنچ چکا * پھر سورۂ مومن میں وارد هی کہ * * لما جاءني البیّنات من ربّي * * یعني جس وقت کہ آئے میرے پاس کھلے نشان میرے رب سے * خلاصہ ایسي آیتیں قرآن میں بہت هیں جن میں الفاظ بینہ اور البینات اور بالبینات بمعني آیات قرآن اور اگلے پیغمبروں کے احکام و اِلهام کے معني سے آئے هیں اور درحالیکہ قرآن میں کسي جگہہ نہیں کہا گیا هی کہ فلاں معجزہ محمد سے هوا بلکہ اِسکے ضد و برخلاف معجزہ نکرنے کا عذر جابجا مذکور هوا هی تو ظاهر و ثابت هی کہ آیات مذکورہ میں اگر قبول بهي کریں کہ دونوں آیات میں محمد پر رجوع هو تو بهي البیّنات کا لفظ نہ محمد کے معجزہ کے معني سے بلکہ قرآن کي آیتوں کے معني سے آیا هی رابعاً اگر کوئي کہے کہ الفاظ هذا سحر مبین دلیل هی کہ اِس آیت میں لفظ بیّنات محمد کے معجزہ کے معني سے آیا هی کیونکہ قرآن کي آیتوں کو سحر نہیں کہہ سکتے تو اُسکا جواب یہہ هی کہ قرآن میں بہت آیتیں هیں جنمیں بیان هوا هی کہ قریش و یہود نے محمد کو ساحر اور قرآن کي آیتوں کو سحر اور سحر مبین کہا هی مثلاً سورۂ ص میں مرقوم هی کہ * * و قال الکافرون هذا ساحر کذاب * * یعني منکروں نے کہا کہ یہہ جھوٹھا جادوگر هی * پھر سورۂ زخرف میں هی کہ * * و لما جاء هم الحق قالوا هذا سحر * * یعني جس وقت کہ حق ان کے پاس پہنچا تو بولے یہہ

جادو ہی * پھر سورۂ احقاف میں مذکور ہی کہ * * قال الذین کفروا للحق لما جاء ہم ھذا سحر مبین * * یعني منکر جس وقت حق بات اُنہیں ملتي ہی تو کہتے ہیں کہ یہہ صریح جادو ہی * پس ظاہر ہی کہ یہہ دعوی بھي باطل ہی الحاصل واضح اور آشکار ہو گیا کہ اِن دو آیات مذکورہ سے بھي محمد کا معجزہ ظاہر و ثابت نہیں ہوتا پس بخوبي یقین ہی کہ محمدي لوگ ایسي ایک آیت بھي قرآن سے نہیں لاسکتے جس میں محمد کا معجزہ تفصیل‌وار بیان ہوا ہو خلاصہ قرآن سے محمد کا معجزہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ معجزات سے اُسکا انکار ظاہر و ثابت ہوتا ہی اور بس *

پیشینگوئي بھي قرآن میں مذکور نہیں ہوئي ہی یعني ایسي پیشینگوئیاں جو کتب مقدسہ کي پیشینگوئیوں کي مانند ہوں قرآن میں ذکر نہیں ہوئي ہیں لیکن بعض علما اِن آیتوں کو ذکر کرکے کہتے ہیں کہ اِنمیں خبر قبل از وقوع دي گئي ہی چنانچہ سورۂ قمر میں مرقوم ہی کہ * * ام یقولون نحن جمیع منتصر سیہزم الجمع و یولون الدبر * * یعني وے کہتے ہیں کہ ہم قوي و بر زور لوگ ہیں لیکن وہي لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھہ پھیر دینگے * اب مفسّرین کہتے ہیں کہ یہہ آیت غزوۂ بدر سے پہلے وارد ہوئي اور جب محمد کا لشکر قریش پر غالب ہوا تو اِس آیت کي سچائي ظہور میں آگئي لیکن اِس آیت کي اصل حقیقت اِس طرح ہی کہ جب محمد کے اصحاب اور اُسکے لشکر نے جان لیا کہ لشکر قریش گنتي میں ہم سے دو چند ہی تو اُنکے دل میں خوف بیٹھہ گیا تھا جیسا کہ سورۂ انفال سے اور حیات القلوب کي دوسري جلد کے ٣ باب سے معلوم ہوتا ہی کہ محمد نے اپنے اصحاب کو خبر دي کہ قافلہ گذر گیا اور قریش ہماري طرف متوجہ ہیں اور حق تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہی کہ اُنسے جہاد کروں اصحاب یہہ بات سنکر بہت ڈرے اور گھبرائے گئے پھر اُسي کتاب کے ایک اَور مقام میں لکہا ہی کہ جب لشکر قریش

کي کثرت کي خبر محمد کے اصحاب کو پہنچي تو وے بہت ڈرے اور رو نے لگے محمد نے یہہ حال دریافت کرکے اُنکا خوف مٹانے اور اپنے لشکر کے دلیر بنانے کو آیہء مذکورہ بیان کي چنانچہ ہر سردار اور ہر لشکرکش کا ایسا ھي قاعدہ ھوتا ھی کہ لڑائي سے پہلے اِسي قسم کي باتیں اپنے لشکر سے کہتا ھی پس اگر اِتفاقا دشمن پر غلبہ اور فتح ہوئي تو اُسکي بات بھي سچ ھو گئي پھر ایک اَوْر آیت جسے مفسّرین نے پیشینگوئي کي دلیل بنایا ھی سورہء روم میں ھی کہ * الم غلبت الرّوم في ادني الارض و ھم من بعد غلبہم سیغلبون في بضع سنین * یعني رومي نزدیک کي ولایت میں مغلوب ھو گئے لیکن مغلوبیت کے بعد پھر وے کئي ایک سال میں غالب ھونگے * اکثر مفسّرین کے قول بموجب یہہ آیت ھجرت سے ایک دو سال پہلے نازل ھوئي یعني کہتے ھیں جس وقت کہ ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے روم کے لشکر کو شکست دیکر ولایت شام روم کے بادشاہ سے چھین لي تھي اُس وقت یہہ آیت وارد ھوئي مگر اِس واقعہ کے سات آٹھہ برس بعد پھر روم کا لشکر خسرو پرویز پر غالب آیا اور اُسے شکست دي پس مفسّرین کے دعوي بموجب محمد کا قول صادق آیا لیکن اگر بالفرض ھم مان بھي لیں کہ مفسّرین کا دعویٰ درست ھی اور یہہ آیت قبل اِسکے کہ روم کا لشکر ایران کے لشکر پر غالب آوے نازل ھوئي ھی تب بھي صاف معلوم ھوتا ھی کہ پہلي آیت کي طرح اِس آیت کو بھي محمد نے لشکر کشوں کي عادت پر اور اپنے اصحاب کي تسلّي کے لیئے اور صرف اپنے گمان یا خوردہ بیني کے موافق بیان کیا ھی چنانچہ ایسي باتیں ھر زمانہ میں عقلمندوں سے سننے میں آئي ھیں مثلا اگر دو بادشاہ آپس میں لڑیں اور ایک کي شکست ھو جاے تو ایک شخص صرف اپنے گمان سے کہہ سکتا ھی کہ یہہ شکست کھایا ھوا بادشاہ چند سال کے بعد پھر غالب ھو جائیگا اور اگر کوئي شخص ان دونوں بادشاھوں کے زور و قوت کے حال کي اطلاع رکھتا ھو اور جان لے کہ اِس مغلوب بادشاہ کا سامان اُس بادشاہ

سے جو اِتفاقاً غالب ہو گیا زیادہ ہی تو وہ شخص اپني خوردہ بیني اور دور اندیشي سے کہہ سکیگا کہ یہہ مغلوب بادشاہ تہوڑے دن میں پھر غالب ہو جائیگا پس اگر ایسے شخص کا قول سچا ہو جاے اور وہ اپنے اِسي قول کو سند لیکر رسالت کا دعوی کرے اور اپنے کلام کو الہام بتاوے تو البتہ ایسے دعوي کو صاحبان عقل ہرگز قبول نکرینگے خلاصہ اِن وجوہات سے بخوبي ظاہر ہو گیا کہ آیات مذکورہ کے مضامین محمد نے صرف اپنے گمان اور خوردہ بیني اور عاقبت اندیشي کے موافق بیان کیئے ہیں پس ایسي باتیں رسالت کي دلیل نہیں ہو سکتي ہیں اگر کوئي شخص قرآن کي آیات مذکورہ کو کتب مقدسہ کي پیشینگوئیوں سے مقابلہ کرے تو اُسپر واضح ہو جائیگا کہ اِن پیشینگوئیوں میں اور قرآن کي اُن آیتوں میں آسمان و زمین کا فرق ہی قرآن کي یے آیات صرف انسان کي بات اور گمان ہی بے تعئین اور بے تفصیل اور کتب مقدسہ کي پیشینگوئیاں دو تین آیت پر منحصر نہیں بلکہ کئي سو پیشینگوئیاں اُن میں بیان ہوئي ہیں اور وقوع واقعہ سے سو سو اور ہزار ہزار سال پہلے خبر دي گئي اور تفصیل کے ساتھہ بیان ہوئي ہیں اور پھر وے سب پوري ہوکر صادق آئي ہیں جیسا کہ مفصل مذکور ہوا الحاصل اُن مطالب اور اُن دلائل سے جو یہاں تک اِس فصل میں لکھے گئے واضح ہوا کہ محمد نے نہ معجزہ کیا نہ پیشینگوئیاں بیان کي ہیں پس وہ دوسري شرط جو اِس باب کے اوائل میں سچے پیغمبر کا صدق معلوم ہونے کے لیئے ذکر کي گئي پوري نہیں ہوئي اور محمد کي رسالت کے لیئے کوئي دلیل نبائي گئي *

لیکن محمدي لوگ احادیث کے رو سے نقل کرتے ہیں کہ محمد نے بہت معجزے اور بے شمار امور عجیبہ ظاہر کیئے ہیں مگر حدیثوں کي صحت میں کئي سبب سے شک ہی * پہلا سبب یہہ کہ احادیث کے نقل کرنیوالے محمد کے ازواج و اصحاب اور خویش و اقربا تہے پس محمد کے حق میں انکي گواہي چنداں معتبر نہیں ہی اور صرف اس حال میں

دلیل ٹھہریگي که معلوم و یقین هو جاے که اُنھوں نے تعصب و طرفداري نهیں کي هی اور وے باتیں جو اُنھوں نے نقل کي هیں في الحقیقت انکي دیکھي هوئي هیں لیکن غیر ملت کے هر عارف و عاقل کے نزدیک جو محمد واصحاب وغیرہ کے حالات سے مخبر اور احادیث سے آگاہ هیں اِس بات میں شک هی اور محمد کے معجزات کي بابت غیر ملّت والوں کي گواهي نه قرآن میں پائي جاتي هی نه آور قوموں کي تواریخ اور کتابوں میں بلکه اُنکا ذکر صرف محمدي حدیثوں میں هی اور بس جاننا چاهیئے که مسیح کے معجزوں کي بابت نه صرف حواریوں اور دوستوں اور هم مذهبوں کي گواهي بلکه غیروں اور دشمنوں کي شهادت بهي موجود هی چنانچه علماے یہود کي گواهي انجیل میں جا بجا وارد هی اور بت پرست عالموں کي شهادت اُس زمانه کي بعض تواریخ میں مذکور هی جیسا که بیان هوچکا اور توریت کي صحت و حقیت کے واسطے مسیح کا قول کافي گواہ هی چنانچه یهه بهي مذکور هوا * دوسرا سبب یهه که احادیث کے راوي ایسے لوگ هیں که وے معجزات جو اُنھوں نے نقل کیئے هیں اپني آنکھوں نهیں دیکھے تھے بلکه محمد کي وفات سے سو دو سو برس بعد تواتر سے محمد کے معجزے سنکر جمع کیئے پهر بے اعتباري کے سبب اُن میں سے ایک نصف حذف کر دیئے مابقي کو معتبر جانکر اپني کتابوں میں ضبط و مرقوم کیا چنانچه ابن الشهاب ظهري اور ابن عبدالله محمد ابن اسمعیل بخاري اور کلیني که مشهور راویوں میں سے هیں مثلاً بخاري نے که دو سو برس محمد کے بعد تها دو لکهه احادیث جمع کي تهي مگر اُن میں سے صرف سات هزار دو سو پچهتر معتبر سمجهکر اپني کتاب میں یعني صحیح بخاري میں داخل و مسطور کیا هی اس صورت میں که راویوں نے معجزات جو اپني کتابوں میں نقل کیئے هیں اپني آنکهه سے نهیں دیکھے اور حدیثیں جو لکهي هیں محمد کي زبان سے نهیں سنیں بلکه تواتر کي راہ سے جیسا که بیان هوا احادیث اُنهیں بهم پهنچي هیں پس حدیث

کي بابت اُنکي گواهي کمتر اعتبار کے لائق هی پوشیده نرهے که مسیح کے
معجزے اُنہیں اشخاص یعني حواریوں نے لکھے هیں جو هر وقت مسیح
کے ساتھه دیکھتے رہتے تھے سچ هی که علماے محمدي نقّال احادیث کو
اسماً ذکر کرتے هیں اور اکثر حدیثوں کي سند محمد کے اصحابوں تک
پہنچاتے هیں پس فرض کریں که حدیث کي سند صحیح و درست هو تو
بھي اِس سے ثابت نہیں هوتا هی که نقّال یعني نقل کرنیوالوں نے یا
سہواً یا قصداً غلط نہیں کہا هی اور جب تلک که یہه بات مثبت نہیں
هوئي وہ حدیث صحیح و معتبر نه ٹھہریگي اور یہه بات که نقّال نے نه
صرف بعضي وقت بلکه بہت دفعه غلط کہا اور خلاف نقل کیا هی اِس
مرحله سے ظاهر و ثابت هی که ایسي احادیث بہت هیں که ایک دوسرے
سے ضد اور قران کي آیتوں سے برخلاف هیں * تیسرا سبب یہه هی که
اکثر احادیث کے معنی ایسے هیں که هر ایک عاقل و عارف اگر تعصب
اور جانبداري کو چھوڑدے تو آساني سے سمجھه لیگا که اِن سب باتوں کا
سچ اور درست هونا محال هی چنانچه اُن حدیثوں سے جو کتاب حق
الیقین اور عین الحیات و مشکات وغیرہ میں مرقوم هیں معلوم هوتا هی
که بہشت و دوزخ کي کیفیت اُن حدیثوں میں اِس طرح بیان هوئي
هي که بہشت کی نہروں کے کنارے پھولوں کي طرح لونڈیاں اُگتي هیں
جنکي مومنوں کو درکار هوں اُکھاڑ لیں اُنکي عوض پھر اُگ آتي هیں اور
مومنوں کے پاس کئي سو حور اور کئي هزار زوجه هونگي اور جس وقت
وے خواهش کرینگے بہشت کے بُھنے هوئے پرند اُنکے دسترخوانوں پر حاضر
هو جائینگے جب وے اشتہا کے موافق اُن میں سے کہا چکینگے تو وے پرند
پھر زنده هوکر اُڑ جائینگے اور طرح طرح کے کھانے اور شراب اور میوے اور
بیش قیمت پوشاکیں اور طلا و جواهر سے آراسته مکان اور اَور بہت سي
چیزیں بہشت میں موجود هیں جو بالکل مجازي و جسماني هیں اور بخت
حقیقي سے کچھه مناسبت هي نہیں رکھتیں اور دوزخ کي بابت یوں بیان

هوا هی که هزار سال اُسے دهونکا تب وہ بهڑکا هی اور دوزخ کے لوگ بڑي بڑي آتشي زنجیریں گردن میں اور آتشي جوتیاں پانو میں پہنے هیں جنکي گرمي سے اُنکا دماغ اُبلتا هی اور پاني کي جگهه اُنهیں دوزخ کا زردآب اور زناکاروں کا چرک اور پیپ جو دوزخ کي هانڈیوں میں اُبالا گیا هی پلاتے هیں اور وهاں بڑے بڑے سانپ اور بچهو رهتے هیں جو اهل جہنّم کو کاٹتے اور ستاتے هیں چنانچه یے سب باتیں ابو بصیر کے قول سے که اُسنے امام جعفر سے نقل کي هیں کتاب عین الحیات کے ۱۲۴ ورق سے ۱۷۴ تک مرقوم هیں اور اِسي طرح وہ حدیث بهي نامناسب هی جو آدم کي پیدایش کے باب میں امام جعفر سے بدین مضمون منقول هی که جبرئیل نے آدم کا کالبد بنانے کو ایک مٹهي خاک زمین سے اُٹهاني چاهي زمین نے انکار کیا آخر الامر ملک الموت نے اُٹها لي چنانچه یهه حدیث کتاب حیات القلوب کے ۱۶ ورق کے اول صفحه میں مفصل لکهي گئي هی اور اِسي منوال پر وہ حدیث بهي هی که گویا فرشتوں نے آدم کي پیدایش کي بابت خدا سے مباحثه کیا چنانچه امام محمد باقر کے قول سے کتاب مذکور کے اُسي ورق کے دوسرے صفحه میں بالتفصیل مرقوم هی پهر یهه که گویا آسمان میں خروس کي صورت کا ایک بڑا فرشته رهتا هی جس کے پانو زمین کے ساتویں طبقه پر اور سر عرش تک هی اور بازو مشرق سے مغرب تک پهیلتے هیں صبح کو جس وقت وہ فرشته اپنے بازو پهڑ پهڑاتا هی اُسي وقت زمین کے خروس بهي بازو پهڑ پهڑاکر بانگ دیتے هیں چنانچه حیات القلوب کي دوسري جلد کے ۱۷۵ ورق کے دوسرے صفحه میں محمد کے قول سے مفصل مرقوم هی اور ایسي هي وہ حدیث هی جو ابن بابویه نے علي سے روایت کي هی که اِتنے اِتنے بڑے فرشتے هیں که اگر اُن میں سے ایک فرشته زمین پر آوے تو زمین میں اُسکي سمائي نهو اور ایک فرشته ایسا هی که اُسکے کاندهوں سے کان کي لو تک سات سو برس کي راہ هی اور بعضا ایسا هی که ایک بازو سے آسمان کو بهر دیتا هی اور

بعضا ایسا ھی کہ آسمان اُسکی کمر تک تھی اور بعضا ایسا ھی کہ سارے
جہان کے دریا اسکے انگوٹھے کی گہرائی میں سما جائیں چنانچہ کتاب
عین الحیات کے ۳۲ ورق کے دوسرے صفحہ میں منفصل مرقوم ھی پھر عوج
ابن عنق کا حال حدیث میں یوں مرقوم ھی کہ گویا وہ آدم کا نواسا تھا
اور اُسکا قد تیئیس ہزار اور تین سو تینتیس گز کا تھا اُسنے دریا کی تہ
سے مچھلی پکڑی اور سورج کے قریب پہنچکر اُسے بھونکر کہا گیا اور نوح
کا طوفان اُسکے زانو تک آیا جیسا کہ حیات القلوب کی پہلی جلد کے ۱۶۰
ورق کے پہلے صفحہ میں مرقوم ھی پھر یہہ کہ اللہ تعالیٰ نے کتّے کو شیطان
کے منہہ کے پانی سے پیدا کیا ھی چنانچہ علی اور محمد کے قول سے اُسی
کتاب کی پہلی جلد کے ۳۹ ورق میں مسطور ھی اور اِسی طرح یہہ
حدیث بھی امام جعفر کے قول سے اُسی کتاب کے ۱۶ ورق کے دوسرے صفحہ
میں لکھی ھی کہ شیاطین انڈے دیتے ھیں پھر بچّے نکالتے ھیں پھر ایک یہہ
حدیث بھی اُسی کتاب کے ۴۵ ورق کے پہلے صفحہ میں مرقوم ھی کہ امام
صادق نے فرمایا کہ ابلیس ملعون نے آدم کی وفات کے بعد انگور کے درخت
تلے پیشاب کیا اِس سبب سے انگور کا شیرہ بدبو اور نشہدار ھوتا ھی اور
کتاب مشکوۃ میں بھی اِسی طرح کی حدیثیں ھیں چند حدیث اُن
میں سے بھی ھم ذکر کرینگے چنانچہ عذاب القبر کے باب میں کہا ھی کہ
منکر و نکیر ریاکار آدمی کے بدن کو آھنی گرز سے اِس قدر کوٹتے ھیں کہ
وہ اپنی قبر میں ایسا غل مچاتا ھی کہ مشرق سے مغرب تک اُسکی آواز
سنی جاتی ھی مگر جانوروں کے سوا کوئی نہیں سنتا اور باب الحشر میں
لکہا ھی کہ ابو ھریرہ نے روایت کی ھی کہ حشر کے دن آدمیوں کو اِتنا
پسینا آئیگا کہ ستر گز زمین میں اُتر جائیگا اور خود اُنکے منہہ تک پہنچیگا
پھر صفۃ النار و اہلہا کے باب میں ابو ھریرہ کی روایت سے کہا گیا ھی کہ
کفار کے دونوں کانوں کے درمیان دوڑتے گہوڑے کی تین دن کی راہ ھوگی
اور اُنکے دانت کوہ اُحد کی مانند اور بدن کے چمڑے کی موٹائی تین

رات کي راہ کے برابر ھوگي پھر باب بدء الخلق و ذکر الانبیا کي دوسري فصل میں جابر سے مروي ھی کہ ملائکہ حاملان کرسي اِتنے عظیم الجثہ ھیں کہ انکے کاندھوں سے کان تک کي مسافت ستّر برس کي راہ ھی پھر باب معجزات میں مذکور ھی کہ جابر نے کہا مدینہ میں جب کبھي محمد خطبہ پڑھتا تھا تو مسجد کے ستون کا تکیہ لگاتا تھا بعد ازان جبکہ منبر پر پڑھا تو وہ ستون رویا اور قریب تھا کہ دو ٹکڑے ھو جاے محمد نے بمشکل تمام اُسکي تسکین کي اور اِسي باب میں ابن عمر سے روایت ھی کہ محمد نے درخت سلمہ کو حکم دیا کہ خدا کي وحدانیت پر گواھي دے درخت اُسي وقت زمین سے اُکھڑکر پاس آیا اور تین بار گواھي دیکر لوٹ گیا پھر ابن عباس نے کہا ھی کہ ایک دن محمد کے حکم سے کھجور کے گُچّھے نے اسکي رسالت پر گواھي دي خلاصہ اِن احادیث کي مانند اَور بھي بہت سي نامناسب حدیثیں ھیں مگر نمونہ کے لیئے اِتني ھي بس ھیں * چوتھا سبب یہہ ھی کہ بہت سي حدیثیں قرآن کے برخلاف ھیں مثلاً قرآن میں مرقوم ھی کہ محمد سے کوئي معجزہ نہیں ھوا مگر احادیث کي رو سے یوں نقل کرتے ھیں کہ محمد سے بیشمار معجزے ظاھر ھوئے پھر قرآن میں بیان ھوا ھی کہ محمد گنہگار تھا لیکن اکثر احادیث کے مضمون بموجب محمدي لوگ اِسکے برخلاف یہہ دعویٰ کرتے ھیں کہ محمد معصوم تھا یعني اُس سے کوئي گناہ نہیں ھوا اور وہ ساري مخلوقات میں افضل تھا اور کہتے ھیں کہ ساري دنیا کے پیدا ھونے کا سبب وھي ھی پھر قرآن میں بیان ھوا ھی کہ محمد لڑکپن میں نادان و گمراہ تھا جیسا کہ سورۃ الضحیٰ میں مرقوم ھی کہ * * الم یجدک یتیما فآویٰ و وجدک ضالا فہدیٰ * * یعني کیا تجھے (خدا نے) یتیم نہیں پایا کہ تیري پرورش کي اور کیا تجھے گمراھي میں نہیں پایا کہ ھدایت کي * اور ایسا ھي سورۂ شوریٰ میں لکھا ھی کہ * * ماکنت تدري ما الکتاب و لا الایمان و لکن جعلناہ نورا نہدي بہ من نشاء من عبادنا * * یعني (ای

محمد) تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب و ایمان کیا چیز ہی لیکن ہم نے اُسے نور بنایا تاکہ اُسکے سبب ہدایت کریں اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں * لیکن احادیث اِن آیات کے برخلاف بیان کرتی ہیں کہ محمد نے ایمان کی حالت میں تولّد پایا اور اِسی جہت سے لڑکپن میں بہت سے معجزہ اُس سے ہوئے * پانچواں سبب یہہ ہی کہ احادیث آپس میں بہی مختلف ہیں چنانچہ سنیوں میں کچہہ اَور حدیثیں ہیں اور شیعیوں میں کچہہ اَور ہیں علاوہ اِسکے شیعیوں کی احادیث میں بہی حدیثیں آپس میں مختلف ہیں جیسا کہ امام زین العابدین کی اُس دعا کے مضمون سے جو کتاب حق الیقین کے ۲۶۰ ورق کے پہلے صفحہ میں بیان ہوئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ آدمی کا گناہ نہ گریہ و زاری سے معاف ہوتا ہی نہ عبادت اور رکوع و سجود سے نہ روزہ اور ریاضت سے بلکہ خدای تعالی صرف اپنی مرضی اور اپنے اِرادے سے معاف فرماتیگا دیکہو یہہ بات اُن احادیث سے بالکل برخلاف ہی جن میں کُہلا کُہلی کہا گیا ہی کہ قرآن کی تلاوت اور روزہ و زکوۃ کے وسیلہ سے گناہ کی معافی اور بیحد ثواب حاصل ہو سکتا ہی پہر اُسی کتاب کے ۱۸۰ ورق کے دوسرے صفحہ میں لکہا ہی کہ قیامت کے دن کوئی آدمی مقام حساب تک نہ پہنچیگا جب تک کہ بہت سی مشقت نہ اُتہا لیگا سو یہہ مطلب بہی اُن احادیث کے برخلاف ہی جن میں بیان ہوا ہی کہ شیعیوں اور مومنوں کی ایک گروہ ایسی ہوگی جو بیحساب بہشت میں داخل ہوگی پہر اُسی کتاب کے اُسی صفحہ میں ایک حدیث سند کاصحیح سے علی ابن ابرٰہیم نے امام محمد باقر سے روایت کی ہی کہ قیامت کے دن جسے کہ اول بلائینگے وہ محمد ہوگا لیکن اُسی کتاب کے ۱۹۹ ورق کے ۲ صفحہ میں کلینی نے معتبر سند کے ساتھہ امام جعفر سے یوں روایت کی ہی کہ قیامت کے دن جسے کہ اول بلائینگے وہ نوح ہوگا اور کتاب حیات القلوب کی دوسری جلد کے ۱۷۵ ورق کے پہلے صفحہ میں خود محمد کے قول سے مرقوم ہی کہ

معراج کي رات میں نے یسوع کو دوسرے آسمان پر دیکھا لیکن اُسي کتاب کے ۱۸۰ ورق کے پہلے صفحہ میں ابن بابویہ نے امام محمد باقر سے اُسکے برخلاف اِس طرح روایت کي هی که گویا محمد نے یسوع کو ساتویں آسمان پر دیکھا هی بہرحال احادیث جو آپس میں مختلف هیں نه یہه که صرف اِتني هي هیں جو یہاں لکھي گئیں بلکه اَور بھي بہت هیں حتی خود اهل تشیع اُنکي صحت اور غیر صحت کي بابت شک و شبہه میں پڑے هیں چنانچه یقینا نہیں کہه سکتے که صحیح حدیث کونسي هی اور سُنّیوں کي احادیث بھي ایسي هي هیں جیسي شیعیوں کي احادیث * * اور شیعیوں کي احادیث بموجب علي ابن ابراهیم ابن هاشم نے حدیثوں کے اختلاف کي بابت علي ابن ابیطالب سے سوال کیا علي نے اُسے یہه جواب دیا که اگر تو حدیثوں کي معتبري اور غیر معتبري کو نه سمجھه سکے اور شک میں پڑے تو بہتر یہه هی که امام مہدي کے ظہور تک منتظر رہ که وہ آنکر اِن باتوں کو ظاهر کریگا چنانچه شیخ جعفر کے رسالہ کے ۳۵ باب میں اِس حدیث کا اشارہ هوا هی اور یہي حدیث کتاب کافي کے باب اختلاف احادیث میں اِس طرح مرقوم هوئي هی که علي اِبن ابراهیم سے منقول هی که ایک دفعه علي سے میں نے پوچھا که اِن حدیثوں کے حق میں جو محمد کا قول هی میں ایسا سنتا هوں که حدیثیں آپس میں بھي مختلف هیں اور قرآن کے بھي برخلاف هیں یہاں تک که تو بھي اُنھیں معتبر نہیں جانتا اِسکا کیا سبب هی اور صحیح حدیث کو کیونکر پا سکتے هیں علي اِبن ابیطالب نے صحیح اور غیر صحیح حدیث کي پہچان کے کئي ایک قانون مجھے بتائے مگر میري دلجمعي نہوئي چند سوال و جواب کے بعد علي سے کہا که اگر بالفرض دو حدیثیں باهم مختلف هوں اور سب آدمي اُنکي صحت کے قائل هوں تو کیا کرنا چاهیئے علي نے جواب دیا که اُن دونوں میں جس پر حکما اور قاضي زیادہ اعتبار کریں اُسے قبول کر دوسري کو ترک کردے میں نے پھر پوچھا که اگر حکما و قاضي

بالاتفاق دونوں کو معتبر سمجھتے ھوں تب کیا کریں علي نے جواب دیا کہ اولیٰ وانسب تو یہہ ھی کہ جب تک تمہارا امام ظاہر کرے تو صبر کر کیونکہ شک و شبہہ پر صبر کرنا خلاف سمجھنے سے بہتر ھی کہ ھلاکت کا سبب ھی چنانچہ کتاب کافي میں اِس حدیث کا آخر اِس طرح لکہا ھی * فان وافقہما الخبرین جمیعا قال ینظر الی ما ھم الیہ امیل حکامہم وقضاتہم فیترک ویاخذ بالآخر قلت فان وافق حکامہم الخبرین جمیعا قال اذ کان فارجہ حتیٰ تلقیٰ امامکم فان الوقوف عند الشبہات خیر من الاقتحام في الہلکات * * پس ایسے ایسے اختلاف سے جو قرآن اور حدیث اور خود حدیثوں میں باہم ھیں بیقین کلي معلوم ھوتا ھی کہ اگر احادیث سب کي سب خلاف نہ بہي ھوں تب بہي انکا اِتنا اعتبار نہیں کہ اعتقاد کي بابت یا دیني مباحثہ میں انہیں دلیل لاسکیں *

خلاصہ اگر بالفرض ھم قبول کریں کہ گویا محمد نے امور عجیبہ اور معجزے دکہائے ھوں تب بہي اُسکا قرآن حق نہیں اور نہ وہ خود پیغمبر صادق ھوگا کیونکہ قرآن تو انجیل کے ضد و برخلاف ھی اور یہہ ھم نے سابقا ثابت کر دیا کہ انجیل خدا کا کلام ھی اور نہ وہ منسوخ ھوئي نہ تحریف اور انجیل میں گلتیوں کے پہلے باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں یہہ حکم ھی کہ * اگر ھم یا آسمان سے کوئي فرشتہ سوا اِس انجیل کے جو ھم نے تمہیں سنائي دوسري انجیل تمہیں سناوے ملعون ھووے جیسا ھم نے آگے کہا ویسا ھي اب میں پہر کہتا ھوں کہ اگر کوئي تمہیں کسي دوسري انجیل کو سوا اِسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ھووے * اور اِسي سبب سے مسیح نے اپنے تابعین کو تاکید کرکے منع فرمایا ھی کہ جہوٹہے پیغمبروں سے بچتے رھنا جیسا کہ متي کے ۲۴ باب کي ۲۴ آیت میں لکہا ھی کہ * جہوٹہے مسیح اور جہوٹہے نبي ظاھر ھونگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکہاوینگے کہ اگر ھو سکتا تو وے چُنے ھوؤں کو بہي گمراہ کرتے * پس پیغمبري کي صداقت کو صرف علامات غریبہ ھي دلیل کافي نہیں ھو سکتیں بلکہ جو

شخص که پیغمبري کا دعوی کرے اُسکو صرف اُس وقت قبول کرسکتے هیں
که اُسکي تعلیم انجیل کے موافق هو اور ساري وے شرطیں اور وے علامتیں
جو دیباچه میں اور اِس کتاب کے تیسرے باب کے اوائل میں هم نے ذکر
کیں خود اُسمیں اور اُسکي تعلیم میں پائي جائیں و اِلّا فلا *

اور محمد کے ان خواص و صفات کي بابت جو آتیه آیتوں میں مرقوم
هیں کیا کہیں اور کیا گمان کریں مثلاً سورهٔ احزاب میں واقع هی که * *
یا ایها النبي انا احللنا ازواجک اللاتي اتیت اجور هن و ما ملکت
یمینک مما افاء الله علیک و ایضا و امرة مومنة ان وهبت نفسها النبي
ان اراد النبي یستنکحها خاصةتک من دون المومنین قد علمنا ما فرضنا
علیهم في ازواجهم و ما ملکت ایمانهم لکیلا یکون علیک حرج * * یعني
ای پیغمبر همنے تیري بیبیاں تجهپر حلال کیں جنکا مهر تو نے دي دیا هی
اور تیرا دست راست جنکا مالک هی اور جو که خدا نے تجهے غنیمت
میں دي هیں اور هر ایماندار عورت جو اپنے تئیں پیغمبر کے حواله کرے
بشرطیکه پیغمبر بهي اُسے نکاح میں لینے کا اِراده رکهتا هو اور یهه ایک
خاص اِذن هی جو سارے ایمانداروں سے علیحده صرف تجهي کو دیا گیا هی
کیونکه هم جانتے هیں که اُنکي عورتوں اور اُنکي لونڈیوں کي بابت هم نے
انسے کیا کہا هی تاکه تیرا کچهه حرج نهو * مشهور هی که اِس آیات کے
ظاهر هوتے تک لونڈیوں کے سوا محمد کي کئي ایک بیبیاں تهیں اور اپني
ساري عمر میں بعض مورخین کے قول بموجب گیاره عورت اور بعض کے
قول بموجب پندره اپنے نکاح میں لایا تها اور چونکه قرآن کے اُس قول
کے موافق جو سورهٔ نسا کے اوائل میں هی نهي هوئي تهي که تابعان محمد
میں کوئي شخص چار عورت سے زیاده نکاح میں نلاوے پس محمد نے
سورهٔ احزاب کي آیهٔ مذکوره میں اپنے لیئے ایک خاص اذن وارد کر لیا
تاکه اُسکي سب بیبیاں اور لونڈیوں اُسپر حلال هوں بلکه آیت کے مضمون
سے یهه بهي سمجهه سکتے هیں که محمد کو ایک خاص حکم دیا گیا هی که

لونڈیوں اور عورتوں میں سے جتني اُسکا جي چاھے نکاح میں لاے پس محمد نے جو سورۂ نسا کي آیت کے حکم سے تجاوز کرکے چار عورت سے زیادہ اپنے نکاح میں لي تھیں اِسواسطے سورۂ احزاب کي یہہ آیت وارد کرکے اپنے تجاوز پر پردہ ڈالا * * پھر یہہ کہ محمدي اپني شریعت کے موافق اِس بات کے مقید ھیں کہ اپني عورتوں میں کچھہ تفاوت منظور نرکھیں لیکن محمد نے اِس مطلب کے لیئے کہ اپنے تئیں اِس حکم کي قید سے بھي آزاد کردے یہہ آیت وارد کي تاکہ معلوم ھو کہ اُسکو اِذن دي دیا گیا ھي کہ اپني بیبیوں کے ساتھہ جیسے اُسکا جي چاھے سلوک کرے جیسا کہ سورۂ احزاب میں مرقوم ھی کہ * * ترجي من تشاء منھن وتؤوي الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک * * یعني تو اپني عورتوں میں سے جسے چاھے ٹالسکتا ھي اور جسکا تو ارادہ کرے اپنے پاس رکھہ سکتا ھي اور اُنمیں سے جس سے تو چاھے جدا ھو جا تجھپر کچھہ گناہ نہیں ھي * * اور محمد کے تابعین میں یہہ قاعدہ بھي مقرر ھي کہ ایک شخص کي طلاق دي ھوئي عورت کو دوسرا اپنے نکاح میں لاسکتا ھي لیکن محمد کي عورتوں کے حق میں یہہ حکم دیا گیا ھي کہ اُسکے بعد کوئي اُسکي عورت کو نکاح میں نلاوے چنانچہ اِسي سورہ میں مرقوم ھوا ھی کہ * * وما کان لکم ان تؤذو رسول اللہ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا * * یعني تمھیں لائق نہیں ھي کہ پیغمبر خدا کو رنجیدہ کرو اور چاھیئے کہ اُسکي عورت کو کبھي کوئي نکاح میں نلاوے * * پھر سورۂ التحریم میں مسطور ھی کہ * * یا ایہا النبي لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغي مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم * * یعني اي پیغمبر تو اپنے اُوپر کیوں حرام کرتا ھی اُس چیز کو جو خدا نے تجھپر حلال کي ھی کیا تو اپني عورتوں کي خوشنودي چاھتا ھی اور اللہ غفور رحیم ھی تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیئے تمھاري قسموں کا توڑنا مقرر کردیا ھی * * کتاب حیات القلوب کي دوسري جلد کے

۵۵ باب کي روایت کے موافق اِس آیت کے وارد هونے کا سبب یهه هی که محمد ایک روز حفصه کے گھر میں تھا اور ماریه قبطیه اُسکي خدمت میں حاضر تھي اتفاقا حفصه کسي کام کو گئي محمد نے ماریه سے مقاربت کي جب حفصه کو اِس بات کي خبر هوئي تو اُسنے غضبناک هوکر کہا که آیا میري نوبت کے دن میري جگهه ایک لونڈي سے تو مقاربت کرتا هی محمد نے شرمنده هوکر فرمایا که اِس بات سے درگذر ماریه کو میں نے اپنے اُوپر حرام کیا پھر اُسکے پاس نجاؤنگا فقط لیکن چونکه محمد کا دل نچاهتا تھا که ماریه کو چھوڑدے تو اپنے عهد سے پشیمان هوکر آیهٔ مذکوره کو وارد کیا تاکه اُسکے مضمون سے قسم توڑ ڈالنا اُسپر جائز هو جاے اور اِس طریقه سے حفصه کو بھي ساکت کردے * * پر زید جو محمد کا آزاد کیا هوا غلام تھا اور محمد نے اُسے فرزندي میں رکھا تھا ایک دن محمد اُسے دیکھنے کو اُسکے گھر گیا جوں هي حجره کا پرده اُٹھایا زید کي جورو زینب پر اُسکي آنکھه پڑي اُسکے حسن و جمال پر تعجب کرکے دل سے اُسکا مائل هو گیا اور یهه کلمات اُسکي زبان سے نکلے * * سبحان الله خالق النور و تبارک الله احسن الخالقین * * جب زید گھر میں آیا تو زینب نے حال بیان کیا زید نے یا تو خوف سے یا اخلاص کے سبب جو اُسے محمد کے ساتھه تھا زینب کو طلاق دي بعده محمد اُسے اپنے نکاح میں لایا چنانچه کتاب حیات القلوب کي دوسري جلد کے ۵۳ باب میں یهه قصه بالتفصیل مذکور هوا هی پس محمد نے پھر ایک ایسي آیت وارد کي که گویا اُسکے ضمن میں زینب کے نکاح کا حکم خدا کي طرف سے اُسے ملا هی چنانچه سورهٔ احزاب میں مرقوم هی که * * و اذ تقول الذي انعم الله علیه و انعمت علیه امسک علیک زوجک و اتق الله و تخفي في نفسک ماالله مبدیه و تخشي الناس و الله احق ان تخشیه فلمّا قضي زید منها وطرا زوجنا کها لکیلا یکون علی المومنین حرج في ازواج ادعیایهم اذا قضو منهن وطرا و کان امر الله مفعولا * * یعني اُس بات کو یاد کر جو

تو نے کہی کہ جس کسی کو خدا نے انعام دیا ہی اور تو نے بھی اُسکی پرورش
کی ہی اور اُس سے کہا ہی کہ اپنے لیئے اپنی عورت کو نکاح رکھہ اور خدا
سے ڈرتا رہ اور تو اپنے دل میں اُس چیز کو چھپاتا تھا جسے خدا ظاہر
کیا چاہتا ہی اور تو لوگوں سے ڈرتا ہی حالانکہ ڈرنا خدا سے چاہیئے
پس جب کہ زید نے حاجت تمام کی اور اپنی عورت کو طلاق دی تو
ہم نے اُسے تیری زوجیت میں دیا تاکہ مومنین کو اپنے لیپالک کی عورتیں
نکاح میں لینے سے گناہ نہو جب کہ وے حاجت تمام کرکے انہیں طلاق
دے دیں اور چاہیئے کہ خدا کے حکم پر عمل کریں * لیکن آیت کے وارد
ہونے کا اصل سبب یہہ ہی کہ جب محمد نے جانا کہ زینب کا ماجرا
لوگوں میں مشہور ہو گیا اور لوگ اِس سبب سے شک میں پڑے ہیں
کیونکہ اُس زمانہ کے عربوں کی رسم و عادت کے موافق لیپالک کی عورت
کو نکاح میں لینا جائز نہ تھا تو اُسنے زینب کا عشق اپنے دل میں چھپایا
آخرکار جب عشق کا غلبہ ہوا تو عیب چھپانے کو یہہ آیت وارد کی
کہ گویا خدا سے اُسے اذن ملا ہی کہ زینب سے نکاح کر لے اور ظاہر ہی
کہ اگر اِس بات میں کوئی عیب و نقصان نہوتا اور زینب کا نکاح کسی
طرح اُس زمانہ کی عادات و آداب اور حیا کے برخلاف نہ سمجھا جاتا
تو اُسکے حلال ہونے کے لیئے ایسی آیت کے ورود اور ایسے ایک اذن
مخصوص کی کیوں ضرورت پڑی اور اگر اہل عرب اِس معاملہ میں متشکی
نہ تھے تو محمد نے زینب کی محبت کیوں چھپائی اور کس واسطے لوگوں
سے ڈرا * اب جو کوئی اِن باتوں کی بابت تھوڑی سی بھی فکر کریگا
اسے معلوم ہوئیں تو جانیگا کہ یے آیتیں اور یے مقدمے صاف گواہی
دیتے اور ثابت کرتے ہیں کہ محمد کا دل نفسانی خواہشوں سے بھرا تھا
اور ہوا و ہوس ایسی غالب تھی کہ چار عورتوں پر قناعت نکرکے اَور
عورتیں کرنے کو آیات مذکورۂ اپنے لیئے ظاہر کیں مگر ایسے پیغمبر کے
حق میں ہم کیا کہیں جو اپنی نفسانی خواہش عمل میں لانے کو اور

اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کے لیئے دعویٰ کرے کہ خدا نے اپنے احکام سے
تجاوز کرنے کا مجھے حکم دیا ھی اور قسم کا توڑڈالنا میرے لیئے جائز رکھا
ھی اور بیگاني عورت کا عشق میرے واسطے حلال کر دیا ھی آیا ممکن ھی
کہ خدا اپنے حکموں سے عدول کرنے کا اذن دیوے اور قول و قسم توڑڈالنا
جائز کردے اور بیگاني عورت کا عشق حلال ٹھہرادے یہہ ھرگز ھونے کا نہیں
بلکہ عادل و مقدس خدا سے ایسي بات نسبت دینا کفر کی برابر ھوگا
پس درحالیکہ خدا کي جانب سے ایسي باتوں کا ھونا محال ھی تو ظاھر
ھی کہ آیات مذکورہ محمد نے اپني طرف سے کہیں اور بیجا خدا سے
منسوب کردي ھیں اور جس صورت میں کہ محمد نے مذکورہ مقاموں
میں جھوٹھہ سے الہام کا دعویٰ کیا ھی تو قرآن کي اَوْر آیتوں کي بابت
بھي اُسکے دعویٰ کا کچھہ اعتبار نہیں ھی اور جب ایسا ھی تو یقین ھو
گیا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں بلکہ صرف محمد کا خیال و کلام ھی اور
بس * * ای اِس رسالہ کے پڑھنےوالے ھرچند کہ یے باتیں تیري نظر میں
ناگوار معلوم دینگي پھر تو غضبناک مت ھو اور جان لے کہ یہہ رسالہ اِس
لیئے نہیں لکھا گیا کہ محمد بے دلیل اور بے سبب جھوٹھا ٹھہرایا جاے
بلکہ حق حق یہي تھا جو ھم نے بیان کیا اور ھم اپنے تئیں خدا کے روبرو
اِس بات کا مدیون جانتے تھے کہ حقیقت کو تجھپر بیان کریں اِس لیئے
بیغرضانہ یہہ رسالہ لکھا پس تو بھي غیرت اور طرفداري برکنار رکھکر صاف
دل سے دعا مانگ کہ اللہ تعالیٰ نور ھدایت تجھے بخشے اور تو اِس رسالہ
کو غور سے پڑھکر انجیل و قرآن کا مقابلہ کرے اُس وقت خدا کے فضل سے
تجھے معلوم ھو جائیگا کہ قرآن و محمد کي نسبت جو کچھہ ھم نے لکھا
ھی سب حق اور راست ھی *

محمد کي صفات میں کہہ سکتے ھیں کہ وہ صاحب فہم و فراست
اور باریک بین اور دانا اور دنیوي کاموں میں ماھر اور اُسکا ظاھري چال
چلن بھي خوب اور پسندیدہ اور فقرا و مساکین پر مہربان اور اپنے یار و

اصحاب اور خویش و اقربا پر صاحب احسان تھا لیکن باطني اور دلي پاکي سے بیگانہ اور دشمنوں کے حق میں سخت اور کینہور تھا چنانچہ یہہ آخر صفت آتیہ گزارشوں سے ظاہر و ثابت ہوتی ہی مثلاً غزوہٴ بدر سے کچھہ پہلے محمد نے قریش سے بدلہ لینے کو عبداللہ ابن حجش کے تئیں آتھہ آدمي کے ساتھہ روانہ کیا اور اُسے ایک خط دیکر حکم دیا کہ تیسرے دن اِسے کھولکر پڑھیو جو کچھہ اِسمیں لکھا ہی اُسپر عمل کیجیو عبداللہ نے تیسرے دن وہ خط پڑھا اُسکے مضمون بموجب بطن نخلہ کو جو مکہ و طائف کے درمیان میں ہی روانہ ہوا اور وہاں پہنچکر قریش کے قافلہ کا منتظر رہا چون کہ وہ رجب کا مہینا تھا جو عربوں میں شہر حرام کہلاتا تھا اور عرب کي عادت کے موافق اُس مہینے میں لڑائي منع تھي پس قریش کا قافلہ ویسے ہي جریدہ بے اندیشہ چلا آتا تھا اور شتربانوں کے سوا قریش کے صرف چار اشخاص قافلہ کے ہمراہ تھے عبداللہ نے یہہ حال دیکھکر اپنے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ اپنے بال مونڈوا ڈال تاکہ قریش جانیں کہ یے حاجي ہیں کہ مکہ میں عمرہ کرکے آئے ہیں پس اِس طریقہ سے اُنکو زیادہ تر بے اندیشہ کر دیا اور فرصت پاکر اپنے رفیقوں سمیت یکایک اُنپر حملہ کرکے ایک کو تو مار ڈالا اور دو کو اسیر کر لیا اور ایک جسکا نام نوفل تھا بھاگ گیا عبداللہ اُنکا سارا مال و متاع ضبط کرکے مدینہ کو لوٹ آیا لیکن جس وقت یہہ بات مشہور ہوئي تو نہ صرف قریش بلکہ اکثر محمدي بھي ناراض ہوئے کہ حرام مہینے میں محمد کے حکم سے خونریزي اور لڑائي عمل میں آئي اور اِسي جہت سے محمد نے اُس مال کا خمس لینے سے انکار کیا تاکہ لوگ گمان کریں کہ محمد بھي عبداللہ کے کام سے ناراض ہی مگر تسپر بھي عربستان کے سب لوگ یہي کہتے تھے کہ مسلمان حرام مہینے میں بھي لڑائي اور لوٹ مار کرتے ہیں اور محمد کے خمس نہ لینے سے عبداللہ اور اُسکے رفیق بہت رنجیدہ ہوئے آخرکار محمد نے اُنکے خوش کرنے اور عربوں کي تہمت مٹانے اور اُس

مال کي خمس اپنے لیئے جائز ٹھہرانے کو یہہ آیت نازل کي جو سورۂ بقر میں اِس طرح مرقوم هي که * * یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فیه قل قتال فیه کبیر و صد عن سبیل الله و کفر به و المسجد الحرام و اخراج اهله منه اکبر عند الله و الفتنة اکبر من القتل * * یعني تجھسے پوچھتے هیں حرام مہینے اور اُس میں لڑنے کي بابت تو کہہ اُس مہینے میں لڑنا بڑا گناہ هی اور خدا کي راہ کو روکنا اور خدا کا انکار کرنا اور مسجد الحرام سے باز رکھنا اور مسجد الحرام کے لوگوں کو وهاں سے نکال دینا خدا کے نزدیک اُس سے زیادہ تر گناہ هی اور دین سے بچکادینا قتل سے بھي زیادہ هی * پس اِس آیت کے وارد کرنے سے محمد نے حرام مہینے میں بھي لڑائي حلال کر لي اور اِس طور سے اپنے تئیں تہمت سے بچایا اب یہہ ایک ایسا معاملہ هی جیسا زینب کا کیونکہ اُسکے حق میں بھي محمد نے ایک آیت اُتارکے اُسکا نکاح اپنے واسطے حلال کرلیا تھا اور منہہ بولے بیٹے کي جورو حرام هونا جو عربوں کي عادت تھي منسوخ کر دیا تھا * پھر غزوۂ بدر کے بعد محمد نے راستہ میں حکم دیا که اسیروں میں سے ندهر اور عقبہ کو مارڈالو کیونکہ ندھرنے اکثر حقارت کي راہ سے قرآن کو افسانہ و قصص کا مجموعہ کہا تھا اور عقبہ نے ایک دن مکہ میں محمد کو وعظ کہتے وقت مارنے کا قصد کیا تھا مگر ابوبکر مانع هوا * پھر مدینہ میں مراجعت کر آنے کے بعد عصمہ بنت مروان جسنے محمد کي هجو کي تھي یا تو محمد کے حکم سے یا اُسکے اِشارہ و آگاهي سے عمیر ابن ادیح کے هاتھوں رات کے وقت اپني خوابگاہ میں مقتول هوئي * پھر غزوۂ بدر کے کئي ایک مہینے بعد کعب ابن اشرف صرف اِس جہت سے که بدر کے مقتولوں کي اُسنے تحسین و آفرین کي تھي اور مکہ کے لوگوں کو مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیئے اُکسایا تھا ابونایلہ کے هاتھوں رات کے وقت مارا گیا اور جس وقت ابونایلہ نے کعب کا سر محمد کے آگے رکھا اُسنے کہا الحمد لله * پھر غزوۂ اُحد کے بعد جب محمد نے دیکھا که حمزہ بہت سے زخم

کہاکر مقتول ہوا ھی تو غصہ ہوکر کہا کہ اگر خدا قریش پر مجھے فتح دیگا تو میں بھي اُنکے ستّر آدمي اِسي طرح مجروح و مقتول کرونگا * پھر جس وقت کہ محمد نے یہود بني قریضہ سے محاربہ کرکے انکے قلعوں کا محاصرہ کیا تو وے اِس اُمید پر کہ قبیلہ اَوس کي منت سماجت کے سبب محمد ہماري جان بخشي کریگا قلعہ سے نکل آئے اور سب نے اپنے تئیں مسلمانوں کے سپرد کیا اور اسیري میں دے دیا اَوسیوں نے اُنکے لیئے محمد کي منت کي مگر محمد نے اُنہیں نہ بخشا اور جواب دیا کہ اِس امر میں سعد حکم دیگا جب کہ سعد سے پوچھا تو اُسنے فرمایا کہ سب کو قتل کرو محمد نے کہا یہي خدا کا حکم ھی اور وے سب کے سب جو سات سو کے قریب تھے شہر مدینہ کے ایک میدان میں قتل ہوئے * پھر تھوڑے عرصہ کے بعد خیبریوں میں سے ایک شخص جسکا نام سلّم ابن ابي الحقیق اور ابو رافع لقب تھا محمد کے حکم سے اِس طرح مارا گیا کہ محمد نے عبداللہ ابن رواحہ نامي ایک شاعر کو کئي ایک مسلمانوں کے ساتھ خیبر کو بھیجا تاکہ سلم کي دعوت کرکے کہے کہ تو مدینہ میں محمد کے پاس چل وہ تجھے تیري قوم کا رئیس کردیگا لیکن عبداللہ کو ایک خاص حکم یوں دیا کہ راستہ میں اُسے مار ڈالے اور اُسنے ایسا ہي کیا * * یہ سب گذارشات ڈاکٹر ویل صاحب کي کتاب سے اخذ کرلي گئي ھیں اور اُسنے اُنہیں کتب انسان العیون اور حامس اور سیرت الرسل کتاب سے نکالا ھی اور اِن کتابوں میں یہ گزارشات مفصل بیان ہوئي ھیں * * اب اہل انصاف غور کریں کہ ایسي ایسي باتیں پیغمبر خدا کے لائق ھیں یا نہیں کیونکہ کسي سچے نبي نے ایسے کام کبھي نہیں کیئے * مورخین کہتے ھیں کہ ستائیس غزووں میں تو خود محمد شامل تھا اور اُنیس سریہ اُسکے حکم سے کرائے گئے *

حاصل اِس فصل کے ساتھ اُن باتوں کو ملحق کرینگے جو ڈاکٹر ویل صاحب نے کہ ایک علماے فرنگ میں سے ھی اور عربي زبان سے خوب

واقفیت رکھتا ھی محمد اور خلفا کی گزارشات کے بیان میں عربی کی معتبر اور قدیم کتابوں سے نکالکر جرمن زبان میں کئی ایک کتابیں تصنیف کی ھیں اور اُن میں سے ایک میں محمد کی بابت یوں لکھا ھی کہ قرآن اور عربی کتابوں سے ایسا معلوم ھوتا ھی کہ محمد نے اوائل حال میں گمان کیا کہ فی الحقیقت خدا نے اُسے بھیجا ھی کہ عربستان میں سچا دین مقرر کرے اور اُن خواب و خیالات سے جو کبھی کبھی اُسے دکھائی دیئے اپنے اُس گمان کی تائید پائی غالبا وے خواب و خیالات صرع کی بیماری سے تھے جو عہد جوانی سے محمد کو لاحق تھی اور بعض مورخین نے اسے اغمیٰ کی بیماری کہا ھی چنانچہ کتاب اِنسان العیون میں مرقوم ھی کہ اِبن اسحاق نے اپنے مشائخوں سے نقل کی ھی کہ نزول قرآن سے پہلے جس ایام میں کہ محمد مکہ میں تھا نظر بد کے رفع ھونے کا اُسکا علاج کیا گیا اور جب کہ قرآن نازل ھوا تو پھر اُسکی وھی حالت ھوئی یعنی کبھی کبھی ایک قسم کی بیہوشی مثل اغمیٰ ایک خوف و لرزہ کے ساتھہ اُسکو ھوئی ایسا کہ آنکھیں بند ھو گئیں اور منہہ سے کف نکلے اور جوان اُونٹ کی سی آواز دی پھر اُسی کتاب میں عائشہ کے قول سے مرقوم ھی کہ جس وقت کہ جبرئیل حضرت پر نازل ھوا تو حضرت ازبس بوجھل ھو گئے اور پیشانی سے پسینا بہہ نکلا اور آنکھیں سرخ ھو گئیں اور بعض اوقات جوان اُونٹ کی سی آواز دی پھر زید اِبن ثابت سے منقول ھی کہ جس وقت کہ نبی پر وحی نازل ھوئی تو اُسکا ایسا حال ھو گیا کہ گویا جان کنی کی نوبت ھی اور بیہوش ھوکر نشہ کی سی حالت ھو گئی پھر ابوھریرہ سے منقول ھی کہ جس وقت کہ حضرت رسول پر وحی نازل ھوئی ھم میں سے کوئی آدمی اُسکی طرف نظر بھرکر نہ دیکھہ سکا اُسکا منہہ کف سے بھر گیا اور آنکھیں بند ھو گئیں اور بعض اوقات اُونٹ کی مانند آواز دی پس اِن حدیثوں کے مضمون کے موافق شک نہیں ھی کہ محمد کو صرع کی بیماری تھی کیونکہ یے حالات جو حدیثوں میں محمد کی بابت

منقول هيں سب اُسي بيماري کي علامتيں هيں اور پوشيدہ نرهے که ايسي بيماريوں کا مريض کبهي کبهي عجيب و غريب خواب و خيال بهي ديکها کرتا هي جانبوں محمد نے رويا اور وحي گمان کيا اور اسي جهت سے اُسکو يهه گمان هوا که ميں خدا کا بهيجا هوا هوں پهر رفته رفته محمد نے ديده و دانسته اپنے خيال و فکر کو وحي اور کلام الله کہا اور اپنے تابعين کو بهي ايسا هي بتايا اور جس وقت که محمد نے مدينه ميں هجرت کي اور قريش کے جور و ظلم سے رهائي پاکر صاحب اختيار هو گيا اور قوم کا رئيس و حاکم هوا اور اُسکے اعمال و احکام سے بهي صاف معلوم و ثابت هوتا هي که وه کينه‌ور اور غدّار اور شهوت‌پرست اور اپنے افعال ميں لامطابق تها اور اگرچه دانا بهي تها ليکن پهر ايک کوته نظر آدمي و حاکم تها چنانچه ابتداے حال ميں تو يهوديوں سے اُسکے چاپلوسي کي اور اُنکي خاطرداري کے ليئے کئي ايک حکم جاري کيئے جيسے نماز ميں يروشليم يعنے بيت المقدس کي طرف منهه کرنا پهر جب که معلوم هوا که يهود دوست نه بنينگے تو ان احکام کو منسوخ کرکے اُنکا دشمن بن گيا پهر عبدالله سے ڈرکے بعض کي جان بخشي کي اور اوروں کو خدا کے حکم کا عذر ٹهہراکے قتل کيا (يهه اُس بات پر اشاره هي جو محمد نے عبدالله ابن ابي ابن سلول کي خاطرداري کو بني قينقاع کي جان بخشي کي اور بني قريظه کو سعد کے کہنے سے قتل کيا) پهر کبهي تو نکاح کے ليئے ايک حد مقرر کي پهر آپ هي اُس حد سے تجاوز کيا اور قتل کے مقدمه ميں کہا هي که خدا کا حکم يوں هي که اگر کوئي کسي کو مقتول يا مجروح کرے تو قاتل کو فديه دينا چاهيئے بشرطيکه مقتول يا مجروح کے اقربا راضي هوں ليکن جور کے مقابله قطعاً کاٹنے چاهيئيں * * جس وقت مشکليں پيش آئيں تو اوروں سے صلاح لي اور اپني عقل چهوڑکر اُنکي صلاح پر کام کيا چنانچه غزوه اُحد ميں اپني راے کے خلاف لڑنے کے ليئے باهر گيا يعنے وه خود تو يهه چاهتا تها که مدينه هي ميں رهکر لڑيں ليکن اُسکے بعض تابعين نے خصوصاً اُن

لوگوں نے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اسکي صلاح قبول نکي اور غزوۂ خندق میں اُسنے تو صلح کرنا چاھا لیکن سعد ابن عبادہ اور سعد ابن معاذ مانع ھوئے اور جنگ طائف میں محمد نے اپنے لشکر کي خواھش بموجب حمله کرنے کا حکم دیا اگرچه بعض روایات کے موافق جانتا تھا که حمله کرنا بیفائدہ ھوگا (سعد کے ساتھه صلاح کرنے کي تفصیل اِس منوال پرھی که محمد نے چاھا تھا که بني غتفان کو مدینه کے ثلث خرما دیکر صلح کر لیں لیکن جس وقت سعد ابن عبادہ اور سعد ابن معاذ کو جو اھل اَوس و خزرج کے رئیس تھے اِس بات سے آگاہ کیا تو وے بولے که اگر تم یہه کام وحي الھي کے بموجب کرتے ھو یا اگر اپنا خاص حکم دیتے ھو تب تو اطاعت ھمپر لازم ھی اور اگر ھماري خاطرداري کے لیئے ایسا کرنا چاھتے ھو تو مت کرو محمد نے جواب دیا که اگر خدا حکم دیتا تو میں تمسے صلاح نکرتا خدا کي قسم یہه تو میں نے ھي تجویز کیا ھی تاکه دشمنوں میں پھوٹ پڑجاے مگر سعد اِس بات پر راضي نہوا اور اِسي طرح غزوۂ بدر میں بھي محمد نے اَوروں کي صلاح پر عمل کیا یعنے محمد نے چاھا تھا که مدینه کي جانب والے کنوئیں پر اپنا لشکر اُتارے لیکن خباب نے کہا که اگر خدا نے اِسي جگہه اُترنے کا حکم دیا ھی تب تو البته آگے نہیں بڑھه سکتے اور جو صرف اپني ھي صلاح ھی تو بہتر یہه ھی که اُس کنوئیں پر چلکر اُتریں جو سب سے آگے بڑھکر ھی پس ایسا ھي کیا * پھر محمد کي کوته نظري اور ضعف کي ایک بڑي دلیل یہه ھی که خلافت کي بابت کچھه حکم ندیا اور اِسلام کي سلطنت پر آرہ چلایا اور ممکن ھی که اِس معامله میں وہ خود بھي متردد تھا دل تو اُسکا اپني بیٹي کے شوھر علي کو چاھتا تھا لیکن عقل کا تقاضا یہه تھا که حکومت کي لیاقت ابوبکر میں زیادہ ھی اِسي حیص بیص میں موت آگئي اور یہه امر بے بندوبست رہ گیا * * اور مکه میں نبوت کا دعوی کرنا اِتنا مشکل نه تھا کیونکه محمد کي تعلیم اھل مکه کي بت‌پرستي کي نسبت بہت اعلی

تھی علاوہ برین محمد خوش اخلاق اور فصیح کلام اور فقرا اور غلام وغیرہ پر مہربان تھا چنانچہ اِس وسیلہ سے بھی لوگوں کا دل اُسکی طرف کھچ گیا اور مدینہ میں اُسکی حکومت ہونے اور تابعین کے بڑھنے کا اصل سبب یہہ تھا کہ بنی آؤس اُسکے رشتہ‌دار تھے اور وہ اپنے تابعین کو غنیمت اور بیت المال کی امید بھی دلاتا تھا اور عرب کی قومیں بھی باہم اتفاق نرکھتی تھیں اور محمد زیرک اور باریک بین تھا بھر یہہ کہ مخالفوں کے دفع اور قتل کرنے یا اُنمیں پھوٹ ڈالنے کے لیئے ہر ایک طرح کا وسیلہ و بہانہ اُسے پسند تھا اور اُسکی زیرکی و بہادری ایک اِس امر خاص میں تھی کہ ہر ایک چیز اور قریب و بعید کے ہر ایک احوال سے اپنے تئیں آگاہ کیا اور ناگہاں دشمنوں پر جا پڑا اور حملہ کیا چنانچہ صرف جنگ طائف میں اپنے تابعین اور لشکر سے اپنا مطلب و مقصد آگے سے بیان کر دیا تھا اوران سببوں سے ایسا اتفاق پڑا کہ محمد کے آخر زمانہ میں اگرچہ عرب کے دور دور اضلاع کے لوگ اُسکے مطیع ہوئے پھر مدینہ میں اُسکی حقارت کرتے تھے (یہہ بات غزوۂ طائف کا اشارہ ہی جو ہجرت کے نویں برس واقع ہوا اور محمد کے بہت تابعین اِس لڑائی سے ناراض ہوئے اور محمد کی عدول حکمی کرکے لشکر کے ساتھہ شامل نہوئے اور بعض تو مثل عبداللہ ابن ابیح کے اپنے لشکر سمیت پھر گئے) اور یہہ بات کہ اکثر عرب نہ دلی اعتقاد سے بلکہ صرف ڈر کے مارے محمد کے تابع ہو گئے تھے عایشہ کے اِس قول سے بھی معلوم ہوتی ہی کہ اُسنے کہا ہی کہ جس وقت محمد نے وفات پائی تو عرب برگشتہ ہو گئے اور یہود و نصاریٰ نے سرکشی کی اور منافقوں نے اپنا نفاق ظاہر کیا اور مسلمان ایسے پریشان رہے جیسے جاڑوں کی رات میں گلہ آخر کار ابوبکر نے انہیں پھر جمع کیا اور ابوعبیدہ نے بھی نقل کی ہی کہ جس وقت محمد کی وفات کی خبر مکہ میں پہنچی اکثر اہل مکہ نے ارادہ کیا کہ محمد سے اور اِسلام سے منحرف ہو جائیں چنانچہ عتاب جو اُن ایام میں مکہ کا رئیس تھا کئی دن تک گھر سے باہر

نہ نکل سکا لیکن ابوبکر اور عمر کے عہد خلافت میں کہ لشکر اِسلام کي فتح پر فتح هوئي تو اِسلام کي سلطنت قائم اور پایدار هو گئي اور دین محمدي مشہور و مستحکم هوا تب تو وے قصور و نقصان اور سہو و نسیان جو محمد سے هوئے تھے ان فائدوں کے سبب جو عربوں نے محمد اور اُسکي تعلیم سے حاصل کیئے تھے چھپ گئے اور خلفا اور محمد کے تابعین فتح کے سبب نہ دشمن کے ضعف و اختلاف میں اور نہ سرداروں کي حکمت و فراست میں اور نہ لشکر کي بہادري میں جانتے تھے اگرچہ فتحیابي کے اصل سبب یہي تھے لیکن اُنکو یہہ گمان هوتا تھا کہ یہہ فتحیابي صرف اِس جہت سے هی کہ خدا محمد اور محمدیوں پر مہربان هی اور اِسي لیئے عرب کے فتحمند لشکر کے خیال میں محمد ایسا اعلیٰ و افضل معلوم دیتا تھا کہ اُنھوں نے اُسے ایسا عالي مرتبہ جانا کہ گویا وہ ساري مخلوقات کا افضل اور کل کائنات کا مالک اور جمیع انبیا سے برتر اور مومنین کا شفیع اور پاک و معصوم اور صاحب معجزات تھا اگرچہ قرآن میں ایسي صفات کا اِشارہ بھي نہیں هی لیکن پہلے خلیفوں کو بخوبي معلوم تھا کہ محمد کي اِس تعظیم و تکریم سے بڑا مطلب نکلیگا اور بہت فائدہ حاصل هوگا کیونکہ وے جانتے تھے کہ اهل عرب جتني محمد کي تعظیم و تکریم کرینگے اور جس قدر کہ قرآن و محمد پر اُنکا اعتقاد بڑھیگا اُتناهي وے لوگ بخوشي تمام جنگ و جہاد پر قوي دل هونگے اور جان دینے سے بھي دریغ نکرینگے چنانچہ لشکر اِسلام کي فتح کا بڑا سبب یہي تھا کہ قرآن کي اُن آیتوں پر جنکے ضمن میں جہاد کا حکم آیا اور مقتولوں کو رتبۂ شہادت اور بہشت کي نعمتوں کا وعدہ دیا گیا هی اُن لوگوں کو ایک اعتقاد اور اعتماد تھا *

پانچویں فصل

دین اسلام کے مشہور و معروف ہونے کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ علاوہ اُسکے جو فصل گذشتہ کے آخر میں دین اسلام کے پھیلانے کی بابت بیان ہوا ہی محمد نے اپنے کلام میں فصاحت و بلاغت اور شیرینی عبارت بھی خرچ کی کہ لوگوں کا دل پھیرکر اپنا مطیع کر لے اور کئی عورتیں کر لینے اور پھر بے جرم و قصور انہیں طلاق دے دینے کا قاعدہ نکالکر اور بہشت میں نفسانی عیش و عشرت حاصل ہونے کا وعدہ کرکے اپنا دین عربوں کو پسند کروانے میں بڑی کوشش کی اور اُسکے سوائے قدیم عربوں کی عادت اور کتاب عہد عتیق و جدید کی بعضی گذارشات اور کچھہ یہود کی احادیث سے بھی اخذ کرکے اپنی کتاب میں لکہا دیا کہ اِس طریق سے اپنا دین رائج کرکے خلق کو قبول کروائے اور اپنی امت کو صرف تھوڑی سی ظاہری باتوں کی ہدایت کی مثل غسل و طہارت اور حج و روزہ اور خمس و زکوٰة اور نماز اور کلمہ لاالہ الاالله محمد رسول الله کا زبان پر جاری کرنا اور دین کے لیئے جنگ و جہاد کرنا و علیٰ ہذالقیاس اور حکم دیا کہ بت‌پرستی اور قتل و زنا اور ظاہر کے بُرے کاموں سے کنارہ کریں جب محمد نے اِس طرح پر چند آدمی کو اپنا مرید کیا اور پھر مکہ میں نرہ سکا اور مدینہ والوں اور اہل مکہ کی باہم دشمنی ہونا اُسے معلوم تھا اور یہہ بھی سمجھہ لیا تھا کہ مدینہ کے لوگ میری طرف مائل ہیں پس مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو چلا گیا جاننا چاہیئے کہ تین برس میں صرف دس بارہ آدمی محمد پر ایمان لائے تھے اور تیرھویں سال جو ہجرت کا پہلا سال تھا محض سو اشخاص اہل مکہ سے اور پچھتر آدمی اہل مدینہ سے اُس پر ایمان لائے تھے اور جب کہ اُسکے تابعین مدینہ میں بڑھہ گئے اور محمد کو دشمنوں سے لڑنے اور بدلہ لینے کی طاقت

حاصل هو گئي تو بے تامل جهاد کي آیت وارد کرکے لڑنا شروع کر دیا اور قریش کے قافلوں کي لوٹ مار کي اور بدر کي لڑائي میں اُن پر غالب هوکر صاحب لشکر بن گیا اور جن لوگوں نے که اُس سے برخلافي کرکے اُسکي اطاعت میں سهل انگاري کي اُنهیں قتل کیا جیسا که گذشته فصل میں بیان هوا پس ایسا حال دیکهه کر بهت سے لوگ عزت و دولت حاصل کرنے کي اُمید میں اُسکے جهنڈے تلے آگئے اور اُسکے تابعین روز بروز بڑها کیئے اور اَور لوگ جو مقابله و مجادله کي طاقت نرکهتے تهے وے اِس خوف کے مارے که مبادا همارا مال و اسباب بیت المال میں ضبط هوے اور لڑکے بالے اسیر هو جائیں اور مفت جان جاتي رهے بضرورت اُسکي رسالت کے قائل هو گئے مثلا جس وقت که آٹهویں سال هجري میں محمد اپنے لشکر کے ساتهه مکه کے نزدیک پهنچا اور عباس نے ابوسفیان کو جو مکه کے رئیسوں میں سے تها محمد کے آگے حاضر کیا تاکه اسکي جان بخشي کرے محمد نے ابوسفیان سے پوچها که اب تو یقین لاتا هی که میں رسول الله هوں اُسنے جواب دیا که یوں تو ما باپ سے زیادہ تو مجهے عزیز هی لیکن رسالت کي بابت ابتک میرے دل میں شک هی عباس نے چیخ کر اُس سے کها افسوس تجهپر تو مسلمان هو اور قبل اُس سے که تیرا سر کاٹا جاے کلمه پڑهه که لا اله الا الله محمد رسول الله یهه بات سنکر ابوسفیان ایمان لایا اور اِس طریقه سے مسلمان هوا اور محمد نے اُسکي جان بخشي کي چنانچه یهه قصه کتاب سیرت الرسل میں مفصل مرقوم هی اور جس طرح که ابوسفیان بخوف جان مسلمان هو گیا اُسي طرح مالک ابن عوف کو جو لشکر عرب کا سردار تها اور حنین کي لڑائي میں محمد سے لڑا تها محمد نے بخشش و ریاست کا وعده دیکر مسلمان کیا اِس تفصیل سے که بعد از آنکه حنین کي لڑائي میں مسلمانوں نے عرب کے لشکر پر فتح پائي اور عرب کا سردار مالک ابن عوف بهاگ کر طائف کو چلا گیا محمد نے اپنے تابعین میں سے ایک شخص بهیجکر اُسے کهلا بهیجا که اگر تو مسلمان

هو جائيگا تو جو کچهه لڑائي مين تيرا مال ضبط هو گيا هى تجهے پهير دونگا اور اسكے سوا سو اونٹ اَور انعام ديونگا مالک محمد كے پاس آكر مسلمان هو گيا محمد نے اُسے سواے بخشش مذكورہ كے بعض قوموں كا جو مسلمان هو گئے تهے سردار بهي كرديا * پهر ايک روز ايک محمدي اور ايک يهودي لڑتے هوئے محمد كے حضور گئے اُسنے يهود كا حق ٹهہرايا محمدي راضي نهوكر عمر كے پاس گيا عمر جب صورت حال سے آگاه هوا تو بولا ايک ذرا صبر كر اور اندر جاكر اپني تلوار باهر لے آيا اور محمدي كا سر كاٹ ڈالا اور كها كه جو لوگ خدا و رسول كے مطيع نهيں اُنكي يهه سزا هى چنانچه تفسير جلال الدين ميں سورۂ عمران كي ۵۰ آيت كے بيان ميں يهه قصّه مرقوم هى * پهر اهل مكه نے بهي محمدي دين اِس راه سے قبول كيا كه محمد نے هجرت كے بعد اُنسے لڑنا شروع كركے بدر وغيره ميں قريش پر فتح پائي آخر الامر آٹهويں سال هجري ميں دس هزار لشكر سے يكايک مكه پر آگيا قريش لڑائي كے لئيے كچهه آماده نه تهے اِس سبب سے محمد نے آساني كے ساتهه مكه كو فتح كر ليا اور فتح كے بعد اهل مكه ميں سے كئي ايک آدمي كے حق ميں جنهوں نے اُسكي هجو كي تهي قتل كا حكم ديا اور بعضوں كي جان بخشي بهي كي اور اب كه قريش كو لڑائي كا قابو نرها تو اطاعت اختيار كركے دين محمدي قبول كر ليا چنانچه يهه سب بات تواريخ كي كتابوں ميں اور حيات القلوب كي ۲ جلد كے ۲۳ باب ميں تهي جو مكه كے فتح كے بيان ميں آئي هى تفصيلاً مسطور اور مذكور هوئي هى * * اور يهه بات كه اصحاب و انصار اور اَور تابعان محمد غنيمت اور بيت المال كي فكر ميں رها كرتے تهے محمدي تواريخ سے صاف معلوم هوتي هى اُن ميں سے ايک گزارش يهاں بيان كي جاتي هى مثلاً حنين اور هوازن كي لڑائي ميں جو مكه كي فتح كے چند روز بعد واقع هوئي محمد كے لشكر نے دشمنوں كے زن و فرزند اور مال و متاع كو بهت لوٹا جب لڑائي كے بعد بني هوازن مطيع هو گئے تو محمد سے عرض كيا كه همارے

زن و فرزند اور مال و متاع پھیر دو محمد نے جواب دیا کہ میں نے اپنا حصہ اور بني عبدالمطلب کا حصہ تمھیں بخشا مہاجرین اور انصار نے بھي یہہ بات سنکر ایسا ھي کیا فقط ایک بني تمیم اور فصارہ نے انکار کیا لیکن جب محمد نے اُنسے وعدہ کیا کہ کسي آؤر لڑائي میں اِس سے چھہ گونہ تمکو دیا جائیگا تو وے بھي پھیر دینے پر راضي ھو گئے پھر جب محمد نے مال و متاع بانٹنے میں دیر کي تو مسلمان اپنے دل میں ڈرے کہ ایسا نہو محمد یہہ مال بھي پھیر دے سو اپنا حصہ اُنھوں نے ایسي تندي و ھجوم سے مانگا کہ محمد کي قبا لے لي اور محمد نے اپنے تئیں ایک درخت کے پیچھے چھپایا جب وے ذرا ساکت ھوئے تو اُن سے کہا کہ لوگو میري قبا مجھے دي دو و اللہ اگر تم اِس قدر چوپائے لوٹ میں لائے ھو جو شمار میں ملک تہامہ کے درختوں کے برابر ھوں تب بھي میں تم سے دریغ نہ کرونگا و واللہ میں نے بیت المال میں سے خمس سے زیادہ کبھي کچھہ نہیں لیا اور ھمیشہ تمھارے ھي لیئے خرچ کیا ھی بعدہ سب مال تقسیم کرکے اپنے خمس میں سے سو اُونٹ اور چالیس اوق نقرہ ابوسفیان کو دیا اور اِسي قدر اُسکے بیٹوں یزد و معاویہ کو بھي دیا اور حکیم ابن حسام اور حارث ابن حسان اور سہیل ابن عمرو اور صفوان ابن اُمیہ وغیرہ کو بھي سو سو اُونٹ اور آؤروں کو پچاس پچاس اور چالیس چالیس اُونٹ دیئے اُن میں سے شاعر عیاص ابن مرواس ایک شخص تھا کہ وہ پچاس اُونٹ پر راضي نہوا تو اُسے پچاس آؤر دیئے لیکن انصار اِس بات سے بہت ناراض ھوئے کہ قریش اور آؤر لوگوں کو جو انصار میں سے نہ تھے اِتنا اِتنا دیا چنانچہ انصار میں سے ایک نے کہا کہ واللہ یہہ بڑے تعجب کي بات ھی کہ ھنوز ھماري تلواروں میں سے قریش کا خون سوکھا بھي نہیں ھی اور محمد غنیمت کا مال آؤروں کو بخشے دیتا ھی اگر خدا کا حکم یہي ھی تب تو ھمیں صبر کرنا چاھیئے اور اگر رسول اللہ اپني خواھش سے ایسا کرتے ھیں تو فرماویں کہ ھمنے کیا قصور کیا ھی جو ھمکو

الفت کردیا محمد نے یہہ بات سنکر انصار کو بلایا اور کہا کہ کیا تم ضلالت میں نہ تھے اور میرے وسیلہ سے ہدایت پائی اور کیا تم مسکین نہ تھے اور میرے ذریعہ سے دولتمند ہوئے الخ چنانچہ یہ گزارشیں کتاب سیرت الرسل اور کتاب خامس میں مفصل مرقوم ہیں اور آخر کتاب میں کہا دی کہ تین قسم کے لوگ تھے جنہیں محمد نے چاہا کہ بخشش اور انعام سے اُنکے دل اپنی طرف کھینچ لے بعض کو تو اِس قصد سے کہ وے مسلمان ہو جائیں مثل صفوان ابن اُمیہ کے کہ اُس وقت تک مسلمان نہوا تھا اور بعض کو اِس مراد سے کہ وے اسلام میں قائم ہو جائیں مثل سفیان ابن حریس کے جو بکراہیت مسلمان ہوا تھا اور بعض کو اِس اِرادہ سے کہ شرارت سے باز رہیں مثل الدینیہ اور اقرع اور عیاص ابن مرواس * * خلاصہ محمد نے اپنی زندگی میں ایسے ہی وسیلوں سے عربستان کے اکثر ملکوں میں دین جاری کیا اور اُسکے مرنے کے بعد خلفا بھی اِسی طرح پر دین اسلام کے پھیلانے میں متوجہ ہوئے اور اَور ولایتوں پر لشکرکشی کرکے تلوار کے زور سے دین اِسلام کی حقیت ثابت کی اور لوگوں کو بجبر قرآن کے حکم میں لائے مثلا ابوبکر نے تخت خلافت پر بیٹھکر ذوالقصہ میں لشکر اِسلام جمع کیا اور گیارہ سردار مقرر کرکے روانہ کیئے تا کفار اور منحرف لوگوں سے لڑیں اور اُن میں سے ہر ایک کو ایک حکم نامہ دیا کہ پہلے یہہ نامہ کفار کو پڑھہ سنانا اور اُس حکم نامہ میں اَور مطالب کے سوا یہہ بھی لکھا تھا کہ جو کوئی نامہ کو مانے اور اِسلام کا معتقد ہو اُسکی حمایت کرنا اور جو لوگ اِنکار کریں اُن سے لڑنا تاکہ خدا کی راہ میں آجائیں اور منحرف لوگوں پر کسی طرح رحم مت کرنا بلکہ اُنہیں آگ میں جلا دینا اور ہر طرح قتل کرنا اور اُنکے زن و فرزند کو غلام بنانا پس جو شخص کہ ضرب شمشیر کی دلیل پر سکوت اختیار کرتا تو بہتر ورنہ گردن مارا جاتا تھا یا اسیر ہوکر خدمت میں رہتا تھا چنانچہ اِنہیں وسیلوں سے اِسلام کا جھنڈا متفرق ولایتوں اور شہروں میں بلند ہوا اور ہنوز

هجرت سے ایک سو برس نگذرے تھے که عربستان و ولایت شام و ایران و مصر اور بعضي روم کي ولایت نے بھي سپاہ عرب سے مغلوب هوکر محمد کا دین قبول کیا چنانچه تاریخ دانوں پر روشن و آشکار هی مثلا اهل ایران نے دین محمدي اِس طریق سے قبول کیا که جب عمر کي خلافت هوئي تو اُسنے عرب کے لشکر کو یهه حکم دیکر ایران پر بھیجا که اگر اهل ایران دین محمدي کو بخوبي و خوشي قبول کرکے مطیع هو جائیں تو بهتر ورنه اُن سے محاربه و مقاتله کرکے اُنهیں بجبر قرآن کا معتقد بناویں جب ایرانیوں نے دین اِسلام قبول کرنے سے اِنکار کیا تو عرب کے لشکر نے لڑائي شروع کردي تین دفعه تو سپاہ عرب ایرانیوں سے مغلوب هوئي مگر چوتھي دفعه اُن پر غالب هوکو رود فرات کے گرد نواح کا ملک اپنے قبضه میں کر لیا بعد اِس واقعه کے جب یزدجرد ابن شهریار جو ملوک ساسانیه کا آخري بادشاہ تھا ایران کا تخت نشین هوا تو سعد ابن ابي وقاص نے جو لشکر عرب کا سردار تھا یزدجرد کے پاس اِس مطلب سے ایلچي بھیجا که دین محمد کے قبول کرنے کي اُسے هدایت کریں اگر قبول نکرے تو لڑائي کا پیغام دیں یزدجرد نے ایلچي کي باتوں پر کچھه توجهه نکي بلکه اُسکے پیغام سے اَوْر ناخوش هو گیا اور لڑائي کي طیاري کا حکم دیکر بهت سي سپاہ جمع کي دونوں طرف کي فوجیں مقام قادسیه کے نزدیک مجتمع هوئیں جب فریقین کا مقابله هوا اور ایران کا لشکر شکست کھاکر بھاگا اور کاویاني درفش عربوں کے هاتھه لگا اور سنه ۲۱ هجري میں نهاوند کے میدان میں شهر همدان کے نزدیک لشکر عرب نے سپاہ ایران کو پھر شکست دیکر ساري ایران پر قبضه کر لیا اور یزدجرد مرو کي طرف بھاگ گیا اور اُسي شهر کے نزدیک ایک آسیابان کے هاتھه سے مارا گیا اور اِس منوال سے ایران کا سارا ملک خلفا کے زیر حکم هو گیا اور دو سو برس تک اُس ملک میں عربوں کي حکومت رهي اِس عرصه میں اکثر ایرانیوں نے خلفا کے خوف اور اُنکے لشکر کي دهشت سے لاچار هوکر عربوں کا دین قبول کر لیا اور جن لوگوں

نے سرکشي کرکے محمدي دین قبول کرنے میں پس و پیش کیا وے لوگ یا تو عربوں کے هاتهه سے قتل هوئے یا جلاوطني اختیار کرکے بلوچستان اور هندوستان کو بهاگ گئے چنانچه اِن ملکوں میں ابتک اُنکي نسل باقي هی که زردشتي اُنکا مذهب هی اور گبر کهلاتے هیں اور جیسا که سعد نے لشکر کي مدد سے اهل ایران کو مطیع کیا ایسے هي خالد اور معاویه نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کا ملک عمر کے عهد خلافت میں فتح کرکے وهاں کے لوگوں کو محمدي دین میں کر لیا *

پوشیده نرهے که هجرت سے پہلے تهوڑے سے لوگ محمد کے مطیع تهے جیسا که مذکور هوا اور اکثر وقت قریش و یهودي اور مسیحي محمد کے ساتهه مخالفانه گفتگو کیا کرتے تهے اور اُسکي رسالت کا ثبوت طلب کرتے تهے جیسا که قرآن کي مذکورۂ الصدر آیتوں سے ظاهر هی اور سورۂ الحجر کي اوائل آیتوں سے بهي معلوم هوتا هی که اهل مکه محمد کو مجنون کها کرتے تهے چنانچه مرقوم هی که * * قالوا یا ایها الذي نزل علیه الذکر انک لمجنون * * پهر سورۂ الانبیا کے بموجب مفهوم هوتا هی که اهل مکه نے کها که قرآن ایک خواب هي اور محمد نے اُسے آپ بنایا اور شاعروں کي مانند خوب بندش کي هی چنانچه مرقوم هي که * * بل قالوا اضغاث احلام بل افتریه هو شاعر فلیاتنا بآیة کما ارسل الاولون * * لیکن جب محمد نے مدینه کي طرف هجرت کي اور وهاں لشکر جمع کر لیا اور قریش پر غالب هوکر مکه بهي فتح کیا اُس وقت اکثر عربوں نے لاچاري سے دین محمد کو قبول کیا اور درحالیکه محمد نے اپنا کام اِس مرتبه کو پہنچایا تو پهر کسي کو اُسکي مخالفت اور رسالت کي بابت حجت و مباحثه کي طاقت نرهي کیونکه لشکر کي کثرت و قوت کے ماسوا محمد کو اُسکے کهے بموجب خدا کي جانب سے بهي جهاد کا حکم نازل هوا تها چنانچه جهاد و قتال کي بعض آیتیں سابقاً مذکور هوئیں که اُنکے معني کي نسبت بے ایمانوں پر قهر و غضب کرنا جائز اور فرض هوا پس جنهوں نے محمد

کو قبول نکیا یا اُسکے خلاف پر بات چیت کي تو شمشیر سے اُنکا جواب دیا گیا اور خلفا و سلاطین بھي اُس وقت سے ابتک اِسي قانون پر چلتے رھتے ھیں چنانچه اب بھي اگر کوئي شخص محمدي ملکوں میں قرآن کے خلاف و باطل ھونے کي بابت مسلمانوں سے کچھه گفتگو اور رد و بدل کرے تو اهل اِسلام اُسے قتل کرتے ھیں اِس لیئے محمد کے زمانه سے آج تک کسي سے نهوسکا که محمدیوں کے ملک میں بي خوف و هراس هوکر قرآن کي تشخیص کرے که آیا سچ هی یا خلاف اور ممالک اِسلام میں یهه بھي ممکن نهیں هی که کوئي شخص قرآن اور محمد کا غیر حق هونا دریافت کرکے بے دغدغه اُسے ظاهر و بیان کرے اور دین اِسلام سے برگشته هوکر دوسرا دین قبول کرے کیونکه قرآن کا حکم یهه هی که جو شخص دین محمدي سے پھر جاے اُسے بے تامل قتل کریں * * مگر ظاهر هی که حقیت اور حقیقت تلوار کے زور سے ثابت نهیں هوتي اور آدمي کو جبر سے اُس درجه پر پهنچانا محال هی که وہ دل سے خدا پر ایمان لاے اور دل و جان سے اُس سے محبت رکھے بلکه جبر و ظلم تو دلي ایمان کو آور روک دیتا هی پس دین کي راہ میں جبر ظلم و جهاد بڑا ناقص کام اور واضح دلیل هی که وہ دین خدا کي جانب سے نهیں پس دین اِسلام کي شهرت اور پھیلنا که بزور شمشیر هوا هی یهه بھي ایک دلیل هی که یهه دین خدا کي جانب سے نهیں هی جاننا چاهیئے که دین مسیحي اِس طرح نهیں پھیلا هی چنانچه اُسکے مشهور هونے اور پھیلنے کا سارا حال اِس کتاب کے دوسرے باب کي ساتویں فصل میں هم نے ذکر کیا جو کوئي اُس مقام کي طرف رجوع کریگا خوب سمجھه لیگا که اِس بات میں بھي انجیل کو قرآن پر فوقیت هی *

اِسلام کے بعضے علما اُس جدال و قتال کو جو بني اسرائیل نے کنعانیوں کے ساتھه کیا اور داؤد کے غزاوات کو درمیان لاکر کهتے هیں که جیسا کنعانیوں کا قتل کرنا بني اسرائیل کو جائز و حلال تھا اِسي طرح دین

محمدي میں بهي جهاد جائز هوا لیکن ایسا دعوی صرف توریت کے مطالب کي بیخبری کے سبب سے هی کیونکه خدا نے توریت میں بنی اسرائیل سے یهه نهیں کہا تها که پہلے اُنہیں ایمان کي خبر کرو پهر اگر نمانیں تو قتل کرو بلکه خدا کا حکم یهه تها که اُنہیں اُنکے بیشمار گناهوں کے سبب سے عموما قتل کرو پس بني اسرائیل کي لڑائي کا مدعا یهه نه تها که کنعانیوں کو ایمان پر لاویں بلکه وہ ایک غضب الهي تها جو خدا نے بني اسرائیل کے واسطه سے اُنکے بد اعمال کي سزا میں اُن پر نازل کیا تها چنانچه موسیٰ کي ٥ کتاب کے ۷ فصل کي ۱–۵ آیت اور ۲۰ فصل کي ۱۰ و ۱۷ و ۱۸ آیت اور ۹ فصل کي ۴ و ۵ آیت میں اور پهر موسیٰ کي ۳ کتاب کے ۱۸ فصل کي ۲۴–۳۰ آیتوں میں مرقوم هی اور اِسي طرح داؤد کي لڑائیاں بهي دین کي راہ میں نتهیں بلکه بادشاهوں کي مانند اپني سلطنت قائم کرنے کو دشمنوں سے لڑتا تها * * بالجمله اِن مطالب اور اُن دلیلوں سے جو اِس باب میں قرآن و محمد کي بابت مذکور هوئیں بالتمام ظاهر هوا که قرآن کے معني میں اور محمد کي صفات میں وے نشانیاں هرگز نهیں پائي جاتیں جو اِس کتاب کے دیباچه میں اور تیسرے باب کے اوائل میں کلام الهي اور سچے پیغمبر کي تصدیق کے لیئے هم نے ذکر کي هیں اور اِس باب میں جو دلائل مرقوم هوئیں اُنسے بهي بے شک و شبه معلوم و یقین هو گیا که محمد کا خدا کي طرف سے آنا محال اور قرآن کا کلام الهي هونا غیر ممکن هی *

لیکن اگر کسي محمدي کے دل میں یهه خیال آوے که درحالیکه دین اِسلام سچ مچ خلاف هی تو خدا نے اُسکے شهرت پانے اور ابتک برقرار رہنے کو کیوں نه روکا اِسکا جواب یهه هی که بت‌پرستي کا دین باوجودیکه محمد کے دین سے پُرانا اور شمار میں چوگنے هی اور اُسکا غیرحق هونا بهي سب عقلا پر اظهر من الشمس هی تو بهي خدا اُسکے ظاهر هونے اور پهیلنے اور ابتک قائم رہنے کا مانع نهیں هوا پس ظاهر هی که کسي دین کا ظاهر هونا

اور برقرار رهنا اُسکي حقيت کي دليل نهيں هوتا ليکن اِس صورت ميں
که خدا نے اپني معرفت کے بموجب مصلحت نجانا که عالم کے فرقوں اور
قوموں کے تغيّر و تبدّل کا مطلب اور سبب هر وقت بيان کرے تو اِسي
سبب سے آدمي اکثر اوقات امور الهي اور گردش ايام کے درک و دريافت
ميں حيران رهتا هی خلاصه اِيسي باتوں کے بهيد خدا هي جانتا هی اور
بس هاں انجيل کے کلام بموجب اِتنا کهه سکتے هيں که خداي تعاليٰ دين
محمد کے ظاهر هونے اور پهيلنے کا دو سبب سے مانع نهوا اولاً يهه که اِس
طريق سے عربستان اور شام و مصر وغيره کے مسيحيوں کو جو محمد کے زمانه
ميں انجيل کے طريقه سے دور پڑگئے تهے تنبيهه کي جاے تاکه آوٗر زياده دور
و مهجور نهوں ثانياً يهه که جهان ميں بت‌پرستي کا دين زياده مشهور اور
دو باره زورآور نهو جاے ليکن معين وقت ميں اور جب مسيحي لوگ
پهر سچے ايمان کي طرف رجوع لاوينگے اور اکثر اُن ميں سے انجيل کے
گرويده هوکر اُسکے حکم پر چلينگے تب خداے تعاليٰ اِس تنبيهه کو اُٹها ليگا
اور ان وعدوں کے بموجب جو خدا نے کتب عهد عتيق و جديد ميں
خصوصاً يشعياه کے ۶۰ باب کي ۶ و ۷ آيتوں ميں اور ۱۹ باب کي ۲۳ و ۲۴
و ۲۵ آيتوں ميں کيئے هيں آخر زمانه ميں اکثر محمدي مسيح پر ايمان
لاکر مسيحي جماعت ميں مل جائينگے اور يشعياه کے دوسرے باب کي پهلي
آيت سے ۵ تک اور ۴۹ باب و ۶۰ باب ميں مفصل مرقوم هی که آخر الامر
انسان کا تمام سلسله کيا بت‌پرست کيا محمدي اور کيا يهودي مسيح پر
ايمان لاکر جائينگے که راه اور حقيقت اور حيات صرف وهي هی اور بس
اور اُس وقت مسيح کا وه قول پورا هوگا جو اُسنے يوحنا کے ۱۰ باب کي
۱۶ آيت ميں فرمايا هی که ايک گله اور ايک گلهبان هوگا پهر فليپيوں کے
۲ باب کي ۱۰ و ۱۱ آيتوں ميں مرقوم هی که * يسوع کے نام پر کيا آسماني
کيا زميني اور کيا جو زمين کے تلے هيں هر ايک گهٹنا ٹيکے اور هر ايک
زبان اقرار کرے که يسوع مسيح خداوند هی تاکه خدا باپ کا جلال هووے *

اور متي کے ۲۴ باب کي ۱۴ آيت میں مسیح نے فرمایا ہی کہ * بادشاہت کي اِس خوش خبري کي منادي تمام دنیا میں ہوگي تاکہ سب قوموں پر گواهي ہو تب آخر ہوگا * پس اِس آیت کے مضمون بموجب آخر زمانہ کي نشانیوں میں سے ایک یہہ ہی کہ انجیل کا وعظ سب قوموں میں جاري ہو لیگا بعد ازاں آخري زمانہ آئیگا چنانچہ آخري زمانہ کي یہہ علامت اب ظاہر ہوتي ہی کیونکہ ہمارے زمانہ میں صدہا واعظ انجیل کا وعظ کہنے کو فرنگستان سے نکل کر سب بت پرستوں کے ملک میں جاتے اور اُنہیں ایمان کي ہدایت کرتے ہیں اور اُنکے وعظ میں خداے تعالیٰ نے ایسي قوت و تاثیر دي ہی کہ تہوڑے عرصہ میں ولایت افریقہ اور ہندوستان اور چین و امریکہ اور سمندر کے جزیروں میں لاکہوں آدمي صرف انجیل کا وعظ سنکر اور تعلیم پاکر بت پرستي اور بد اعمال سے دست کش ہوکے اور مسیح پر ایمان لائے اور اب خداے واحد کو مانکر انجیل کے حکموں پر چلتے ہیں اور اِسي طرح مسیح پر ایمان لانیوالوں کي روز بروز ترقي ہوتي جاتي ہی اور فرنگستان اور ہندوستان وغیرہ میں یہودیوں اور محمدیوں میں سے بہي وعظ سنکے اور انجیل کے پڑہنے سے مسیح پر ایمان لاکر اُسکے طریق پر چلتے ہیں * * اور محمدیوں کو یہہ بہي معلوم ہو کہ آخر زمانہ میں مسیح پہر ظاہر ہوگا اور بڑي قدرت و جلال کے ساتہہ آسمان سے زمین پر نزول کریگا تاکہ اپنے سچے تابعین کو نجات و سعادت بخشے اور جنہوں نے انجیل کو قبول نہیں کیا اور مسیح پر ایمان نہیں لائے اُنکو سزا دے چنانچہ دوسرے تسلونیقیوں کے پہلے باب کي ۶ آیت سے ۹ تک وارد ہی کہ * خدا کے نزدیک انصاف یہہ ہی کہ جو تمہیں اذیت دیتے ہیں اُنہیں اذیت اور تمہیں جو اذیت پاتے ہو ہمارے ساتہہ آرام دے اُس وقت کہ خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتہہ بہڑکتي آگ میں ظاہر ہوگا اور اُن سے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کي انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا وے خداوند کے چہرہ

سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي هلاکت کي سزا پاوینگے * پهر وحي
الهي کے بموجب مکاشفات کے ۱۹ باب کي ۱۱ آیت سے ۲۱ تک یوحنا
حواري نے کہا هی که * پهر میں نے آسمان کو کهلا دیکها اور کیا دیکهتا هوں
که ایک نقرہ گهوڑا اور اُسکا سوار امانت‌دار اور سچا کہلاتا هی اور وہ راستي
سے عدالت کرتا اور لڑتا هی اور اُسکي آنکهیں آگ کے شعلہ کي مانند اور
اُسکے سر پر بہت سے تاج اور اُسکا ایک نام لکها هوا هی جسے اُسکے سوا
کسي نے نجانا اور خون میں ڈوبا هوا لباس وہ پہنے تها اور اُسکا نام خدا کا
کلام هی (که مسیح سے مراد هی) اور آسماني فوجیں صاف اور سفید اور
مہین لباس پہنے هوئے نقرے گهوڑوں پر اُسکے پیچهے هو لیں اُسکے منہہ سے
ایک تیز تلوار نکلتي هی که وہ اُس سے قوموں کو مارے اور وہ لوهے کے عصا
سے اُن پر حکمراني کریگا اور وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کے شراب
کے کولهو میں روندهتا هی اور اُسکے لباس اور ران پر یہہ نام لکها هی بادشاهوں
کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند پهر میں نے ایک فرشتہ سورج میں کهڑا
دیکها اُسنے تمام پرندوں کو جو آسمان کے بیچوں بیچ اُڑتے هیں یہہ کہکے
بلند آواز سے پکارا آؤ اور بزرگ خدا کي مهماني میں جمع هوؤ تاکه تم
بادشاهوں کا گوشت اور سپہ‌سالاروں کا گوشت اور زورآوروں کا گوشت اور
گهوڑوں کا گوشت اور اُنکے سواروں کا گوشت اور آزادوں اور غلاموں اور
چهوٹے بڑوں کا گوشت کهاؤ پهر میں نے دیکها که وہ حیوان اور زمین کے
بادشاہ اور اُنکي فوجیں یکٹهي هوئیں تاکه اُس سے جو گهوڑے پر سوار تها
اور اُسکے لشکر سے لڑیں اور وہ حیوان پکڑا گیا اور اُسکے ساتهہ وہ جهوٹها
نبي جسنے اُسکے حضور وے کرامات‌یں دکهائیں جنسے اُسنے اُنکو جنهوں نے
اُس حیوان کا نشان اپنے پر قبول کیا اور اُنکو جو اُسکي صورت کو پوجتے
تهے گمراہ کیا یے دونوں آگ کي جهیل میں جو گندهک سے جل رهي
هی جیتے ڈالے گئے اور جو باقي تهے سو اُس گهوڑے کے سوار کي تلوار سے

جو اُسکے منھہ سے نکلتی تہي قتل ہوئے اور سارے پرندے انکے گوشت سے سیر ہو گئے *

القصہ اي محمدي لوگو اور اِس کتاب کے مطالعہ کرنیوالو تم یقین کرو کہ جو کچھہ ہم نے قرآن اور دین محمدي کي بابت ابتک ذکر و ثابت کیا عداوت کي راہ سے نہیں بلکہ خالص محبت کي راہ سے ہی جس محبت کے سبب سے مسیح کے لیئے تمکو دوست سمجھکے تمہاري ہلاکت کے حال پر دل سے ہمیں افسوس آیا ہی اِسي واسطے قرآن کا خلاف ہونا تم پر ظاہر و بیان کر دیا کہ شاید تم خواب غفلت سے بیدار ہوکر ضلالت سے راہ حق پر آؤ اور مسیحي دین کو قبول کرو اور اپنے خطرناک حال اور ابدي ہلاکت سے خلاصي پاکر نجات سرمدي تک پہنچ جاؤ اور چونکہ مسیح کے حکم بموجب جو متي کے ٢٨ باب کي ١٩ آیت سے ٢٠ تک وارد ہی عیسائیوں پر واجب ہی کہ سب قوموں کو انجیل کا وعظ کریں اِس لیئے ہم نے یہہ کتاب لکھکر اپنا دین ادا کیا پس اگر تم غفلت و غرور کي راہ سے اِس کتاب کي باتوں کا تحمل نکرکے مسیح کي نجات کو قبول نکرو تو خوب جان لینا کہ قیامت کے دن پروردگار کے حضور تمہیں اپني بے ایماني کا جواب دینا پڑیگا اور اگر تمہارا دل صاف ہی اور تم طرفداري کو چھوڑکر حق کے طالب ہو تو اُن دلیلوں اور اُن مطلبوں سے جو ابتک ہم نے ذکر کیئے تم انصاف اور غور کرکے کہوگے کہ البتہ قرآن و محمد کي حقیت کے لیئے کوئي دلیل نپائي گئي بلکہ قرآن کے مضامین اور محمد کي صفات و رفتار سے بالکل واضح ہو گیا کہ قرآن خلاف ہی اور محمد خدا کا پیغمبر نہیں پس تمہارا دین باطل ہی اگر اُس سے نہ پھروگے تو بالیقین ابدي ہلاکت و بدبختي میں پڑوگے * * خلاصہ اي محمدی اور اِس کتاب کے پڑھنیوالے تو میري آخري نصیحت کان دھرکے سن اور اپنے دل میں اُسے جگہہ دے یعني سابقاً مذکور ہوا کہ آدمي ایسي طاقت نہیں رکھتا کہ آپ اپنے تئیں گناہوں کے عذاب سے چھڑائے بلکہ ایک چھڑانیوالے اور نجات

دینیوالے کا محتاج هی اور وہ نجات دینیوالا جیسا کہ کتب مقدسہ سے مثبت هوا یسوع مسیح هی کہ صرف اُسي کے وسیلہ سے آدمي اپنے گناهوں کے عذاب سے خلاصي پا سکتا اور خدا کي درگاہ کا مقبول هو سکتا اور حقیقي و جاودانی سعادت کو پہنچ سکتا هی پس تو اپنی همیشہ کي نیکبختي اور ابدي سعادت کے واسطے هماري نصیحت اور عرض پر متوجہ هوکر هلاکت ابدي کے بهنور سے خلاص هونے کي فکر کر اور نجات حاصل کرنے میں غافل مت هو بلکہ اِس بات میں بڑي سعي و کوشش کر اور اِس کتاب کو کئي بار پڑهکر اُن باتوں پر جو نجات کي بابت مرقوم هوئي هیں دل سے متوجہ هوکر خوب ملاحظہ کر اور انجیل اگر تیرے هاتهہ لگے تو بہت سعي و دقّت سے پڑهہ اور رات دن خدا سے دعا مانگ کہ اپنی هدایت اور توفیق کا نور تجهے عنایت کرے اور تجهے راہ حق پر لاوے اور جس حالت میں کہ خدا کي توفیق سے هدایت کا نور تجهے حاصل هو گیا تب تجهے خود دریافت هو جائیگا کہ سچي راہ کي هادي انجیل هی اور مسیح تیرا نجات دینیوالا اور سعادت عطا کرنیوالا هی اُس وقت صبح و شام خدا سے یہہ دعا مانگ کہ مسیح پر ایمان لانا تجهے بهي نصیب کرے اور اُسکي رحمت اور موت کي خاطر تیرے سب گناهوں سے درگذرے اور تیرے دل میں آرام اور خوشحالي دے اور جاودانی نیکبختي میں تجهے شریک کرے اور اگر تو اِس قسم کي دعا و مناجات همیشہ کیا کریگا تو یقین هی کہ خدا تیرے سیاہ دل کو روشن کردیگا اور تجهے حقیقي آرام اور سکوت کو پہنچائیگا اور مسیح کو تو اپنا نجات دینیوالا اور سعادت بخشنیوالا جانکر حقیقي خوشحالي اور روحاني نیکبختي حد سے زیادہ پائیگا اُس وقت وے سب باتیں جو اِس کتاب کے دوسرے باب کي ٥ فصل میں سچے مسیحي کي نیکبختي کے بیان میں مذکور هوئي هیں تو اپنے میں دیکهیگا اور اگر ایسا بهي هو کہ تجکو مسیح کي راہ میں دکهہ اور مصیبت اُٹهاني پڑے اور صبر و ایمان سے اُنکا متحمل هوگا اِس راہ سے بهي توفیق الهي تیرے دل

میں روز بروز زیادہ هوگي ایسا کہ تو کسي طرح کے رنج و عذاب سے بلکہ قتل کے سبب بهي دین مسیحي سے دست بردار نهوگا اور جب کہ دنیاے فاني سے رحلت کرنے کا وقت آئیگا تو تو سرور و خوشحالي کے ساتهہ دنیا سے کوچ کرکے عالم بقا کو جائیگا کیونکہ اُس بے نہایت نیکبختي اور جلال کو جو یسوع مسیح کے واسطہ سے تیرے لیئے طیار هوا هی تو جان چکا هی اور اب موت تجهے وهاں پہنچادیگي اور تو خداے تعالیٰ کا مقرب هوکر ابدالاباد تک همیشہ کي نیکبختي اور جلال و خوشحالي دیکهہ کریگا جیسا کہ انجیل میں مرقوم هی کہ خدا نے اپنے چاهنیوالوں کے لیئے وے چیزیں طیار کیں جنهیں نہ آنکهوں نے دیکها نہ کانوں نے سنا اور نہ آدمي کے دل میں آئیں * پس تو بڑي احتیاط کر کہ کہیں ایسے جلال و نیکبختي کو هاتهہ سے نہ کهو بیٹهے جو تیرے لیئے اور سب آدمیوں کے واسطے موجود هوئي اور مسیحي ایمان سے حاصل هوتي هی اور جس حالت میں تو نے خوب دریافت کرلیا کہ راہ حق انجیل هی اور نجات دهندہ مسیح تو لوگوں کے ڈر سے یا دکهہ اور عذاب کے خوف سے مسیحي ایمان کو اپنے دل میں پوشیدہ مت رکهہ کیونکہ اگر حقیقت کو آدمیوں کے خوف سے کوئي پوشیدہ رکهیگا اور تقیہ کي راہ سے مسیح کا انکار کریگا تو ایسا شخص خدا کي رحمت سے محروم هوکر اُسکے غضب میں پڑیگا چنانچہ متي کے ۱۰ باب کي ۲۸ و ۳۲ و ۳۳ آیتوں میں مسیح کے قول سے مرقوم هی کہ * اُن سے جو بدن کو قتل کرتے پر جان کو قتل نہیں کرسکتے مت ڈرو بلکہ اُسي سے ڈرو جو جان اور بدن دونوں کو جهنم میں هلاک کرسکتا هی اِس لیئے جو کوئي لوگوں کے آگے میرا اقرار کریگا میں بهي اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر هی اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئي آدمیوں کے آگے میرا انکار کریگا میں بهي اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر هی اُسکا انکار کرونگا * اور پهر متي کے ۵ باب کي ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں مسیح نے فرمایا هی کہ * مبارک هو تم جب میرے واسطے تمهیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور هر

طرح کي بُري باتیں جهوٹهه تمهارے حق میں کهیں خوش هو اور خوشي کرو کیونکه آسمان پر تمهارے لیئے بڑا بدلا هی اِس لیئے که نبیوں کو جو تمسے آگے تهے اِسي طرح ستایا هی * اور اگر تو غفلت و مغروري سے دین مسیح اور اُسکي نجات کو رد کریگا تو جان لے که آسمان و زمین میں مسیح کے سوا کوئي اَوْر چهڑانیوالا نهیں هی اور نه هوگا چنانچه یوحنا کے ۳ باب کي ۳۶ آیت میں کُهلا کُهلي بیان هوا هی که * جو بیٹے پر ایمان لاتا هی همیشه کي زندگي اُسکي هی اور جو بیٹے پر ایمان نهیں لاتا حیات کو ندیکهیگا بلکه خدا کا قهر اُسپر رهتا هی *

حکایات

یے حکایتیں جنمیں سچي سچي گزارشات منقول هیں اِس کتاب کے ساتهه ملحق کي گئیں تاکه پڑهنے والے کو اِن سے بهي انجیل کے کلام کي قوت اور مسیحي دین کي خوبي معلوم هو جاے

پهلي حکایت

ایک مسیحي عالم کي سرگذشت جو ایمان سے منحرف هوکر پهر انجیل پر ایمان لایا

ولایت نمسستان کے ایک شهر میں ایک سوداگر تها اور اُسکا ایک لڑکا تها باپ نے بیٹے کو زیرک اور فهیم اور نیک خلق دیکهکر اپنے دل میں اِرادہ کیا که اُسے علم الهي تحصیل کرواے پس جس مدرسه میں که اُس علم کے مبتدي پڑهنے والے داخل هوتے تهے وهاں اُسے بهیجدیا لڑکا بهي بشوق دل تحصیل علوم میں مشغول هوا پهر شهر بینا اور لیپسک کے بڑے بڑے مدرسوں میں گیا تاکه تحصیل میں اپني خاطر خواه کمال کے درجه پر پهنچے ابتداء تو اُسکا چال چلن بهت خوب تها اور علم الهي کي تحصیل میں بڑي سعي و کوشش کیا کرتا تها لیکن تهوڑے عرصه کے بعد ایسے همدرسوں کي صحبت میں پڑا جو مسیحي دین کا اعتقاد چهوڑکر بے ایمان هو گئے تهے اور انجیل کو غیر حق جانکر اور مسیحي اعتقاد کو ذلیل سمجهکر ٹهٹهوں میں اُڑاتے تهے اور کوشش کرتے تهے که اپنے اِس نئے رفیق

کو بھی نجات کی راہ بھلاکر اپنی طرح گمراہی اور بے ایمانی کی راہ میں
لے آویں آخر الامر ایسا ہی ہوا کہ وہ بھی اپنے رفیقوں کے فریب میں آگیا
اور اُسکے اعتقاد میں تزلزل پڑا اور بے ایمانی و گمراہی کے امور میں یاروں
کا یار بن گیا اور مسیحی عقیدہ میں شک کرکے علم الٰہی کی تحصیل
بھی ترک کی اور علم حکمت پڑھنا شروع کیا خلاصہ رفتہ رفتہ یہاں تک
نوبت پہنچی کہ دین مسیحی اور انجیل اور سب کتب مقدسہ کو ناحق
اور نکمی جانتا اور الہام الٰہی کا بھی معتقد نہوتا تھا اِسی حالت میں
اپنے باپ پاس آیا اور مسیحی مذہب کے شک اور اُسکے رد کرنے کا ارادہ
جو اُسکے دل میں تھا باپ کے آگے بیان کیا اور اُس سے درخواست کی
کہ ای باپ اگر تو مجھے اجازت دے تو علم الٰہی چھوڑکر علم طب تحصیل
کروں اسکا باپ جو ایک سچا مسیحی تھا فرزند کا یہہ پریشان حال دریافت
کرکے بہت غمگین ہوا اور قرین صلاح نجانا کہ میرا بیٹا علم طب تحصیل
کرے پس نصیحت کرکے اُس سے کہا کہ ای میرے پیارے بیٹے تو علم
اِلٰہی پڑھنے سے غافل مت ہو بلکہ کلام اِلٰہی کو بڑی محنت و دقت سے پڑھ
اور اُسکا مطلب سمجھنے میں خدا سے مدد مانگ اور دیکھ تو کہیں اپنی
عقل یا دوسرے کے فہم کو معرفت الٰہی سے زیادہ مت جانیو ایسا نہو کہ
تو اِس بات سے فریب کھاکر خدا کے کلام کا اِنکار کرنے لگے بیٹے نے جب
دیکھا کہ باپ کی اور میری رائے میں اِختلاف ہی تو ناچار باپ کی
صلاح پر عمل کرکے ایک کراہیت کے ساتھ علم اِلٰہی کی تحصیل میں
رہا جب اُس علم میں ایسے مرتبہ پر جو منظور تھا پہنچ گیا تو اپنے شہر
میں باپ کے پاس لوٹ آیا وہاں دو کشیش تھے دونوں بڑے نیک
خصلت خوش طبع مسیحی مذہب میں ثابت قدم اُنمیں سے ایک کے
ساتھ اُس کے باپ کو کمال محبت تھی اور وہ اکثر اُنکے وعظ میں جایا
کرتا تھا باپ کے ساتھ بیٹے کو بھی وعظ سننے کے لیئے جانا پڑتا تھا اور
جس وقت اُنکی نصیحت آمیز باتیں سنتا تو یہہ تو نہوتا تھا کہ وے باتیں

اُسپر تاثیر کرتیں هوں بلکه اُنسے اُسے اَوْر نفرت هوتي تهي اور اپنے گهر جاکر وهي حکمت کي کتابیں دیکهنے میں مشغول هو جاتا تها کیونکه انجیل کي تعلیمات سے حکمت کي باتیں اُسے اچهي لگتي تهیں لیکن اُسکا باپ ازبس بیقراري سے همیشه دعا مانگا کرتا تها که اى قادر علي الاطلاق تو میرے جگرگوشه کا دل ضلالت سے سعادت کي طرف پهیر دے اِس عرصه میں ایک دفعه ایسا اتفاق هوا که دیہات کے ایک کشیش نے اُس طلبه سے درخواست کي که اِتوار کے دن آپ میرے بدلے وعظ کهیے اور عادت کے بموجب لازم تها که یوحنا کے ۳ باب کي اوائل آیات پر جنکا مطلب مسیح کے واسطے سے قلباً خدا کي طرف بازگشت کرنا هی وعظ کہے حال آنکه وہ طلبه اِس بات کا قائل نه تها پس اُسنے اِس طرز کا وعظ کہا که خدا کي رضامندي حاصل کرنے کو آدمي صرف اپني عقل پر چلے تو بے شک خدا کي رضامندي اپنے شامل حال کریگا گانو کے لوگ اُسکي نصیحت سے کچهه فیضیاب نهوئے اور نه اُسے کچهه سمجهے اور جو سمجهے بهي تو پسند نکیا طلبه اِس بات کو پہچان گیا اور شرمنده و پشیمان هوکر اپنے باپ سے نہیت ناخوش هوا اور دل میں اُسکا گلهمند هوا کیونکه اُسکا باپ هي اِس علم کي تحصیل اور اِس کام میں اُسکے دخیل هونے کا باعث تها الحاصل طلبه ایسا هي خیال کرتا هوا کلیسیا سے باهر نکلکر کشیش کے پاس گیا کشیش اُسکي بے ایماني سے کچهه آگاه هو گیا تها پس دیني گفتگو اُسکے ساتهه شروع کي طلبه اپنے غرور میں اُسکي باتوں کو بیوقوفي سمجهتا تها سو ابتدا میں تو کشیش کي باتوں پر بہت کم توجهي کي اور سخت سخت جواب دئے آخرکار جب دونوں کي صحبت دیر تک رهي تو اِتنا هوا که کشیش کي صحبت اور اُسکي عاقلانه باتیں طلبه کو اچهي لگیں اور بے پروائی کے ساتهه انجیل کي تعلیمات کي بابت کشیش سے گفتگو کرتا اور پوچهتا رها کشیش بهي هر بات دلیل کے ساتهه اُسے بتاتا رها آخر طلبه کو اپني بے ایماني پر کچهه شک هوئي اِسي حالت میں دروازه

پر کوئي آدمي آيا اور اُسنے طلبه کو کچهه باتين کرنے کے ليئے باهر بلايا وه
گهر سے باهر نکلا کيا ديکهتا هی که ايک اجنبي ديہاتي آدمي دروازه پر کهڑا
هی اُس سے پوچها که اي دوست کيا کام هی وه بولا که آپکے آج کے وعظ
کي بابت کئي ايک باتين مجهے پوچهني هين يہه جو آپ نے آج نصيحت
کي که خدا کي رضامندي حاصل کرنے کو عقل کے بموجب پيروي کرنا
بس هی اور يسوع مسيح کي بابت آپ نے کچهه بهي نکہا سو هم ديہاتي
لوگوں کو بڑا تعجب هوا هی کيونکه همارے کشيش نے خوبي و درستي سے
انجيل کے رو سے همين سمجهايا اور ثابت کيا هی که آدمي صرف خداوند
يسوع مسيح کے وسيله اور اُسکي خاطر و ثواب کي جهت سے خدا کي
رضامندي حاصل کر سکتا اور اُسکي هدايت و توفيق سے سرفراز هو سکتا هی
اور روح القدس کو جو احکام الهي کے پورا کرنے کي ايماندار کو طاقت ديتا
هی صرف يسوع مسيح کے وسيله سے خداے تعالی آدمي کو عنايت فرماتا
هی اور اِس طرح آدمي مرنے کے بعد هميشه کي نيکبختي کو پہنچتا هی
ليکن آپ نے آج کچهه اور هي نصيحت و هدايت کي هی اب ميري
غرض يہه هی که کيا سچ مچ آپ کو يقين هی که انهين آج کي باتوں کے
بموجب مرنے کے وقت خوشحالي کے ساتهه مر سکتے هو اور خداوند عادل
کے حضور خوشدلي کے ساتهه حاضر هو سکتے هو آپ مجهسے رنجيده مت
هو جتا ميں تو ايسا جانتا هوں که آج کي نصيحت آپ نے خلاف کي
هی کيونکه اگر آپ کي بات حق اور درست هوتي تو کتب عهد عتيق
و جديد کي رو سے البته آپ ثابت کرتے يعني کتب مقدسه کي آپ ايک
آيت بهي نلاتے همارا کشيش اِس طرح نهين کرتا بلکه هر ايک بات اور
هر ايک مطلب کو کتب مقدسه سے ثابت کر ديتا هی اور هم بهي جب
اپنے گهر ميں اُن کتابوں کو ديکهتے هين تو ويساهي پاتے هين خلاصه همين
ايسا معلوم هوا که آپ کي تعليمات خلاف هين پس محبت کي راه سے
ميں آپ کي منت کرتا هوں که بعد ازاين اپنے اعتقاد کو کتب مقدسه

کے موافق تشخیص کرکے وعظ کیجئے طلبہ اُس دیہاتي کي باتوں سے ایسا
حیران ہوا کہ کچھہ جواب ندے سکا آخر الامر اُسے رخصت کرکے کشیش
کے حجرہ میں آیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا کشیش یہہ حال سنکر
جان گیا کہ طلبہ کا سخت دل اُسکي صحبت سے نرم ہو گیا پس مسیحي
اعتقاد کي بابت اُس سے اَور بھي گفتگو کرکے اُسکے وحشت انگیز حال
سے اُسے آگاہ کیا اور جتلایا کہ اگر تو اِسي بے ایماني اور انجیل کي مخالفت
میں رہیگا تو بلاشک خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا طلبہ اِن باتوں سے
بہت ملائم ہوا اور اپنے دل میں ایسا گبھرایا کہ پھر کشیش کے پاس نہ
تھہر سکا پس اُٹھکر اپنے گھر چلا راستہ میں آپ ہي آپ مباحثہ کرکے
اپني عقل سے کشیش کي دلیلوں کو رد کرتا تھا اور وہي خیال اور دلایل
جنکي رو سے اِلہام الہي اُسے مقبول و مرغوب نہوتا تھا پھر اُسے حق و یقین
معلوم دیتي تھیں لیکن اُسکا اِنصاف ہر دم اُسے یہي کہتا تھا کہ تو بڑي
بدبختي و نااُمیدي کي حالت میں ہی اور اِنصاف کے اِس جتلانے سے
طلبہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ اگر بالفرض الہام الہي سچ مچ واقع ہوا ہو
اور انجیل خدا کي الہامي کتاب اور اُسکي ساري تعلیمات حق و درست
ہوں اور خدا نے اپني حکمت کي راہ سے یہي مصلحت جاني ہو کہ تمام
عالم کو انجیل کي تعلیمات پر رجوع کرے اور اُسکي رضامندي صرف اُنھیں
لوگوں کے لیئے شامل حال ہوتي ہی جو کتب مقدسہ کے معتقد ہوکر
مسیح پر ایمان لاتے ہیں آیا اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا اور خدا کو تو
اپني بے ایماني کا کیا جواب دیگا یے سب باتیں سوچتا سوچتا شہر
میں داخل ہوا اور اپنے گھر گیا اپني خاطر کي خلش اور دل کا بھید گھر
کے لوگوں سے چھپایا جب رات ہوئي تو اپنے حجرہ میں جاکر بغیر کھانا
کھائے سو رہا اور دلائل عقلي و حکمي کو اپنے دل کي آگ بجھانے کے لیئے
سوچ سوچ کر درمیان میں لایا لیکن اُسکے دل کو کچھہ آرام نہ ملا بلکہ اندر کي
گبھراہٹ اَور زیادہ ہوئي آخر سو گیا اور ایک بڑا دہشت ناک خواب

دیکھا کہ گویا اپنے ایک دوست کے ساتھہ گرمی کے موسم میں ایک ہوادار
دن باغچہ میں سیر کرتا ہی اور ہر ایک طرح کی صحبت اور نامناسب
باتیں کرتے ہوئے دین کا تذکرہ بھی درمیان لئے اور مسیحی مذہب اور
انجیل کی تعلیمات کو ٹھٹھوں میں اڑایا شام کو گھر کی طرف معاودت
کرتے وقت دیکھا کہ اندھیرا ہو گیا تھا اور بادل آمنڈکر بجلی چمکنے لگی
تھی یہاں تک کہ گویا آگ برستی تھی اور بادل کی گرج سے زمین پانو کے
تلے لرزتی تھی اسی حالت میں ایک درخت پر جو اُسکے قریب تھا بجلی
پڑی اور وہ خوف ودہشت سے بے ہوش ہوکر گرپڑا ایک لمحہ کے بعد
خود اُسی پر بجلی پڑی اور وہ مرگیا مرتے ہی اُسنے اپنے تئیں جہان کے
حاکم کے حضور دیکھا اور اُسی خوف و لرزہ چڑھا جب آنکھہ کھولکر دیکھا
تو وہی یسوع مسیح جسے ذلیل جانتا تھا بڑے جاہ و جلال کے ساتھہ تخت
پر بیٹھا عالم پر حکومت کر رہا ہی اور وہی انجیل اُسکی شریعت ہی
جسے وہ بے مصرف اور نکمی جانتا تھا یہہ حال دیکھکر حد سے زیادہ
حیران و پریشان ہوا اور اپنے منہہ کے بل گرکے رحمت کی درخواست
کی مگر فرصت نپائی اور اُسی خوفناکی و وحشت کی حالت میں حکم
کا منتظر تھا کہ اتنے میں آنکھہ کھل گئی اور اپنے تئیں اسی جہان میں
پاکر حد سے زیادہ خوش وخرم ہوا اور اُٹھکر یہہ دعا کرنے لگا کہ ای رحمان
و رحیم خدا تیرا شکر ہی کہ میں ابھی تک ایسے عالم میں ہوں کہ تیری
طرف رجوع و بازگشت کرنا ممکن ہی مجھہ عاجز پر رحم کرکے میرے
گناہوں کے بموجب مجھپر حکم مت کر اور ای مسیح جو سارے عالم کا
اور میرا تو ہی حاکم ہی مجھے اپنی نظر سے مت ڈال چاہیئے کہ سب
کے گھٹنے تیرے ہی آگے ٹیکے جائیں اور ہرچند کہ تیرا کلام ناپاک اور مغرور
عقل کی نظر میں بیوقوفی دکھائی دیتا ہی لیکن جیسا کہ تو سچا ہی
تیرا کلام بھی ویسا ہی سچا ہی اور جیسا کہ تو فی الحقیقت سب کا
حاکم ہی ایسا ہی تیرا کلام بھی جو انجیل سے مراد ہی سب کا حاکم ہی

اب میں بڑي فروتني سے تیرے آگے گھٹنے ٹیکتا هوں اور شکسته دل اور
غمگین خاطر سے تیري بندگي کرتا هوں یهه پهلي دفعه هي که میں اپني
اُسي زبان سے جو کفر بکا کرتي تهي اور تیرے اُس نام کي جسے مقرب
فرشتے بڑي تعظیم و ادب سے لیا کرتے هیں ٹهٹها کرتي تهي تیرا حمد و شکر
کرتا هوں اي رحمان و رحیم اِس حقیر و گنهگار بنده پر رحم کر اور میرے
گناهوں پر بخشش کا قلم پهیر دے اور میري ایسي مدد کر که بعد از این
میں تیري اُس موت کي حکمت کو پهچانوں جو تو نے گنهگاروں کے لیئے
صلیب پر اختیار کي هی اور میري عزت و حرمت اِسي میں هو که تیرے
کلام کي حقیّت پر اُن لوگوں کے سامهنے جنکے ساتهه پهلے تیرے نام کي بے
عزتي کیا کرتا تها گواهي دوں الحاصل خاک پر گرکے اور اِس طرح کي دعا
مانگ کے اپنے دل میں اُسنے ایسي فراغت و خوشحالي پائي که نه کبهي
دیکهي نه چکهي تهي اور اِسي طرح اُسے یقین هوا که خدا کي عنایت
اُسکے شامل حال هو گئي صبح اُٹهکر شهر کے ایک کشیش پاس گیا اور
ساري حقیقت حال اُس سے بیان کي کشیش نے بهي یهه حال سنکر طلبه
کے ساتهه خاک پر گرکے خداے تعالی سے اُسکے لیئے دعا مانگي که یا قاضي
الحاجات اپني رحمت کي نظر اِس طلبه سے دریغ مت کر اور اپني
هدایت کے نور سے اُسکا دل بهر دے اور اپني راه میں اُسے ثابت قدم کر
اِس دعا کي تاثیر سے اُسکا دل ایسا بهر آیا که زار زار رونے لگا اور اپني
پهلي گمراهي کا حال کشیش کو جتلاکر اُس سے اِستدعا کي که اي آقا میں
اُمیدوار هوں که انجیل کے احکام پر چلنے کے لیئے دعا و نصیحت سے میري
مدد کیجیئے اُسنے جواب دیا که اي عزیز اب تجهے یهي لازم هي که دلي
دعا سے هدایت کا نور طلب کرکے انجیل کا مطالعه کر اور اُسکے مطالب
کو اپنے دل میں جگهه دے طلبه نے بهي اُسکي نصیحت قبول کرکے انجیل
کو اِس مدعا سے مطالعه کیا که نصیحت و تسلي اُس سے حاصل کرے سو
اِسي طرح سے دین مسیحي کے حق اور من جانب الله هونے کا یقین

حاصل کر لیا اور روز بروز انجیل کے مطالب پر زیادہتر رسائی بہم پہنچاتی
جاتا کہ ساری کتابوں سے انجیل ہی اُسے شیرین اور خوشگوار معلوم دیتی
تھی پس دل سے اُسکے حکموں پر چلنے لگا اور اکثر اوقات اُس دیہاتی
شخص کی نصیحت یاد کیا کرتا تھا اور انجیل کی تعلیمات کا وعظ بڑی
خوبی و تاثیر کے ساتھ کرتا تھا خلاصہ مطلب ایک سچا مسیحی اور ایک امانت
دار کشیش بن گیا اور اُسکے باپ نے بھی اپنی دعا کی اجابت کا اثر
دیکھکر خدا کا شکر کیا ٭

دوسری حکایت

ایک ظاہری مسیحی کا حال جو آخر عمر میں دل سے مسیح کی طرف بازگشت کرکے مسیحی حقیقی ہو گیا

ایک متدیّن و نیک کردار اور خوش رفتار کشیش نقل کرتا ہی کہ میری
جماعت میں ایک جوان تھا جو ایمانداری کے امور میں ہر ایک کو پیارا
لگتا تھا چنانچہ شہر کے سب لوگ اُسے عزیز جانتے تھے وہ ایک خفیف
سی بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا اور ہرچند کہ اُسکی ظاہری حرکات
و سکنات اچھی تھیں اور اُسکی بیماری بھی چنداں سخت نتھی تو بھی
میں نے یہی لازم جانا کہ چلکر اُسے دیکھوں اور اُسکے دلی حال کی بابت
کچھ گفتگو کروں کہ آیا جیسا کہ خدا کے حضور ہونا چاہئے ویسا ہی ہی
یا نہیں اور اُس بات پر کہ مسیح کے وسیلے سے گناہوں کی معافی حاصل
کرکے ہمیشہ کی نیکبختی کو پہنچونگا یقین کلی حاصل کیا ہی یا نہیں
سو ایسا ہوا کہ جب میں نے اُس سے اِس قسم کی گفتگو کی تو ہرچند
کہ اُسکے باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ باتیں اُسے بہت پیاری معلوم دیں مگر
اپنا باطنی حال مجھسے کہنا نہ چاہا میں اُسی حال میں اُسے چھوڑ کر رخصت

ہوا صبح کو اُسنے مجھے پھر بلوایا میں گیا اور رسم و عادت کے موافق اُسکا حال پوچھا تب اُسنے اِس بات کی درخواست کی کہ اُس مکان میں میرے اور اُسکے سوا کوئی نرہے کہ کشیش کے ساتھہ مجھے خلوت میں کچھہ باتیں کرنی ہیں چنانچہ سب لوگ باہر چلے گئے صرف دونوں میں اور وہ ہی رہ گئے تب اُسنے مجھسے کہا کہ ای آقا میں خداے تعالی کے حضور بڑا ریاکار و گنہگار ہوں اور ہرچند کہ خدا کو فریب دینے کی قدرت مجھے نتھی مگر اپنے دوست آشناؤں کو تو میں نے فریب دیدیا چونکہ اپنی ظاہری رفتار و گفتار کا مجھے بہت خیال رہتا تھا پس جو شخص مجھے دیکھتا تھا یہی گمان کرتا تھا کہ باطن میں بھی بڑا متقی اور سچا مسیحی ہی حال آنکہ قلباً میں اِس حالت سے کہیں دور و مہجور تھا حتی کہ جو فعل ناشایستہ کہ میرے دل میں آیا اور اُسکے کرنے کی طاقت بھی مجھہ میں ہوئی اُسکے بجالانے اور پورا کرنے میں بڑی کوشش کی یے باتیں کرکے اُسنے اپنے بعضے اعمال قبیحہ مجھسے بیان کیئے اُنہیں سنکر میرا بدن کانپ آٹھا اور بڑا تعجب کرکے میں نے کہا سبحان اللہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ آدمی باوجود ایسے بُرے فعلوں کے پھر خلق کی نظر میں ایسا ظاہر کرے کہ گویا بڑا نیک و ایماندار آدمی ہی بولا ہاں میں نے اِس بات میں بڑی کوشش کی ہی کہ میری بُری خواہش اور بد افعال سے کوئی آگاہ نہو اِسی لیئے دینداری کا ریائی لباس پہنکر اکثر اوقات کلیسیا میں جاتا تھا اور غریب غربا پر احسان کرتا تھا اور جس طرح کہ ہو سکتا تھا لوگوں کی مدد کرنے میں بڑی سعی کیا کرتا تھا خلاصہ ہر بات میں مجھے یہی منظور نظر تھا کہ خلق کی نظر میں پیارا معلوم ہوں اور ہمیشہ اِسی بات پر متوجہہ رہتا تھا کہ ایسا نہو کسی کے آگے کوئی نامناسب حرکت مجھسے سرزد ہوجاے پس ابتک میں اِسی طریق سے ریاکار اور مردم فریب تھا اللہ مجھپر رحم کرے میں بولا افسوس یہہ کیا اقرار اور کیسے بُرے اعمال ہیں جو تجھسے ہوئے اب تجھے لازم ہی کہ اپنے تئیں

بدترین خلائق اور بڑا گنہگار سمجھکر خدا کے حضور فریاد کر کہ تجھپر رحم
کرے پھر میں نے اُس سے پوچھا کہ اے دوست عزیز کیا تو سچ مچ اپنے ان
بدکاموں سے پشیمان هی اور جان گیا هی کہ تیرا دل اور اعمال کس قدر
بُرے هیں اور تو کس مرتبہ شیطان کا قیدي هو گیا هی اور اپنے اعمال کي
سزا میں کس طرح عادل و مقدس خدا کے غضب کے سزاوار هوکر هلاکت
میں پڑیگا بولا هاں کچھہ خبردار هو گیا هوں اور قوت انصاف نے بهي اِس
سیہ‌کاري کے نشہ سے مجھے هوشیاري بخشي هی لیکن قلب کي شکستگي
اور توبہ جیسي کہ چاهیئے نہیں هی از بس آرزومند هوں کہ میري ایسي
هي حالت هوجاے لیکن دل کي سختي ایسا نہیں هونے دیتي بهرحال
اگر میري روح ابدی هی اور قیامت کا هونا سچ اور روز جزا برحق هی تو
میرے حال پر واویلا هی کیونکہ خدا سے همیشہ دور رهنا اور هلاکت ابدي
میں گرفتار هونا میري سزا هوگي میں نے کہا تو تو خود بخود اپنے حق
میں اِس حالت کا حکم کرتا اور ایسا معلوم هوتا هی کہ جہنم میں جانے
اور هلاک هونے پر تو راضي هی بولا حاشا میں کیونکر ایسي بات پر راضي
هو سکتا هوں حال آنکہ هر آدمي اپني حالت کے موافق سعادت ابدي اور
همیشہ کي نیکبختي حاصل کرنے کے درپے رهتا هی میں نے اُس سے کہا کہ
اگر یہہ صورت هی تو تو مایوس و آزردہ خاطر مت هو کیونکہ کلام الهي
کے بموجب میں تجھے صحیح صحیح کہہ سکتا هوں کہ اگرچہ تو هلاکت کے
لائق هی مگر خداے تعالی تجھے نجات دے سکتا هی کس واسطے کہ یسوع
مسیح تمام خلق کے لیئے نجات دینیوالا هی چنانچہ اُسنے مجھے اور تجھے
بلکہ سب آدمیوں کو گناہ و جہنم سے چھڑا کر همیشہ کي نیکبختي سب کے
لیئے طیار کي هی اور جو کوئي کہ اُسکا معتقد اور پشیمان هوکر شکستہ
دلي سے اُسکي طرف رجوع کرے اور دل سے ایمان لاوے کیسا هي گنہگار هو
وہ اُسے قبول کرکے اپنے لطف سے محروم نکریگا پس تو بهي اُسکي جانب
رجوع هوکے اور اپني تقصیریں اُسکے آگے ظاهر کرکے رحمت اور مغفرت کي

درخواست کر اور دعا و مناجات سے غافل مت ہو تاکہ تو مسیح کی معرفت اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرے اور اِس وسیلہ سے جہنم کے عذاب سے خلاصی پاکر ہمیشہ کی نیکبختی کا مالک ہو جاے وہ بولا ہاں اگرچہ آپ کی باتیں سچ اور دل پسند اور کلام الہی کے موافق ہیں اور آپکو اِس بات کا ظاہر کر دینا لازم ہی مگر میں اِن باتوں کا معتقد نہیں ہوں اِس جہت سے آپ کی نصیحت و وعظ کی اپنے حق میں کچھہ تاثیر نہیں دیکھتا میں ایک محض گنہگار آدمی ہوں خداوند ارحم الراحمین مجھپر رحم کرے اور یہہ بے ایمانی اور سنگ دلی بُری کتابوں کے پڑھنے سے ہوئی ہی میں نے کہا تیرا عقیدہ تو اُن لوگوں کا سا ہی جو صرف اپنی عقل کے اعتبار پر اور اپنے خراب دل کی خواہش پر چلکر کلام الہی کا اِنکار اور دین مسیحی کو رد و برکنار کیا کرتے ہیں ای دوست کیا تو نہیں چاہتا کہ ضلالت کی راہ سے منہہ پھیرکر پھر کبھی اُس راہ میں نہ چلے اور کیا تو میری صلاح پر عمل کریگا بولا ہاں اگر مجھسے ہوسکیگا تو بہت خوشی سے آپ کی صلاح مانونگا میں نے کہا اب میں جاکر ایک گوشۂ تنہائی میں قاضی الحاجات کی درگاہ میں تیرے لیئے دعا و مناجات کرونگا تو بھی سچے دل سے دعا کرکے اور خدا کے حضور اپنی حالت ظاہر کرکے بڑے عجز و نیاز سے دعا و منت کرکے کہہ کہ ای خداوند یسوع مسیح اگر سچ مچ تو لوگوں کے گناہ مٹانے کو دنیا میں آیا ہی اور ہمارے لئے اپنی رحمت کی راہ سے زحمت اور دکھہ قبول کرکے صلیب پر مر گیا ہی اور اگر خدا کا بیٹا اور سب آدمیوں کا نجات دینیوالا تو ہی ہی تو مجھپر بھی تو اپنے تئیں ایسا ظاہر کر اور ایسا ایمان مجھے عنایت کر کہ میری امید تجھی پر ہو جاے اور تیرے وسیلہ سے گناہوں کی معافی حاصل کرکے ہمیشہ کی نیکبختی کو پہنچ جاؤں یے باتیں اُسے تلقین کرکے اُسکی حالت پر مجھے ایسا رحم آیا کہ میں نے باہر جاکر پروردگار کے حضور اِس طرح دعا مانگی کہ ای قادر علی الاطلاق یسوع مسیح کی خاطر سے اپنی رحمت کی

نظر اِس گمرہ سے دریغ مت کر اور ابدی ہلاکت سے اُسے چھڑا لے وہ
بھی صدق دل سے خدا کے حضور مناجات کرکے اور رو رو کے اپنے گناہوں
کا اقرار کرتا اور کہتا تھا کہ اے قادر و رحیم خدا اگر فی الحقیقت مسیح
تیرا فرزند اور الوہیت کے مرتبہ پر اور گنہگاروں کا نجات دینےوالا ہے تو
مجھپر بھی یہہ بھید کھول دے اور مجھے ایمان عنایت کر کہ میں بھی
مسیح کو سارے عالم کا شفیع اور اپنا نجات دینیوالا جانوں اور اُسی کا امیدوار
ہو جاؤں اور ہرچند کہ اُسکی دعا کا مضمون تمام و کمال تو میں نسمجھا
لیکن جس وقت کہ میں اُسکے لیئے دعا و مناجات میں مشغول تھا میرے
دل کو ایسی خوشحالی حاصل ہوئی کہ بیان میں نہیں آسکتی اور اُسکو
میں نے سنا کہ راز و نیاز کی حالت میں بڑی خوشی سے کہتا تھا کہ ہاں
اے میرے خداوند یسوع مسیح اب میں تجھے پہچانتا ہوں اور دل سے تیرا
معتقد ہوں کہ تو خدا کا اِکلوتا بیٹا ہے جو ساری خلائق کے چھڑانے کو آسمانی
عظمت و جلال ترک کرکے دنیا میں آیا اور مصلوب ہوا اور پھر جی اُٹھا
تاکہ اِس طریقہ سے سب آدمیوں کو بلکہ مجھے بھی گناہوں سے چھڑاوے
اور حیات ابدی بخشے اور اب مجھے یہہ بھی یقین ہو گیا کہ خدا کی
عنایت اور ہمیشہ کی خوشحالی تو نے میرے شامل حال کر دی ہے سو میں
بھی تیرا شکر اور تیری حمد و ثنا کرتا ہوں اب سے میں تیرا دوست ہوکر
ہر چیز سے زیادہ تجھے پیار کرونگا میری خوشحالی اور میری دولت و
عزت تو ہی ہے تیرے سوا مجھے کسی کی احتیاج نہیں اِس مناجات
کے بعد پھر میں اُسکے پاس گیا اور اُسکے چہرے کا رنگ اُسکی صورت سے
پہچان گیا کہ اُسکا دل حقیقی خوشحالی اور تسلی سے بھر گیا ہے تب
وہ مجھسے کہنے لگا کہ اے کشیش اب میری بڑی خوشحالی ہے کہ خدا کی
حمد و شکر میں آپ بھی میرا ساتھ دیجیئے کیونکہ اُس عنایت کے
سبب جو خدا نے مجھ بندہ حقیر کے شامل حال کی ہے مجھے حد سے
زیادہ خوش وقتی حاصل ہوئی اور اب میں جانتا ہوں کہ مسیح خدا کا

بیٹا اور سب آدمیوں کا نجات دہندہ ہی جو سب گنہگاروں کے واسطے
حتی کہ میرے لیئے بہی مرا ہی اور آدمی اُسی پر ایمان لانے سے نجات
پا سکتا ہی اور میں جانتا ہوں کہ خدا نے اُسی کی خاطر سے میرے گناہ
معاف کرکے مجہے مقبول کیا ہی اب میری آرزو یہہ ہی کہ اِس محنت
آباد دنیا میں اِس سے زیادہ نرہوں بلکہ اگر اُسکی مرضی ہو تو جلدی سے
مسیح کے حضور چلا جاؤں اور ہمیشہ اُسی کے ساتہہ رہوں بعدہ اُسنے اپنے
دوستوں کو بلاکر اُن سے کہا کہ تم ابتک مجہے نیک جانتے تہے اور حال یہہ
تہا کہ میں خدا کے حضور بڑا گنہگار تقصیروار تہا اور تمکو اور آپ کو فریب
دیتا تہا مگر اب خدا نے میری روحانی آنکہیں منور اور میرے دل کا حقیقی
حال مجہپر روشن کر دیا ہی چنانچہ میں اپنے باطنی حال سے اب خبردار
ہوکر خوب جانتا ہوں کہ میں خدا کے حضور بڑا گنہگار ہوں اور اپنے نجات
دہندہ کو بہی جو مسیح ہی پہچان گیا اور دل سے اُسپر ایمان لایا ہوں
اور خدا کی بے انتہا رحمت سے گناہ کی معافی اور جاودانی نیکبختی
مسیح میں حاصل کی ہی اب میرا دل آرام پاکر حد سے زیادہ مسرور
ہی سو اب میں کمال آسانی کے ساتہہ اُن سب چیزوں سے جو اِس
دنیا میں مجہے عزیز و دل پسند تہیں ہاتہہ کہینچتا ہوں کیونکہ حقیقی
و اُخروی نیکبختی اور خوشحالی کو میں نے دریافت کرلیا ہی اور ہرچند
کہ بعض اوقات درد دکہہ کی اُسپر شدت اور زیادتی ہوتی تہی پہر بہی
مرنے دم تک اُسی خوشحالی میں رہکر مرتے وقت اپنی روح نہایت
آرام و استراحت سے اپنے آسمانی باپ خدا کے سپرد کردی اور عالم بقا
کو رحلت کر گیا *

تیسری حکایت

ایک یہودی عالم کی سرگذشت جسنے دین مسیحی قبول کیا

فرنکفورٹ شہر میں جو نمسستان میں دریاے اودر کے نزدیک ھی ابراھیم
عشل نامی ایک یہودی تہا بڑا عالم و فاضل اور جوھری مالدار خداے عز
و جل نے سنہ ۱۶۶۱ مسیحیہ میں اُسے ایک بیٹا دیا اُسنے یوشوع اُسکا نام
رکہا اور چونکہ اُسکا یہی ایک لڑکا تہا ماں باپ اُسے ازبس عزیز رکہتے اور
اُسکی تربیت اور تعلیم میں بڑی کوشش کرتے تہے حتی کہ باپ نے
مذھب یہود کے سارے علوم و آداب اُسے آپ تعلیم کیئے تہوڑی مدت
میں بیٹے کی فہم و فراست اور عقل و ذکاوت اُس درجہ پر پہنچی کہ
اُسکا کوئی ہم سبق اُسکی برابری نہیں کرسکتا تہا اُسی عرصہ میں اُسکا
باپ مر گیا چند روز بعد اُسکی ماں کی یہہ صلاح ہوئی کہ میرا بیٹا تجارت
کا کاروبار کرے لیکن بیٹے کو تحصیل علوم کا ایسا شوق تہا کہ کسی طرح
اُس سے دست بردار نہوسکا اور یہی چاہتا تہا کہ علوم میں کمال کے درجہ
پر پہنچوں اِس عرصہ میں ایسا اتفاق ہوا کہ شہر یروشلیم یعنی بیت
المقدس سے کئی ایک یہودی اُس شہر میں آئے اور شہر یروشلیم اور اپنے
باپ دادے کے حالات جو اُنہوں نے ذکر کیئے تو سنکر یوشوع کو وہاں کی
سیر کا شوق ہوا اور چاہا کہ جلاوطنی اختیار کرکے اُس شہر کو اور اپنے
باپ دادا کی ولایت کو دیکھہ آوے اپنی ماں کی منت سماجت کرکے
سفر کی رخصت چاہی ماں نے بڑی مشکل سے بیٹے کی جدائی پر راضی
ہوکر اجازت دی یوشوع ایک یہودی عالم کی رفاقت میں بڑی اشتیاق
سے روانہ ہوا لیکن اُسکی یہہ خوشحالی و شوق جلد غم و رنج سے مبدل
ہو گیا کیونکہ جب ولایت لہ سے گذر کر ولایت قریم میں جہاں تاتاریوں
کا عمل تہا پہنچے تو وہاں سے کشتی پر بیٹھکر بحر اسود سے عبور کرکے

منزل مقصود کو پہنچ جائیں راستہ میں تاتاري قزاقوں نے اُنہیں لوٹ لیا
اور یوشوع کو پکڑ لیگئے اور دین اِسلام قبول کرنے کے لیئے حد سے زیادہ اُسکے
درپی ہوئے جب یوشوع نے انکار کیا تو ایک عثمانلو کے ہاتھہ اُسے بیچ ڈالا
اُسنے بہي اُسے شہر ایسمر میں لیجاکر یہودیوں کے ہاتھہ بیچا اِس طرح
یوشوع رنج و زحمت کي شدت اور اسیري سے خلاصي پاکر استنبول میں
آیا وہاں سے شہر لوبلین میں کہ اُسکا خالو وہاں تہا گیا اُسکے خالو نے اُسے
تحصیل علم کا شائق دیکہکر شہر قراقو میں کہ وہاں یہودیوں کا مدرسہ تہا
تحصیل علم کے لیئے اُسے بہیج دیا یوشوع وہاں اپني تحصیل کو کمال کے
درجہ پر پہنچاکر شہر پراگ کے مدرسہ میں گیا اور چونکہ یہودیوں میں
علم کے مراتب کي اُسے ایک برتري حاصل تہي وہاں کے لوگوں نے اُسکو
مدرسي کے لائق جانکر مدرس کر دیا اِس عرصہ میں اُسکو یہہ خیال ہوا
کہ مسیحي دین کے بطلان میں ایک کتاب بناوے کیونکہ یہودي طریقہ پر
اُسے اعتقاد اور یقین کلي تہا اور مسیحیوں کے ساتھہ عداوت دیني شدت
سے رکہتا تہا الحاصل ولایت ہولند اور انگلیس اور ایتالیا کي طرف گیا
تاکہ وہاں کے یہودي عالموں سے ملاقات کرکے علم میں اَور زیادہ کمال
حاصل کرے اور مسیحي دین رد کرنے کا زیادہ زور و طاقت بہم پہنچاے
سو اِس ارادہ سے سفر کرکے پہلے اپنے شہر میں آیا اور اپني ماں کو
صحیح سلامت پاکر چند روز وہاں رہا پہر ماں سے رخصت ہوکر شہر
سوندرسحوسن میں پہنچا وہاں بیمار ہوکر ٹہیر رہا اِس عرصہ میں والیک
نام ایک یہودي جو بڑا دولتمند اور اُس شہر میں امیر تہا یوشوع کي
سرگذشت سنکر اُسے اپنے گہر لیگیا یوشوع اپني فہم و فراست کے سبب
وہاں کے یہودیوں میں مشہور و معروف اور معزز و مکرم ہو گیا اور ایسا
ہوا کہ رینہارد نام ایک کشیش جو اُس شہر کا معلم تہا یوشوع کے دل میں
اُسکي ملاقات کي تمنا ہوئي اور ملاقات کرکے دیکہا کہ في الحقیقت وہ
ایک شخص ملاقات کرنے کے لائق ہے کیونکہ علم و کیاست اور فہم و فراست

اسکے دل کو کچھہ آرام آیا اور اُس امر کے کرنے پر آمادہ ہوا جو حقیقت کے طالبوں کو کرنا چاہیئے یعنے اِرادہ کیا کہ کلام الہي کو اللہ تعالی کي عون وعنایت سے مطالعہ کرے سو تعصب و طرفداري کو چھوڑکر صداقت و انصاف سے کوشش کي کہ موعودہ نجات دہندہ کي اصل کیفیت کو دریافت کرے پس اُن سب وعدوں کو جو کتب مقدسہ میں یسوع مسیح کي طرف مرجوع ہیں باہم مقابلہ کیا تب اُسے یقین ہوا کہ مسیح نہ یہہ کہ صرف جسماني نجات دہندہ ہو بلکہ توریت کي آیات کے بموجب ضرور ہی کہ روحاني نجات دہندہ ہو مگر اُس جہت سے کہ اُسکي روحاني آنکھہ پر غرور کا پردہ پڑا تھا اِس سے زیادہ نہ دیکھہ سکا صرف اِتنا ہي معلوم کیا کہ ابھي تک میں اندھیرے میں پڑا ہوں سو اب باطني اندھیرے سے نکلنے کي خواہش نے اُس پر زور کیا پس بڑے صدق سے کتب عہد عتیق کا رات دن مطالعہ کیا کرتا تھا اور اُن آیتوں کے پڑھنے سے جنمیں مسیح کے ظہور کا اِشارہ ہی اُس پر واضح ہو گیا کہ لازم تو یہي ہی کہ موعودہ مسیح آ چکا ہو سو ایسا ہوا کہ یوشوع جس قدر اُن آیتوں اور اُن وعدوں کي بابت غور کرتا تھا اُتنا ہي اپنے مذہب کي بابت شک میں پڑتا جاتا تھا آخر الامر اُسے خوب یقین ہو گیا کہ وہ نجات دینیوالا مسیح جسکا کتب مقدسہ میں وعدہ ہوا ہی یہي ناصري مسیح ہی اور باوجودیکہ اِس نور کي ایک چمک غیب سے اسکے دل میں پڑگئي تھي لیکن اِس بات کي فکرنے اُسکو ازبس متحیر کر دیا تھا کہ اب میں کیا کروں اور کونسا طریقہ اختیار کروں آخر کار اِس مشکل کے آسان ہونے کو اپنے خداے تعالی سے جسنے اپنا ہادي اور جاے پناہ جانتا تھا مدد مانگکر یہہ مناجات کي کہ اي قادر خدا کہ یعني اسرائیل کا نبي خدا توہي ہی تونے اپني بے انتہا رحمت سے اُن زنجیروں کو جنمیں میں جکڑا ہوا تھا توڑکر ٹکڑے کیا اور شریروں کے قبضہ سے چھوڑکر ہلاکت سے مجھے نجات دي پس اب مجھہ بیمقدار پر رحمت کي نظر کرکے اِس بے

آرامي کي حالت سے جو میرے دل میں بھري هی مجھے خلاصي دے اور
هدایت کي راہ میں پہنچاکر ثابت قدم کر جب یوشوع اِس دعا سے
فارغ هوا تو اپنے دل کو فارغ البال پایا اور اُس اصلي نور کي آرزو جسنے
اُسکے دل میں تاثیر کي تهي اسپر ایسي غالب آئي که في الفور اُٹهکر
رینهارد معلم کے پاس چلا گیا اور اپنا دلي حال اور باطني خواهش جو
دین مسیحي کي طرف تهي اُسکے آگے بیان کي وہ بولا ای عزیز کیا آپ
نے اِس امر میں خوب غور کر لي هی اور کیا آپ راضي هیں که مسیح
پر ایمان لاکر اپنے مذهب اور اُس حرمت و عزت سے جو اپني ملت
میں آپ کو حاصل هی دست بردار هوکر لوگوں کے ٹهٹهے اور ملامت کي
برداشت کریں اور کیا آپ میں اِس بات کي طاقت هی که مسیح کي
خاطر اپنے ملک و مال سے علیحدہ هوکر غربت و ذلت میں پڑیں اگر دل
و جان سے اِن تکلیفوں کا تحمل نهوسکے تو بهتر یهه هی که مسیحي مذهب
کے خیال میں مت پڑیئے اور عیسائي راہ میں مت چلیئے اِن باتوں
سے یوشوع مایوس هوکر بولا که ای معلم عزیز اگر میں دنیا کے فائدوں کا
طالب هوتا تو اپنے هي مذهب میں رهتا اب تو نه مجھے اپني پیاري
ماں کي خواهش هی نه دولت کي تمنا نه اپني قوم میں اعزاز و اکرام
کي پروا یہاں تک که کوئي چیز ایسي نهیں هی جو یسوع مسیح کا طالب
هونے سے مجھے مانع هوسکے اور اُسکي پیروي سے مجھے روک لے رینهارد اِن
باتوں سے بهت خوش هوا اور جانا که یوشوع کا دل سچائي سے مسیح کي
طرف آگیا اور وہ في الحقیقت مسیحي هونا چاهتا هی لیکن پهر بهي اُس
سے یهي کها که ای عزیز اِس عمدہ کام میں آپ اَوْر بهي فکر کرکے خدا
سے دعا مانگیئے اور فلانے دن میرے پاس پهر آکر اپنے دل کي بات ظاهر
کیجیئے اُس وقت هم تم اِس معامله کي پهر گفتگو کرینگے یوشوع وهاں
سے اُٹهکر غمگین و شکسته دل اپنے گهر کو گیا گهر پہنچنے کے بعد اُسکے دل
میں بهت فکریں اُٹهیں اور ایک ایسا مجادله واقع هوا که ایک طرف سے

ماں کي جدائي کا درد اور خويش و اقربا کي مفارقت کا غم اور قوم کے
ٹھٹھے اور عداوت کا خيال اور مسيحي مذهب قبول کرنے کے سبب تنگي
و مفلسي ميں پڑنے کا انديشه دامنگير تها اور دوسري طرف سے اُسے يقين
هو گيا تها که نجات اور حقيقي نيکبختي صرف يسوع مسيح ميں مل
سکتي هے آخر کار مسيحي هونے کي آرزو هي اُن سب چهوٹے چهوٹے
خيالوں پر غالب آئي اور وه مجادله رفع هو گيا اور يوشوع کو آرام آيا تو
روز معاينه تک صبر نکرکے معلم مذکور پاس گيا اور خوش خوش اُس سے
کها که يهوديوں کي آينده عيد کے دن ميں اُنکي عبادت گاه ميں جاکر
انهيں چهوڑدونگا اور اپنا مسيحي ايمان اُن سے ظاهر کرونگا ربانبارد بولا بهت
خوب ميں بهي آپ کے ساتهه جاونگا پس روز موعود کو يوشوع نے يهوديوں
کے عبادت خانه ميں جاکر پهلے طريقه پر وعظ نکها بلکه اُنکي طرف منهه
کرکے کها که اي بني اسرائيل ميرے عزيز دوستو تم سب تو معلوم هي که
ابتک ميں بڑے استحکام سے يهودي طريقه کي پيروي کرکے مسيحي دين
کے ساتهه بڑي عداوت رکهتا تها اور يهه بهي جانتے هو که ميں بوالهوس
لوگوں ميں سے نهيں هوں که کسي چيز کو بغير سوچے سمجهے قبول کرلوں
بلکه اِس ارادے پر که حق دريافت هو ميں نے بهت سے سفر کرکے اپنے
مذهب کے علما کو ديکها اور اُن سے ملاقات کي اور ابتک مجهے ايسا
گمان تها که حقيقت کو ميں پا گيا هوں اور يهه ارادہ تها که مسيحي
مذهب کے بطلان ميں ايک کتاب بناؤں مگر اِسي بهاني وهي کوشش
جو اِس امر کي بابت ميں کيا کرتا تها ميري راے فاسد کے بطلان اور حق
پاني کا سبب هو گئي اور جيسا که ميں ابتک خلاف ميں پڑا تها اب تم
بهي خلاف و تاريکي ميں پڑے هو ديکهو وه يکتا نجات دهنده وهي يسوع
مسيح هي پس اي ميرے عزيزو تم بے فائده دوسرے مسيح اور اور نجات
دهنده کے انتظار ميں مت رهو کيونکه وه مسيح جسکا وعده تها آ گيا اور
کيونکر هو سکتا هي که مسيح ابتک نه آيا هو حال آنکه داؤد کي وه نسل

جسکے سلسلہ سے اُسکا ظہور ہونا چاہیئے تہا ایک مدت ہوئي کہ وہ سلسلہ
منقطع ہو گیا چنانچہ اب یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ داؤد کي نسل کونسي
هی اور کیا وہ زمانہ جو دانیال پیغمبر نے مسیح کے ظہور کے لیئے مقرر کیا
ھي گذر نہیں گیا اور کیا شہر بیت‌لحم جس میں مسیح کا تولد ہونا چاہیئے
تہا خراب نہیں ہو گیا اور ہیکل دوبارہ تعمیر نہیں ہو گئي اور لازم یہہ
تہا کہ اُسکے دوسري بار خراب ہونے سے پہلے مسیح آ جاے سو کیا اُس
زمانہ سے بہت قرن پہلے بادشاہ روم کے لشکر سے ہیکل منہدم نہیں ہوئي
اور اُس دن سے آج تک قرباني کرنا اور کاہنوں کا قانون وہاں موقوف نہیں
ھي حال آنکہ کتب مقدسہ کے مضامین بموجب اور ہمارے علما کي
کتابوں کے موافق ضرور ھی کہ اِن باتوں کے ہونے سے پہلے مسیح آ جاے
پس اي میرے پیارے بہائیو خوب جان لو کہ وہ شخص جسے داؤد نے
نبوت کي رو سے ہمارے گناہوں کے بدلے صلیب پر کہنچا دیکہا اور یشعیاہ
پیغمبر نے اُسے ہماري عوض مردہ دیکہا وہ في الحقیقت آ گیا ھی اور میں
تم سب کے آگے بے دغدغہ اور بے احتیاط اقرار کرتا ہوں کہ میں اُسي
یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ جانتا ہوں جو کتب مقدسہ کے وعدوں
بموجب في الواقع آ گیا ھی اي میرے بہائیو مجہے کیا خوشي ہوتي جو
اِن باتوں سے تمہیں بہي میں اپنا رفیق کر سکتا اور مجہے کس مرتبہ پر
مسرت ہوتي جو دین مسیحي اور انجیل میں بیان کي ہوئي نجات کي
حقیقت تمکو بہي میں یقین کروا سکتا لیکن وہ تاریکي جسمیں ابتک
تم پڑے ہو اِس امر کي مانع ھی اب میں صرف اِتنا کر سکتا ہوں کہ رات
دن تمہارے لیئے خداے تعالیٰ سے مناجات کروں کہ عالم بالا سے تمہارے
دلوں کو منور کر دے اور اپني حقیقت کي راہ وہ آپ تمہیں بتلاکر تم
کو اُس میں ثابت قدم کرے اور وہ ایمان مجہے سب جو چیزوں سے
میٹہا اور دنیا کے سارے مال سے گران بہا لگتا ھی تمہیں بہي عنایت کرے
اي میرے پیارے بہائیو بني اسرائیل میں تمہارے اُس محبت کا جو تم

نے میرے ساتھ کی ھی بہت احسان‌مند ھوں اب میں اسکا عوض تمہیں
کچھہ نہیں دے سکتا کیونکہ میں اپنے باپ کے سارے مال سے دست
بردار ھوا ھوں میری دعا یہہ ھی کہ اللہ تعالی اسکا اجر تمہیں عطا کرے
اور ھرچند کہ اب میں تمسے مفارقت کرتا ھوں لیکن تم خوب آگاہ رھنا
کہ میں تمہاری محبت ھرگز نہ بھولونگا اور تمہارے حق میں میری دعا
کبھی کم نہوگی اور میری اس بات کا خدا گواہ ھی کہ تم سے جدا ھونے
کا سبب کچھہ اور نہیں ھی بلکہ صرف وھی حقیقت ھی جو میں نے
انجیل میں پائی ھی اور باوجودیکہ تمہاری مفارقت جسمانی مجہپر ازبس
دشوار ھی لیکن اس حقیقت سے جومیں نے انجیل میں پائی ھی روگردان
نہیں ھو سکتا کیونکہ وہ میرے لیئے ھرچیز سے بلکہ جان سے بھی پیاری
ھی خلاصہ خدا کی برکت تم پر ھو اور وہ خود تمہاری ھدایت کرے یہ
باتیں کرکے اسکی باطنی محبت ایسی جوش میں آئی کہ پھر گفتگو نکر
سکا حاضرین کو بھی ان باتوں سے ایسی رقت ھوئی کہ بے اختیار رونے
لگے اور بعضے آدمی یوشوع کی باتوں سے ایسے متعجب ھوئے کہ حیران رہ
گئے کچھہ نہ بول سکے آخرکار اسکے پاس جاکر بعض نے نصیحت کی اور
بعض نے دنیوی دولت و شوکت کا وعدہ دیا اور بعض نے لعنت ملامت
کرکے اس سے درخواست کی کہ تم سے جدا مت ھو اور اپنے باپ دادے
کا مذھب مت چھوڑ لیکن یہ ھذیان بکتے رھے اسنے کچھہ نہ سنا خلاصہ کسی
کی بات کا اسکو اثر نہوا آخرکار یہی ھوا کہ اسے الگ ھوا اسکے الگ
ھونے اور پھر جانے سے بعضے یہودیوں نے بھی مسیح پر ایمان لانے میں اسکی
موافقت کی اور اگر دنیا کی محبت اور خلق کی لعنت ملامت مانع
نہوتی تو اور بھی بہت سے یہودی مسیحی دین کو قبول کرلیتے الحاصل
ریفہارڈ معلم یوشوع کو اپنے گھر لیا اور انجیل کے مذاھب اور تعلیمات اور
بھی اس سے بیان کرتے اور تھوڑی مدت بعد اسے اصطباغ دیا اور وہ مسیحی
علم الہی تحصیل کرنے کے بعد ایک گاؤں کا پادری ھوکر انجیل کا ایسا وعظ

کیا کرتا تھا کہ اکثر سامعین اُسکے وعظ سے فیضیاب ہوکر نجات ابدي کي سرمنزل پر پہنچ گئے اور یوشوع آخر عمر تک اِسي طریقہ پر دینداري میں مضبوط اور ثابت قدم رہکر ۹۱ برس کي عمر میں بڑي خوشحالي کے ساتھہ مسیحي ایمان پر اُس جہان کو رحلت کر گیا *

چوتھی حکایت

عبدالله و سَبَط کا احوال جو اِس سے تیس برس پہلے واقع ہوا

یہہ دونوں شخص عرب کے رئیسوں میں سے اور شریف نسل کے تھے اور عبدالله و سَبَط دونوں میں بڑي دوستي و محبت تھي دونوں کو ملکوں کي سیر کا شوق ہوا اور دونوں نے بالاتفاق سیاحت کا اِرادہ کیا ازانجا کہ دونوں شخص دین اِسلام میں ثابت قدم اور تقوی و دیانت میں ساعي تھے پس اول تو مکہ و مدینہ کي زیارت کي بعدہ سیر کے ارادہ سے ایران کو چلے وہاں سے کابل میں وارد ہوئے وہاں پہنچکر عبدالله کے دل میں آیا کہ کابل هي میں رہوں سو وہ تو امیر کابل کي خدمت میں رہا سَبَط اُس سے رخصت ہوکر بخارا کو چلا گیا اور ایسا اتفاق ہوا کہ جن دنوں عبدالله کابل میں تھا ایک ارمني سوداگر سے عربي زبان کي ایک کتاب اُسے ملي جس میں کتب مقدسہء عہد عتیق و جدید سب جمع تھیں عبدالله نے اِس کتاب کے مطالب و احکام غور سے جو دیکھے تو اُسکي روحاني آنکھیں کھل گئیں دل سے دین مسیحي کو قبول کر لیا لیکن اپنے اِس ایمان کو لوگوں سے چھپانے کے لیئے بہت کوشش کرتا تھا جب دیکھا کہ چھپنا ممکن نہیں تو روس کي ولایت کو بھاگ جانے کا قصد کیا بھیس بدل کر کابل سے بخارا میں پہنچا وہاں ایک دن شہر کے کوچوں میں پھرتے ہوئے

اپنے قدیمی دوست سبط سے دو چار ہو گیا سبط نے اسے فوراً پہچان لیا اور
چونکہ عبداللہ کے مسیحی ہو جانے سے آگاہ تھا سو اُسے ملامت کرنا شروع
کیا عبداللہ نے جب دیکھا کہ میرا پرانا رفیق میرے حال سے خبردار ہی
تو اُسے قسم دلاکر کہا کہ یہہ بھید کسی پر ظاہر مت کر اور مجھے بھاگنے سے
مت روک لیکن سبط ایک صاحب کے آگے اقرار کرکے کہتا تھا کہ میں نے
اُسکے حال پر کچھہ رحم نکیا بلکہ مجھے ایسا غصہ آیا کہ میں نے اپنے
خدمتگاروں کو حکم دیا کہ عبداللہ کو قید کرکے شاہزادہ مراد کے پاس جو
بخارا کا امیر تھا لیجاؤ شاہزادہ نے سارا حال سنکر اُسکے قتل کا حکم دیا اور
کوچہ و بازار میں اُسکے قتل کے روز کی منادی کروادی جب وہ دن آیا تو
اُس شہر کے چھوٹے بڑے ایک مجمع کثیر میدان میں تماشا دیکھنے آئے
میں بھی گیا اور عبداللہ کے پاس کھڑا ہوا اِس میں جلاد ننگی تلوار لیئے
اسکے برابر آیا تب شاہزادہ کی طرف سے ایک شخص نے آکر کہا کہ شاہزادہ
کا یہہ حکم ہی کہ اگر تو دین مسیحی کا انکار کرکے پھر اپنے باپ دادے کا
مذہب اختیار کرے تو تیری تقصیروں سے درگذر کر تجھے چھوڑ دینگے ورنہ
قتل کرینگے عبداللہ بولا یہہ تو مجھسے نہو سکیگا کہ حیات روحانی کو
جسمانی زندگی سے بدلکر مسیح کا منکر ہوجاؤں تب جلاد نے اُسکا ایک
ہاتھہ کاٹ ڈالا وہ اُس حالت میں بھی ویسا ہی ثابت قدم رہا بعدہ
شاہزادہ کی طرف سے ایک جراح نے آکر کہا کہ اگر تو مسیحی مذہب سے
پھر کر دین اسلام میں معاودت کرے تو البتہ شاہزادہ تیری تقصیر سے درگذر یگا
اور تیرے حال پر بہت سی عنایت کریگا اور میں بھی مرہم لگاکر تیرے
زخم کا علاج کروں اُسنے کچھہ جواب ندیا اور آسمان کی طرف دیکھکر آنسو
بھر لایا پھر بڑی مہربانی سے میری طرف متوجہ ہوکر رحم دلی اور میٹھی
نظر سے مجھے دیکھا اِس حالت میں اُسکا دوسرا ہاتھہ بھی کاٹا گیا لیکن
وہ اپنے اُسی پہلے ثبات و قیام پر رہا آخر الامر اُسکا سر بھی کاٹ ڈالا
اس وقت سارے اہل بخارا اُسکے قرار و ثبات پر متحیر ہوکر کہنے لگے کہ

آیا یہہ کیسا امر تہا اور سبط کي یہہ غرض نہ تہي کہ اُسکا دوست قتل هو جاے بلکہ وہ یہہ چاهتا تہا کہ عبداللہ حاکم کي تہدید و تعذیب سے ڈرکر اور قتل سے اندیشناک هوکر مسیحي دین کا انکار کرے لیکن جب کہ برعکس معاملہ هوا اور اُسنے اپنے قدیمي یار اور دلي دوست کو مقتول دیکہا تو اپنے فعل سے بہت پشیمان هوا اور دل کي بیکلي سے بخارا میں نرہ سکا اور هرچند سیاحت کرتا اور شہر بشہر پہرتا رها تو بہي اُسکے دل کو تسکین نہوئي آخرکار هندوستان کو سفر کرکے شہر مدراس میں پہنچا تہوڑے دن بعد ایک صاحب کي خدمت میں جاکر اپني اصل کي شرافت و کمال کے سبب شہر فیساکاپتن کا قاضي هو گیا اور ایسا اتفاق هوا کہ اُس شہر میں عربي زبان کي ایک انجیل اُسکے هاتہہ لگي بڑي فکر و غور سے اُسے پڑهکر اور مذهب کے تعصب کو برکنار رکہکر قرآن کے ساتہہ مقابلہ کیا آخر الامر خدا کے فضل سے اُسے آشکار و یقین هوا کہ حق طریق انجیل کا طریق هي نہ قرآن کا پہر تو چند روز بعد شہر مدراس میں معاودت کرکے ایک کشیش سے اصطباغ پاکر کُہلا کُہلي مسیحي دین قبول کیا لیکن افسوس کہ وہ اپنے دوست عبداللہ کي مانند مسیحي اعتقاد میں ثابت قدم اور نجات کے اِس طریق میں مستحکم نرہا چنانچہ انجام کار ضعیف الاعتقاد هوکر اور مسیحي دین سے پہرکر هندوستان سے عربستان میں پہنچا مگر اِس جہت سے کہ دین مسیحي کے اِنکار کے سبب اُسکا دل آرام نپاتا تہا اُسنے اِرادہ کیا کہ هندوستان میں چلکر پہر دین مسیحي قبول کرے اور دین محمد کے بطلان میں ایک رسالہ لکہے مگر اجل نے اُسے امان ندي غضب الہي میں گرفتار هوکر دریا میں ڈوب مرا *

پانچویں حکایت

عبدالمسیح کی سرگذشت جسنے اِسی زمانه میں اسلام سے پهرکر مسیحی دین قبول کیا

شہر دهلي ميں ايک شخص کے هاں ايک لڑکا پيدا هوا اور صالح اسکا
نام رکها گيا اور چونکه اسکا باپ بڑا عالم و فاضل اور دين اسلام ميں بڑا
استوار تها بيٹے کو بهي تربيت کرکے بہت کوشش کرتا تها که دين اسلام
کے امور اسے خوب سکهاوے اس ليئے اسے عربي و فارسي علوم کي تحصيل
ميں رکها صالح ان علوم ميں ترقي کرکے شيخ صالح کہلانے لگا اور بيس
برس کي عمر ميں اپنے باپ کے ساتهه لکهنؤ گيا وهاں ايک صاحب کے
پڑهانے پر نوکر هوا اُن دنوں شيخ صالح دين اسلام اور شيعه طريقه پر ايسا
پايدار تها که اس صاحب کے ايک هندو نوکر کو مسلمان کر ليا آخر کار
اس صاحب سے کچهه رنجش جو هوئي تو اسکي نوکري چهوڑکر عهد کيا
که پهر کبهي مسيحيوں سے ملاقات اور صحبت نه رکهوںگا تهوڑي مدت بعد
باپ کي ملاقات کا اسے شوق هوا تو لکهنؤ ميں اپنے باپ پاس آيا وهاں
اسنے سنا که هنري مارٹن کشيش جسنے شيراز ميں انجيل کو فارسي زبان
ميں ترجمه کيا هے بت‌پرستوں کو نصيحت کيا کرتا هے چاها که اسکا
نصيحت کرنا جو اس وقت تک اسکي دانست ميں ايک کهيل سا تها
ديکهے اور جس وقت که اسکا وعظ کي مجلس ميں پہنچا مارٹن کشيش
موسي کي ۲ کتاب کے ۲۰ باب کے احکام لوگوں سے بيان کر رها تها شيخ
صالح نے خوب کان لگا کر سنا تو خداوند کے وے احکام اور مارٹن صاحب
کي نصيحت اسے بہت شايسته و معقول معلوم هوئي اور توريت و انجيل
کي تعليمات جو اسنے سنيں اُنکو قرآن کي تعليمات سے اور مسلمانوں
کي اور کتابوں سے جو اسنے پڑهي تهيں زياده پسند آئيں حالانکه مسيحي

دین کي خواهش اُسپر غالب هوئي یهه حال اپنے باپ سے بیان کرکے کہا کہ ای باپ میں چاهتا هوں کہ آپ مجھے یہاں رهنے کي اجازت دیجیئے تاکہ دین مسیحي کي تعلیمات سے آگاہ هونے کي مجھے کچھہ فرصت ملے باپ نے آخر اِس بات پر راضي هوکر اُسے اِذن دیا تب شیخ صالح اُس کشیش کي خدمت میں جاکر جس قدر اُسے فرصت ملتي تهي انجیل کي تعلیمات سے خبردار هونے میں کوشش کرتا تها اُنهیں دنوں ایک اُردو انجیل جلد باندهنے کے لیئے شیخ صالح کے پاس آئي وہ خوش هوکر رات دن اُسکے مطالعہ میں مشغول رها الحاصل انجیل کي باتیں اُسکے دل میں اثر کر گئیں اور دل کا حقیقي حال اُسپر واضح هوا تو انسان کے دل کا حال جیسا کہ انجیل میں لکہا هی ویسا هي ناپاک اور خدا کے حضور نامقبول پایا اور درحالیکہ اپنے گناهوں سے نااُمید و غمگین هوگیا تو انجیل کي تعلیم کہ یسوع مسیح گنہگاروں کے لیئے کفارہ هی اُسکے لیئے ایک تسلی دهندہ خوشخبري اور دل کے زخم کي مرهم تهي اِس لیئے بڑے استحکام و خوشحالي سے اُسے قبول کیا بعدہ کلکتہ جاکر وهاں ایک کشیش سے اصطباغ پایا اور عبدالمسیح اپنا نام رکہواکر مسیحي جماعت میں مل گیا وهاں کے مسلمان اُسکے احوال سے آگاہ هوکر اپنے مقدور بهر مزاحم هوئے اور اُسے بڑي لعنت ملامت کي لیکن اُسنے سب کي برداشت کر لي جب لوگوں نے دیکہا کہ اِس سے تو کچھہ نہیں هوتا تو اُسے مال و دولت دینے کا وعدہ کیا کہ شاید اِس طرح دین مسیحي سے اُسے پهیردیں لیکن هرچند اُسے سمجہایا یسوع مسیح پر ایمان جو اُسے آگیا تها اُس سے نہ پهرا بلکہ اِس بہکانے کا اُور اُلٹا نتیجہ هوا کہ وہ پہلے سے زیادہ حقیقي ایمان میں پایدار اور مسیحي مذهب میں برقرار هوکر انجیل کي تعلیمات کے سمجہنے میں کمال کو پہنچ گیا خلاصہ جیسا کہ آگے دین اِسلام میں ساعي تها اب اُس سے زیادہ انجیل کي تعلیمات پر دل لگاکر اُنکا مطیع هو گیا اور اُسکي رغبت و خواهش یہہ تهي کہ اُس توفیق اور اُس نجات کو جو انجیل

پر ایمان لانے سے من جانب اللہ اُسکے دل میں اثر کرگئي هی مسلمانوں اور بت‌پرستوں دونوں سے بیان کرکے انجیل کے طریقہ پر اُنہیں هدایت کرے اور مرنے دم تک جو اُنہیں دنوں واقعہ هوا هی بڑی سعي و هوس سے اِسي کام میں مشغول رها اور خدا نے بهي اُسکي نصیحت میں ایسي برکت و قوت دي کہ اُسکے وسیلہ سے کئي ایک مسلمان اور کئي ایک بت‌پرست اپني گمراهي سے منحرف هوکر اور نجات کي راه میں ثابت قدم بنکر دل سے مسیح پر ایمان لائے *

اب وے باتیں جو عبدالمسیح نے مسلمانوں سے کي تهیں تهوڑي سي ایک کتاب سے نکالکر یہاں لکهتے هیں اُن میں سے ایک یہہ هی کہ ایک روز لوگوں نے عبدالمسیح کا احوال ایک بڑے غني و مشہور طبیب کے آگے جو اهل اِسلام سے تها نقل کیا وہ سنتے بولا کہ یہہ تو ممکن نہیں کہ شیخ صالح جو میرا همدرس اور مشہور نسل سے هی ایسا کام کرے شاید یہہ شخص جهوٹها هوگا سو اُسکا جهوٹهہ معلوم کرنے کے لیئے میں اُسے بلواتا هوں پس اُسي وقت آدمي بهیجکر عبدالمسیح کو بلوایا دیکها تو في الواقع وهي شیخ صالح هی جو اُسکے ساتهہ همدرس رها تها تعجب میں رہ گیا اِس میں باهم صحبت هوئي انجیل و قرآن کي بابت بہت گفتگو درمیان آئي آخر الامر یہہ هوا کہ طبیب نے عبدالمسیح سے کہا کہ اُن دلیلوں کو جنکي رو سے تونے دین محمدي سے رو گرداني کرکے دین مسیحي قبول کیا هی کسي طرح سے میں رد نہیں کر سکتا اور مجهے معلوم هو گیا کہ قرآن انجیل کي برابري نہیں هو سکتا اور حقیقت انجیل هي میں پائي جاتي پس اُسنے عبدالمسیح سے ایک انجیل مانگي اُسنے انجیل دي اور خدا حافظ کہکر چلا گیا * دوسري یہہ کہ اُس ملک کے ایک امیر کا طبیب جب اُن اختلافوں کي جہت سے جو محمدیوں میں شان دین محمدي کي حقیقت کي بابت شک میں پڑا اور قرآن میں بهي اُسنے دیکها تها کہ یسوع کو روح اللہ کہا هی تو اُسکے جهتا کہ اُسے بزرگوار شخص کے حال سے زیادہ تر

مخبر ہو جاے پس شہر آگرہ میں جاکر ایک انگلشي واعظ سے انجیل کے حق میں اور مسیحي دین کي بابت بہت سي گفتگو کي اور اُس سے ایک انجیل لیکر بڑے غور سے اُسے پڑھا کیا آخر سچائي اور حق دریافت تو کر لیا لیکن کُھلا کُھلي مسیحي ہونا نچاھا اِس عرصہ میں عبدالمسیح کا ماجرا سنکر اپنے بیٹے سمیت اُسکے پاس آیا اور انجیل کے مطالب کي بابت اُس سے گفتگو کرکے مسیح کو اپنا اور کل بني آدم کا نجات دھندہ جانکر بیٹے سمیت مسیحي ہو گیا * * پھر اُسي کتاب میں لکھا ھی کہ اُنھیں دنوں ملا فتح الله اور ایک اَور ملا جو دونوں بڑے عالم و فاضل تھے شہر رامپور میں انجیل و قرآن کي بابت عبدالمسیح کي باتیں سنکر یہاں تک قائل ہوئے کہ قرآن کے خلاف ہونے اور انجیل کے حق و درست ہونے کا یقین کرکے خوب جان لیا تھا کہ گناہ سے چھڑانیوالا صرف یسوع مسیح ھی اور بس آخر دونوں نے دین مسیحي قبول کیا ھرچند مسلمان مزاحم ہوئے اور جس طرح ہوسکا اُنکا امتحان کیا تاکہ اُنھیں دوبارہ پھر محمدي دین میں لاویں مگر کچھہ مفید نہوا وے دونوں روز بروز مسیحي دین میں ترقي کرتے گئے * * پھر یہہ کہ خود عبدالمسیح نقل کرتا ھی کہ میں ایک دن میران کي سراے کو گیا وھاں میر نور علي نامے یک سید سفید ریش میرے پاس آیا اور سلام کرکے بیٹھہ گیا پھر مجھسے پوچھا کہ آپ کہاں سے آتے ھیں میں بولا آگرہ سے کہا وھاں کا کیا حال ھی میں نے سنا کہ وھاں بہت لوگ مسیحي ہو گئے ھیں اور کلکتہ سے ایک انگریز وھاں آیا ھی اور اُسکے ساتھہ ایک شخص ھی جو پہلے مسلمان تھا اور دین اِسلام کے علوم سے بھي خوب خبردار ھی چنانچہ بہت سے مسلمانوں کو دلیل دلائل کے ساتھہ محمدي دین سے نکال کر مسیحي دین کي رغبت دلاتا ھی آپ کہ مرد مسلمان ھیں اِس خبر کي حقیقت مجھسے بیان کیجیئے میں بولا خدا نکرے کہ میں مسلمان ہوں ھاں یہہ تو سچ ھی کہ پہلے میں مسلمان تھا لیکن اب خدا کے فضل و کرم سے مسیحي ہوں اور خدا سے میري یہي دعا ھی کہ

اِسي اعتقاد اور اِسي طريق ميں مجهے رکهے وہ ايک تعجب کرکے بولا
شايد آپ بهي اُنهيں لوگوں ميں سے هيں ميں نے کہا هاں اُسنے پوچها کہ
آپ کون سے سلسلہ سے هيں ميں نے کہا نسل کا شريف هوں ليکن انجيل
پڑهکر اور اُسکے مطالب سمجهکر ميں نے سمجها کہ دين اسلام حق نہيں
هے اور ابدي نيکبختي صرف يسوع مسيح کے سبب مل سکتي هے اور
بس کيونکہ اگر کوئي شخص توريت و زبور اور انجيل يعني مسيحيوں کي
کتب مقدسہ کو فکر و غور سے پڑهے تو البتہ دريافت کريگا کہ قرآن الہامي
کتاب نہيں هے اور وے باتيں جو محمدي لوگ محمد سے منسوب کرتے
هيں اُس سے کچهہ مناسبت نہيں رکهتيں بلکہ لازم يہہ هے کہ يسوع مسيح
کے ساتهہ نسبت ديں وہ بولا ميں آپ سے ايک سوال کرتا هوں اور آپ کو
قسم ديتا هوں کہ اگر محمد کا نام اِن کتابوں ميں لکها هے تو مجهسے کہيئے
ميں نے کہا اگر آپ رنجيدہ خاطر اور مجهسے مکدر نہوں تو ميں سچ سچ
کہدوں کہ اِن کتابوں ميں سے کسي مقام ميں محمد کي کوئي خبر نہيں
لکهي هاں مگر يہہ لکها هے کہ مسيح نے فرمايا هے کہ ميرے بعد جهوٹهے
پيغمبر بہت آوينگے پس اگر محمد کي طرف رجوع کرنا چاهو تو هو سکتا
هے وہ بولا کہ اگر يهي حال هے تو بس همارا مذهب خلاف و باطل هے
ميں نے کہا هاں اگر ايسا نہوتا تو ميں هرگز مسيحي نہوتا اب دوستي کي
راہ سے آپ کو ميں يہہ صلاح ديتا هوں کہ حقيقت کے طالب هو جاؤ
اور اُسکے حاصل کرنے کو خدا سے دعا اور کوشش کرو بولا کس طرح کوشش
کروں اور حقيقت کو ميں کہاں پاؤں ميں نے کہا انجيل ميں کہا انجيل
مجهے کہاں مليگي ميں نے کہا ايک جلد ميں دونگا پهر بولا کہ دعا و
استغاثہ کس طرح کروں ميں نے کہا اِس طرح سے دعا کيجيئے کہ اي
خداے تعالى يسوع مسيح کي خاطر مجهے حقيقت کي راہ پر هدايت
کر اور اُس دين کي طرف جو تيرا مقبول اور نجات بخشندہ هے مجهے
راہ دکها وہ بہت خوش و ممنون هوا اور خدا حافظ کہکر چلا ميں نے

بھي کہا کہ خدا کي توفيق و رحمت تيرے ساتھہ ھوجيو اُسنے کہا آمين *

چھٹي حکايت

ايک ھندو عالم کي حقيقت حال جو بت‌پرستي کا طريق چھوڑکر مسيحي ھو گيا

انگلشي واعظوں ميں سے ايک شخص جو چند سال اِس سے پہلے جزيرۂ سيلان يعنے لنکا ميں بت‌پرستوں کو انجيل کا وعظ کرنے گيا تھا نقل کرتا ھي کہ تھوڑے روز گذرے کہ ھميں بڑي خوشي حاصل ھوئي اِس سبب سے کہ شہر ماطورہ مذھب بدھو کے عالموں ميں سے ايک شخص بت‌پرستي کے طريق سے پانو کھينچکر مسيحي ھو گيا چنانچہ اسکي کيفيت اِس منوال سے ھي کہ چھہ برس گذرے کہ سلمون نام ايک واعظ شہر ماطورہ کے قيدخانہ ميں اِس اِرادہ سے گيا کہ قيديوں کے آگے مسيح کي نجات کا وعظ کہے وھاں بت‌پرستوں کے ايک عالم سے ملاقات ھو گئي جو ايک بت‌پرست واجب القتل قيدي کے ديکھنے کو آيا تھا سلمون نے اُس سے ملاقات کرکے بات چيت کے بيچ ميں کہا کہ گناہ سے چھڑانيوالا کون ھي اور اُسکي خبر کس کتاب ميں ھي اور يہہ بھي کہا کہ تمھارے دين کي کتابوں ميں ايسے نجات دھندہ کے ليئے جو يسوع مسيح کي مانند گنہگاروں کا نجات دينيوالا ھو کچھہ خبر نہيں ھي ھرچند کہ عالم مذکور عمر ميں جوان تھا ليکن کمال و علم کي نسبت اپني ملت ميں بہت مشہور و معروف تھا اور چونکہ دين مسيحي کے ساتھہ اُسے ضد اور واعظوں سے مخالفت تھي سو اِس بات سے خفا ھوکر اُٹھا اور اِس قصد سے اپنے بت‌خانہ کو گيا کہ مذھب کي ساري کتابيں پڑھکر واعظ مذکور کي بات جھٹلانے کو دليليں نکال لاوے سو دو برس تک اپنے مذھب کي کتابيں

دیکھا گیا مگر کسی میں ایسے نجات دہندہ کی خبر نہ پائی جو یسوع مسیح
کی مانند ہو اِس بات سے کچھ گھبرا کر شہر کلّی میں آیا وہاں ایک اَور
واعظ سے اُسے انجیل ملی جو اُسی کی زبان میں تھی اُسکو وہ بڑی دقت
و غور سے پڑھکر اپنے مذہب کی بابت شک میں پڑگیا اور دل میں یقین
کیا کہ مسیحی دین حق و درست ہی لیکن اِس صورت میں کہ اپنی
ملت کا عالم اور صاحب رتبہ تھا لوگوں سے شرم کر اپنا دلی مطلب کئی
برس تک پوشیدہ رکھا آخر کار حق طلبی ایسی غالب ہوئی کہ پھر اپنا
ما فی الضمیر چھپانے کی طاقت اُسے نرہی سلمون واعظ کے پاس جا کر مسیحی
ہونے کا ارادہ اُسپر ظاہر کیا اور کئی بار پے در پے اُسکے پاس آیا گیا تا کہ
انجیل کی بابت اُس سے گفتگو کرے تب تو لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا
کہ وہ مسیحی دین قبول کیا چاہتا ہی اِس بات کا لوگوں میں ایسا چرچا
پھیلا کہ پھر وہ اپنے بتخانہ میں نہ رہ سکا بس وہاں سے بھاگ کر اُس
شہر کی واعظوں میں آن ملا اب کہ اُسکا مسیحی ہونا مشہور اور سب کو
یقین ہو گیا تو بت پرست عالموں نے بہت ہاتھ پانو پیٹے کہ پھر اُسے
اپنے مذہب میں لے آویں اور سب نے مشورہ کرکے اُسے اِس مضمون کا
خط بھیجا کہ اگر تو مسیحی مذہب قبول کریگا تو ہم بہت مایوس و
غمگین ہو جاوینگے اور ہمارے مذہب کو ایک زخم کاری لگیگا اور لوگ
ہمیں بدعتی ٹھہرا کے ٹھٹھوں میں اُڑاوینگے اور ہمیں طعنے دینگے خلاصہ
اِس خط میں کسی بات کی کمی نہ تھی اور دوبارہ اِس مضمون کا خط
بھیجا کہ اگر تو مسیحی نہو اور ہمیشہ بت پرستی ہی میں رہے تو دو بت
خانوں کا اختیار اُنکی ساری آمدنی سمیت ہم تیرے ہی لیے چھوڑ
دیوینگے جب اِس سے بھی اُنکی مراد حاصل نہوئی تو تیسری بار اِس
مضمون کا خط لکھا کہ جس وقت تو مسیحی ہو جائیگا تو جس طرح سے
ہو سکیگا ہم تجھے قتل کرینگے اول تو وہ اِس بات سے کچھ ڈرا لیکن آخر
کار ایسی ہوا کہ اِس طور سے بھی اُسے لغزش نہ دے سکے اور نہ مسیح کی

محبت سے کچھہ پھیر سکے بلکہ وہ اَور زیادہ مشتاق ہوا کہ اب جلدی سے اپنے ایمان کو لوگوں کے آگے ظاہر کردے پس انگلشی واعظوں سے انجیل کي تعلیمات میں زیادہ آگاھي بہم پہنچاکر اور بصدق دل مسیح کو اپنا نجات دھندہ جانکر اُسکے نام پر اِصطباغ لینا چاھا اور ایسا اِتفاق پڑا کہ اُسکے اِصطباغ کے دن وعظ سننے کے لیئے شہر و دیہات کے لوگوں کي ایک بڑي بھیڑ جمع ھوئي اور جس وقت جماعت کلیسیا میں حاضر ھوئي اِس بت‌پرست عالم نے جماعت کے بیچ کھڑا ھوکر اُنکے رو برو اپنا بت‌پرستي کا لباس اور کنٹھي وغیرہ اُتار پھینک دیا اور اِصطباغ پاکر کُھلا کُھلي اُن دلیلوں کو جنکے بموجب مذھب بدھو کو باطل و خلاف اور مسیحي دین کو حق جانا تھا جماعت سے بیان کیا لوگوں نے اِس بات کا بڑا تعجب کیا اور اُنمیں سے بہتوں کا دل پھرگیا اور انجیل کي تعلیمات کي جستجو میں پڑے چنانچہ ابتک اُس جزیرہ میں بت‌پرستوں میں سے بہت آدمیوں نے مسیحي دین قبول کر لیا ھی *

ساتویں حکایت

نئي دنیا کے ایک وحشي آدمي کے مسیحي ھو جانے کا حال

شخص مذکور نے ایک مسیحي جماعت کے آگے اپنا احوال اِس طرح نقل کیا ھی کہ میں بت‌پرست تھا اور بت‌پرستي ھي میں بوڑھا ھو گیا ھوں سو بت‌پرستوں کي باتیں اور اُنکے احوال خوب جانتا ھوں اور میں نے اچھي طرح جان لیا ھی کہ خدا کي توفیق سے صرف انجیل کي یہي خوشخبري کہ یسوع مسیح گنہگاروں کا نجات دھندہ ھی اُنھیں نیک بنا سکتي ھی چنانچہ اب میں تمسے نقل کرتا ھوں کہ ایک وقت ایک کشیش تعلیم دینے ھمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا موجود ھي ھم نے کہا کہ

کیا تو ایسا گمان کرتا هی که هم نے اِس مطلب کو دریافت نهیں کیا هی
اٹهه یهاں سے چلا جا پهر ایسا اِتفاق هوا که ایک دوسرا کشیش آیا اُسنے
هم سے کها چوری مت کرو خون مت کرو جهوٹهه مت بولو هم نے اُس
سے کها ای دیوانے کیا تو یهه سمجها هی که هم اِن باتوں سے واقف نهیں
هیں جا یهه نصیحت اپنی قوم کو کر کیونکه وے بهی بُرے بُرے کام کرتے
هیں چند روز بعد رازو نامے ایک واعظ آکر میرے پاس بیٹها اور مجهسے کها
که خداے تعالیٰ کے نام پر جو آسمان و زمین کا خالق هی میں تیرے پاس
آکر تجهے یهه خوشخبری پهنچاتا هوں که خدا کا اِرادہ یهه هی که اِس
بدبختی کی حالت سے تجهے نجات دے اور گناہ سے خلاصی دیکر همیشه
کی نیکبختی کو پهنچاوے اِسی لیئے اُسنے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے یسوع
مسیح کو دنیا میں بهیجا هی که وہ اپنی جان لوگوں کے بدلے دیکر انهیں
گناہ و جهنم سے چهڑاوے یے باتیں کرکے رستہ کی تهکان کے سبب میرے
مکان میں سو رها میں نے اپنے دل میں کها که یهه کیسا آدمی هی که هم
وحشی لوگوں میں بے احتیاطی سے بآرام تمام سو رها هی اب میں اِسکو
بڑی آسانی سے قتل کر سکتا هوں اِس امر کی بابت کوئی مجهسے کچهه نه
کهه سکیگا هرچند که یے باتیں میرے دل میں بهری تهیں لیکن اُسکا کلام
میں فراموش نکر سکتا تها اور یسوع مسیح کے دکهه اور موت جو اُسنے
گنهگاروں کے لیئے اپنے اوپر قبول کیئے هیں هر دم مجهے یاد آتے تهے تب
میں نے اپنے دل میں خیال کیا که یهه ایک عجیب بات هی اِسمیں
ضرور کچهه حکمت هی پس میں نے اُس مسیحی واعظ کی باتیں اپنے
دوستوں سے بهی بیان کیں اور ایسا هوا که خدا کی توفیق و هدایت سے
اُسکے وعظ کے سبب بهت لوگ هم میں سے یسوع مسیح کو قبول کرکے
ایمان لائے اور جب تک که میں نے مسیح کی نجات کی خبر نهیں سنی
تهی میں بڑا شریر و بدکار اور شیطان کے قبضه میں گرفتار اور لڑاکا اور
بدزبان اور شرابی و مردم آزار تها اور ایک ایسے بت کو جو آدمی کی

صورت پر چمڑے کا بنا ہوا تھا اپني ماں کے کہے بموجب خدا جانکر سجدہ کیا کرتا تھا لیکن جب کہ یسوع مسیح کي خبر سنکر دریافت کیا کہ بت پرستوں کا نجات دھندہ بھي وھي ھی تو میں نے بہت خوش ہوکر جانا کہ بت وغیرہ یہ سب خلاف ھیں اور اب معلوم ھو گیا کہ اُسنے مجھے سب گناھوں سے چھڑا دیا اور میں نے یقین کلّي حاصل کیا ھی کہ میرا نجات دینیوالا اور نیکبختي بخشنے والا وھي ھی اور ھرچند کہ اب میں اُسے قلباً دوست رکہتا ھوں پھر ایک غم بھي ھی کیونکہ میں جانتا ھوں کہ ابھي تک میں ناقص ھوں اور پہلے تو پتھر کي مانند سخت اور برف کي مثل سرد تھا مگر اب اُسنے میرے دل کو نرم و گرم کر دیا ھی چنانچہ میري خوشحالي اور شادماني صرف مسیح ھی اُسکے سوا مجھے کسي چیز کي خواھش نہیں صرف اِسي بات کا طالب ھوں کہ ھمیشہ اُسي کے حضور رھوں اور جو بات کہ کتب مقدسہ میں مرقوم ھی سب کو حق اور من جانب اللہ جانتا ھوں اور یہہ بھي سمجھتا ھوں کہ خدا کے احکام اُسي کي مدد سے عمل میں آسکتے ھیں اور ھرچند کہ شیطان بہت سے وسوسے دلاتا ھی کہ نجات کي راہ سے مجھے بھکاکر پھر اپنے قبضہ میں کرلے لیکن یسوع مسیح کے وسیلہ سے میں خدا کا ھو گیا ھوں اور مرتے دم تک اُسي کا رھونگا * آمین *

اي مطالعہ کرنیوالے اِن حکایتوں کے مطالب سے تو بخوبي سمجھہ سکتا ھی کہ مسیحي اِعتقاد و ایمان بے قدرت و بے قوت نہیں ھی بلکہ اُس آدمي کو جو ایمان کے مرتبہ پر پہنچا ھی خدا کي طرف سے ایسي نعمت و قدرت بخشي جاتي ھی کہ بدي وگمراھي سے کنارہ کرکے نیکي کا راغب اور نجات کے طریق کا سالک ھوتا ھی اور سچے دل سے خدا کا دوست اور اسکے احکام کا نگہبان ھوکر حضرت باري تعالیٰ کي عنایت سے جب تک دنیا میں ھی حقیقي نیکبختي کا مالک ھو جاتا ھی اور آخري جلال کي بابت بڑي امیدواري سے یقین حاصل کرتا ھی پس اي مسلمان بھائي

تو بھي يسوع مسيح پر ايمان لانے ميں مذکورہ اشخاص کي مانند سعي کرکے خدا سے دعا مانگ کہ تجھے بھي ايسا ھي ايمان عنايت کرے اس وقت تو بھي اپنے دل ميں وے نعمتيں پائيگا جو ان لوگوں اور سارے ايمانداروں نے ديکھي اور چکھي ھيں اور انھيں کي طرح سے تو بھي گناہ سے خلاصي حاصل کرکے حقيقي خوشحالي اور جاوداني نيکبختي پائيگا اب تيرے حق ميں ھماري يہہ دعا ھے کہ تجھے بھي خداے تعالی ھدايت کا نور بخشکر ايمان عطا کرے *

تمام شد

فہرست

پهلا باب

اِس بات كے ثبوت ميں كه انجيل اور كتب عهد عتيق
منسوخ و تحريف نهيں هوئي هيں .

پهلي فصل

اِس بات كے بيان ميں كه قرآن بهي اقرار كرتا هي كه انجيل
اور كتب عهد عتيق من جانب الله هيں

دوسری فصل

اِس بیان میں کہ انجیل اور کتب عہد عتیق کسي وقت منسوخ نہیں هوئیں

تیسری فصل

اِس بات کے ثبوت میں کہ مسلمانوں کا یہہ دعویٰ کہ
گویا کتب مقدسہ تحریف و تبدیل
ہو گئی ہیں باطل ہی

دوسرا باب

انجیل اور کتب عہد عتیق کي تعلیمات کا بیان

پہلي فصل

خدا کي صفات اور اُسکے ارادہ کا بیان جو وہ آدمي کی نسبت رکھتا ہی

دوسري فصل

اُس مدعا کا بیان کہ ابتدا آدمي کس حال میں تہا اور اب کس حال میں ہی اور نیکی و بدي کے کس حال میں اُسے پہنچنا چاہیئے

تیسری فصل

اُس نجات کے بیان میں جو مسیح کے وسیلہ
سے عمل میں آئي هي

چوتهي فصل

اِس بات كے بيان مين كه آدمي يسوع مسيح كي نجات كے فيض كو كيونكر پهنچ سكتا هى

پانچویں فصل

اُس شخص کے چال چلن کا بیان جو یسوع مسیح پر ایمان لایا ہی

چھٹي فصل

بعض اُن دلائل کے بیان میں جنسے ثابت ہوتا ہی کہ انجیل خدا کا کلام ہی

ساتویں فصل

اِس بات کے بیان میں کہ اِبتداء انجیل کي تعلیم کس طرح مشہور اور منتشر ہوئي

تیسرا باب

محمد و قرآن کے احوال کي کیفیت

پہلي فصل

اُس دعوي کي تحقیق میں جو کہتے ہیں کہ محمد کي رسالت کي خبر کتب عہد عتیق و جدید میں مسطور ہے

دوسری فصل

اِس بات کي تحقيق مين که آيا قرآن کي عبارت اُسکے من جانب الله هونے کي دليل هو سکتي يا نهيں

تيسری فصل

چند کلمے قرآن کے معني کے بيان ميں

چوتھي فصل

محمد کي صفات و رفتار کي کئي ایک باتوں کا ذکر

پانچویں فصل

دین اِسلام کے پھیلنے کے بیان میں

حکایات